



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب



مباحثات 2004

منگل 21 'بدھ 22' جمعرات 23 'جمعہ المبارک 24' پیر 27 - ستمبر 2004
(یوم اشک 5 'یوم الاربعاء 6' یوم الخمیس 7 'یوم السبت 8' یوم الاثنین 9 - شبن المسم 1425ھ)

چودھویں اسمبلی : سترھواں اجلاس

جلد 17 (حصہ سوم) شماره جات 11 تا 15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سترہواں اجلاس

منگل، 21 ستمبر 2004

جلد 17، شماره 11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1	اجنڈا	1415
2	حکومت قرآن پاک اور ترمیم سوالات (حکمر خوراک)	1417
3	نظن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1418
4	نظن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1455
5	پوائنٹ آف آرڈر نہروں میں پانی کی ہم رسائی تجاریک التوانے کار	1480
6	پاکستان کرکٹ بورڈ کو کھیلوں کے نئے دی جانے والی اراضی کا کرشل استہلال	1485
7	سیکورٹی کے ناقص معائناتی اظہارات کی بناء پر وزیر اعظم پاکستان پر خودکشی حملہ	1488
8	لاہور روڈ پر پھول کے گند سے پانی کے نکاس پر جھگڑا	1492
9	مرید کے میں جنوبی قاتلوں کی جانب سے پھنے بچے کا قتل	1494

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی قراردادیں (ملا مارے مستقل) قرارداد (جو پیش ہو چکی ہے)	
1501	ٹان گریڈ کمیونٹری ملازمین کو کمیونٹری لائونز کی سوت (۔۔۔ جاری)	10
	قراردادیں (جو پیش کی جائیں گی)	
1504	فعلی ملاز آرڈیننس 1961 کی دفعہ 9 میں ترمیم	11
1505	سرکاری ٹیکسوں میں ون ونڈو آپریشن کا آغاز	12
	کٹریٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کے اعلان پر فریج تحسین	13
1510	عام بحث	
1514	تعلیمی پالیسی پر بحث	14
1517	آٹے کی قلت پر بحث	15
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش کی گئی)	
1518	فصل آباد سے مستقر انسپشن رپورٹ کا پیش کیا جانا	16
	بدھ '22۔ ستمبر 2004	
	جلد 17، شماره 12	
1519	اجنڈا	17
1521	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	18
	سوالات (حکومت تحفظ ماحولیت و ٹرانسپورٹ)	
1522	نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	19
1557	نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	20
1582	غیر نظان زدہ سوال اور اس کا جواب	21

- 22- رپورٹ زیر قاعدہ 132 ہاؤس میں پیش ہونے کے بعد
اس پر بحث کی تحریک
1583 _____
- تغزیت
- 23- ممتاز عالم دین اور سابق رکن قومی اسمبلی مولانا عنایت الرحمن
کی ولایت پر دہلے مظرت
1584 _____
- تحاریک التوائے کار
- 24- اہدرون جمالی گیت مکان کی محنت کرنے سے ہلاکتیں
25- ضلع راجن پور 'مبارک نگر کی بندش
1586 _____
- اور قادر آباد نگر کی تاجات دار بندی
1588 _____
- 26- فیصل آباد میں پولیس تشدد سے قاری نور محمد کی ہلاکت
27- ضلع انگ میں پڑا امن سیاسی کارکنوں پر قاتلانہ حملہ
1590 _____
- 1592 _____
- 28- کوٹ لود اور جتوئی میں زہریلی شراب
پینے سے 25 افراد کی ہلاکت
1595 _____
- 29- رپورٹ زیر قاعدہ 132 ہاؤس میں پیش ہونے کے بعد
اس پر بحث کی تحریک
1599 _____
- تحاریک التوائے کار (جاری)
- 30- جسٹس کی جبری زمین پر پولیس کا تاجات قبضہ
1603 _____
- بحث
- 31- خصوصی تعلیم پر عام بحث
1604 _____

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
جمعرات، 23- ستمبر 2004		
جلد 17، شماره 13		
1685	-----	32- ایجنڈا
1687	-----	33- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
		سوالات (حکمران، ابکاری و مصولت)
1688	-----	34- نفلان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
1723	-----	35- نفلان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
		تحریریک التوائے کار
		36- حکمہ بہود آبادی میں میڈیکل اکیسز کو کتنی شرائط پر تجدید
1744	-----	کنٹریکٹ کی پینکشن (---جاری)
1746	-----	37- ڈسٹرنک جیل سرگودھا میں قیدی کی طاقت سے بظاہر آرٹھی
1747	-----	38- لاہور شہر سے مویشیوں کا اغلا
1750	-----	39- شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں گیارہ منزلہ پلازہ کی نجات تفسیر
1751	-----	40- یونین کونسل کو برنولہ کو فڈز کی عدم دستیابی
		41- بھلاہین ذکر کیا یونیورسٹی کی طلبات کو تخریب
1753	-----	میں حیرت انگیزیت کر دانا اور رقص پر مجبور کرنا
		بحث
1757	-----	42- سیات پر عام بحث
جمعہ المبارک، 24- ستمبر 2004		
جلد 17، شماره 14		
1801	-----	43- ایجنڈا
1803	-----	44- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

سوالات (محکمہ سیات و امداد باہمی)

- 45- نطن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات 1804 -----
- 46- نطن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) 1847 -----
- 47- غیر نطن زدہ سوال اور اُس کا جواب 1878 -----

تجاریک استحقاق

- 48- نطن اینر پورٹ پر پولیس افسران کا عوامی فائدہ سے
کے ساتھ ناروا سلوک 1879 -----
- 49- اہس۔ ایچ۔ او قلند سول لائن فیصل آباد کے اراکین اسمبلی
کے خلاف تازیانا 1881 -----

تجاریک التوائے کار

- 50- بھنگ کی جبری زمین پر پولیس کا تباہت قبضہ (۔۔۔ جباری) 1888 -----
- 51- ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں قیدی کی ہلاکت
سے بھگد آرائی (۔۔۔ جباری) 1890 -----
- 52- طہ عالم ہارکیت لاہور میں گیارہ متر بلڈزہ
کی تباہت تعمیر (۔۔۔ جباری) 1894 -----

پیر 27 - ستمبر 2004

جلد 17، شمارہ 15

- 53- ایجنڈا 1899 -----
- 54- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ 1901 -----
- سوالات (محکمہ بہت اور پرورش حیوانات و ذیری ڈوٹیمینٹ اور بہبود آبادی)
- 55- نطن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات 1902 -----
- 56- نطن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) 1944 -----
- 57- غیر نطن زدہ سوال اور اُس کا جواب 1966 -----

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	توجہ دلاؤ نوٹس	
1967 -----	58۔ ڈاکٹر پرویز امون کے قاتلوں کی گرفتاری	
	رپورٹ (توسیع)	
1971 -----	59۔ تحریک استحقاق نمبر 49 کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی سیلاب میں توسیع	
	تحاریک التوانے کار	
1976 -----	60۔ ضلع پورہ میں پولیس تھوڑے سینٹری ورکر کی ہلاکت	
	61۔ بونگہ حیات (پاکیتن) میں اسے ایس آئی کے ہاتھوں بونل مالک کی پھانسی	
1983 -----	62۔ پنجاب یونیورسٹی ہوسٹل اور نیو کیمپس کے درمیان	
1985 -----	بیلوں کی مسماری (۔۔۔ جاری)	
	63۔ بہاولپور عسکر آپہاشی کے محلے کا افسرین کی ملی بھگت سے کاشتکاروں سے رشوت وصول کرنا	
1986 -----	دستانے صحت یابی	
1991 -----	64۔ کامران ایوان ہودمری پرویز امون کی صحت یابی کے لئے دعا	
	تحاریک التوانے کار (۔۔۔ جاری)	
1993 -----	65۔ دریائے پنجاب پر شیر شاہ پل کی شستہ مٹی	
	قواعد کی معطلی کی تحریک	
1994 -----	66۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کی معطلی	
	قرارداد (معاہدہ سے متعلق)	
1995 -----	67۔ پنجاب کالج آف نیشنل فریڈمز کا قیام	
1998 -----	68۔ اجلاس کے اختتام کا اعلان	
	69۔ انڈیکس	

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21-ستمبر 2004

- 1- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2- سوالات (مقررہ) (مقررہ)
- 3- نطن زدہ سوالات اور نطن کے جوابت
غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
قراردادی (مقررہ)
- 4- عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترہواں اجلاس)

منگل، 21 - ستمبر 2004

(یوم التلاوة: 5 - شبان العظم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی میمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ

پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منہد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ جاری عبدالہادی نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ

مِنَ الشَّجَرِ رِزْقًا لِّكُلِّ شَيْءٍ حَيٍّ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

يَا مِيزَانَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْوَهَّاجَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

سَاءَ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعَدُّوا عِدَّتَ اللَّهِ لَا يَحْصُوهُمَا إِنَّ الْإِنْسَانَ

لَقَلْبُورٌ كَفَّارٌ

سورہ لبرہیم آیات 32-34

ہدای تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے بیڑ برسیا۔ پھر اس سے تمہارے کمانے کے لئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زرخیز کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے علم سے غلیم اور نہروں کو بھی تمہارے زرخیز کیا اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گنے گلو تو جان نہ کر سکو، مگر کوس نمٹوں کا کھر نہیں کرتے کچھ تک نہیں کہ انسان برا بے انصاف (اور) ناگرا ہو۔

وما علینا الا البلاغہ

سوالات (محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ سوال نمبر 322 سید احسان اللہ وقاص!

محکمہ خوراک میں کرپشن کے مقدمات

- *322- سید احسان اللہ وقاص۔ کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ خوراک کے کتنے افراد کے خلاف گرفتہ تین سال میں نیب نے مقدمات دائر کئے؟ کتنے گرفتار و سزایاب ہوئے اور کتنے نیب سے مجھوتہ کے نتیجے میں رہا ہوئے؟ ان کے نام اور عہدوں سے مطلع فرمایا جائے۔
- (ب) محکمے کے کتنے افراد کے خلاف محکمہ انسداد رشوت ستانی کے پاس شکایات / کیسز دائر ہوئے؟ ان کے نام اور عہدوں سے مطلع فرمائیں۔ محکمہ میں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟ کتنے بے گناہ قرار دیئے گئے۔ اور کتنے مجرم قرار پائے؟
- (ج) محکمہ میں کرپشن کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے گئے اور کیا اقدامات زیر تجویز ہیں؟

وزیر خوراک،

- (الف) محکمہ خوراک میں کل آٹھ افراد کے خلاف نیب نے مقدمات دائر کئے۔ ان میں سے چھ افراد گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے جبکہ دو افرادی الجھل مفروز ہیں۔ کوئی اہلکار نیب سے مجھوتہ کے نتیجے میں رہا نہیں ہوا۔ ان آٹھ افراد کے نام اعمدہ جلت درج ذیل ہیں۔

نام	مہدہ	کیفیت
سردار پرویز علی خان	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	مفرور
محمد طارق عبداللہ	فوڈ گرین انسپکٹر	
میلا اللہ بخش	فوڈ گرین انسپکٹر	
بشیر احمد بلوچ	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	
محمد نسیم خان	فوڈ گرین انسپکٹر	
انتر علی	فوڈ گرین انسپکٹر	مفرور
محمد سلیم نذر	فوڈ گرین سپروائزر	
محمد اجمل	فوڈ گرین سپروائزر	

(ب) محکمہ خوراک میں کل 212 افراد کے خلاف 109 مقدمات درج ہوئے۔ ان میں سے تین

مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں 24 ملازمین برطرف کئے جا چکے ہیں۔ ایک اہلکار کو بری الذمہ قرار دیا گیا۔ اس طرح 187 ملازمین کے مقدمات ابھی فیصلہ طلب ہیں۔

(ج) محکمہ خوراک میں Good Governance Policy کے تحت کرپٹ ملازمین کی تطہیر کا

عمل جاری ہے۔ کرپشن کا کوئی بھی واقعہ سامنے آنے پر ذمہ دار افراد کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ کرپشن کی روک تھام کے لئے فریڈاری مراکز پر عوامی اور معتبر افراد پر حسرتل سپروائزری کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں اور تمام مراکز کا ضلعی و علاقائی افسران تسلسل کے ساتھ معائنہ کرتے ہیں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر محکمہ خوراک ایک بڑا اہم اور بنیادی محکمہ ہے۔ خوراک کے اہم حصہ گندم کی فراہمی میں اس محکمے کا سب سے بڑا role ہے۔ اس محکمے کی کرپشن کے حوالے سے داستانیں زبان زد عام ہیں اور جو لوگ محکمہ خوراک میں دو چار سال نوکری کر لیتے ہیں ان کے طور طریقے اور ہر چیز بدل جاتی ہے کیونکہ وہ یہاں سے احتمال اکٹھا کر لیتے ہیں وہ اتنے دولت مند ہو جاتے ہیں کہ ان کی دولت کا حساب لگانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس محکمے میں اتنی زیادہ کرپشن ہوتی ہے اور اس کرپشن کو روکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے جس کے نتیجے

میں یہ لوگ گندم میں مٹی ڈال کر اس کا وزن پورا کر دیتے ہیں اور لوگوں کو بعد میں گندم کم اور مٹی زیادہ کھانے کو ہتی ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں جو معلومات میا کی گئی ہیں اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 8 افراد ایسے ہیں جن کی گرفتاری کے لئے نیب نے حکم جاری کیا ہے جن میں سے 6 افراد گرفتار ہوتے ہیں۔ 212 افراد کے خلاف 109 مہدات درج ہونے اور صرف 3 کا فیصلہ ہوا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ بعد میں مک مکا ہو جاتا ہے یعنی ٹھکے والے اپنے لوگوں کو support کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 212 افراد میں سے کتنے افراد گرفتار ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! محکمہ خوراک میں 212 افراد کے خلاف مہدات درج کروانے گئے ہیں اور قانون کے مطابق proceedings ہو رہی ہیں۔ ان میں سے 24 ملازمین dismiss کر دیئے ہیں اور محکمہ خوراک نے ان سے ریکوری بھی کی ہے۔ جیسے میرے کاغذ نمبر نے فرمایا ہے کہ کہن ہے، کہن کے لئے حکومت پنجاب نے barrier بھی لگانے ہوتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ اس معاملے میں vigilant ہے اور ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی اس معاملے میں vigilant ہیں اور ان کا اعتنا ہو رہا ہے اور وہ بندے گرفتار بھی ہیں۔ کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کے کیس نیب کے پاس take up ہوتے ہیں ان میں سے 3 بندوں کو سزا بھی ہوتی ہے۔ 2 بندے مفروز ہیں پولیس انہیں ڈھونڈ رہی ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کیس جلد سے جلد نکلنے جا سکیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو لسٹ آئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی درجے کے ملازمین ہی بھختے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان کے علاوہ جو ہائر گریڈ کے ملازمین یا افسران جو سیکرٹریٹ، ڈویژن یا ڈسٹرکٹ کی سطح کے ہیں ان میں سے کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے؟ ہوتا یہ ہے کہ مجموعی لوگ پھنس جاتے ہیں اور بڑے لوگ بچ جاتے ہیں تو یہ ذرا جانیں کہ ان سے higher officers کے خلاف بھی کوئی مہملہ کارروائیاں ہو رہی

ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سیکرٹری بت یہ ہے کہ یہ کارروائی سب کے لئے ہو چاہے وہ کلاس 1 کا آئیسر ہو یا گریڈ 22 کا ہو۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، پارلیمانی سیکرٹری صاحب

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب والا! اس میں بت یہ ہے کہ کارروائی تو سب کے لئے ہوتی ہے چاہے وہ کلاس 1 کا، گریڈ 22 کا آئیسر ہو۔ بت یہ ہے کہ اس میں جو زیادہ embezzlement ہوتی ہے وہ فوڈ انسپکٹر کے level تک ہوتی ہے کیونکہ wheat collection کا بڑا کم وقت ہوتا ہے۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ bulk میں ان کے پاس پیسے ہوتے ہیں۔ آپ بھی زمیندار ہیں، میں بھی زمیندار ہوں۔ میرے بھائی بھی سارے حالات کو سمجھتے ہیں۔ اس کو ہم بروقت take up کرتے ہیں۔ اس میں کوئی آئیسر بھی بلا کر نہیں ہے۔ اگر کوئی جرم کرتا ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ ہم سب کے خلاف اسی طرح ایکشن لیتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک دلدھ ایک شخص کو پولیس نے قتلہ چوک اعظم میں پکڑا، وہ مزدور تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو تو اس نے کہا کہ میں گندم کے ڈھوڑوں پر مزدوری کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کی کیا مزدوری ہے تو اس نے کہا کہ رات کو میری مزدوری ہوتی ہے۔ ہم لوگ رات کو جاتے ہیں اور ہلدا کام صرف یہ ہے کہ ہم نے ریت کی بالٹیاں بھر بھر کر گندم کے اندر دھالی ہوتی ہیں۔ یہی ہماری مزدوری ہے اور ہم ساری رات کام کرتے ہیں، دن کو فارغ ہوتے ہیں یعنی کہ اس حد تک کریشن ہے کہ ٹھکے میں لوگ کرانے پر رکھے ہوتے ہیں، تنخواہ پر رکھے ہوتے ہیں جو ریت اٹھا اٹھا کر گندم میں ملائیں گے اور پھر باقاعدہ ملانہ تنخواہ لیں گے یا اجرت وصول کریں گے اور پھر ہوتا یہ ہے کہ نیچے سے لے کر اوپر تک یہ بھرتہ تقسیم ہوتا ہے۔ وہاں پر جو سپروائزر کھڑا ہے، اس نے جو پیسے کمانے ہیں وہ Higher Officers تک تقسیم کرنے ہیں لیکن جب کبھی پکڑا جانے کا تو وہی پکڑا جانے کا جو اس کا انچارج ہے۔ اب یہ انکوائری نہیں ہوگی کہ یہ جو پیسے حائل ہونے ہیں ان کا Higher Officers تک بھرتہ کیا ہے، اس chain کو اس میں کیوں نہیں ملایا جاتا؟

انکوٹریاں صرف وہیں تک رہ جاتی ہیں، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس پوری chain کو ملانا چاہیے کہ وہ لاکھوں کروڑوں روپے ایک ہی آدمی نہیں کھاتا۔ اس میں کم از کم lower grade officials سے لے کر Higher Officers طوٹ ہوتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب بھی کبھی کسی انسپکٹر کے خلاف انکوٹری ہو تو اس کی chain کو اوپر تک ملایا جانا چاہیے کہ لاکھوں بوریاں تٹی کی پرانی ہو جاتی ہیں اور پرانی کی نئی ہو جاتی ہیں۔

کنٹرل (ریجنل ڈسٹرکٹ) سلطان سرخرو اٹھوان، جناب سیکرٹری کرپشن کے بارے میں بت ہو رہی ہے۔ پہلے بھی اکثر ہوتی رہتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ معاشرے میں کرپشن تھی ہے اور رہے گی لیکن حکومت کی کوششیں دکھیں کہ پہلی دفعہ اتنا بڑا نیب کا ادارہ قائم ہوا ہے اور اربوں روپیہ حکومت وصول کر چکی ہے، ہزاروں لوگوں کو سزائیں ہو چکی ہیں اور کل بھی پریذیڈنٹ نے پھر جا کر حکومتوں سے یہی درخواست کی ہے کہ جو لوٹ مار کا پیسا پاکستان سے باہر جا رہا ہے، بنکوں کو روکا جائے اور وہ دولت پاکستان کو واپس کی جائے۔ یہ حقیقت ہے۔ آپ بات ٹھیک کر رہے ہیں لیکن ہم سب اس کے ذمہ دار ہیں کیونکہ معاشرے میں جس آدمی کا جہاں پر داؤ لگتا ہے وہ کر رہا ہے۔ حکومت کی کوششیں دکھیں، حکومت کی محنت دکھیں، انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے۔ آپ بھی ساتھ دیں، آپ کے وقت میں اس سے بھی زیادہ بہت کچھ ہوتا رہا ہے۔ جب آپ کی حکومت تھی تو یہ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، پارلیمینٹری سیکرٹری صاحب، پہلے ان کا جواب دیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ باتیں کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں، یہ وقت ضائع نہ کریں۔ اگر کرپشن کی باتیں کر کے وقت ہی ضائع کرنا ہے تو پھر آپ جو کہتے ہیں کہ آپ بھی کرتے رہے ہیں تو میں اس کا حصہ نہیں تھا۔ دوسرا یہ ہے کہ آپ سب لوگ اس کا حصہ تھے۔ آپ کچھ تو دیکھا کریں کہ جب بات کرتے ہیں تو یہ احساس تو کیا کریں کہ کل آپ اس کا حصہ تھے جس پر آپ کرپشن کا الزام لگا رہے ہیں اور پھر اتنی مردہ دلی نہیں ہونی چاہیے کہ اگر ایک کام کیا ہے تو اس کا کہا کریں کہ ہم نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ کل ہم یہ جھک

ماتے رہے ہیں، کل تک ہم تھے آج نہیں ہیں۔ یہ بات تو کم از کم کریں۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، کیا آپ سرے محل اور راتونڈ میں جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ بھول گئے ہیں، آپ کے وقت میں ہزار گنا زیادہ کرپشن تھی۔ ہم کو سش کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس وقت food پر بات ہو رہی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، میری درخواست ہے کہ تنقید برائے تنقید کو محمود کر حقیقت کو دکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میں اپنے کاغذ بھائی کو درخواست بھی کروں گا کہ انھوں نے بڑی اہمی تجاویز دی ہیں کہ نیچے سے لے کر اوپر تک جو سلسلہ چلتا ہے اس کو watch کیا جائے۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جن میں ایم۔ پی۔ ایز، ایم۔ این۔ ایز، تحصیل ناظم، ڈسٹرکٹ ناظم کا ایک نمائندہ، یونین کونسل کا ایک نمائندہ ہوتا ہے، ایک کمیٹی ہوتی ہے جو watch کرتی ہے کہ کوئی mismanagement ہو۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی ایسی بات ہے کہ کہیں ریت گندہ میں ڈالی گئی ہے تو یہ ہمیں point out کریں۔ انشاء اللہ ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں پہلے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو وضاحت کر دوں کہ چنانچہ وہ کون سے ایم۔ پی۔ ایز ہیں جو کمیٹیوں میں ہیں؟ میرے خیال میں ایوزیشن کے کم از کم 109 ممبران ہیں، ان میں سے کوئی ممبر نہیں ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ 109 مقدمات میں سے تین

کا فیصلہ ہوا ہے اور 106 مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ Delayed justice is denying

justice جب پرچہ درج ہوتا ہے تو پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ کو گورنمنٹ کی طرف سے support کرتا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ ان مقدمات کے جلد فیصلے کے لئے پراسیکیوشن کو انھوں نے کیا دیا ہے؟ لائسنس صاحب بیٹھے ہیں وہ فرمائیں کہ فوری اور سستے انصاف کے لئے کتنی دیر تک ان مقدمات کے فیصلے ہو جائیں گے؟ یہ direction تو نہیں دے سکتے۔ اگر ایک کیس کا

فیصلہ دس سال تک نہ ہو تو وہ ختم ہو جائے گا۔ یہ پراسیکیوشن کو کیسے proceed کر رہے ہیں تاکہ ان کیسوں کا جلد فیصلہ ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سٹیگر! اس میں بات یہ ہے کہ رانا صاحب ماشاء اللہ خود بھی وکیل ہیں اور سمجھتے بھی ہیں کہ proceeding کیسے ہوتی ہے اور قانون کے مطابق ہی follow کر رہے ہیں اور محکمہ اس معاملے میں vigilant ہے۔ میں نے پہلے بھی درخواست کی ہے کہ محکمہ مانیٹر کر رہا ہے کہ یہ کیس کم ہونے چاہئیں اور ہمارے جو اہلکار یا افسران اس میں involve ہیں ان کو سزا دینی چاہیے۔ باقی جو فرمایا گیا ہے کہ جموں نے ملازمین کی حد تک ہی trial ہو رہا ہے تو اس میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر تک involve ہیں ان کے خلاف بھی ایکشن ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، ٹھیک ہے، راجہ بشارت صاحب لاء منسٹر ہیں۔ At least he can write to the Chief Justice کہ ان مقدمات میں کاپی کرپشن ہے۔ ان کے فیصلے جلد کر دینے چاہئیں۔ اس میں تو میرے خیال میں کوئی contempt بھی نہیں بنتی ہے۔ He is Minister for Law He can not give a direction He can suggest only. کہ ان مقدمات جن میں کروڑوں اربوں روپے کی کرپشن ہے ان کا جلد فیصلہ کر دیا جائے۔ جیسا کہ کوئی بھی کورٹ آرڈر کرتی ہے کہ ان مقدمات کا اتنے ٹائم میں فیصلہ کر دیا جائے اور witnesses وہاں جلد پیش کریں تاکہ مقدمات کا فیصلہ بروقت ہو جائے گا۔ میں چاہوں گا کہ وزیر قانون اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سٹیگر، رانا صاحب! میرے خیال میں یہ کورٹ کی discretion ہے۔

After all they are proceeding under law.

رانا آفتاب احمد خان، جناب! وہ دس سال نہ ہو۔ آپ مجھے ایک سول کیس دے دیں۔ میں بیس سال اس کا فیصلہ نہیں ہونے دوں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، صرف غوراک کا حکم نہیں ہے، باقی مقدمات بھی چل رہے ہیں۔
They will take them on their turn جب تک اس میں رسل مکمل نہیں ہوگی، کوئی
فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

رانا آفتاب احمد خان، رسل کو مکمل ہونے تین سال ہو گئے ہیں۔ آپ نے صرف وہاں پر
witnesses پیش کرنے ہیں۔ یہ پرائیویٹیشن کا کام ہے کہ اس کو مکمل کروانے اور لاء منسٹر
صاحب چیف جسٹس صاحب سے یہ request کر سکتے ہیں کہ ان مقدمات میں کریمن ہے،
embezzlement ہے یا جو بھی ہے۔ ان مقدمات کا جلد فیصلہ کر دیا جائے۔ اس میں کون سی
contempt لگ جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کریمن کے لئے فیصلہ تو کورٹ نے دینا ہے کہ کریمن ہوئی ہے یا
نہیں؟

How can the Law Minister before hand say that corruption has taken
place whereas no decision has been taken by the court unless..

دیکھیں ایک پر الزام لگتا ہے الزام کورٹ میں جاتا ہے، وہ الزام علیہ ہے۔ جب تک اس پر ثابت
نہ ہو آپ اس کو مجرم قرار نہیں دے سکتے۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ کورٹس ایسے فیصلے
کیوں دیتی ہیں؟ دوسرا آپ کہتے ہیں کہ direction دلائی جائے۔ اگر directions دلائی جائیں

تو پھر کورٹس کو پابند کریں گے۔ How can he give the direction to the court?

رانا آفتاب احمد خان، جناب لاء ڈیپارٹمنٹ کا چیف جسٹس صاحب سے hason ہوتا ہے۔

The Law Department can always make a request

جناب قائم مقام سیکرٹری، دیکھیں! مشورہ علیحدہ ہو سکتا ہے لیکن یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس میں
آپ پہلے اس کو مزہ بادیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں نے request کا ہی کہا ہے کہ ان کو کہیں کہ
مہمات کا فیصلہ ہو جائے۔

محترم پروین مسعود بھٹی، جناب سیکرٹری ایلن پر لکھا ہوا ہے کہ "سوال تاریخ وصولی 28-12-2002" کی ہے اور جواب 20-6-03 کو آیا ہے۔ مجھے منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ اب تک جو 212 افراد کے خلاف مہدات تھے ان میں 109 کے مہدات درج ہونے ہیں۔ ان میں سے تین مہدات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب 2004 ہے تو کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ آپ کے پاس اب ان مہدات کی list آئی ہے جن کے خلاف مہدات ہونے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اس سال کے مہدات کا جواب آپ کو نہیں دے سکتے۔ آپ نیا سوال پوچھیں۔ میرے خیال میں اس پر کئی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب ہم 2074 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا سوال لیتے ہیں۔
سید احسان اللہ وقاص، میرا سوال نمبر 2074 ہے۔

کاشتکاروں کو گندم کی فروخت میں درپیش مسائل

- *2074۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی اجناس خصوصاً گندم کے کاشتکاروں کو مناسب اور بروقت قیمت کی ادائیگی کی بجائے ان سے کم قیمت پر حاصل پیداوار کی خریداری اور بارदानہ کی فراہمی میں رکاوٹیں پیدا کر کے محکمہ کے افسران نے کرپشن اور بدعنوانی کا بازار گرم کر رکھا ہے؟
- (ب) کیا حکومت نے حالی صورت حال کے پیش نظر گندم کا مناسب سٹاک کر لیا ہے؟
- (ج) حکومت نے آئندہ کرپشن کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟ تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) محکمہ پالیسی اسماں 2003-04 کے مطابق کاشتکار سے براہ راست -/300 روپے فی 40 کلو گرام گندم خریدی جا رہی ہے۔ گندم خریدنے کے بعد مقررہ دورانیہ کے اندر زمیندار کو بنک سے گندم کی قیمت کی ادائیگی ہو جاتی ہے اور باردانہ بھی پالیسی کے مطابق جاری کیا جا رہا ہے۔

(ب) محکمہ خوراک نے صوبہ پنجاب کی فوڈ سیکورٹی کی ضروریات کے مطابق گندم کا سماک کر لیا ہے۔

(ج) محکمہ خوراک نے اس ضمن میں درج ذیل عملی اقدامات کئے ہیں۔

1- محکمہ خوراک براہ راست زمینداروں سے گندم -/300 روپے فی 40 کلوگرام خرید رہا ہے۔

2- خریداری کے معاملے میں ڈل میں کا کردار ختم کر دیا گیا ہے۔

3- باردانہ کے اجراء کے لئے باقاعدہ ایک نظام قائم ہے جس کے تحت زمیندار ہی فرد ملکیت دکھا کر باردانہ حاصل کر سکتا ہے۔

4- گندم کی خریداری اور باردانہ کے اجراء کی پرنٹل کے سلسلے میں نگران

کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس کمپنی میں زمیندار، محکمہ مل، ناظم و

نائب ناظم، ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے اور محکمہ خوراک کے نمائندے شامل

ہیں جنہیں خریداری کے معاملات کی پرنٹل کرنے کے اختیارات حاصل

تیں۔

5- اس ضمن میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے بھی ہدایات جاری ہو چکی

ہیں کہ وزیر خوراک صاحب، سیکرٹری خوراک صاحب، ناظم خوراک صاحب

اور مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب گندم کی خریداری کی انسپکشن موقعہ پر جا کر کریں

گے۔

سید احسان اللہ وقاص، میں اس بارے میں آپ کی رونگ بھی چاہوں گا کہ ان سے پہلے کئی دفع سوالات کے جوابات میں یہ ہوا ہے کہ جب میں نے سوال کیا تھا تو چونکہ جواب بہت تاخیر سے آیا اور اس کے حالات بدل گئے۔ ہاؤسنگ اتھارٹی کے حوالے سے میں نے ایک دفع سوال کیا تھا تو چیف منسٹر صاحب نے سرکاری ملازمین کے لئے ایک ہاؤسنگ اتھارٹی بنانی پہلے والا جواب میں نے پڑھا ہوا تھا۔ مین اسمبلی کے اجلاس والے دن جواب بدل دیا اور نیا جواب دیا گیا۔ اب یہ جواب پرانا ہو جاتا ہے۔ میں درخواست یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس بارے میں رونگ دیں کہ جب یہاں پر جواب آئے، اگر اس کے حالات کچھ تبدیل ہو گئے ہوں، اس میں figures تبدیل ہو گئی ہوں تو اس کے مطابق متعلقہ منسٹر موصوف یا پارلیمانی سیکرٹری کو facts کے مطابق سوال کا جواب دینا چاہیے۔ اب یہ پرانا جواب ہوتا ہے اس پر ہم کیا discuss کریں؟ اس میں گندم کی قیمت 300/- روپے فی 40 کلوگرام لکھا ہوا ہے۔ یہاں میرے زیادہ تر بھائی کاشتکار ہیں۔ میں تو ان کی مدد کے لئے ان کے مسائل کے حل کے لئے ان کے معاملات کے تحفظ کے لئے یہاں بات کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اندر 80 فیصد آبادی زمینداروں کی آبادی ہے اور ان کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ گندم بنیادی طور پر کس محنت کے ساتھ کسان اگاتا ہے اور اس کے بعد وہ اسی محکمہ خوراک کی مصیبتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ اپنے مرضی کے لوگوں کو دیتے ہیں۔ اس وقت 350/- روپے فی من ریٹ ہے۔ یہ گورنمنٹ کاریٹ ہے اور انہوں نے 300/- روپے من لکھا ہوا ہے۔ بڑی واضح سی بات ہے کہ جو factual صورتحال ہو اس کے مطابق جواب پیش کرنا چاہیے۔ ہمارے معزز بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوالوں کے اچھے جواب دے رہے ہیں، میں ان کو بہت زیادہ disturb نہیں کرنا چاہتا لیکن میں ان سے یہ ضرور درخواست کروں گا کہ اس کو fresh consider کر کے اور اس بارے میں، میں جناب کی رہنمائی اور رونگ بھی چاہوں گا۔ پھر اس کے بعد میں ضمنی سوال کروں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس میں رونگ کی بات نہیں بنتی۔ آپ نے جو point اٹھایا ہے، آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ اس میں 350/- ہے 300/- نہیں ہے۔ میں البتہ پارلیمانی سیکرٹری کو ہدایت کروں گا کہ وہ اب محکمہ خوراک کو ہدایت کریں کہ آئندہ اس قسم کی غلطی نہیں ہونی

چاہئے۔ درست اور latest جواب آنا چاہیے لیکن یہ رولنگ نہیں ہے۔ اب ریٹ -/350 روپے فی 40 کو گرام ہے ' They should read it کم از کم وہ جواب دیں جو موجودہ وقت کے مطابق ہو۔
cyclostyle جواب نہ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، میرے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے آپ کو رولنگ کے لئے درخواست کی اور آپ نے کہا کہ رولنگ نہیں، ویسے ہی آپ نے اپنی observation دی۔ میں اپنے بھائی کو یہ بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کلاس تاریخ کو آیا۔ تاریخ وصولی جو وہیں لکھی ہوئی ہے کہ وہاں ان کو سوال اس تاریخ کو وصول ہوا اور تاریخ ترسیل بھی لکھی ہوئی ہے۔ جو تاریخ ترسیل ہے وہ اسی طرح پرنٹ ہو گئی اور اس وقت تک وہ ریٹ وہی -/300 روپے فی من تھا۔ اس کے بعد update ہو گیا ہے اور اب موجودہ ریٹ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود بتا دیں گے۔ یہ تاریخ ترسیل اگر نوٹ کر لیتے تو انہیں یہ زحمت نہ ہوتی۔ شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! انہیں خواہ مخواہ زحمت ہونی۔ میرے بھائی نے میری بات ہی نہیں سمجھی ہے، جو میں نے عرض کیا ہے۔ میں ان سے معذرت چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرے بڑے معزز دوست ہیں اور کلاس فیلو بھی ہیں، ان کو خواہ مخواہ اتنی بڑی زحمت ہو رہی ہے۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ آپ ماشاء اللہ کلاس فیلو بھی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، جناب! میں ان سے 10 سال مہموں ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ میری عمر کا بھی اندازہ نکالیں اور ان کی عمر کا بھی اندازہ نکالیں۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، پھر تو بحیثیت کلاس فیلو آپ کا ایک دوسرے پر کافی حق ہے۔
سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! تاریخ وصولی کی بات نہیں ہے۔ جواب تو آج دیا جا رہا ہے۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، اسی ہی آپ سمجھیں کہ اسمبلی میں بھی آپ کلاس فیلو ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری، میرے معزز بھائی ہیں۔ آپ نے اس بارے میں درست ہدایات دے دی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب اس پر مزید کسی بات کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال لوگوں کو باردانہ کے حوالے سے بہت زیادہ شکایات رہی ہیں۔ اس دفعہ گورنمنٹ گندم کا اپنا مارگٹ بھی achieve نہیں کر سکی اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مختلف وجوہات کے علاوہ اب کیا نکلے نے اس بارے میں انتظامات کئے ہیں کہ اس کی کوئی شفاف پالیسی ہو جس میں عام کاشتکار آسانی سے یہ خرید سکے۔ ہمارے مارکیٹنگ کے وزیر بھی بیٹھے ہیں، وہ بھی ان کے کان میں کوئی بات ڈالیں کہ کس طرح بہتر انداز میں یہ ساری خریداری ہو سکے گی؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! اس میں میرے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے جو فرمایا ہے کہ اس سال الحمد للہ زمینداروں کو کاغذ ہوا ہے کہ مارکیٹ میں گندم کا ریٹ زیادہ رہا، پرائیویٹ سیکٹر میں لوگوں نے خریداری زیادہ کی اور اس میں جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو مارگٹ دیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ ہمارے چیف منسٹر صاحب کی بھی یہی پالیسی تھی کہ زمیندار خوشحال ہونا چاہیے۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ نے کوئی ایسی ہدایت نہیں دی کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ پہلے اپنا reserve پورا کرے اور بعد میں پرائیویٹ سیکٹر میں گندم جانے۔ پرائیویٹ سیکٹر والے بھی یہیں پر رستے ہیں، گندم کوئی ملک سے باہر تو نہیں جاتی تھی۔ باقی رہا کہ آئندہ اس پالیسی کو کیسے شفاف بنانا ہے یعنی باردانہ اور دوسرے سسٹم کو، اس میں نکلے خوراک زمینداروں سے گندم - 3571 روپے میں فی 40 کلوگرام خرید رہا ہے۔ خریداری کے معاملے میں مل میں کا کردار ختم کر دیا ہے اور گندم کے باردانہ کے لئے direct زمیندار کو کہا ہے کہ وہ فوڈ انسپکٹر کے پاس جانے اور جا کر جمع بندی کا کاغذ لے جانے یا وہ ذاتی کارٹی پر باردانہ لے سکتا ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ تحصیل level اور centre level پر ہم نے کمیٹیاں بنانی ہوئی ہیں کہ وہاں پر ناظم، کونسلر، نمبردار so and so جو notable persons ہیں، ایم۔ پی۔ ایز

اور ایم۔ این۔ ایز کمپنی کے ممبر ہوتے ہیں وہ باردا نہ اپنی custody میں deliver کرواتے ہیں۔ ماضی میں غلطیاں ہوئی ہیں۔ پچھلا سال ہمارا بہت safe رہا ہے اور انشاء اللہ تعلقہ next year بھی ہم کوشش کریں گے کہ اس کو بہتر کریں۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری اہل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کا ایک دوہرا میٹا ہے کہ جب زمینداروں کے ہاں فصل زیادہ ہوتی ہے تو یہ اس میں سے کیزے نکالتے ہیں نہ باردا نہ دیتے ہیں اور نہ گندم خریدتے ہیں۔ اسی میں یہ پھر bargaining کرتے ہیں کہ فی ٹرک 'دس بوری' دو بوری 'چار بوری' پیسے لیتے ہیں۔ ایک ٹرک کے حساب سے رخت لینے کے بعد یہ گندم لیتے ہیں اور اسی طرح باردا نہ میں ہوتا ہے۔ دس روپے بوری پہلے وہ لیتے ہیں پھر بوریاں جاری کرتے ہیں۔ جب گندم نہیں ہوتی یعنی فصل کم ہوتی ہے تو پھر یہ اس میں سے کیزے نہیں نکالتے۔ پھر اپنے target کو پورا کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ جس قسم کی بھی گندم ہے 'لے آؤ۔ معاملہ یہ ہے کہ اگر فصل زیادہ ہو تو ان کے پاس کون سا میٹا ہے کہ لوگوں کو تنگ نہ کریں اور کیا پالیسی ہے۔ کہ یہ تمام کی تمام گندم خریدیں گے یا اس وقت پرائیویٹ سیکٹر کو بھی اہلیت دیں گے لیکن یہ رخت لینے کے لئے ضلع بندی کرتے ہیں 'کبھی ڈویژن بندی کرتے ہیں' کبھی صوبہ بندی کرتے ہیں۔ ایک pressure build up ہوتا ہے 'اس میں یہ پیدا لیتے ہیں۔ یہ پورا کا پورا محکمہ اس میں شامل ہوتا ہے۔ یہ خود ایک crisis پیدا کرتے ہیں پھر کسان مجبور ہوتا ہے اور مجبوری کی وجہ سے وہ پیدا دیتا ہے جس سے یہ کروڑوں روپے کھتے ہیں۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ ضلع بندی 'ڈویژن بندی اور صوبہ بندی کے آرڈر کرتے ہیں اور پھر یہ پیسے وصول کرتے ہیں۔ اگر گندم زیادہ ہو جائے تو ان کو پابند کیا جائے کہ زمینداروں کی تمام کی تمام گندم خریدی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، گجر صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟ یہ تو آپ کی اپنی ایک observation ہے لیکن آپ کا سوال کیا ہے؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! سوال میرا یہی ہے کہ اگر گندم زیادہ ہو جائے تو کیا گورنمنٹ زمینداروں سے ایک ایک دانہ purchase کرنے کی پابند ہے یا نہیں؟
جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو گورنمنٹ پالیسی ہے کہ گورنمنٹ purchase کرے گی۔

چودھری اصغر علی گجر، پھر وہ پالیسی تو نہیں ہے۔ اس سال سے پہلے زمیندار ذلیل و خوار ہوتے رہے ہیں۔ کسی نے گندم نہیں خریدی اور گندم خراب ہوتی رہی ہے اور یہ پیسے لے لے کر لوگوں کو خراب کرتے رہے ہیں۔ یہ تو کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، پچھلے سال تو میرا خیال ہے کہ بہت اچھی پالیسی رہی ہے۔
چودھری اصغر علی گجر، پچھلے سال پالیسی تو تھی ہی نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اچھے ریٹ لے لے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے دو دفعہ یہ کہا ہے کہ تحصیل میں ایم۔ پی۔ ایز ممبر ہیں۔ یہ مجھے صرف یہ بتادیں کہ یہاں پر جتنے بھی ممبرز بیٹھے ہوتے ہیں، ہم بھی تحصیل میں رہتے ہیں اور ہم بھی دیکھتی ہیں کیا ہم میں سے کسی ممبر کو آپ نے notify کیا ہوا ہے؟ یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ ان کو کہیں کہ آپ کو right نہیں ہے مگر

He should not give a wrong statement on the floor of the House.

کہ ایم۔ پی۔ ایز ممبر ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! یہ ممبر پنجاب اسمبلی یا ممبے قومی اسمبلی نہیں بلکہ ان کے نامندے ہوتے ہیں جو وہاں پر نامندگی کرتے ہیں اور ایم۔ پی۔ اے اور ایم۔ این۔ اے صاحبان اپنے نامندے مقرر کرتے ہیں یا نامزد کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان کا مدعا ہے کہ ان کی نمائندگی نہیں ہے۔ اگر ان کی نمائندگی نہیں ہے تو ان کو بھی حاصل کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے غوراک، جناب والا! ٹھیک ہے۔ ان کی نمائندگی کو بھی consider کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ایم۔ پی۔ اے اور ایم۔ این۔ اے صاحبان ان کمیٹیوں کے ممبر تھے اور کافی ساری کمیٹیوں نے یہ کام بھی کیا۔ میں بھی ان کمیٹیوں کا ممبر تھا اور کسی کو یہ نوٹیفکیشن نہیں گیا کہ آپ اس کمیٹی کے ممبر appoint ہوئے ہیں

simply by virtue of their offices they were members of these watch and ward committees.

MR ACTING SPEAKER: They were not members.

ان کے نمائندے تھے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جتنی دیر آپ مجھے inform نہیں کریں گے کہ اس کمیٹی میں جانا ہے مجھے کیا پتا کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، میں نے already ان کو request کی ہے کہ آئندہ اس چیز کا خیال رکھیں گے۔

وزیر زراعت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے۔ ہم نے ڈی۔ سی۔ اوز کو

convey کیا تھا کہ ہمارے ایم۔ پی۔ ایز by virtue of office ممبر ہیں۔ اگر وہ اس چیز کو پسند

کریں تو وہ خود اس کو look after کر سکتے ہیں ورنہ ان کے نمائندگان وہاں پر look after کریں

گے۔ ان کے نمائندے، ضلع ناظم کے نمائندے، ریونیو کے نمائندے، ایگریکلچر کے نمائندے

سب کو اکٹھا کر کے اس centre پر بٹھایا گیا تھا تا کہ کسانوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔
سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، پوائنٹ آف آرڈر۔ سید مجاہد علی شاہ

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا confusion اس لئے پیدا ہوا ہے کہ وقاص صاحب نے یہ سوال غالباً سال ڈیڑھ سال پہلے جمع کر دیا ہو گا اور اس سوال کی بد قسمتی یہ ہے کہ آج اس وقت یہ سوال اجلاس میں پیش ہوا ہے جب ہماری سمجھنی گندم بہت کم ہوتی ہے اور جیسا کہ ہوتا ہے کہ جب گندم کم ہوتی ہے تو اس وقت حکم کی پالیسی بالکل مختلف ہو جاتی ہے۔ میں نے پہلے بھی اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ اس مرتبہ کسان کے گھر پر چھاپے مارے گئے ہیں پولیس کے ذریعے کسان سے گندم خریدی گئی ہے۔ میں نے پہلے بھی اس ایوان میں یہ عرض کیا تھا کہ جب گندم وافر ہوتی ہے تو اس وقت کسان بے چارہ رو رہا ہوتا ہے کہ مہربانی کریں اور ہم سے یہ گندم خرید کریں۔ اس وقت چھانٹا لگ جاتا ہے، گندم sub standard ہو جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس میں مٹی ہے اور نکل نکل نص ہے اور جب گندم کم ہوتی ہے تو اس وقت پولیس کے ذریعے ہم سے خریدی جاتی ہے۔ اس دفعہ اخبارات میں بھی آتا رہا ہے کہ ہم نے پولیس کے ذریعے گندم خریدی گئی ہے۔ ہم سے گندم زبردستی لی گئی ہے کہ آپ اپنے گھر کے استعمال کے لئے گندم نہیں رکھ سکتے۔ آپ یہ گندم سرکاری گودام میں چھپائیں اور اس کی payment کے حوالے سے کاشتکار کو یہ کہہ دیا گیا کہ آپ کے گھر ہم چیک چھپائیں گے، آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات واقعی ایسی ہے کہ جب گندم وافر ہوتی ہے تو اس وقت مہربانی کیا کریں اور ایسے اقدامات کریں کہ کاشتکار بے حوصلہ نہ ہو، اس کا حوصلہ بڑے کہ اگر میں نے فصل اچھی لگائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس ملک پر مہربانی کی ہے اور حکومت نے بھی صحیح طریقے سے خرید بھی لی ہے۔ جیسا کہ یہاں پر کمیٹیوں کی بات ہو رہی تھی وہ بھی یہ confusion ہے کہ جس طریقے سے فنڈ اور دیگر معاملات میں ایجوکیشن کے ساتھ فرق کیا جاتا ہے اسی طریقے سے یہ کمیٹیاں جو بنی ہیں ان میں ایم۔ اینی۔ اے صاحبان کے فائدے سے ضرور موجود

تھے مگر حکومتی ایم۔ پی۔ ایز کے نائد سے تھے اس میں اپوزیشن کے نائد سے نہیں تھے اور اگر ظلمی سے کسی افسر نے نائد سے مانگ بھی لئے ہیں تو جب پتا چلا ہے کہ یہ اپوزیشن نچوں سے تعلق رکھتے ہیں تو ان کی نائد می فوری طور پر ختم کر دی گئی اور اس کے متبادل حکومتی ایم۔ پی۔ ایز نے اپنے نائد سے دئے اور اس میں قطعاً اپوزیشن کو شامل نہیں کیا گیا۔ اس وجہ سے بھی ممبر اپوزیشن صحیح کہتے ہیں کہ اس طرف سے کوئی نائد می نہیں لی گئی اور یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایسے معاملت میں بھی اپوزیشن سے فرق کیا جاتا ہے اور آئندہ کے لئے میری درخواست ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ آئندہ اگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کوئی فضل bumper crop ہو تو یہ اپوزیشن کے ممبران سے فرق نہیں رکھیں گے۔

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری ہمارے دوست جواب دے رہے ہیں 'مجھے چاہیے تو نہیں تھا لیکن جو مکہ شاہ صاحب اپنی لائن سے ہٹ کر کسی اور طرف چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں دھبہ بھی گندم کم ہونی ہے اور اس دھبہ بھی گندم کم ہونی ہے اور میں نے کئی دھبہ یہاں پر statement دی ہے کہ I supposed to speak truth جیسے عام ممبران پر یہ حلف نامہ لاگو ہے اسی طرح مجھ پر بھی لاگو ہے۔ میں نے کہا کہ ہمیں دھبہ بھی گندم پوری تھی اس دھبہ بھی گندم پوری ہوتی لیکن purchase کی اور بات ہے 'ہم نے purchase کی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ وعدہ ہے کہ میں گندم کا ایک ایک دانہ خریدوں گا تمام farmers سے غلہ فیض میں خرید ا گیا ہے لیکن حکومت پر اور ذمہ داریاں بھی ہیں 'ہم نے دوسرے صوبوں کو بھی supply کرنی ہے 'جو سیکورٹی رسک ہے اور ساڑھے تین کروڑ جو عوام شہروں میں بستے ہے ان کو بھی سپلائی کر رہے ہیں۔ یہ بار بار کیوں کہہ رہے ہیں کہ کم ہونی ہے؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ جیسے پہلے ہوتی تھی 'اسی طرح اس سال بھی ہوتی ہے۔ آپ یقین رکھیں کہ باہر سے منگوانی اور بات ہے۔ گورنمنٹ forcing کر کے احتیاطاً یہ کرتی ہے لیکن ہمیں دھبہ تو گندم بیج ہی نہیں سکی تھی۔ مجھے بتائیں کہ کہل پر کمی ہوتی ہے؛ آڑھتیوں کے پاس گندم 'لوگوں کے پاس گندم ' کاشتکاروں کے پاس گندم ' زمینداروں کے پاس گندم ' Food Department کے پاس گندم ' PASCO کے پاس گندم۔ کہل کی ہوتی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر، ہر جگہ پر گندم ہی گندم ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ جب on the floor of the House ایسی باتیں کرتے ہیں جو حقائق کے بالکل برعکس ہوتی ہیں۔ اگر گندم کم نہیں ہوتی تو گندم بلیک کیوں ہو رہی ہے؟ آپ بھی جانتے ہیں کہ جو پیداوار وافر ہو وہ کبھی بلیک نہیں ہوتی۔ یہ باہر سے کیوں import کر رہے ہیں؟ اگر تین سال پہلے گندم وافر ہوتی تھی تو آپ گندم کے exporter بنتے۔ آپ importer بن کے فخر سے کہتے ہیں کہ گندم پوری ہوتی ہے۔ گندم پوری نہیں ہوتی، آپ حقائق کو سامنے رکھنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ حقائق کو سامنے رکھیں اور حقائق کی باتیں کریں۔ آپ یہ بندوبست کریں کہ کسان کو ریٹیف دیں، اس کی امداد کریں تاکہ اس کا حوصلہ بڑھے اور وہ مزید محنت کرے، بجائے اس کے کہ آپ یہاں پر کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ گندم پوری تھی، پچھلے سال بھی پوری تھی، اس سال بھی پوری تھی۔ میں چیلنج کرتا ہوں، کیا لودھی صاحب یہ چیلنج کر سکتے ہیں کہ کسانوں سے زبردستی گندم نہیں خریدی گئی؟ یہ زیادتی ہے۔ ایک طرف تو import کرتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ گندم پوری ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ آئندہ کے لئے گندم کی بات کریں، وہ تو گزر گئی۔ آئندہ کے لئے بات کریں تاکہ اس کے لئے کوئی بہتر حل تجویز کیا جاسکے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دوں کہ جھکے خوراک نے کسی کسان کو پریشان نہیں کیا۔ نہ اس کے گھر پولیس بھجوائی، صرف ان لوگوں کو search out کیا جو ذخیرہ اندوز تھے، جو middle man تھے۔ انہوں نے گندم سماک کی ہوتی تھی۔ جھکے خوراک نے ان کو search کیا اور ہم نے ان سے مارکیٹ ریٹ کے مطابق گندم خریدی۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا کہ جس پر میرے قاضی دوست بات کر رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آئندہ گندم کے حوالے سے ان کے کیا اقدامات ہیں کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ 60 فیصد پانی کی کمی ہو جانے لگی۔ لودھی صاحب اس حوالے سے جا

دیں کہ پانی ہی نہیں ہو گا تو گندم کیسے ہو گی؟ یہ کیسے اپنا مارگٹ حاصل کریں گے؟
جناب قائم مقام سپیکر، اللہ تعالیٰ نے بارشیں شروع کر دی ہیں اور وہ خاص مہربانی کرے گا۔
اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے مایوس نہ ہوں۔ اتنی بارشیں ہوں گی کہ پانی ہی پانی ہو گا اور گندم ہی
گندم ہو گی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا تو کریں رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ قرآن شریف میں
ہے کہ رزق کے لئے اولاد کو مت مارو۔ رزق اللہ نے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں انشاء اللہ
تعالیٰ اتنی بارشیں ہوں گی کہ گندم ہی گندم ہو گی۔ یہ تو عارضی پالیسی ہے۔ اس کی پالیسی
مستقل پالیسی ہے۔ اگلا سوال نمبر 4156 ملک محمد اقبال چتر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! on his behalf Q No 4156 (معزز ممبر نے ملک محمد
اقبال چتر کے ایثار پر طبع شدہ سوال نمبر 4156 دریافت کیا)
جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

بہاولپور اور رحیم یار خان۔ قائم شوگر ملز و مالکان

اور شوگر سبیس کی تفصیل

- 4156* ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) بہاولپور اور رحیم یار خان میں قائم شوگر ملز اور ان کے مالکان کے نام کی تفصیل فراہم
کی جائے؟
- (ب) سال 2000 سے آج تک ان طوں کی طرف کتنا شوگر سبیس بٹھا ہے۔ کتنی رقم اس مد
میں وصول کی گئی ہے اور کتنی بھایا ہے۔ تفصیل مل وائز فراہم کی جائے؟
- (ج) سال 2000 سے آج تک شوگر سبیس کے فنڈ سے کون کون سے ترقیاتی کام بہاولپور
اور رحیم یار خان میں مکمل کئے گئے۔ ان کی تفصیل، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی
تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) آئندہ مالی سال کے دوران اس سے کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے جائیں گے؛

وزیر خوراک،

(الف) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع	نام شوگر مِلز	نام مالک
بہاولپور	اشرف	چودھری محمد ذکا اشرف
رحیم یار خان	عزہ	شیخ نثار احمد
	یونائیٹڈ	چودھری بشیر احمد
	جہاںگیر والی	جہاںگیر ترین

(ب) سال 2000 سے اب تک مبلغ 165.449 ملین روپے واجب الادا تھے۔ جو سرکاری خزانہ میں جمع ہو چکے ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیلات (ب) اور (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) تفصیل ضلع رحیم یار خان منسک (د) اور ضلع بہاولپور منسک (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر ایہ جو گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا گیا ہے۔ نکلنے نے لکھا ہے کہ کوئی بھی شخص outstanding نہیں ہے۔ سارے کا سارا deposit ہو گیا ہے لیکن اس میں میں نے دیکھا ہے کہ بہاولپور میں جو شوگر میس اکٹھا ہوا ہے وہ -30.771 ملین روپے ہے۔ اس کے برعکس جو منصوبے تکمیل ہوئے ہیں وہ -18.531 روپے ملین کے ہوئے ہیں اور -121 ملین روپے ابھی تک موجود ہیں اور کسان درخواستیں دیتے ہیں لیکن ان کی شتوائی نہیں ہوتی۔ میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ district level پر ڈی۔سی۔ او کی سربراہی میں جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس میں براہ راست کسانوں کے کٹے ناکندے ہوتے ہیں اور اس کی میٹنگ کب کب ہوتی ہے اور کیا اس کا کوئی regular schedule ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک:

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میرے بھائی جو فرما رہے ہیں کہ بہاولپور میں جو شوگر سب کے roads ہیں ان کے لئے district level پر ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں ایک E.D.O(R) اور شوگر مل کے نمائندے ہوتے ہیں اس کے علاوہ ای۔ڈی۔او زراعت ای۔ڈی۔او فنانس اینڈ پلاننگ ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر ہوتے ہیں، محکمہ پی اینڈ ڈی کا ایک نمائندہ ہوتا ہے، دو نمائندے کاشتکاروں کے ہوتے ہیں اور ایک نمائندہ ڈسٹرکٹ ناظم کا ہوتا ہے۔ اگر چیئرمین صاحب سمجھیں تو اس میں مزید ایک دو آدمی اور بھی شامل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! کمیٹیوں کے لئے یہ ڈی سی او کو formal request کرتے ہیں کہ form

to market road کو آپ maintain کروادیں، نئی بنا دیں، اپیل نوٹ گیا ہے وہ بنا دیں۔ ڈسٹرکٹ کمیٹی approve کر کے صوبائی کمیٹی کو بھجوادیتی ہے جس کے چیئرمین کین کمشر پنجاب ہیں اور وہ approve کر دیتے ہیں اور باقی رہا ان کا balance fund تو ابھی کمیٹی نے حشرات کے بعد صوبائی کمیٹی کو نہیں بھجوا یا جیسے ہی وہ آجاتا ہے تو سر آنکھوں پر وہ نکلا دیں گے اور میں اپنے بھائی کو ensure کرواتا ہوں کہ کوئی ایسا back log نہیں جس سے کوئی مسئلہ ہو۔ ہماری حکومت کا سب سے پہلا مشورہ یہی ہے کہ farmer کو relief دیا جائے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی بھی یہی پالیسی ہے زرعی انقلاب آنا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو follow کر رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، سب صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں جو سوال سے متعلق نہیں ہے لیکن محکموں سے متعلق ہے۔ آپ کی مہربانی سے میں قائدہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ جب گندم کی فصل زیادہ ہوتی ہے تو اس میں بھوسا بھی زیادہ ہوتا ہے اور جب بھوسا زیادہ ہوتا ہے تو پھر ہونا تو یہ چاہئے کہ بھوسا سستا ہو کر غریب کاشتکاروں کے کام

آنے اور ان کے مویشی اور جانور کھائیں لیکن وہ بھوسہ بھنوں کی نذر ہو جاتا ہے جو لوگ بھنے چلاتے ہیں اس کو خریدنا شروع کر دیتے ہیں اور بھنوں میں جلاتے ہیں۔ اسی طرح جو گنے کی فصل ہے، جو شوگر ملوں کو جاتی ہے تو اس میں سے جو "mud" نکلتا ہے وہ بھی ایک قسم کی کھاد ہے جو فصلوں کے لئے بڑی مفید ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ مل مالکان منافع کے لئے بھنوں کو دیتے ہیں جسے وہ اینٹیں پکانے کے لئے استعمال میں لاتے ہیں۔ میں حکومت پنجاب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان دونوں چیزوں پر پابندی لگائیں کہ یہ چیزیں زمیندار کو دی جائیں کیونکہ "mud" بھی زمیندار خریدتے ہیں اور بھوسا بھی غریب زمیندار خریدتے ہیں جہاں فصل نہیں ہوتی تاکہ اس سے فصلیں develop ہوں اور زراعت کو فائدہ پہنچے، بجائے اس کے وہ چیز بھنے میں جاتے اور بھنے میں جل کر اس کی اینٹیں پکیں۔ یہ سراسر زراعت کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے اس میں گورنمنٹ کو یہ پالیسی بنانی چاہئے یا ڈی سی اوز کو ہدایت ہونی چاہئے کہ وہ دفعہ 144 لگائیں کہ کسی بھی بھنے میں "mud" نہیں چلنی چاہئے۔ وہ زمیندار خریدے اور اپنی فصلوں اور باغوں میں ڈالے اور کسی بھی بھنے میں بھوسا بھی نہیں جلنا چاہئے۔ وہ بھی زمیندار خریدے اور اپنے جانوروں کو کھلانے کو اس بارے میں پالیسی کا واضح جواب ہونا چاہئے اور یہ بڑا اہم سوال ہے اور بڑی important چیز ہے۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سیکرٹری! اس میں بات یہ ہے کہ اب جدید دور آ گیا ہے، جدید ٹیکنالوجی آ گئی ہے۔ بھوسا کی بات میرے بھائی کرتے ہیں تو harvester آ گیا ہے جس سے بھوسا ویسے ہی زمینوں میں بکھر جاتا ہے اور اس سے زمین fertilize ہوتی ہے۔ رہی بات "mud" کی تو اس کو ہم مزید exercise کر رہے ہیں کہ وہ بھنوں پر نہ جانے اور میں اپنے بھائی کو ensure کرواتا ہوں۔۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! بھوسا زمینوں میں جاتا ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے زمینیں اس سے fertilize ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے تو میں یہ بات کرتا ہوں کہ وہی بھوسا بھد مالکان خریدتے ہیں۔ ان پر یہ پابندی ہونی چاہئے کہ بھنے کے اندر بھوسا نہیں جلتے گا، اس کے لئے وہ لکڑی جلائیں، کوئلہ جلائیں یا کوئی اور چیز جلائیں لیکن بھنے کے اندر اینٹیں پکانے

کے لئے نہ شوگر مل کا "mud" چلے گا اور نہ ہی بھوسا چلے گا۔ یہ دونوں چیزیں زراعت کے لئے بہت مفید ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، گجر صاحب! آپ نے جو سوال raise کیا ہے گویہ اچھا سوال ہے لیکن کیا اس بات پر آپ کے زمیندار پابند ہوں گے؟
چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! اس میں زمینداروں کا تو فائدہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کئی زمیندار اپنا بھوسا بیچنا چاہتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ اس پر پابندی لگانے لگی تو زمیندار کے گا کہ ہم پر کیوں پابندی لگا رہے ہیں؟ اگر وہ بھوسا کسی کو بیچتے ہیں ویسے میں یہ بات کر رہا ہوں کیونکہ آپ بھی کاشتکار ہیں اور میں بھی کاشتکار ہوں یہ بھی کاشتکار ہیں تو اس قسم کی پابندی سے زمیندار پریشان ہو جانے کا کہ وہ اپنا بھوسا کہیں پر رکھے! اگر وہ آگے جا کر غلط استعمال ہوتا ہے تو اس پر نگرانی ہو کہ وہ وہاں پر نہ جانے لیکن وہ بیچے گا تو سہی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! میں بھی ایک بھوسا کاشتکار ہوں اور میں بھوسا خریدتا بھی ہوں اور بیچتا بھی ہوں کیونکہ میرے پاس جانور بھی ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ میانوالی سے towards up کتنا بڑا علاقہ ہے۔ یہ تمام ایسے علاقے ہیں کہ جہاں پر بھوسا درکار ہوتا ہے۔ کراچی کا شہر ہے، لاہور کا شہر ہے جہاں پر بھوسا آتا ہے۔ اس میں تھوڑا سا فرق پڑتا ہے کہ بھوسے کی قیمت 10/15 روپے کم ہوتی ہے اور اس سے چھوٹے زمینداروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ بڑے بڑے زمینداروں کا بھوسا وہ تو منی میں ملا دیتے ہیں اور یہ بھی اچھی بات ہے اور بہت کم زمیندار ایسے ہیں جو بھوسہ بیچتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ بھوسا چھوٹے زمینداروں کے پاس آنا چاہئے اور منی جو کہ بڑی قیمتی چیز ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہی بھوسا جو آپ اپنے پاس رکھتے ہیں تو اس کا ریٹ -10/ روپے من ہے جو کراچی جاتا ہے تو اس کا ریٹ -50/ روپے من ہوتا ہے اس لئے وہ بیچتے ہیں اور اگر وہ کراچی سے واپس آ کر کہیں اور چلا جاتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے؟

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! اسے کراچی ہی جانا چاہئے۔ جانوروں کے لئے جانا ہے۔ ہر ضلع کے اندر بھوسا بھونوں میں نہ بٹے! اسی طرح "mud" نہیں جانی چاہئے کیونکہ یہ بہت اچھی کھلا ہے جو کہ بھونوں کے اندر جلتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، "mud" کی بات آپ کر سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! گجر صاحب کی تجویز بہت اچھی ہے اور ہم اس پر غور کریں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! گجر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ اس کے دو فائدے ہیں۔

اس کا ایک رخ دکھایا ہے لیکن اس کے دو رخ ہیں۔ ایک تو بھوسے کے ساتھ جو اینٹ تیار ہوتی ہے وہ میاری نہیں ہوتی کیونکہ بھوسے سے جتنی اینٹ تیار ہو گی وہ کبھی میاری نہیں ہو گی۔

عام آدمی جو اینٹ خریدتا ہے اس کو نقصان ہوتا ہے اور جو مکان جاتا ہے اس کے لئے بھی

نقصان دہ ہے۔ اس سے ایک تو اینٹوں کی کوالٹی بہتر ہو گی، تعمیرات کا میڈیا بہتر ہو گا اور دوسرا

یہ ہے کہ ہمارے دیہات میں چھوٹے چھوٹے کاشتکار یا مزدور طبقہ لوگ بیچارے جانور پالتے ہیں تو

ان جانوروں کے لئے یہی بھوسا درکار ہوتا ہے اور آج کل ویسے بھی یہ ایک بڑا مسئلہ ہے کہ

جانوروں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور گوشت کے بارے میں روزانہ یہ مطالبہ ہوتا

ہے کہ ہسکا ہوتا جا رہا ہے۔ جب جانوروں کا raw material ہسکا ہوتا جانے کا، کھل سکتی ہو

جانے گی، بوز ہسکا ہو جانے کا، بھوسا ہسکا ہو جانے کا تو automatically ان چیزوں کی

قیمتیں بھی بڑھتی چلی جائیں گی تو اس پر 5/10 روپے سے کاشتکار کو اتنا فرق نہیں پڑتا۔ یہ بہتر

تجویز ہے اس سے دو فائدے ہوں گے۔ "mud" کے لئے بھی یہ ہے کہ اور کچھ نہ کریں صرف

ضلع میں اس پر پابندی لگ جانے کہ کوئی بھٹے والا اس کو جلائے میں استعمال نہ کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، کلو صاحب!

پارلیمانی سپیکر ٹری برانے کالونیز، جناب سپیکر! شاہ صاحب اور گجر صاحب کا ماشاء اللہ اچھے کاشتکاروں میں شمار ہوتا ہے اور اسمبلی کی کارروائی میں بھی وہ بہت participate کرتے ہیں اور بڑا impress بھی کرتے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ایک پابندی جو لگی ہوئی ہے وہ on humanitarian ground ہے، گندم کی قیمت پر پابندی ہے اور گورنمنٹ ریٹ بڑھاتی رہتی ہے۔ وہی ہم کاشتکاروں کے لئے کافی ہے کہ demand supply کا فارمولا apply نہیں ہوتا اور جب گندم کی paucity ہوتی ہے تو اس وقت بھی اسی کنٹرول ریٹ پر گندم دستی پڑتی ہے کیونکہ ایک ریٹ فکس ہے تو میں حیران ہوں کہ یہ دونوں بھائی کاشتکاروں پر کون سی پابندیاں لگوانا چاہتے ہیں جو یہ پابندیاں تجویز کر رہے ہیں۔ کاشتکار ہوتے ہوئے شاہ صاحب اور اصغر علی گجر صاحب سے یہ توقع نہیں تھی۔ یہ تو آپ نے مہربانی کی ہے اور ان کو تھوڑا سا سمجھایا تو میں ان سے request کروں گا کہ صرف سوال برانے سوال نہ کریں۔ پہلے اپنے سوال کو سوچیں کہ سوال کیا کرنا چاہتے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: I will move to Q. No. 4558

لہ کھلیل الرحمن صاحب! That is over ٹھیک ہے۔ جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! ہم نے تو صرف مجھے والوں کی بات کی ہے کہ ان کا بندوبست کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی تجویز کو consider کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، لہ کھلیل الرحمن!

لہ کھلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 4558۔

گوجرانوالہ اور حافظ آباد، شوگر سبسی کے تحت

ترقیاتی منصوبوں اور لاگت کی تفصیل

*4558، اللہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک شوگر سبسی کے تحت ضلع گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں شروع ہونے والے ترقیاتی منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان منصوبوں کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) آئندہ مالی سال کے دوران حکومت شوگر سبسی کی رقم سے کون کون سے منصوبے ان اضلاع میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک،

(الف) یکم جنوری 2002 سے تاحال گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں شوگر سبسی فنڈ سے کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ ہوا ہے۔ تاہم ضلع حافظ آباد میں ضلعی حکومت کے قیام سے قبل جاری منصوبہ کالیکی، بھیکلی "روڈ کی تکمیل" 49,28,000 روپے سے کی گئی۔

(ب) کاشتکاروں اور مل کے تجویز کردہ منصوبوں کی منظوری ضلعی شوگر سبسی کمیٹی کرتی ہے جس کا سربراہ ڈی۔سی۔ او گریڈ 19/20 کا ہوتا ہے۔ ان منصوبوں کی حتمی منظوری صوبائی شوگر سبسی کمیٹی جس کا سربراہ مین کمشنر گریڈ 19 ہوتا ہے دیتی ہے۔

(ج) ضلعی نظام کے بعد سے ابھی تک دونوں اضلاع میں سے کسی ضلع میں شوگر سبسی فنڈ سے کوئی نیا منصوبہ شروع نہیں کیا گیا ہے۔

(د) ابھی تک کاشتکاراں اور مل کے فائندوں کی طرف سے کوئی بھی منصوبہ موصول نہیں ہوا۔ البتہ ضلع گوجرانوالہ میں مرمت راہواری تا کوٹ عبداللہ روڈ، بانی پاس روڈ، گوجرانوالہ تا منڈی بہاؤالدین، مقام علی پور چٹھہ اور گلزار تا نیا نورا کوٹ روڈ تجویز کردہ ہیں جن کو ڈسٹرکٹ سس کمیٹی کے قیام (جو زیر عمل ہے) اور فنڈز کی دستیابی پر زیر غور لایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

للاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! شوگر سس فنڈ میں تقریباً کروڑوں روپیہ جمع ہے لیکن دو سال سے گوجرانوالہ حافظ آباد میں کوئی ڈویلپمنٹ کا منصوبہ شروع نہیں کیا گیا اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں راہواری شوگر مل تقریباً پندرہ سال قبل بند ہو چکی ہے تاہم گنے کی تھوڑی کاشت کی جاتی ہے جو متصل ضلع منڈی بہاؤالدین میں واقع شوگر مل کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اب تک گوجرانوالہ میں شوگر سس فنڈ کی رقم نہایت قلیل ہے جو 37 ملین روپے کے قریب ہے۔ یہ تموزے سے پیسے ہیں اور ابھی تک ان کی سکیمیں نہیں آئی ہیں۔ ضلع گوجرانوالہ کی ضلعی سس کمیٹی کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔ وہ ابھی تک مکمل نہیں ہے۔ اس کا عمل جاری ہے اور اس کا نوٹیفکیشن ہونا ہے۔ ضلعی نظام کی تشکیل کے بعد ضلع حافظ آباد کو سس فنڈ کی 8.2 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں جس میں سے اب تک 49 ملین روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ ہو چکے ہیں اور 3.3 ملین روپے بچا ہوا ہے۔ حافظ آباد کے متعلق یہ ہے کہ اس کی کمیٹی موجود ہے اور انشاء اللہ جلد ہی ان کے جھایا فنڈز پر کام شروع ہو جائے گا۔

للاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ایک اور سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ابھی تک کمیٹی نہیں بنی۔ کیا یہ جانا پسند فرمائیں گے کہ یہ کمیٹی کب تک بن جائے گی؟ دو سال سے تو یہ ابھی تک نہیں بن سکی۔ دوسری انہوں نے بت کی ہے کہ معاف آبادی میں 41 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں لیکن جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ رقم ضلعی حکومتیں قائم ہونے سے پہلے ہی خرچ کی گئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! میں اس میں وضاحت کر دیتا ہوں کہ گوجرانوالہ کو تو وہی مسئلہ ہے کہ وہاں پر ایک ہی شوگر مل ہے جو صرف دراز سے بند پڑی ہے اور دوسرا معاف آبادی میں کچھ فنڈ تھا جو منڈی، سواالین والی شوگر مل ہے وہاں سے ایک بڑا لمبا جوڑا علاقہ ہے اس کے پاس اور اس میں جو فنڈ ہمیں ملا تھا اس میں سے 8.2 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں اور 4.9 ملین روپے کو utilize کیا ہے۔ باقی ان کی جو نمی سیکمیں آتی ہیں تو وہ زیر غور ہے اور اس سیزن میں ان کی کمیٹیاں بھی activate ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سیزن میں ان کا کام شروع ہو جائے گا۔

للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ یہ کمیٹی کب تک عمل میں آجائے گی کیونکہ دو سال تک تو کچھ بھی نہیں ہوا!

جناب قائم مقام سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ اس سیزن میں ہو جائے گی۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! ج (د) میں لکھا ہے کہ ایک سڑک بنانی جا رہی ہے جو راہوالی تا کوٹ عبد اللہ تک ہے۔ جب راہوالی شوگر مل بند ہے اور کام ہی نہیں کر رہی تو پھر یہ سڑک کس کے لئے بنانی جا رہی ہے کیونکہ وہاں تو sugar cane ہوتا ہی نہیں ہے؟ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ راہوالی شوگر مل کا کیا بن رہا ہے وہ کس پوزیشن میں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 4649 (معزز ممبر نے سید مرتضیٰ کے ایسا پر دریافت کیا)

رمضان شوگر ملز، گنے کی قیمت سے متعلق کسانوں

کے مسائل اور حکومتی اقدامات

*4649، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رمضان شوگر ملز کے مین گیٹ پر کسانوں سے گنا 41 روپے جبکہ

فیڈ میں گنے ہونے کنڈوں پر 31 روپے کے حساب سے خرید کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شوگر مل کے فیڈ میں کنڈوں پر کم قیمت پر گنا

خریدنے کے علاوہ کسانوں سے 20 فیصد کے حساب سے زبردستی کوٹنی بھی کی جاتی

ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ شوگر مل کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کرنے اور کسانوں کو گنا کی

پوری قیمت کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا

ہیں؟

(د) کیا گین کسٹریا اس کے کسی دیگر سٹاف نے کبھی اس شوگر مل کی چیکنگ کی ہے

تو کس کس تاریخ کو اور ان کنڈوں پر کسانوں کے ساتھ زیادتی کو نوٹ کیا ہے؟ اگر

نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) تحریراً ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم اس قسم کی عمومی شکایت دوران گرسنگ سیزن تھیں۔

(ب) اس ضمن میں کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(ج) اگر کوئی شکایت اس ضمن میں موصول ہوئی تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جانے گی۔ تاہم مذکورہ شوگر مل نے 04-7-31 تک گنے کے 100 فیصد کاشتکاران کو تقریباً 99 کروڑ روپے ادائیگی کر دی ہے۔

(د) کین کمشنر نے ماہ فروری میں ضلع جھنگ اور ماہ جولائی میں منڈی بہاؤالدین کا دورہ کیا تھا تاکہ کاشتکاران سے موقع پر ملاقات ہو سکے اور ان کے مسائل سے آگاہی ہو۔ علاوہ ازیں 26 جنوری 2004 کو کین کمشنر نے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اینڈیشنل کین کمشنر ضلع جھنگ سے بشمول دیگر میٹنگ کی تھی اور انہیں مروجہ قوانین پر عمل درآمد اور کاشتکاران کی دادرسی کی ہدایات کیں۔ گنے کے پیداواری بہ ضلع میں ڈی۔سی۔ او صاحبان کو اینڈیشنل کین کمشنر کے اختیارات حاصل ہیں اور وہ اپنے اضلاع میں شکایت موصول ہونے پر اس کا تدارک کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر مل کے لئے تحصیل کی سطح پر D.D.O(REV) کی سربراہی میں سپروائزری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تاکہ وہ کمیٹی ہر قسم کی شکایت کا موقع پر ازاد کر سکے۔ مزید برآں ہر مل کے لئے کاشتکاران کی نامزدہ تنظیموں کی عداوتات پر کنڈاچیکر بھی مقرر کئے گئے تھے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ سوال گنے کے حوالے سے نہایت ہی اہم ہے۔ اس میں کاشت کاروں سے دو طرح کی بڑی بڑی زیادتیاں کی جاتی ہیں۔ پہلی زیادتی یہ ہوتی ہے کہ جب وہ اپنا گنا پندرہ بیس کلو میٹر دور سے کٹ کر شوگر مل کے دروازے پر لاتا ہے تو شوگر مل والے اسے باہر کھڑا رکھتے ہیں اور انتظار کرواتے ہیں۔ پہلے اس ٹرائی پر گنے کا وزن

100 من ہوتا ہے لیکن جب فیکٹری میں اس کا وزن کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ 80 من ہے۔ اب کاشتکار یہاں بہت پریشان ہوتا ہے اگر وہ یہ کہتا ہے کہ یہ سو من ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس کو واپس لے جاؤ۔ اب وہ بے چارہ تین سو کلو میٹر دور کسی دوسری فیکٹری میں لے جانے سے تو رہا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی محنت کی کمانی اونے پونے داموں دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ دوسری زیادتی اس کے ساتھ یہ ہوتی ہے کہ جب سیزن چلتا ہے تو بہت سارے علاقوں میں کسان ایک وقت کٹائی شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے شو گرمل کے دروازے پر سینکڑوں ٹرائیاں اور ٹرک لائن میں کھڑے ہوتے ہیں اور میں ذاتی طور پر جاتا ہوں کہ بعض اوقات کسانوں کو سات سات دن تک بھی ٹرائی اور ٹرکوں کے نیچے سونا پڑتا ہے کیونکہ ابھی اس کا نمبر نہیں آیا ہوتا اور سفارشی لوگ جلدی کروا لیتے ہیں۔ اب کسان کو نقصان یہ ہوتا ہے کہ چھتے دن بھی وہ ٹرائی دھوپ میں کھڑی رہتی ہے اس کا پانی نکلتا رہتا ہے اور اس کا فائدہ شو گرمل والوں کو ہوتا ہے۔ اس کا محکمے کے پاس کوئی سدباب نہیں ہے۔ آخر محکمہ زراعت کے پاس بھی Statistical Division ہے اور ریویو والوں کے پاس بھی پورا ریکارڈ ہوتا ہے کہ کتنا گنا کاشت ہوا ہے؟ اس میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ فیکٹری کی crushing capacity دیکھ کر موضع وار گنے کاٹنے کا سسٹم رائج کیا جائے تاکہ کاشتکاروں کے حق کو جو exploit کیا جاتا ہے وہ نہ ہو سکے۔ یہ کام حکومت کا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو دو باتیں میں نے گوش گزار کی ہیں اس کے لئے یہ کیا سدباب تجویز کریں گے؟ اگر اب تک کوئی سدباب تجویز نہیں کیا تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ یقین دہانی کروائیں کہ جو میں نے دو باتیں کی ہیں اس کے بارے میں بیٹھ کر کوئی تجاویز سوچی جائیں تاکہ غریب کاشت کار کا استحصال نہ ہو سکے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میرا بھی اسی سے متعلقہ سوال ہے۔ یہ سن نہیں پھر وہ

اکٹھا ہی جواب دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری، جب شوگر مل start ہوتی ہے تو زمینداروں کو کہا جاتا ہے کہ گناے آئیں جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تمام چھوٹے بڑے زمیندار اپنی ٹرائی لے کر وہاں جمع ہو جاتے ہیں وہاں کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے اپنے گنے کا کب وزن کروانا ہے کیونکہ وہاں رش ہی بہت زیادہ ہوتا ہے اور وہ رش اسی لئے کیا جاتا ہے کہ جب وہ ٹرائی لے کر دس دن بعد اندر جانے کا تو اس میں کٹوتی لگ جانے کی اور وہ کٹوتی غزہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس مصیبت کے مارے کو دس دن کے بعد مانم مٹا ہے اس لئے شوگر مل والے جتنی بھی کٹوتی کرتے ہیں اسے مجبوراً دینی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو بات کہی ہے اس سے پہلے یہ بات تھی کہ indent system تھا کہ شوگر مل باقاعدہ کا پیل جاری کرتی تھی اور اس پر indent جاری کرتی تھی کہ ٹرانساکشن کو آپ کا indent ٹرانساکشن کو آپ کا indent۔ پورے علاقے کے اندر وہ indent تقسیم ہوتے تھے۔ جن کو کہا جاتا تھا وہی گناے کر آتے تھے دوسرے لوگ نہیں لاتے تھے لیکن اب یہ سسٹم نہیں ہے بلکہ اب تمام کے تمام لوگ آجاتے ہیں اور یہ اس کی مجبوریوں سے یہ قاعدہ اٹھاتے ہیں کہ ساتھ ساتھ من گنا ایک ایک ٹرائی سے کٹوتی ہوتا ہے اور اس کا کوئی سبب نہیں ہے۔ زمیندار شوگر مل کو گنا دینے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اس لئے میری رائے ہے کہ حکومت اس پر کوئی پابندی لگانے کی کٹوتی سسٹم ختم ہو۔ دوسرا شوگر مل والے کہتے ہیں کہ یہ گنے کی کوالٹی ٹھیک نہیں ہے اس کو باہر لے جائیں تو زمیندار پھر کم قیمت پر دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ زمیندار کی مجبوریوں سے جو قاعدہ اٹھایا جا رہا ہے اس کو کم سے کم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ جبکہ اقدامات موجود ہیں اور ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب سیکرٹری میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم سخائم سیکرٹری، جی!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب سیکرٹری! گجر صاحب کے بعد میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاقے میں بھی گنا کاشت ہوتا ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ ہفتہ ہفتہ بے چارہ کاشت کار اپنی ٹرائی شوگر مل کے گیٹ پر کھڑی رکھتا ہے۔ چھ سات دن بعد ایک ڈبل مین آتا ہے اور آکر

تھوڑے سے پیسے دے دیتا ہے اور گنا خرید کر لیتا ہے پھر اس کی ٹرائل کو اجازت مل جاتی ہے، وہ اندر چلا جاتا ہے یہ عام کھیل ہو رہا ہے۔ بے پارہ کاشت کار سٹلے بھی نہیں رہا تھا اور اب بھی نہیں رہا ہے۔ جو ڈل مین تھوڑے پیسوں میں گنا خرید لیتا ہے اس کا انہوں نے کیا علاج کیا ہے؟ پہلے بھی کاشت کار روتا تھا اور اب بھی رو رہا ہے۔ ہم نے سٹلے بھی کتنی شکایتیں کی ہیں۔ بس یہ بتادیں کہ جو کاشت کار کو نقصان پہنچا رہے ہیں یہ اس کا کیا علاج کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی پارلیمنٹری سیکرٹری!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے خوراک، جناب سیکرٹری! سب سے پہلے تو میں اپنے بھائی ڈاکٹر وسیم صاحب کی بات کا جواب دیتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک ایک ہفتہ شوگر مل کے باہر ٹرائلیں کھڑی رہتی ہیں اور ان کے وزن میں کمی آجاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گنا خشک بھی ہو جاتا ہے اور شوگر مل جو اپنا پرمٹ جاری کرتی ہے وہ call کرتی ہے کہ آپ اپنا گنا لے کر مل پر آجائیں یا جن زونوں پر انہوں نے کنڈے لگانے ہونے ہیں وہاں آپ لے جائیں مگر بات یہ ہے کہ ہمارے کاشت کار بھائیوں نے گندم کاشت کرنی ہوتی ہے۔ وہ زمین کو علی کرنے کے لئے بغیر شیڈول کے خود ہی پل پڑتے ہیں۔ وزن میں کمی اپنے آپ آجانے لگی جب دو تین دن ٹرائل کھڑی رہے گی۔ بہر کیف اس پر ہم اس سیزن میں exercise کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑی واضح ہدایات دی ہیں کہ ان کو follow کیا جانے اور وزیر خوراک بھی اس بارے میں بڑے active ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سیزن پر ان کو شکایت نہیں ہو گی۔ باقی رہا وزن کم تو لے گا تو اس کے لئے الیکٹرانک کنڈے مارکیٹ کمیٹی والے بھی لگا رہے ہیں، محکمہ خوراک اور مارکیٹ کمیٹی والے مشترکہ طور پر یہ انشاء اللہ تعالیٰ مانیتور کریں گے اور میں ایوان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ وزن میں جو مشکل آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ آئندہ نہیں ہو گی۔ باقی جیسے میرے بھائی صاحب نے کہا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو گنا کم قیمت پر خرید کر لیتے ہیں اس میں میری یہی ایک آپ سے گزارش ہے اور اس بھائی کے لئے بھی ہے، بات یہ ہے کہ ضرورت مند دیوانہ ہوتا ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ آف پنجاب کا یہ مشن تھا کہ ڈل مین کے کردار کو ختم کیا جانے اور ہم اس میں بھرپور طریقے سے کوشش کر رہے ہیں کہ یہ جو ڈل مین ہے جو کم rate پر

زمینداروں کو لوٹ کرے جاتا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے ہم نے تحصیل کی سطح پر کمیشنیں بھی بنائی ہوئی ہیں کہ وہ وزن کو چیک کریں، ڈل مین کے کردار کے متعلق ڈی سی او کو inform کریں، محکمہ خوراک کو inform کریں، شوگر کمپن کسٹمر کو inform کریں اور اس دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو follow کریں گے، جیسے اس سال ہم نے گندم کو اور دوسری اجناس کو کنٹرول کیا ہے اور زمینداروں کو boost کیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شکایت نہیں ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان کے دونوں اطراف سے کاشتکار ممبران کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ یہ اس کی سربراہی کریں اور ان سادے مسائل پر بیٹھ کر گفت و شنید ہو اور کوئی مثبت لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ اس میں کوئی کسی کی عزت بے عزتی کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ کاشتکاروں کے مفادات کا معاملہ ہے۔ اس لئے اس تجویز کو جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے اس کو براہ مہربانی منظور فرمائیں اور اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! یہ جو ڈل مین ہے، یہ شوگر مل خود پیسے دے کر ایک ڈل مین تیار کرتی ہے اور وہ لوگوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر گنا لیتے ہیں اور ان کا گنا شوگر مل میں پیسے بھائی نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے چلا جاتا ہے اور زمیندار کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اگر indent system ہو جائے تو زمیندار محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر حکومت اس چیز کا خیال کرنا چاہتی ہے یا کسانوں کا تحفظ کرنا چاہتی ہے، پیسے وہ کہتے ہیں کہ کرنا چاہتی ہے تو انہیں مل بیٹھ کر اس چیز پر سوچنا چاہیے، یہ کروڑوں روپے کا نقصان ہے۔ ایک ایک شوگر مل کے اندر، میرے ساتھ تیلیں میں محبت کر دیتا ہوں کہ ایک شوگر مل کے اندر کروڑوں روپے زمیندار سے لوٹے جاتے ہیں۔ اس کا ضرور کوئی سدباب کریں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جیسے چودھری اصغر علی گجر صاحب اور ڈاکٹر صاحب نے بڑی خوبصورت بات کی ہے۔ اس میں پنجاب حکومت نے پہلی دفعہ اقدامت کئے ہیں کہ مارکیٹ کمیشنیں اور محکمہ خوراک مل کر الیکٹرانک کنڈے لگا رہے ہیں اور وہ جو الیکٹرانک کنڈے کی چٹ ہو گی، وہ authenticate ہو گی اس میں کوئی جھینج نہیں کر سکے

کا اور وزن کا معاملہ وہاں پر ختم ہو جانے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ arbitration board جانے جا رہے ہیں۔ ہر شوگر مل پر سینئر مینجمنٹ آف دی شوگر مل ' growers کے representatives ' چننے میں مارکیٹ کمیٹی ' وہاں کے متعلقہ ناظمین ہوں گے تاکہ day to day affairs پر جو معاملات ہوتے ہیں وہ شوگر ملوں کی سینئر مینجمنٹ اور growers کے representatives مل کر موقع پر مل کریں اور پھر جو سب سے اہم بات ہے جس کی recommendations ہم دے چکے ہیں اور انشاء اللہ العزیز growers کو protect کرنے کے لئے پنجاب حکومت کا جو بہت ہی اہم اقدام ہو گا کہ سی۔ پی۔ آر کے against ہم فنانشل انسٹیٹیوشنز کو کہہ رہے ہیں کہ جب تک کہ ان کو وقت پر payment نہیں ملتی تو اس کو جو سی پی آر جاری ہوتی ہے اس کے against کوئی فنانشل انسٹیٹیوشن 80 فیصد liberal financing کر دے۔ شکریہ

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: I think now we should move to next question.

کیونکہ اب تاہم ختم ہو رہا ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ یہاں جو بھی کمیٹیاں بنتی ہیں جب تک ان کو powers نہیں دی جاتیں اس وقت تک یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کمیٹی تو بنا دیتے ہیں اور وہ اپنی recommendations بھی بھیج دیتے ہیں لیکن اوپر ڈیپارٹمنٹ کے جو کریٹ اہلکار بیٹھے ہوتے ہیں وہ کبھی بھی ان recommendations پر عمل کرنے کے لئے راضی نہیں ہوتے بلکہ وہ اس پر ایک اور کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ کمیٹی جو بھی بنائی جانے اس کے پاس اتنی power ہونی چاہیے کہ وہ at a time اپنا کوئی خود decision لے سکے اور ان کے خلاف ایکشن بھی کر سکے کہ اس میں کریٹ اہلکار جو غلط کام کر رہے ہوں اس وقت تو کمیٹی کا کوئی فائدہ ہو گا ورنہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، فیک ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر غوراک کو مل لیں اور اس سلسلے میں آپ کی جو بھی تجاویز ہیں آپ ان کے جمیبر میں بیٹھ کر ان سے discuss کر لیں۔
جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 4650 (معزز رکن نے سید حسن مرتضیٰ کے ایما پر دریافت کیا)
جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس میں یہ ہے کہ جو سوال دیا گیا ہے وہ 20 مارچ 2003 کو دیا گیا ہے۔ پھر ایک سال کے بعد آپ کے سیکرٹریٹ نے ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے۔ اس کے باوجود آج پانچ چھ ماہ کے بعد اس کا جواب نہیں آیا۔ This is a clear cut violation of the rules of procedure۔ اگر آپ کا سیکرٹریٹ اس روز آف پروسیجر کو honour نہیں کرتا تو اس پر میں آپ کی روننگ چاہوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے غوراک، جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس آ گیا ہے مگر یہ آیا ہے اس لئے یہ پرنٹ نہیں ہو سکا۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں اگر آپ اجازت دیں۔
رانا آفتاب احمد خان، نہیں، جناب سپیکر! اس پر آپ کی روننگ چاہیے۔

MR ACTING SPEAKER: I am saying it should be provided on the floor of the House.

رانا آفتاب احمد خان، نہیں۔ جناب سپیکر! point یہ ہے کہ fifteen days یہ نوٹس آپ کو مل گیا ہے۔ ایک سال یہ آپ کے سیکرٹریٹ میں کیسے پڑا رہا ہے؟ جواب تو اب آیا ہے اور جو بھی ہے اس پر آپ روننگ دیں کہ 15 دن سے زیادہ آپ کیسے اس سوال کو اپنے سیکرٹریٹ میں رکھ سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، یہ 13-5-04 نہیں ہے بلکہ 13-5-03 ہے۔ وہ غلط پرنٹ ہوا ہے۔

RANA AFTAB AHMED KHAN:- Sir, they should have corrected. They should see every part of the answer

جناب قائم مقام سپیکر، یہ پرنٹ میں غلطی ہے۔ ایک سال کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ 03-5-13 اور 04-4-14 ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پھر بھی دیکھ لیں۔ ایک سال ہو گیا ہے۔ سوال کے جواب آنے کو آپ mandatory کریں۔ آٹھ دن کے اندر جواب آنے جیسے نیشنل اسمبلی میں ہے۔ یہاں دو دو سال تک جواب نہیں آتا اور جب جواب آتا ہے تو پھر وہ ایک نئی فصل آچکی ہوتی ہے۔ اس پر آپ کوئی رولنگ آج ضرور فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، Anyhow in future سوال کا جواب in time آنا چاہیے اور اس سوال کو next turn پر take up کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب اٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک، جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ خوراک میں کرپشن کے مقدمات

گندم کی خریداری، مراکز اور گودام

*4787، لالہ شکیل الرحمان (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش یین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) سال 2002 سے آج تک حکومت نے ہر سال کتنی گندم ضلع وار خریدی؟
- (ب) ہر ضلع میں حکومت کے کتنے گندم خریدنے کے مراکز ہیں۔ ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟
- (ج) صوبہ میں حکومت کے کتنے گندم محفوظ کرنے کے گودام ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔ ہر گودام میں گندم سٹور کرنے کی کتنی گنجائش ہے؟
- (د) 2002 سے آج تک حکومت نے کتنے افراد کو ابھی تک گندم کی رقم ادا کرنا ہے؟
- (ه) حکومت آئندہ کس کس شہر میں گندم محفوظ کرنے کے گودام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک،

- (الف) محکمہ خوراک نے سال 2002 تا سال 2004 ضلع وار درج ذیل گندم خریدی۔
- 1- سال 2002 میں حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے کل 28,43,640 میٹرک ٹن گندم خریدی کی جبکہ ضلع وار خریداری گندم کی تفصیل پریم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- 2- سال 2003 میں حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے کل 24,09,064 میٹرک ٹن گندم خریدی۔ ضلع وار خریداری گندم کی تفصیل پریم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- 3- سال 2004 میں محکمہ خوراک نے مورخہ 04-06-01 تک 22,26,774 میٹرک ٹن گندم خریدی۔ ضلع وار خریداری گندم کی تفصیل پریم (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) 1- سال 2002 میں حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے کل 252 خریداری مراکز گندم قائم کئے۔ جن کی ضلع وار تفصیل پریم (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- 2- سال 2003 میں حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے کل 276 خریداری مراکز گندم قائم کئے۔ جن کی ضلع وار تفصیل پریم (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ سال 2004 میں حکومت پنجاب محکمہ خوراک نے کل 308 خریداری مراکز گندم قائم کئے۔ جن کی ضلع وار تفصیل پریم (ک) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب کے پاس گندم محفوظ کرنے کے لئے 25,32,830 میٹرک ٹن کی گنجائش کے گودام موجود ہیں۔ جن کی تفصیل پریم (ل) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل افراد نے سکیم 2003-04 (مالی سال 2002-03) میں گندم محکمہ خوراک کو فروخت کی مگر انہوں نے مختلف ذاتی وجوہات کی بناء پر مقررہ وقت تک بنکوں سے رقم کی وصولی کے لئے رابطہ نہ کیا۔ ان کی فروخت شدہ گندم کی قیمت محکمہ کے ذمہ واجب الادا ہے۔

نمبر شمار	نام فروخت کنندہ	مرکز خرید گندم ضلع	رقم
1-	محمد اشرف ولد ولی محمد	تھروم پور	75200
2-	منیر احمد	سکیرہ	37600
3-	محمد خان	شاہ پور	7520
4-	خان محمد	واہ بھجراں	14288
5-	محمد اہل شاہ	جہاں دین ولی	10528
6-	سکندر علی	گڑھ موز	15792

درج بالا افراد کو رقم کی جلد ادائیگی کے لئے محکمہ کارروائی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور متعلقہ بنکوں کو ادائیگی کے لئے ہدایات دے دی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ خوراک پنجاب نے منصوبہ جات 1,53,500 میٹرک ٹن کی گنجائش کے نئے گوداموں کی تعمیر کے لئے تجاویز برائے (A.D.P Scheme-2004-05) سالانہ ترقیاتی پروگرام محکمہ (Planning & Development) کو بھجوانی جا رہی ہیں۔ جس کی تفصیل پریم (م) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، 2003 تاحال،

محکمہ خوراک میں بھرتی کی تفصیل

*4970، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع گوجرانوالہ میں جن افراد کو بھرتی کیا

گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا، تو میرٹ بنانے کا طریقہ کلا اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکرومنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ خوراک گوجرانوالہ میں کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ب) —

(ج) —

(د) —

(ہ) —

محکمہ خوراک شیخوپورہ، 2002 تا حال،

باردانہ سے متعلقہ معلومات

- *5121، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع شیخوپورہ نے کتنا باردانہ کتنی رقم کا خرید کیا؟
- (ب) کتنا باردانہ کسانوں کو ان سالوں میں برائے خرید گندم فراہم کیا گیا؟
- (ج) کتنا باردانہ ان سالوں کے دوران خراب یا damage ہوا؟
- (د) کتنا باردانہ ان سالوں کے دوران خوردبرد محکمہ کے ملازمین نے کر لیا؟
- (ه) خوردبرد کرنے کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر خوراک،

- (الف) باردانہ کی خریداری ضلعی سطح پر نہیں بلکہ محکمہ خوراک صوبائی سطح پر کرتا ہے۔ جنوری 2002 سے آج تک 17,96,100 مالیتی - 8,97,86,745 روپے کا ضلع شیخوپورہ کو اجرا ہوا۔
- (ب) یکم جنوری تا سنی 2004 مندرجہ ذیل باردانہ زمینداروں کو برائے خرید گندم جاری کیا گیا ہے۔
- سکیم 03-2002 میں زمینداروں کو 9,56,390 بوری جاری ہوئی۔
- سکیم 04-2003 میں زمینداروں کو 5,63,100 بوری جاری ہوئی۔
- سکیم 05-2004 میں زمینداروں کو 2,79,870 بوری جاری ہوئی۔
- (ج) جنوری 2002 سے لے کر تلام تحریر کوئی باردانہ damage نہ ہوا ہے۔
- (د) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع لاہور میں باردانہ خوردبرد کرنے کا کوئی واقعہ نہ ہوا ہے۔ تاہم دوران سکیم 03-2002 ستر نکانہ صاحب زمینداروں سے 350 بوری واپس وصول نہ

ہوئیں۔ بقول زمینداروں کے انہوں نے 350 بوری کال ڈیپازٹ کے عوض حاصل کی تھیں لیکن سٹر کے ریکارڈ میں یہ کال ڈیپازٹس موجود نہ پائی گئیں۔ نتیجتاً محکمہ نے سابق انسپکٹر حاجی مقبول احمد کو ان بوریوں کی قیمت 17,500 روپے خزانہ سرکار میں جمع کرانے کا نوٹس جاری کر رکھا ہے۔ چونکہ اہلکار کسی اور کیس میں برعاست ہو چکا ہے۔ اس لئے ریکوری کرنے میں دقت آرہی ہے۔ تاہم محکمہ اپنی جگہ رقم کی ریکوری کے لئے تمام اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(ہ) مذکورہ متعلقہ اہل کار پہلے ہی کسی اور کیس میں نوکری سے برعاست ہے لہذا 350 بوری کی مالیت کی ریکوری کے لئے بلا واسطہ نوٹس جاری ہو چکا ہے۔

محکمہ خوراک، فیصل آباد، 2002 تا حال

باردانہ سے متعلقہ معلومات

- *S122، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک ضلع فیصل آباد نے کتنا باردانہ کتنی رقم کا خرید کیا؟
- (ب) کتنا باردانہ کسانوں کو ان سالوں میں برائے خرید گندم فراہم کیا گیا؟
- (ج) کتنا باردانہ ان سالوں کے دوران خراب یا damage ہوا؟
- (د) کتنا باردانہ ان سالوں کے دوران خوردبرد محکمہ کے ملازمین نے کر لیا؟
- (ہ) خوردبرد کرنے کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی۔ اس کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر خوراک،

(الف) باردانہ کی خریداری ضلعی سطح پر نہیں بلکہ محکمہ خوراک صوبائی سطح پر کرتا ہے۔ جنوری

2002 سے آج تک 6,36,300 بوری پت سن مالیتی -/3,18,14,250 اور -/21,00,000

- پی۔ پی۔ تمیلاجات کل ماہیتی -/24,65,000 ضلع فیصل آباد کو جاری کیا گیا۔
- (ب) یکم جنوری 2002 سے شامل 18,40,646 باردانہ ضلع فیصل آباد میں کسانوں کو خرید گندم کے لئے فراہم کیا گیا۔
- (ج) ضلع فیصل آباد میں ان سالوں میں کوئی باردانہ خراب نہیں ہوا۔
- (د) ضلع فیصل آباد میں ان سالوں کے دوران کوئی باردانہ خوردبرد نہیں ہوا۔
- (ه) ضلع فیصل آباد میں باردانہ خوردبرد نہیں ہوا لہذا کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

چشتیہ شوگر ملز، 2002-04 واجب الادا گننے کی قیمت

اور ادائیگی کا مسئلہ

- *5291، سردار غلام احمد خان گاڈی، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) چشتیہ شوگر ملز نے پہلی کرشنگ کس سال میں شروع کی؟
- (ب) آج تک مزہ کورہ کے ذمے کاشتکار کا کتنا پیسا بھایا ہے؟
- (ج) سال 2002-03 اور 2003-04 کا کاشتکار کا کتنا پیسا ملز کے ذمے واجب الادا ہے؟
- (د) مذکورہ دورانیہ کے گنا کی مکمل ادائیگی کب تک کاشتکار کو ہو جانے گی؟
- (ه) مل کی کسان کے ساتھ اس قدر زیادتی پر حکومت کیا ایکشن لینا چاہتی ہے؟

وزیر خوراک،

- (الف) چشتیہ شوگر ملز نے پہلی کرشنگ سال 1990-91 میں شروع کی۔
- (ب) مزاحفہ کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق کرشنگ سیزن 2003-04 میں گنے کے کاشتکاروں کو مبلغ -/12,635,637 روپے 04-7-31 تک واجب الادا تھے۔
- (ج) صرف سال 2003-04 کی رقم درج بالا واجب الادا ہے۔
- (د) مزہ کے مالک شکیل محمود بھٹی کو قواعد و ضوابط کے مطابق کاشتکاروں کو گنے کی قیمت کی ادائیگی مع سود کے لئے کارروائی زیر عمل ہے۔

(۵) گئے کی قیمت کی عدم ادائیگی کی شکایات موصول ہونے پر مل کے خلاف کین کمشنر پنجاب نے زیر دفعہ 21 شوگر فیڈریز کنٹریول ایکٹ 1950 کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔

راولپنڈی، گندم کے گوداموں کی تعداد،

تعمیر اور گنجائش کی تفصیلات

- *5297، محترمہ حمینہ جدون، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ خوراک کے راولپنڈی میں گندم ذخیرہ کرنے کے کتنے گودام ہیں اور کس کس جگہ واقع ہیں؟
- (ب) ہر گودام میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کیا ہے۔ یہ گودام کب تعمیر کئے گئے۔ راولپنڈی شہر میں سالانہ کتنی گندم استعمال ہوتی ہے؟
- (ج) اس وقت ان گوداموں میں کس قدر گندم سنور کی گنی ہے۔ راولپنڈی شہر کی آبادی کے لحاظ سے حکومت گندم سنور کرنے کے گودام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) راولپنڈی محکمہ خوراک کے کل 10 مراکز ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

محل وقوع	پنی آر سنٹر
4-II-1 اسلام آباد	پنی آر سنٹر اسلام آباد- I
4-II-1 اسلام آباد	پنی آر سنٹر اسلام آباد- II
4-II-1 اسلام آباد	پنی آر سنٹر اسلام آباد- III
نیپو روڈ راولپنڈی	پنی آر سنٹر بنڈرا راولپنڈی
تذریطوے شیش، گوجرخان	پنی آر سنٹر گوجرخان
تذریطوے شیش، سہاد	پنی آر سنٹر سہاد

پنجار روڈ کوئٹہ	پی آر سٹر کوئٹہ
زرد ایف جی بوائز ہائی سکول واہ	پی آر سٹر واہ کینٹ
زرد ریلوے اسٹیشن ٹیکسلا	پی آر سٹر ٹیکسلا
سٹی بنگ مری	پی آر سٹر مری

(ب) بلحاظ گودام ذخیرہ کرنے کی گنجائش حسب ذیل ہے۔

کل گنجائش (میٹر ک ٹن)	گنجائش ذخیرہ اوپن (میٹر ک ٹن)	گنجائش ذخیرہ گودام (میٹر ک ٹن)	تاریخ تعمیر	پی آر سینٹر
15,680	2,430	13,250	1956	پی آر سٹر اسلام آباد - I
40,880	4,880	36,000	1951	پی آر سٹر اسلام آباد - II
38,540	27,540	11,000	1998	پی آر سٹر اسلام آباد - III
27,885	4,590	23,295	1952	پی آر سٹر بٹور اولینڈی
8,440	2,440	6,000	1974	پی آر سٹر سہلہ
2,000	0	2,000	1954	پی آر سٹر کوئٹہ
6,250	0	6,250	1952	پی آر سٹر گوجران
2,000	0	2,000	1952	پی آر سٹر ٹیکسلا
5,030	1,530	3,500	1952	پی آر سٹر واہ کینٹ
1,500	0	1,500	0	پی آر سٹر مری
1,48,205				میزان

سالانہ گندم کا استعمال ورلڈ فوڈ کے تخمینہ کے مطابق 124 کلو گرام فی کس سال استعمال ہوتی ہے۔

موجودہ آبادی 2004	آبادی میں سالانہ اضافہ کا حساب	آبادی مطابق مردم گیری 1998	منبع
4,68,085	2%	33,51,993	راولپنڈی
1,10,241	2%	8,05,235	اسلام آباد
5,78,326		41,69,146	کل آبادی

(ج) فی الوقت گوداموں میں ذخیرہ کردہ گندم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔	
ذخیرہ گندم از مورخہ 10-07-04 (میکڑ کنٹن)	پی آر سٹر
9858.518	پی آر سٹر اسلام آباد۔ I
23051.520	پی آر سٹر اسلام آباد۔ II
5486.434	پی آر سٹر اسلام آباد۔ III
23069.425	پی آر سٹر بنزیر اولپنڈی
4159.587	پی آر گوجران
0	پی آر سٹرواہ کینٹ
250.000	پی آر سٹر فیکسلا
0	پی آر سٹر سہلہ
0	پی آر سٹر کوئٹہ
0	پی آر سٹر مری
65875.484	میزان

اگرچہ فی الوقت راولپنڈی شہر میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش سے متعلق کوئی خاص مشکل پیش نہ آ رہی ہے۔ تاہم مزید بہتری کے نقطہ نظر سے حکومت راولپنڈی میں مزید ڈیزم لاکھ ٹن کی گنجائش کے حامل سنور تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راولپنڈی میں قائم فلور ملز ان کے مالکان

اور کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

- *5298، محترمہ تمینہ جدون، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع راولپنڈی میں قائم فلور ملز اور ان کے مالکان کے نام بیان فرمائیں؟
- (ب) جنوری 2003 سے آج تک ان ملوں کو کتنی گندم فراہم کی گئی۔ تفصیل فلور مل وار بیان کی جائے؟

- (ج) مذکورہ عرصہ میں کن کن فلور ملوں کو ان کے کوٹا سے زیادہ گندم فراہم کی گئی؟
- (د) ہر فلور مل کا کتنا ماہانہ اسالٹ کوٹا ہے۔ تفصیلاً بیان کریں؟
- (ہ) کتنی فلور ملز گندم چوری ابلک میں فروخت کرتے ہوئے پکڑی گئیں۔ ان کے نام اور ان کے خلاف کی گئی قانونی کارروائی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ضلع راولپنڈی میں قائم فلور ملز اور ان کے ملاکن کے نام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوری 2003 تا دسمبر 2003 اور جنوری 2004 تا اپریل 2004 فلور ملز کو جاری کردہ گندم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جنوری 2003 تا سال ضلع راولپنڈی میں قائم کسی بھی فلور مل کو اس کے کوٹا سے زائد گندم نہ دی گئی ہے۔

(د) فلور ملز ماہانہ کوٹہ اجاری کردہ گندم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ میں کوئی فلور ملز بھی گندم چوری ابلک میں فروخت کرتے ہوئے نہ پکڑی گئی ہے۔ اس لئے ان کے نام اور ان کے خلاف کسی قسم کی قانونی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

صوبہ میں خرید کردہ بار دانہ اور رحیم یار خان

فلور ملوں کو سپلائی کردہ گندم کی تفصیلات

*5337، چودھری جاوید احمد، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 2002، 2003 اور 2004 کے دوران محکمہ خوراک نے کتنا بار دانہ کس کس پارٹی سے کن

ریش پر خرید کیا؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں قائم فلو، طوں کو 2002 تا 2003-04 جو کوٹا گندم دیا گیا اس کی ماہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) سال 2002، 2003 اور 2004 کے دوران محکمہ خوراک نے کتنا بار دانہ کس کس پارٹی سے کن کن ریٹس پر خرید کیا۔

سکیم سال	خرید کردہ بار دانہ	قیمت خرید	پارٹی (جوٹ ملز)	مقدار (کانٹن)
2002	55930 کانٹن	49.95 فی بوری	حیرت صیب جوٹ ملز	4245
			آیوانائیڈ جوٹ ملز	2795
			"سہیل جوٹ ملز"	3705
			"قل جوٹ ملز"	20555
			"وائٹ ریل جوٹ ملز"	6150
			"مدینہ جوٹ ملز"	5475
			"پانچر جوٹ ملز"	2800
			"سرگودھا جوٹ ملز"	8700
			"آئین فیبرکس"	1000
			"انڈس جوٹ ملز"	505
			کل	55930
	16250 پونٹین	10 روپے	پولی میک لڈیڈ	5700
	کانٹن	فی تصد		
			عارفین ایڈسٹریز	1200
			لاہور پولی پرائیمن	4550
			پنجاب پولی پرائیمن	1200
			سر تاج پولی سکس	1200
			ریاض حجاد	1200
			دیوان شوگر ملز	1200
			کل	16250

60790	یونائیٹڈ مز	50 روپے فی ہوری	88050 جوت جوت گانو	2003
24597	تھیل جوت مز			
9256	مدیر جوت مز			
13350	سر گودھا جوت مز			
9565	وانٹ پرل جوت مز			
4799	پائیر جوت مز			
6307	صیب جوت مز			
6350	سہیل جوت مز			
7550	کریسنٹ جوت مز			
200	ایمیا فیر کس			
88050	کل			
4625	تقل جوت مز	50 روپے فی ہور	25000 جوت گانو	2004
1563	صیب جوت مز			
1563	سہیل جوت مز			
2125	انڈس جوت مز			
2492	وانٹ پرل جوت مز			
3000	کریسنٹ جوت مز			
2500	سر گودھا جوت مز			
1812	یونائیٹڈ جوت مز			
1125	پائیر جوت مز			
750	صلی ہور جوت مز			
1445	ایمیا فیر کس			
25000	کل			
5000	لاہور پولی	12 25 روپے	15000 ہنی بی گانو	
5000	پولی میک	فی تصید		
2600	مارفین انڈسٹریز			
	سینٹرون لٹینڈ			
	سیلی ہانی			
	کل			

(ب) ضلع رحیم یار خان میں قائم فلورٹوں کو جو کوٹا گندم جاری کیا گیا اس کی ماہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	جاری کردہ کوٹا گندم (میٹر ک ٹن)
1- اکتوبر 2002	676.056
2- نومبر 2002	312.000
3- دسمبر 2002	3523.50
4- جنوری 2003	4548.600
5- فروری 2003	8978.750
6- مارچ 2003	8946.400
7- اپریل 2003	2266.758
8- اکتوبر 2003	7876.176
9- نومبر 2003	10467.213
10- دسمبر 2003	12220.800
11- جنوری 2004	13165.700
12- فروری 2004	10452.200
13- مارچ 2004	11817.498
14- اپریل 2004	5679.950
میزان	100931.151

محکمہ خوراک، رحیم یار خان، 2003-04 فراہم کردہ بجٹ

اور اخراجات کی تفصیل

*5351، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

- (الف) سال 2003-04 محکمہ خوراک ضلع رحیم یار خان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (ب) کتنی رقم سے اس ضلع میں گندم خرید کی گئی ہے؟
- (ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی پر صرف ہوئی؟
- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کو ٹی۔ اے اڈی۔ اے کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم کاسرکاری گاڑیوں کے نئے پٹرول خریدا گیا؟
- (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت پر خرچ ہوئی؟
- (ز) کتنی رقم یونٹیلیٹی بزز پر خرچ ہوئی؟

وزیر خوراک،

(الف) سال 2003-04، محکمہ خوراک ضلع رحیم یار خان کو -/1,36,28,14,000 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) گندم کی خرید پر -/76,52,48,856 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) تنخواہوں پر -/44,17,759 روپے ادا کئے گئے۔

(د) -/78,478 روپے ٹی۔ اے اڈی۔ اے وغیرہ پر خرچ ہوئے۔

(ه) پٹرول کی مد میں -/80,176 روپے خرچ ہوئے۔

(و) گاڑیوں کی مرمت پر -/12,957 روپے خرچ ہوئے۔

(ز) -/4,59,846 روپے یونٹیلیٹی بلوں پر خرچ ہوئے۔

ضلع رحیم یار خان، گندم کے گوداموں، گنجانش

اور دیگر متعلقہ تفصیلات

5352، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت گندم سنور کرنے کے کتنے گودام کس کس جگہ واقع ہیں؟
- (ب) ہر گودام میں گندم کتنی مقدار میں سنور کی جاسکتی ہے۔ علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) اس وقت ان گوداموں میں کتنی گندم سنور کی گئی ہے؟
- (د) کتنے گودام ناکارہ ہیں؟
- (ه) اس ضلع میں آبادی کے لحاظ سے کتنی گندم ان سرکاری گوداموں میں جمع ہونا ضروری ہے؟
- (و) اگر یہ گودام اس ضلع کی آبادی کے لحاظ سے کم ہیں تو ان میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات اٹھانے جارہے ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) ضلع رحیم یار خان میں گندم سنور کرنے کے لئے گودام مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام سٹر	تعداد گودام	نمبر شمار	نام سٹر	تعداد گودام
1-	رحیم یار خان	8	11	بیاقت پور	8
2-	چک 64/NP	22	12	پانچنی	4
3-	اقبال آباد	10	13	چک 89/A	12
4-	کوٹ سابع	1	14	لہ آباد	1
5-	صدق آباد	4	15	خان پور	8
6-	چک 5/NP	6	16	باغ بہار	6
7	واحد بخش لارز	11	17	چک 63/P	10
8-	نواز آباد	2	18	چک 70/A	14
9-	جمال دین والی	3	19	چک 112/L	4
10-	چک 158/P	18		میزان	135

(ب) ضلع رحیم یار خان کے گوداموں میں گندم سونہ کرنے کے لئے گنجائش ذخیرہ کی تفصیل یہ

ہے۔

نمبر شمار	نام ستر	گنجائش ذخیرہ	نمبر شمار	نام ستر	گنجائش ذخیرہ
1	رحیم یار خان	8,250	11	لیاقت پور	11,250
2	پک 64/NP	33,000	12	پانچنی	66,00
3	اقبال آباد	15,000	13	پک 89/A	19,800
4	کوٹ سہبہ	750	14	مد آباد	750
5	صداق آباد	3,000	15	خان پور	9,000
6	واحد بخش لار	16,500	16	باغوبار	9,000
7	نواز آباد	3,000	17	پک 63/P	15,000
8	جمال دین والی	4,950	18	پک 70/A	22,500
9	پک 58/P	1,500			
10	پک 5/NP	9,000		میزان	1,94,850

(ج) اس وقت ان گوداموں میں 43,433 میٹرک ٹن گندم سونہ کی گئی ہے۔

(د) 1,500 میٹرک ٹن کے بتر ناکارہ ہیں۔

(ه) اس ضمن میں سب سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ کسی بھی

ضلع کی سالانہ ضرورت گندم کے تسین کے لئے وہاں کی آبادی کے ساتھ ساتھ دیگر ضروری عوامل مثلاً پچھلے سالوں کے دوران سرکاری گوداموں سے اوسطاً گندم کا اجراء ضلع کی مجموعی پیداوار اور مقامی زرعی منڈی کی صورت حال وغیرہ کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ضلع رحیم یار خان کا شمار ان اضلاع میں ہوتا ہے۔ جہاں گندم کی پیداوار مقامی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے اور جہاں سے گندم دیگر فذائی قلت والے اضلاع کو

بجوائی جاتی ہے۔ چنانچہ رحیم یار خان کی شہری آبادی کو کبھی بھی گندم کی قلت کا سامنا نہ رہا ہے اور ہمیشہ شہر کی ضرورت کے مطابق گندم ذخیرہ گاہوں میں محفوظ کر لی جاتی ہے۔ اس ضلع سے stocks ضرورت مند اضلاع کو ترسیل کر دیئے جاتے ہیں۔

(و) ضلع رحیم یار خان میں موجود گوداموں کی گنجائش ذخیرہ آبادی کے لحاظ سے کم نہ ہے۔ ویسے بھی رحیم یار خان میں گندم کی پیداوار مقامی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس ضلع سے stocks ضرورت مند اضلاع کو ترسیل کر دیئے جاتے ہیں۔

ضلع ملتان، گندم کے گوداموں، گنجائش

اور دیگر متعلقہ تفصیلات

- 5436* ملک محمد ارشد رائل، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع ملتان میں گندم سٹور کرنے کے کتنے گودام ہیں اور کس کس جگہ واقع ہیں۔ ان میں کتنی گندم سٹور کی جاتی ہے۔ سٹور وائز تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) مذکورہ گوداموں میں کتنی گندم کو سٹور کیا گیا ہے۔ کتنے ناکارہ ہیں اور کتنی گندم کھلی جگہ پر سٹور کی گئی ہے؟
- (ج) ضلع ملتان کے لئے سرکاری ہدف گندم جمع کرنے کا کیا ہے۔ کیا اس کے مطابق جمع کی گئی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں۔ اگر سرکاری افسران / اہلکاران ذمہ دار ہیں تو ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

ذخیرہ کرنے کی گنجائش	جہاں یہ گودام واقع ہے	تعداد گودام / ذخیرہ گاہ
9,000 میٹر کئی	ضلع گودام ملتان - I	5 گودام / 84 ہیکٹرز
10,000 میٹر کئی	ضلع گودام ملتان - II	9 گودام
59,000 میٹر کئی	ضلع گودام اسٹیل سائٹریوز ٹرڈ ڈیپارٹمنٹ ملتان	5 گودام / 10 سائٹریوز

6 گودام	لد گودام دائرہ پور	15,000 میٹرک ٹن
10 گودام	لد گودام شجاع آباد	10,000 میٹرک ٹن
14 گودام	لد گودام بھل پور	15,000 میٹرک ٹن

(ب) مذکورہ گوداموں میں اجمالاً 36001.271 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گئی ہے۔ کوئی گودام ناکارہ نہ ہے۔ جب کہ کھلی جگہ پر 54056.606 میٹرک ٹن گندم سٹور کی گئی ہے۔

(ج) ضلع ملتان کے لئے گندم کی خریداری کا سرکاری ہدف 2 لاکھ ٹن تھا۔ اس ہدف کے حوالہ میں کل 90,058 ٹن گندم خرید کی جاسکی۔ ہدف پورا نہ ہونے کی بڑی وجہ تھی کہ کھلی مارکیٹ میں گندم کا ریٹ سرکاری نرخ سے زیادہ ہونا تھا۔ مزید برآں ضلع ملتان میں 45 سو ٹنوز وزن کے بھی گندم کی خرید بڑے پیمانے پر کی۔ اس طرح کارکنان و دیگر پرائیویٹ افراد نے بھی گندم فروخت کرنے کی بجائے اپنی اپنی سطح پر ذخیرہ کر لی کیونکہ مارکیٹ میں گندم کے نرخ زیادہ تھے۔ بدین وجہ کسی سرکاری اسٹوریٹھ ہاؤس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

محکمہ خوراک ڈی۔ جی۔ خان:

باردازہ سکیتھل سے متعلقہ تقصیلات

5496* محترمہ یعنی جناب ملک، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال ذیرہ خانی ملتان میں جل سازی کر کے محکمہ خوراک سے

باردازہ نکوانے کا انکشاف ہوا تھا؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو جل سازی سے باردازہ نکوانے والے افراد کے نام پتہ جات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

- (ج) کیا اس واقعہ کی محکمہ نے انکوائری کروائی ہے اگر اس میں سرکاری ملازم بھی ملوث پائے گئے ہیں تو ان کے نام، حمدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؛
- (د) اس جل سازی میں ملوث افراد کے خلاف محکمہ نے جو قانونی اور محکمہ کارروائی کی ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جانے؛

وزیر خوراک،

(الف) بمطابق بارदानہ اجراء پالیسی محکمہ خوراک ہر وہ شخص جو محکمہ کو گندم فروخت کرنا چاہتا ہو محکمہ کے مراکز خریداری سے کال ڈیپازٹ کے عوض یا شخصی ضمانت کے ساتھ بارदानہ حاصل کر سکتا ہے چنانچہ کیس ہذا میں بھی اس سال چند اشخاص نے (جن کے نام پتہ جات وغیرہ کا ذکر آئے آ رہا ہے) درج ذیل تواریخ تفصیل کے مطابق شخصی ضمانت پر بارदानہ حاصل کیا۔

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تعداد خلی بوری
1-	17-04-2004	200
2-	18-04-2004	300
3-	21-04-2004	200
4-	26-04-2004	200
5-	27-04-2004	200

جب مذکورہ بالا افراد نے خریداری مہم ختم ہونے پر بھی خلی یا بھرا ہوا بارदानہ محکمہ کو واپس نہ کیا تو محکمہ نے ان افراد کے ساتھ ساتھ متعلقہ ضامن حضرات سے بھی رابطہ کیا۔ ان ضامن حضرات نے جب متعلقہ خطوط کو من گھڑت اور جعلی قرار دیا تو محکمہ نے مذکورہ بالا اشخاص کے خلاف پولیس کو سلسلہ وصولی بارदानہ اور دھوکہ دہی کے پرجہ جات کے اندراج کے لئے رجوع کیا۔ تاہم معاملہ ہنوز پولیس کے پاس زیر تفتیش ہے۔

(ب) بارदानہ جاری کرنے والے افراد کے نام پتہ جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد پوری
1-	ریاض احمد ولد حطاح محمد رکھ بید P/O ڈور ڈیرہ غازی خان	200
2-	انوار الحسن ولد حاجی غلام حسن سکھ بلاک 17 فرید آباد کالونی ڈیرہ غازی خان	200
3-	حمیر عباس ولد غلام حیدر محمد احمد انی علی سرور	200
4-	محمد شریف ولد نبی بخش جھینے والاد درخواست جمال خان	200
5-	مظفر فرید ولد محمد اکرم قصبہ بانسیگاہ	200

(ج) چونکہ دوران خرید گندم محکمہ فروخت کنندگان گندم کی ایک بہت بڑی تعداد کو کروڑوں کی تعداد میں بارانداز جاری کرتا ہے۔ لہذا فوری طور پر بارانداز حاصل کر لینے والوں کی تصدیق بہت مشکل ہوتی ہے۔ تاہم یہ جاننے کے لئے کہ بارانداز کے اجراء میں کسی قسم کی کوئی غامی تو موجود نہیں، ذمہ ڈائریکٹر فوڈ، ڈیرہ غازی خان کو ایک مصلح انکوائری کرانے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔

(د) جلسہ میں ملوث افراد کے خلاف پرجہ پولیس اندراج کرانے کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ڈیرہ غازی خان کو بذریعہ مراسلہ جات نمبر 1383 اور 1385 مورخہ 03-06-2004 کو تحریر کیا جا چکا ہے۔ لیکن حامل محکمہ پولیس کے پاس کیس ہذا زیر تفتیش ہے۔

محکمہ خوراک، 2002 تا حال، بھرتی کی تفصیل

*5547، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات فراہم کئے جائیں؛
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؛
- (ج) میرٹ بنانے والے افسران کے نام و عمدہ بیان فرمائیں؛

(د) اگر بھرتی سے قبل اہدات میں تشہیر کی گئی تو ان اہدات کے نام مع تاریخ بیان کی جائیں؟

(ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، گریڈ، تہنسی قابلیت، کیا تھی نیز ان افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کی وجوہت بیان کی جائیں؟

وزیر خوراک،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ خوراک میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، گریڈ، تہنسی قابلیت اور پتہ بات حسب ذیل ہیں۔ ان میں سے نمبر 1 تا 6 کو ڈائریکٹوریٹ فوڈ پنجاب لاہور میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ جب کہ نمبر 7 تا 10 کو ڈیپٹی ڈائریکٹر فوڈ سرگودھا نے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا تھا اور ایک سال ختم ہونے پر ان کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ نمبر 11 پر ابھار کو رولز 17-ا کے تحت بھرتی کیا گیا۔

نمبر حد	نام مع واریت	گریڈ	تہنسی قابلیت	پتہ بات
1-	مدان نسیم ولد محمد انور نسیم	1	میٹرک	مکان نمبر 252-LDA کی نمبر 16 گوبل ٹرک نمبر III لاہور
2-	محمد ارشد ولد محمد بخش	1	میٹرک	مکان نمبر 20 ماڈل کالونی نزد کیو بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
3-	محمد شکیل ولد محمد شریف	1	ایف۔ اے	مکان نمبر 2 سٹریٹ نمبر 1 سراج پارک حلقہ لاہور
4-	حاجا کرملی ولد محمد حیدر احمد	1	ایف۔ اے	موضع کھلی خاص تحصیل و ضلع لاہور
5-	ذیودے سنجیو ولد رحمت سنجیو	1	مڈل	20 کیو پوربی کوہ نرسا محلہ روڈ لاہور
6-	طارق سجاد ولد بسماح	1	خواہہ	گچی آبادی نیو اسلام آباد ک لاہور
7-	غلام حیدر حاد ولد کریم حسین حاد	1	مڈل	پک نمبر 28 حلقہ تحصیل و ضلع سرگودھا
8-	محمد انور احمد خان ولد عزیز احمد خان	1	مڈل	روڈی تحصیل کور کٹ ضلع بہار
9-	غلام عباس ولد سید رسول	1	مڈل	روڈی تحصیل کور کٹ ضلع بہار
10-	فضل الرحمن ولد غلام محمد	1	خواہہ	480 کیو گچی نمبر 8 کور آبادی نیو
11-	محمد فریدان ولد حاد محمد	1	خواہہ	پک 57 حلقہ تحصیل و ضلع سرگودھا

(ب) میرٹ لسٹ منسک پر جم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میرٹ جانے والے اصران کے نام و عمدہ حسب ذیل ہیں۔

1- نظامت خوراک پنجاب لاہور

نمبر حد	نام اصران	عمدہ	گریڈ	محل تعینات
1-	ہادیہ اختر	سپاڈائیکر فوڈ پنجاب (مختارین)	19 ڈی۔ سی۔ اور میڈیا رٹن	گریڈ محل تعینات
2-	ایجاز احمد	ڈپٹی سیکریٹری جنرل (ممبر)	18 ڈپٹی سیکریٹری فوڈ (جنرل)	
3-	بودھری محمد حریف	سپاڈائیکر فوڈ ایڈمن (ممبر)	18 ڈسٹرکٹ اصران (ریونیو) قصور	
II-	سرگودھا ڈورین میں 4 آسیوں کی بھرتی کے لئے جو ریکروٹمنٹ کمیشن تشکیل دی گئی تھی۔ اس میں شامل اصران کے نام 'عمدہ' گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔			

ذیل ہے۔

نمبر حد	نام اصران	عمدہ	گریڈ	محل تعینات
1-	بودھری محمد نسیم جمالیگر	سپاڈائیکر فوڈ سرگودھا (مختارین)	18 ڈسٹرکٹ اصران پانگ ڈی۔ سی۔ لاہور	گریڈ محل تعینات
2-	بودھری محمد حریف	سپاڈائیکر فوڈ ایڈمن (ممبر)	18 ڈائیکریٹریٹ ایل ڈی اسے لاہور	
3-	جلان خان	سپاڈائیکر فوڈ (سرگودھا) (ممبر)	17 اسسٹنٹ ڈائیکریٹری فوڈ ایڈمن لاہور	
4-	الزبتہ حاجب	سپاڈائیکر فوڈ سرگودھا (ممبر)	16 ڈسٹرکٹ فوڈ کھردر میانوالی	
5-	ماتھ عبدالطیف	سپاڈائیکر فوڈ کھردر میانوالی (ممبر)	16 ڈسٹرکٹ فوڈ کھردر میانوالی	
6-	ایجاز رفیق	سپاڈائیکر فوڈ کھردر ہنگو (ممبر)	16 ڈسٹرکٹ فوڈ کھردر گجرات	

(د) جی ہیں۔ بھرتی سے قبل محکمہ خوراک نے پبلک ریسٹن ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے

اشہادت میں مناسب تشہیر کرائی تھی۔ پبلک ریسٹن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے قواعد و ضوابط

کے مطابق مستحق اشہاد روزنامہ "جسٹری" مورخہ 2002-12-13 اور روزنامہ "پاکستان" مورخہ

11 جنوری 2003 میں شائع کرایا۔

(ه) کسی بھی فرد کو روزنامہ میں نامی کر کے بھرتی نہ کیا گیا۔

ضلع لاہور، گندم کے گوداموں، گنجائش اور خریداری کی تفصیلات

- *5695، رانا تاجل حسین، کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع لاہور میں گندم سونہ کرنے کے کتنے گودام ہیں اور کس کس جگہ واقع ہیں۔ گندم سونہ کرنے کی گنجائش کی تفصیل سونہ واٹز فراہم کی جائے؛
- (ب) مذکورہ گوداموں میں کتنی گندم کو سونہ کیا گیا ہے۔ کتنے سونہ ناکارہ ہیں اور کتنی گندم کھلی جگہ پر سونہ کی گئی ہے؛
- (ج) سال 2003-04 میں ضلع لاہور کے لئے سرکاری ہدف گندم جمع کرنے کا کیا تھا۔ کیا ان کے مطابق گندم جمع کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں۔ اگر سرکاری افسران / اہلکاران ذمہ دار ہیں۔ تو ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؛

وزیر خوراک،

- (الف) ضلع لاہور میں گندم سونہ کرنے کے 7 عدد مراکز قائم ہیں۔ جن میں 94 عدد گودام اور 5 عدد بن سینٹ ہیں ان کی استعداد کار اور جانے وقوع درج ذیل ہیں۔

نام سٹریج جانے وقوع	تعداد گودام	گنجائش ذخیرہ (میٹرک ٹن)
1- مطبوعہ سٹریج (تذریبوسے شیٹیں مطبوعہ)	43	52,000
2- بھیرگ سٹریج (تذریبوسے گیس دفتر بھیرگ)	18	9,000
3- کنگل سٹریج (ریلوے ور کھلپ لاہور)	9	9,000
4- بادامی باغ سٹریج (تذریبوسے سینڈ لاہور)	2 عدد 51 بن سینٹ	11,125
5- مانگامندی سٹریج (سٹان روڈ لاہور)	1	680
6- رائیونڈ سٹریج (کوٹ رادھا کٹن رائیونڈ)	6	4,500
7- رکھ پھیل سٹریج (بی۔ٹی روڈ لاہور)	15 عدد 10 عدد تھڑے	22,500
ٹوٹل	1,08,805	

(ب) مورخہ 03-9-04 تک کل تقریباً 82 ہزار میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گئی۔ دو صد گودام میں گندم ذخیرہ نہ کی گئی ہے۔ (سگنل شاپ اور بادامی باغ سینٹر) جو کہ ذخیرہ کے قابل نہیں۔ کھلی جگہ پر ابھی تک گندم سٹور نہ کی گئی ہے۔

(ج) سال 2003-04 کے لئے ضلع لاہور کا سرکاری ہدف 65,000 میٹرک ٹن تھا۔ جس کے مقابلہ میں صرف 17,851.868 میٹرک ٹن گندم خرید ہوئی۔ کھلی مارکیٹ میں گندم کا ریٹ سرکاری طور پر مقرر کردہ خرید ریٹ سے زیادہ تھا۔ جس کے باعث خرید داری کا ہدف پورا نہ کیا جاسکا اور اس میں کوئی سرکاری افسر اور اہلکار ذمہ دار نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ کو جو Federal Grants آتی ہیں۔ under the

Dr. Sulman Shah Advisor to the National Finance Commission Award. Prime Minister on Finance نے فرمایا ہے کہ there is a possibility کہ ہم این ایف سی کو re-constitute کریں گے۔ اس سے پنجاب کا حق infringe ہو گا کیونکہ we are on the population basis اس پر فیڈرل گورنمنٹ آپ کے fund استعمال کر رہی ہے۔

I would request the honourable Minister Finance that the Government should take up this N.F.C issue on priority

تاکہ اس ایوارڈ کا فیصد ہو سکے کیونکہ پرانے ایوارڈ کے مطابق بھی میرے علم میں ہے کہ ہمیں شیئر نہیں مل رہا ہے۔ نئے ایوارڈ کے re-constitute ہونے کے ساتھ time over ہو جانے کا اس سے پنجاب کے لوگ متاثر ہوں گے۔

MR ACTING SPEAKER: I think it is a federal subject and it has to be discussed and decided at the federal level.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: That has to be decided but Sir, you see why are they reconstituting it?

MR ACTING SPEAKER: Again this can be raised at the Federal level.

رانا آفتاب احمد خان، جناب! کیا میں اب قومی اسمبلی میں جاؤں؟
 جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہاں جو آپ کے ممبران ہیں وہ اسے raise کریں۔
 (اس مرحلے پر جناب چیئر مین رائے امجاز احمد کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

پوائنٹ آف آرڈر

نہروں میں پانی کی بہم رسانی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چند روز پہلے محکمہ آبپاشی پر بحث تھی اور وقفہ سوالات میں بھی اسی محکمے کے سوالات تھے۔ اُس روز اس حوالے سے بہت ساری باتیں ہوئیں۔ وزیر آبپاشی نے یہ فرمایا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے اعلان کے مطابق 25 ستمبر تک نہریں مکمل چلائی جائیں گی تاکہ کاشت کاروں کو نقصان نہ ہو۔ مجھے کل سے ٹیلیفون وصول ہو رہے ہیں کہ بی ایس لنک، ہیڈ سٹیشن، جس کے ذریعے سے بہاولپور، بہاولنگر اور پاکستان کے اضلاع میں بہت ساری زمینیں سیراب ہوتی ہیں۔ اس نہر کی capacity 22 ہزار کیوسک کی ہے جبکہ یہ 6 ہزار کیوسک پر چل رہی ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کتنی disparity ہے۔ جب 6 ہزار کیوسک پانی ہو گا تو پھر channels کے اندر بھی پانی کم جانے گا۔ وہاں سے مسلسل ٹیلیفون آرہے ہیں کہ اس معاملے کو اسمبلی کے اندر اٹھایا جائے۔ جب وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے تو پھر اسے ensure کروایا جائے، وہاں پر پانی پورے کا پورا فراہم کیا جائے اور نمبر دو طریقہ نہ چلایا جائے۔ اس سے وہاں کیس کو نقصان ہو گا اور پھر آگے چارہ۔ بجنا ہے، اسے بھی نقصان ہو گا۔ لہذا میری حکومت سے اتنا ہے کہ 10 اکتوبر تک پانی پورا چلایا جائے تاکہ کیس کی فصل کو پانی مل سکے اور کاشت کار اپنے پارے کی فصل بھی کاشت کر سکیں۔ جس طرح سپیکر صاحب نے کہا کہ بادشیں ہو رہی ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ مہربانی کرے گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو اعلان کیا ہے کہ 25 ستمبر تک

پوری نہریں چلائی جائیں گی، کم از کم اس کو تو ensure کیا جائے۔ وزیر آبپاشی محترم عامر سلطان چیمہ صاحب تشریف فرما ہیں تو میں چاہوں گا کہ وہ اس بارے میں وضاحت کریں تاکہ تینوں اصلاح کے کاشت کاروں کو تسلی ہو جائے۔

جناب چیمہ صاحب، جی، عامر سلطان چیمہ صاحب!

وزیر آبپاشی، جناب چیمہ صاحب! ڈاکٹر صاحب نے جو بات کہی ہے اس بات میں پالیسی بیان دے چکا ہوں۔ چونکہ پانی کی کمی کی وجہ سے کینال سسٹم کو دارا بھری کے تحت چلایا جا رہا ہے۔ میں یہ یقین دہانی کروا رہا ہوں کہ 25 ستمبر تک canals چلیں گی۔ اس کے بعد شہابی نہروں کو بند کر دیا جائے اور باقی نہریں run of river کے تحت چلیں گی۔ جتنا پانی ہمیں ارسا کی طرف سے ملے گا ہم اسی کو محکمہ زراعت اور آبپاشی آپس میں مل کر آگے تقسیم کریں گے۔ پانی کی کمی کے باعث ہمارے کسانوں اور عوامی نمائندوں کو یہ مشکلات برداشت کرنی پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ اگر مہربانی کر دے اور بارشیں ہو جائیں تو حالات بہتر ہو جائیں گے۔ ریج کے لئے دوبارہ میٹنگ ہو رہی ہے۔ اس میٹنگ میں محکمہ آبپاشی کے سیکرٹری اور باقی technical لوگ ارسا میں جا رہے ہیں۔ یکم اکتوبر سے دوبارہ دیکھا جائے گا کہ کتنا پانی اطلاق ملے اور اسے formula کے تحت پھر آگے تقسیم کیا جائے گا۔ ہماری یہ پوری کوشش ہے کہ ہم کپاس کے علاقوں میں پانی مہیا کر سکیں۔ اس کے علاوہ حکومت یوب ویٹوں پر بھی سوتیلیں دے رہی ہے۔ بجلی کے نرخوں اور ڈیزل پر subsidy دی جائے گی۔ یہ باتیں میں اپنے پالیسی بیان میں عرض کر چکا ہوں اور اس سے پہلے ارشد خان لودھی صاحب بھی وضاحت کر چکے ہیں۔ بہر حال ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان کے علاقوں کی نہروں کو صاف کے مطابق پانی دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پانی کی کمی ہے اس لئے نہریں کم چلائی جا رہی ہیں۔ میری اہمیت یہ ہے کہ اس میں جو disparity کی جاتی ہے، کچھ علاقوں کی نہریں تو پوری ملتی ہیں جبکہ کچھ علاقوں میں نہریں کٹتی ہیں اس کے ساتھ چلائی جاتی ہیں اس سے محرومی پیدا ہوتی ہے۔ میں وزیر صاحب کو بتا سکتا ہوں کہ کچھ ایسی نہریں ہیں جو کہ پوری کی پوری

چل رہی ہیں لیکن جس نہر کا میں نے ذکر کیا ہے، تین اضلاع اس سے سیراب ہوتے ہیں اس کے اندر پانی کی مقدار 22 سے 6 پر آئی ہوتی ہے۔ اگر نہروں میں پانی کی کمی کرنی ہے تو it should be across the board کی جانے۔ کسی ضلعے یا علاقے کے ساتھ خصوصی سلوک نہیں ہونا چاہیے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ کسی علاقے کو تو پانی زیادہ دے دیا جائے اور کسی کو کم دیا جائے۔ جو بھی کمی ہو وہ equality کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین، چودھری صاحب! آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب والا! سب کو معلوم ہے کہ بارشیں کم ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ڈیموں میں پانی کا level گر چکا ہے اور آنے والی گندم کی فصل پانی کی کمی کی وجہ سے متاثر ہوگی۔ گندم کی فصل پاکستان میں سب سے زیادہ پنجاب کے اندر ہوتی ہے۔ پنجاب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس نے پورے پاکستان کو گندم سپلائی کرنی ہوتی ہے۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں، میری یہ تجویز ہے کہ حکومت پنجاب مرکز کو بھر پور طریقے سے یہ درخواست کرے، ایوان کے اندر سے قرار دادی صورت میں اور حکومت اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے سے بھی کوشش کرے کہ گندم کی فصل کے لئے ڈیزل اور بجلی پر subsidy دی جائے۔ حکومت پنجاب مرکز پر دباؤ ڈالے کہ بجلی اور ڈیزل پر for the time being subsidy دی جائے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ گندم کی فصل کم ہو اور پھر ہم کثیر زر مبادلہ خرچ کر کے پھر سے گندم منگوائیں۔ لہذا بہتر ہے کہ ہم اپنے کسانوں کو بجلی اور ڈیزل پر subsidy دے کر relief دیں تاکہ گندم کی بہتر فصل حاصل کی جا سکے۔

وزیر آبپاشی، جناب چیئرمین! جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ہم نے یہ package تیار کر کے وفاقی حکومت کو بھجوا دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وزیر اعظم صاحب عنقریب اس کا اعلان کر دیں گے۔ چودھری صاحب کی اچھی تجویز ہے۔ ہم نے یہ subsidy ضرور دینی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بات خود ہدایت جاری کی تھیں اور آپ کو یاد ہو گا کہ ہماری پارلیمنٹ میٹنگ میں بھی انہوں نے یہ کہا تھا کہ اس package کو جلد از جلد بنا کر دیں۔ اس بات فیصد ہو چکا ہے اور یوب ویلوں کے لئے بجلی اور ڈیزل پر ضرور subsidy دی جائے گی۔ اس

کے علاوہ حکومت آئندہ سال گندم کی فصل پر کسانوں کو بہتر support price دینے پر بھی غور کر رہی ہے۔ اس بارے میں بھی انشاء اللہ تعلقاً عنقریب فیصلہ آجائے گا۔

جناب والا! ابھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بی ایس لنک کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ 6 ہزار کیوسک پر چل رہی ہے۔ اس حوالے سے میرے پاس جو اعداد و شمار ہیں اس کے مطابق یہ کنال آج 15 ہزار کیوسک پر چلائی جا رہی ہے۔ یہ کیٹال 23 ہزار کیوسک کی ہے۔ اس حساب سے یہ کیٹال more than 55% چل رہی ہے۔ بہر حال پانی کی کمی کے باعث کچھ مشکلات ہمارے کسانوں کو ضرور برداشت کرنی پڑیں گی۔ یہاں پر آپ سب نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ 16 تاریخ کو canals بند نہ کی جائیں، انھیں 25 تاریخ تک چلایا جائے۔ لہذا وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر یہ canals بند نہیں کی گئیں اور اب یہ 25 تاریخ تک چلیں گی۔ اب جو shortage ہے وہ کسی نہ کسی طرح ہمیں برداشت کرنی پڑے گی۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ ان علاقوں کو پانی ضرور مہیا ہو جائے جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ ان علاقوں کو ہم ترجیحی بنیادوں پر پانی مہیا کریں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین، محمد وقاص صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 697 ہے، یہ پڑھی جا چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ یہ محکمہ بہبود آبادی سے متعلقہ ہے۔ میرے خیال میں وزیر بہبود آبادی موجود نہیں ہیں، پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔ راجہ صاحب! کیا خیال ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین اس کا جواب تو آیا ہوا ہے لیکن وزیر صاحب کے ہونٹوں فوت ہو گئے تھے ان کا کل کراچی میں چھلم تھا۔ آج وہ واپس تشریف لاری ہیں کل جواب دے دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین، چلیں! اسے کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 700 محمد اقبال چتر، مہر اعجاز احمد اچلہ، بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ لوکل

گورنمنٹ سے متعلق ہے اور پڑھی جا چکی ہے۔ اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ : جناب والا! کل میرے دوستوں نے دو تین information مانگی تھیں۔ میرے پاس ایف۔ آئی۔ آر کی کاپی موجود ہے۔ اس کا نمبر 510/4 ہے یہ 12- جولائی کو درج ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے زبردستی قبضہ کیا ہمارے لوگوں کو مارا بیٹا۔ دو مہینے لیاقت علی عرف مونا اور محمد اعظم عرف کلنی گرفتار ہوئے۔ یہ دونوں گرفتار ہونے اور اب ضمانت پر رہا ہیں۔ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا اس پر عدالت ہی فیصلہ کرے گی۔ اگر معزز اراکین مزید کوئی information چاہتے ہیں تو فرمائیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ مہلن کون ہیں؟ ان کا عمدہ کیا ہے اور ان کا تعلق کس سے ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! جس پارٹی کو اجازت دی گئی تھی وہ مردان کے رہنے والے ہیں۔ لیاقت علی مونا ولد منظور احمد قوم راجپوت سکند کشمیری والا گلی محلہ مرادسیالکوٹ اور دوسرا محمد اعظم عرف دانی قوم راجپوت سکند پنڈیاں ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو اجازت دی گئی تھی۔ ان میں ان لوگوں کے نام نہیں ہیں جنہوں نے اجازت دی ہے کیونکہ لینے اور دینے والے دونوں بد نیت ہوتے ہیں اور دونوں اس میں شامل ہوتے ہیں اس لئے ان کا نام بھی مہلن کی لسٹ میں آنا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین، وہ بتا رہے ہیں کہ ناجائز قبضہ کیا ہے۔ آپ نے جو point raise کیا ہے اس کا جواب آیا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، نہیں، جناب والا! ہمارا جواب نہیں آیا۔ حلیہ کل آپ ایوان میں تھے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ اجازت دی ہے۔ ان کو معلوم نہیں تھا، غلطی سے ناظم نے اجازت دے دی ہے۔

جناب چیئرمین، آج ان کی statement ہے کہ قبضہ کیا ہے اور قبضے والوں کے خلاف پرجہ درج کر دیا ہے۔ یہ آپ کو یقین دہانی کرائیں گے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 702 جناب سمیع اللہ خان، رانا آفتاب احمد خان، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اور محترمہ فائزہ احمد۔ رانا آفتاب احمد خان اسے پیش کریں گے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کو کھیلوں کے لئے دی جانے والی

اراضی کا کمرشل استعمال

رانا آفتاب احمد خان، بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 31 جولائی 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ مال کے بعض بد عنوان اور مغللا پرست آفیسرز کرکٹ بورڈ کے ساتھ قدافی سٹیڈیم لاہور اور اس سے ملحقہ اراضی کی لیز کی تجدید میں رکاوٹ بن گئے ہیں۔ 1985 میں کرکٹ بورڈ نے 187 کنال اراضی لیز پر لی اور 1996 میں بورڈ نے 1050 کنال اراضی پر قبضہ کر لیا اور اسے کمرشل بنیادوں پر استعمال کرنا شروع کر دیا جبکہ کھیلوں کے لئے دی جانے والی اراضی کو کمرشل بنیادوں پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسے کمرشل بنیادوں پر استعمال کرنا ہو تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن کا 20 فیصد حصہ محکمہ مال کو دینا ہوتا ہے۔ محکمہ مال کا کرکٹ بورڈ کے ساتھ معاہدہ نہ کرنے کی خبر پھپھنے سے صوبہ بھر کی عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب چیئرمین! جہاں تک اس تحریک اتوانے کا میں جو مسئلہ بیان کیا گیا ہے مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے جائز مسئلے کی طرف توجہ ہی فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی ہدایات فرمائی ہیں جن کی روشنی میں چیف سیکرٹری کی سربراہی میں

ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو اور ممبر کالونیز شامل ہیں جو اس مسئلے کو take up کر رہے ہیں اور پاکستان کرکٹ بورڈ نے جو ہماری زمین حاصل کر رکھی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسے واگزار کرایا جائے گا۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کہ چار کنال کی زمین تھی جہاں انھوں نے کمرشل بنیادوں پر دیوان غاص بنایا ہوا تھا جسے حکومت نے گرا دیا ہے اور اس کا قبضہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اب اس بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے جو کمیٹی تشکیل دی ہے انشاء اللہ وہ بہت جلد فیصلہ کرے گی اور پاکستان کرکٹ بورڈ نے جو اپنے حق سے زیادہ زمین حاصل کی ہوئی ہے وہ ان سے واپس لی جائے گی۔

جناب چیئرمین، کب تک یہ قبضہ واگزار کروالیں گے؟

وزیر کالونیز، انشاء اللہ بہت جلد۔

جناب چیئرمین، دو ماہ میں کرائیں گے؟

وزیر کالونیز، جناب والا! میں time limit تو نہیں دے سکتا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس معاملے پر کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ چونکہ یہ ہمارے نوٹس میں ہے وزیر اعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں ہے۔ میں انکا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس اہم مسئلے کی طرف نشاندہی فرمائی ہے۔ ہم نے already اس معاملے کو take up کیا ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر high level کی کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بہت جلد فیصلہ آجائے گا۔ پھر جو بھی فیصلہ ہو گا میں اسے ایوان میں پیش کر دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سینیٹر! میں وزیر صاحب کا مشکور ہوں جنھوں نے کم از کم on the floor of the House admit کیا ہے کہ ہم نے یہ بالکل ٹھیک لکھا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب وہاں پر غیر قانونی قبضہ ہے اسے واگزار کرانا کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ کرکٹ بورڈ بھی پاکستان کا ہے۔ انھوں نے جو وہاں پر غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہاں لاء منسٹر صاحب بھی موجود ہیں، آپ ایک direction دیں کہ اگر وہ illegal ٹٹھے ہیں تو ان سے واگزار کرائیں۔ جلد سے جلد کا مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چھ ماہ ہو جائیں۔ کرکٹ بورڈ کے پاس تو already

بڑے پیسے ہیں جیسے یہ میچوں کی advertisement کر رہے ہیں تو یہ جلد سے جلد کی وضاحت کر دیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ قبضہ واگزار کرائیں گے۔
رانا آفتاب احمد خان، جی درست ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ لہذا یہ تحریک اتوانے کار dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 697 پیش کردہ محمد وقاص صاحب کا جواب محترم بیگم زاہدہ سرفراز صاحبہ دینا چاہتی ہیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، جناب والا! یہ تحریک کل کے لئے pending ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، محترمہ! ابھی آپ کی پرچی آئی ہے۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، میں نے pending کرنے کے لئے کہا ہے۔

جناب چیئرمین، وہ تو پہلے سے pending کی ہوئی ہے اس لئے پرچی کی ضرورت نہیں تھی۔

شکریہ۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 706 ڈاکٹر اسد مظہر، جناب سمیع اللہ خان، چودھری اعجاز سہیل۔

-- تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 708

محترمہ فرزاندہ راجہ، محترمہ سٹی زاہدہ بخاری کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں کھتیں لہذا یہ تحریک

بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 715 جناب محمد وقاص، محترمہ طاہرہ

منیر، محترمہ زینب النساء قریشی، سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر، جناب ارشد محمود بکوا اور

چودھری محمد شوکت کی طرف سے ہے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب اپنی تحریک پیش کریں

گے۔ پڑھی ہوئی تصور کر لی جانے؟

چودھری اصغر علی گجر، جی کر لی جانے۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ جناب چیئرمین!

میں پڑھوں؟

جناب چیئرمین، جی پڑھیں۔

سیورٹی کے ناقص حفاظتی انتظامات کی بناء پر

وزیر اعظم پاکستان پر خود کش حملہ

چودھری اصغر علی گجر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت حامل رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 31 جولائی 2001 کے روزنامہ "جنگ" کی خبر کے مطابق جناب شوکت عزیز نامزد وزیر اعظم پاکستان جب فتح جنگ (انگ) میں جلسہ سے خطاب کر کے واپس اپنی بلٹ پروف گاڑی میں سوار ہونے تو ایک خودکش حملہ آور دوڑتا ہوا آیا اور گاڑی کے اگلے حصہ سے ٹکرا گیا جس سے گاڑی تباہ ہو گئی ڈرائیور سمیت 9 افراد ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے۔ یہ المناک حادثہ سیورٹی کے ناقص انتظامات اور متعلقہ سیورٹی افسران کی غفلت اور فرائض سے چشم پوشی کے باعث پیش آیا۔ اگر ملک کی اعلیٰ شخصیات کے لئے معقول حفاظت کے انتظامات نہیں ہیں تو عوام الناس کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔ اس واقعہ سے نہ صرف متعلقہ علاقے میں بلکہ پورے صوبہ میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے اور لوگ جان و مال کی حفاظت کے سلسلہ میں انتہائی تشویش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! اس سے آپ نے صوبے کی سیورٹی کا حال دیکھ لیا ہے۔ میرا حق محفوظ

ہے۔

جناب چیئرمین، آپ نے اپنی تحریک پڑھ لی ہے۔ اب راجہ صاحب جواب دیں گے۔ آپ روز

پڑھ لیں اس میں short statement نہیں ہوتی۔ جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ مورخہ 30-7-01

کو وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز صاحب نے اپنے ضمنی ایکشن کے سلسلے میں گاؤں جعفر میں ایک

جلسے کو خطاب کیا۔ جس میں ضلعی ناظم میجر (ریٹائرڈ) طاہر صلاح اور صوبائی وزیر کرنل (ر) محمد انور

کے علاوہ تقریباً تین ہزار افراد موجود تھے۔ جناب شوکت عزیز صاحب 'ڈسٹرکٹ ناظم اور صوبائی

وزیر کے ہمراہ اپنی مرسیڈز گاڑی نمبر IDE 38083 میں 7:20 پر بیٹھ گئے۔ ڈرائیور نے گاڑی سڑک کی۔ جب گاڑی تقریباً دس گز چلی تو اچانک ایک نامعلوم دہشت گرد نمودار ہوا اور کار کے بائیں دروازے کے ساتھ اپنے جسم کو ٹکرایا۔ جس نے اپنے جسم کے ساتھ بارود باندھا ہوا تھا جس کے نتیجے میں ایک دھماکا ہوا جس سے کار ڈرائیور عبد الرحمن شدید محروم ہوا جو موقع پر ہی ہلاک ہو گیا جبکہ خود کش حملہ آور بھی موقع پر ہلاک ہوا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں ڈسٹرکٹ ناظم کی لینڈ کروزر اور صوبائی وزیر کی کار کو بھی نقصان پہنچا جبکہ نجیب شاہ ولد زمان شاہ، مولا بخش ولد علی گوہر، قدا محمد ولد محمد گلزار، لیاقت ولد مہر خان اور رشید ولد امیر شدید محروم ہونے جن کو فوری طور پر سول ہسپتال فتح جنگ لے جایا گیا جہاں یہ تمام زخمیوں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پا گئے۔ اس واقعہ میں اسے۔ ایس۔ پی انوسٹی گیشن ٹیمک مسٹر عبدالغفور آفریدی، انسپکٹر خورشید احمد، اسے ایس آئی کمال شاہ کانسٹیبلان اصغر غلام مصطفیٰ، عبدالحمید ملازم حسین اور کئی دوسرے افراد بھی زخمی ہونے جن کو علاج معالجے کے لئے مختلف ہسپتالوں میں لے جایا گیا۔ اس واقعے کی وجہ دہشت گردی اور ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانا اور جناب شوکت عزیز صاحب و دیگر ان کے ساتھیوں کو قتل کرنا تھا جس پر ریاض حسین شاہ ایس ایچ او تھانہ فتح جنگ نے مقدمہ درج کیا اور بعد اندراج مقدمہ خود کش حملہ آور کی لاش اور دوسرے مواد جانے وقوعہ سے دوسری ایجنسیوں کی مدد سے محفوظ کر لئے گئے۔ جانے واردات سے خود کش حملہ آور کی قمیض کو قبضے میں لیا گیا جس پر عارف فیڈز ٹیمک کا سگر کا ہوا تھا۔ عارف فیڈز کو شامل تفتیش کیا گیا اور اس کے گاہکوں کے ریکارڈ کی پڑتال کی گئی۔ خود کش حملہ آور کے finger prints, foot prints محفوظ کرنے کے بعد ماہرین کے پاس رپورٹ کے لئے بھجوانے گئے ہیں۔ مختلف تنظیموں کے مشتبہ افراد کو حراست میں لے کر شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ حملہ آور کی تصاویر تیار کی گئیں تاکہ اس کی شناخت و سکونت وغیرہ اور دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ وابستگی معلوم کی جاسکے۔

جناب چیئرمین، موبائل بند کریں، نہیں تو میرے پاس صبح دیں میں سنبھال لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، تین خصوصی نمبروں کو تفتیش پر مامور کیا گیا۔ چونکہ یہ ایک سیاسی جملہ تھا اور ایک کھلی جگہ پر منہد ہو رہا تھا جو کہ فوج جنگ کو ہٹ روڈ جعفر گاؤں کے قریب جملہ کا انعقاد ہوا جس میں جناب شوکت عزیز صاحب کے ہزاروں کے حساب سے سپورٹرز شرکت کر رہے تھے جس کی وجہ سے ہر ایک کی ذاتی تلاشی لینا ناممکن تھا کیونکہ اس طرح سے لوگوں میں بے چینی اور خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے۔ تاہم وی وی آئی پی کو تحفظ دینے کے لئے تمام ممکن ذرائع استعمال کئے گئے تھے جس کی وجہ سے خود کش حملہ آور کو جملہ گاہ میں داخل ہونے کی ہمت نہ ہوئی۔ اس وجہ سے خود کش حملہ آور جملہ گاہ کے اندر ایک بڑی تباہی پھیلانے سے ناکام رہا۔ تاہم جس وقت جملہ ختم ہوا اور شوکت عزیز صاحب دیگر ساتھیوں کے ساتھ اپنی بلت پروف گاڑی میں جب جملہ گاہ سے چل پڑے تو خود کش حملہ آور کو ان کی پلٹی ہوئی گاڑی سے نکلانے کا موقع ملا۔ کیونکہ تمام سکیورٹی اہل کار جو وی وی آئی پی کو escort کرنے کے لئے اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے تھے۔ مقدمہ کی تفتیش صحیح سمت میں جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ یہ تو ایک جواب ہے جو کہ آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے دیا گیا تھا۔ اب اس میں latest صورت حال یہ ہے کہ یہ کیس work out ہو چکا ہے اور اس کے ملزمان کو کافی حد تک ہم نے trace بھی کر لیا ہے۔ چند ایک کو ہم نے شامل تفتیش بھی کیا ہوا ہے۔ ملزمان کی نشاندہی بھی ہو چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہم اس مقدمے کا چالان پیش کرنے والے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! یہ اس کی تفصیل تو بتائیں کہ کون ملزمان تھے کہ جو trace ہو گئے ہیں، ان کے نام اور پتا کہ وہ کہاں کے رہنے والے تھے اور اس میں کسی سکیورٹی آفیسر کو سکیورٹی کی ٹیم جن کی ناپائی کی وجہ سے یہ سارا واقعہ پیش آیا انہیں بھی شامل تفتیش کیا گیا ہے یا نہیں، ملزمان کے نام بھی بتانے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس جواب میں بعض تنظیموں کا نام تھا، میں نے دانستہ نام نہیں لیا۔ اس لئے کہ اب ہم اس کو finalize کر رہے ہیں۔ ہم بلاوجہ اس کوئی الجھل منظر عام پر نہیں لانا چاہتے لیکن میں نے گزارش کی ہے کہ چند دنوں میں چالان بھی پیش ہو جانے کا۔ جب چالان پیش ہو جائے گا تو سارے مزامن بھی سامنے آجائیں گے جو اس میں ٹوٹ لوگ تھے وہ بھی سامنے آجائیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ سکیورٹی کے انصران جس طرح میں نے کہا ہے کہ اے۔ ایس۔ پی تک تو ہمارے زخمی ہونے ہیں اور اس کے علاوہ پولیس کے کچھ ملازمین زخمی بھی ہوئے، شہید بھی ہوئے، تو اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی security lapse نہیں تھا بہت سکیورٹی تھی لیکن ایک واقعہ ہونا تھا وہ ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو security lapse نہیں کہہ سکتے کیونکہ جس طرح میں نے گزارش کی ہے کہ اتنے بڑے جملے میں اگر کوئی ایک شخص آجانے وہاں سب کے لئے کوئی scanning gates بھی نہیں تھے اور ایک واقعہ رونما ہوا ہے جس کی ہم ذمت کرتے ہیں، قابل افسوس واقعہ تھا لیکن سکیورٹی ایجنسیوں اور مقامی انتظامیہ نے اس کیس کو work out بھی کر لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بات ہے، اس کی ہمیں تعریف بھی کرنی چاہیے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ۔۔

جناب چیئرمین، کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، تمہیک ہے، کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جب اس طرح کی دہشت گردی کا کوئی بھی واقعہ رونما ہوتا ہے تو ہم اس کی ذمت کرتے ہیں۔ ہم جمہوری جدوجہد پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں۔ جمہوری طریقوں سے احمیلیوں میں بیخپے ہیں اور آئندہ بھی جمہوری جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔ ملک میں آئین کی سربمندی کے لئے کام کر رہے ہیں اور اسی راستے کو اپنے لئے ایک راستہ سمجھتے ہیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ

جس ملک کا یہ حال ہو کہ ملک کا صدر کسی شہر میں جانے تو پورے شہر کا آدمے سے زیادہ حصہ بند کر دیا جاتا ہے۔ وہاں پر لوگوں کے لئے جینا محال ہو جاتا ہے اور جناب شوکت عزیز جو کہ اب منتخب وزیر اعظم ہو گئے ہیں وہ بھی جس شہر میں جاتے ہیں تو وہاں پر بھی اب یہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہی نہیں ہے بلکہ اس کے جو اسباب ہیں، کیونکہ اس کو آپ تو سکورٹی کے ذریعے سے ہی سارا کچھ کریں گے۔ آپ اپنی پالیسیوں پر بھی غور کریں کہ اس ملک کی پالیسیوں کے نتیجے میں اس طرح کے اتہاپسند لوگ پیدا ہونے ہیں جو اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں، ہم ان حرکتوں کو درست نہیں سمجھتے ہیں لیکن اس طرح اتہاپسند پیدا ہونے کے جو اسباب ہیں، ان پر بھی حکومت کو غور کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ یہ تحریک اتوانے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس سے آگے تحریک اتوانے کار نمبر 716 ہے۔ سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر، ارشد محمود، بکواڈا کرسید وسیم
احتراماً

لاہور روڈ پر پیپر مل کے گندے پانی کے نکاس پر جھگڑا

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 5 اگست کی خبر کے مطابق لاہور روڈ پر واقع ایک paper مل کے گندے پانی کے نکاس کے جھگڑے پر ایک نوجوان ہلاک اور متعدد دیہاتی اور تین پولیس اہل کار زخمی ہو گئے ہیں۔ اسی تک پولیس نے قتل کا مقدمہ درج نہ کیا ہے اور مل کے زہریلے پانی کے خلاف احتجاج کرنے والوں نے دمکی دی ہے کہ زہریلے پانی کو آبادی سے گزرنے نہیں دیا جانے کا اور مظاہرین احتجاج جاری رکھیں گے۔ اس قسم کے بدامنی کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت امن و امان قائم کرنے اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داریوں میں باطل ناکام ہو گئی ہے۔ اس واقعہ سے علاقہ میں بالخصوص اور صوبہ میں بالعموم خوف و ہراس اور

تشویش کی فضا پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باہر بلہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی، تشریف رکھیں۔ جناب راجہ بھارت!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک اتوانے کار کے موصول ہونے کے بعد ہم نے لاہور پولیس کے ذریعے چیک کیا ہے اور ان کے جواب کے مطابق جو بھی لاہور میں ہماری paper ملز واقع ہیں ان paper ملز میں اس قسم کا کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا ہے جس میں نواں کوٹ سیکٹر، چوہنگ سیکٹر اور ملتان روڈ کا جواب ہے کہ یہاں پر اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میری معزز رکن سے یہ استدعا ہوگی کہ اگر یہ pin point کر دیں کہ یہ کون سی paper مل کا واقعہ ہے اور کس تھانے کا واقعہ ہے تاکہ میں معلومات لے کر جواب دے سکوں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اس تحریک اتوانے کار کو pending کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی اطلاع آگئی تو ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ وہ pin point فرما دیں اور اگر یہ pin point فرمادیں تو میں ویسے بھی ان سے بات کر لوں گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! روزنامہ ”جنگ“ بھی ایک معتبر اخبار ہے اور اس میں ---

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اس میں بھی نہیں ہے۔ آپ اپنی تحریک اتوانے کار میں دیکھ لیں۔ ---

جناب چیئرمین، آپ راجہ صاحب کے چیئرمین میں بات کر لیں اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! جیسا کہ آپ نے پہلے فرمایا ہے۔ آپ اس کو pending کر لیں۔

جناب چیئرمین، نہیں۔ جب یہ specific نہیں ہے تو اس کو dispose of کرتے ہیں۔ اس کے بعد تحریک اتوانے کا نمبر 717 دوبارہ آپ کی آگنی ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

مرید کے میں جنونی قاتلوں کی جانب سے چھٹے بجے کا قتل

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”جنگ“ مورخہ 25 جولائی 2004 کی خبر کے مطابق مرید کے میں جنونی قاتل نے ایک اور کمن سچے پانچ سلاہ تھیل پرویز کو ذبح کر کے فرار ہو گیا۔ پچھلے تین ماہ میں مرید کے میں یہ پھٹنے سچے کا قتل ہے۔ علاقے میں لوگ اس قدر خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ وہاں سے عوام کی نقل مکانی شروع ہو گئی ہے۔ اس قسم کے المناک واقعات سے ظاہر ہے کہ حکومت صوبے میں امن و امان قائم رکھنے میں بالکل ناکام ہو گئی ہے اور لوگوں کی جان و مال قلعاً محفوظ نہیں ہے۔ امن عامہ کی اس انتہائی بگڑتی ہوئی صورت حال سے لوگ سخت تشویش میں مبتلا ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکر ہے۔ جناب والا! تحریک اتوانے کا تعلق مقدمہ نمبر 218 مورخہ 24-7-04 بمقام 302 (ت ب) تھانہ سنی مرید کے ضلع شیخوپورہ سے ہے۔ جس میں اس نے بیان کیا کہ مورخہ 24-07-04 بوقت 6 بجے اس کا بیٹا تھیل پرویز بممر چار پانچ سال کھیٹا ہوا گھر سے باہر گیا جو فوراً زخمی حالت میں گھر چلا آیا۔ اس کی پڑتال کی گئی تو اس کی گردن پر دائیں جانب بہت بڑا زخم تھا جس کو اٹھا کر مستفیض ہمراہ ریاض احمد ڈاکٹر حیدر کے ہسپتال لے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی اس کا بیٹا زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا جس کو کسی نامعلوم درندہ صفت لڑم نے بے دردی سے قتل کر دیا۔ بعد ازاں اندراج مقدمہ مقامی پولیس

نے تفتیش شروع کی۔ دوران تفتیش مزمان اصغر اور عرفان گرفتار ہوئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مزم اصغر اور حافظ محمد ارشد جو کہ اس وقت سے قبل نیچوں کے قتل کے وقوع جات میں ملوث تھے، کا سکا بھائی ہے جس کو سزا سے بچانے کی خاطر عوام اور پولیس میں یہ تاثر پیدا کرنے کے لئے کہ اصل مزم نہ پکڑے گئے ہیں، مزم اصغر نے یہ وقوعہ کیا۔ بعد از تکمیل تفتیش چالان مرتب کر کے خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی لاہور میں دیا جا چکا ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔ اس مقدمے کے مزمان حافظ محمد ارشد اور امداد حسین منگ گناہ کار ثابت ہوئے جن کو چالان عدالت کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ زیر سماعت عدالت دہشت گردی میں ہے۔ اس نواح میں جتنے بھی نیچے قتل ہوئے ہیں تمام کے مزمان trace ہو چکے ہیں اور چالان عدالت میں جا چکے ہیں۔ تمام کیس عدالت دہشت گردی میں زیر سماعت ہیں۔ یہ غلط ہے کہ عوام مرید کے سے نقل مکانی کر رہے ہیں۔ مرید کے میں امن و امان کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے بھی خصوصی طور پر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکریٹریک انوار کے حوالے سے ساری باتیں تو اس کے اندر موجود ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ دہشت گردی کی عدالت کے اندر یہ معاملہ چل رہا ہے۔ اس میں التماس یہ ہے کہ اس کو expedite کیا جانے اور عدالت کی طرف سے جو بھی سزائیں ہوں انہیں باقاعدہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر display کیا جانے تاکہ اس کے ذریعے سے ایک deterrence پیدا ہو۔ ان فیصلوں کے نتیجے میں یہ اس کو ensure کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکریٹریک اس تحریک کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مرید کے صوبہ پنجاب کا واحد شہر ہے کہ جہاں پر نیچوں کی ایک serial killing ہو رہی ہے۔ یہ نیچوں کی ہلاکت کا چھٹا واقعہ ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے حکومت خصوصی طور پر کوئی کمیٹی یا کوئی set up بنانے جو اس سارے واقعے کو دیکھے کہ وہاں پر چھوٹے چھوٹے معصوم نیچوں کو تسلسل کے ساتھ کیوں قتل کیا جا رہا ہے؛ ایک قتل ہوتا ہے۔ آپ مزمان پکڑ کر عدالت میں بھیج دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے دوسرا پھر ہو جاتا ہے پھر تیسرا ہو جاتا ہے پھر چوتھا ہوتا ہے۔ وہاں پر یہ چھٹا واقعہ ہے اور لوگوں میں واقعی وہاں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ نیچے گھروں

سے کہینے کے لئے جاتے ہیں پتا چلتا ہے پھر قتل ہو گیا ہے۔

جناب چیئر مین، پھر حکومت کیا کرے؟ آپ کی کیا رائے ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر غور و فکر کرنے کے لئے آپ کوئی کمیٹی بنائیں۔ اس میں علاقے کے منتخب نمائندوں کو بھی شامل کریں، پولیس کے افسران بھی شامل ہوں، ماہرین نفسیات کو بھی شامل کیا جائے۔ کچھ سمجھ بوجھ والے حضرات بھی اس میں شامل ہوں۔

جناب چیئر مین، حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں ان کے تحت مزاحم پکڑے گئے ہیں۔ پالان عدالت میں جا چکے ہیں اب کیا کیا جائے؟ کمیٹی اس میں کچھ نہیں کر سکتی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میری اس میں گزارش یہ ہے کہ ایک کیس ہوا، مزاحم پکڑے گئے۔ اس کے بعد دوسرا ہو گیا، پھر تیسرا ہو گیا۔ آخر اس سلسلے کو روکنا ہے اس پر ہمیں کوئی غور و غوض کرنا چاہیے کہ یہ مرید کے ہی میں سلسل ہو رہا ہے۔ اللہ دم کرے اور شکر ہے خدا کا، اس طرح کا واقعہ کسی اور شہر میں نہیں ہو رہا۔ لیکن میں particularly یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب لاہ، منسٹر، وہاں کی انتظامیہ، وہاں شہر کے منجب لوگوں کو بلائیں اور اس پر غور و غوض کریں کہ آخر یہ ایک تسلسل کے ساتھ واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟ لوگ بڑے up set ہیں کہ سچے کہینے کے لئے گھر سے نکلے ہیں اور دو دن بعد ان کی نیش مل جاتی ہے۔ میری درخواست یہ ہے کہ اس پر کوئی خصوصی توجہ کے ساتھ سوج پچاد ہونی چاہیے کہ اس طرح کے واقعات کو کس طرح روکا جاسکتا ہے؟

جناب چیئر مین، شاہ صاحب! حکومت کے یہ سب علم میں ہے اور حکومت اس کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ جی راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ یہ مسئلہ حکومت کے لئے بھی تشویش کا باعث تھا کہ ایک کے بعد دوسرا اور یکے بعد دیگرے اس طرح کے واقعات ہوتے۔ اس کے لئے ہم نے مقامی طور پر پولیس

کو مزید force بھی فراہم کی ہے، سویلین کیڑوں میں مپوس پولیس کو وہاں پر تعینات کیا ہے اور اس کے علاوہ ہم نے گشت کے نظام کو بھی وہاں پر تھوڑا سا بڑھایا ہے۔ جو اقدامات ممکن تھے وہ ہم نے کر دیئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس قسم کے واقعات کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ جہاں تک مقامی لوگوں کو involve کرنے کا تعلق ہے تو ان تمام واقعات کے بعد تفتیش کے تمام مراحل پر مقامی معززین سے باقاعدہ مشاورت کی گئی ہے، انہیں ساتھ لے کر چلا گیا ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ جب یہ واقعات ہوئے تو وہاں پر لوگوں نے احتجاج کیا اور جلوس بھی نکالے تو ان سب کچھ کے تدارک کے لئے مقامی معززین کو ہم نے ساتھ involve کیا تھا۔ شکریہ۔

محترمہ صبا صادق، جناب چیئر مین! میں بھی ایک دو باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئر مین، جی، محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق، جناب چیئر مین! راجہ بٹارت صاحب نے آپ کی وساطت سے ایچی ایوان کو بڑی تفصیل سے بتایا کہ مرید کے میں بچوں کی serial killing حوالے سے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے راجہ بٹارت سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ جہاں تک میں نے ان کی بات سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ جو تحریک التوائے کارڈاکٹر وسیم اختر اور احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے آئی ہے وہ ایک بچے کے قتل کے مزم کو پکڑ کر اس کو speedy court میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے راجہ بٹارت صاحب کہہ چکے ہیں کہ اس وقت سے پہلے جو بچے قتل ہوئے ہیں ہم نے ان کے مزمان کو trace کر لیا ہے تو کیا گورنمنٹ نے انہیں صرف trace کیا ہے یا وہاں پر پولیس کی نفری بھجوا دی ہے یا ان trace شدہ مزمان کو پکڑ کر انہیں عدالتوں میں پیش بھی کیا ہے اور اس کے لئے گورنمنٹ کیا کر رہی ہے؟ وہاں پر جو چار پانچ ایسے واقعات ہوئے ہیں جن کا راجہ بٹارت صاحب کو بھی علم ہے۔ یہ معمولی بات نہیں ہے یہ ایک ہی حلقے میں جیسا کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا ہے کہ بار بار وہاں ایسے واقعات ہو رہے ہیں تو گورنمنٹ کا صرف trace کرنا مقصد نہیں ہے کہ گورنمنٹ کی مشینری trace کر لے اور اس کو خارج چھوڑ دے۔ تو میں چاہوں گی کہ گورنمنٹ اس حوالے سے ہمیں وضاحت دے تاکہ ہم سمجھ

سکیں کہ ان واقعات کے حوالے سے آپ نے کیا موثر اقدامات کئے ہیں۔

جناب چیئر مین! آپ نے مجھے موقع دیا۔ آپ نے خواتین اور بالخصوص مجھے بہت کم موقع دیا ہے۔ میں آپ کی اجازت سے دوسرا نکتہ راجہ بشارت صاحب کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گی کہ میں نے چند ماہ پہلے اسی ہاؤس میں کھڑے ہو کر سپیکر صاحب کی اجازت سے آواز بلند کرنے کی جسارت کی اور مجھے اس بات کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ راجہ بشارت صاحب نے اس پر نوٹس لیا اور فوری طور پر ایک کمیٹی قائم کی۔ اس وقت اس معزز ایوان سے میری گزارش یہ تھی کہ جس طرح ان بچوں کی serial killing ہو رہی ہے اسی طرح اس سیشن کے شروع ہونے سے پہلے آپ کوئی بھی قومی اخبار نکال کر دیکھ لیں، کوئی روزنامہ دیکھ لیں، اس میں کسی نہ کسی بچی کے ساتھ زیادتی، کسی بچے کے ساتھ زیادتی، کسی عاتون کو برہنہ کر کے بازار میں بیچ دیا جاتا تھا، ظلم ہوتا تھا تو میں نے یہاں پر ایک بات کی۔۔۔۔

جناب چیئر مین، محترمہ! آپ نے کوئی تحریک اتوانے کا بیج کرانی ہے؟

محترمہ صبا صادق، جناب چیئر مین! مجھے موقع ملا ہے اور میں یہاں پر نائنٹی کر رہی ہوں تو مجھے حق ملنا چاہیے کہ میں عوام کے مسائل پیش کر سکوں۔

جناب چیئر مین، محترمہ! پروانٹ آف آرڈر تو آپ کا بیٹنا نہیں ہے۔ بہر حال باتیں آپ کی سن لی ہیں اور راجہ بشارت صاحب کے علم میں بھی آگئی ہیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب چیئر مین! اگر آپ مجھے یہ بات نہیں کرنے دیں گے تو میں اس حق کی وجہ سے واک آؤٹ کر کے چلی جاؤں گی کہ یہاں ہم صرف ایم۔ پی۔ ایڑینے کے لئے نہیں، ہم عوام کی نائنٹی کے لئے یہاں آئی ہیں۔ اگر آپ میرا مائیک نہیں بھی کھلوائیں گے تو میں اپنی بات آج مکمل کروں گی۔

جناب چیئر مین! میرا گزارش یہ ہے کہ خواتین کی ایک کمیٹی بنائی گئی اس میں اپوزیشن کی عورتوں کو بھی نائنٹی دی اور گورنمنٹ کی عورتوں کو بھی نائنٹی دی۔ جس طرح بچوں کی serial killing ہو رہی ہے اسی طرح عورتوں کی عزت کو تار تار کیا جا رہا ہے۔ راجہ بشارت

صاحب! آپ کو یہ بات ناگوار گزرے یا اچھی لگے، یہ ہمارے معاشرے کا استخرازا المیہ ہے اگر ہم خواتین یہاں بیٹھ کر ان کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے مسائل حل نہیں کر رہیں، آپ گورنمنٹ کی مشینری لے کر اتنی بھرپور تعداد میں یہاں بیٹھے ہیں مجھے اس چیز کا جواب چاہیے کہ جن خواتین کے ساتھ زیادتی ہوئی، جن کے ساتھ ظلم ہوا، آپ کی اس کمیٹی نے کچھ نہیں کیا، یہاں آپ کی منسٹرز بیٹھی ہیں، آپ کی پارلیمانی سیکرٹریز بیٹھی ہیں، سینڈنگ کمیٹی کی چیئر پرسن بیٹھی ہیں اور آپ خود اس وقت طاقت میں بیٹھے ہیں تو آپ کے توسط سے ان سے میری گزارش یہ ہے کہ یہ ان بچوں اور ان عورتوں کے لئے کیا کریں گے؟ جناب والا! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے اس issue پر بونے کا موقع دیا۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئر مین، تشریف رکھیں۔ آپ ان کو موقع دیں کہ وہ جواب دیں۔ جی راجہ صاحب! وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! مجھے محترمہ کا بہت احترام ہے۔ ہماری پرانی ساتھی ہیں۔ میں ان کا بہر لحاظ سے احترام کرتا ہوں لیکن مصیبت یہ ہے کہ یہ کبھی کبھی آتی ہیں تو جو معاملات گزر چکے ہوتے ہیں وہ پھر ان کو دوبارہ اٹھالیتی ہیں۔

جناب چیئر مین! انھوں نے پہلی بات یہ کی ہے کہ جو مزم میں نے trace کرنے کا کہا تھا تو انھوں نے فرمایا ہے کہ صرف ہم نے trace کئے ہیں۔ یہ ایک واقعہ کی بات کر رہے ہیں کہ باقی واقعات کا کیا ہوا۔ میں محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تحریک اتوانے کا نمبر 708 محرکین کی عدم موجودگی کی وجہ سے پیش نہیں ہو سکی اور یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ جس وقت تحریک اسمبلی میں دی جاتی ہے تو اس پر کافی وقت لگتا ہے۔ اسمبلی اس کو circulate کرتی ہے پھر تحریک چلنے کو جاتی ہے، چلنے سے ہم جواب لیتے ہیں، چلنے کے لوگوں کو یہاں بلا کر briefing لیتے ہیں لیکن جب وہ تحریک پیش ہوتی ہے تو معزز اراکین جنھوں نے وہ پیش کی ہوتی ہے وہ موجود ہی نہیں ہوتے۔ اب یہ تحریک جس کام میں حوالہ دیا ہے وہ 708 نمبر ہے جو محترمہ فرزانہ راجہ اور محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ نے پیش کی تھی۔ اب محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ موجود ہیں لیکن تحریک پیش ہونے سے پہلے ہی وہ موجود تھیں لیکن جس وقت یہ تحریک پیش ہوئی اس وقت موجود نہیں تھیں، باہر چلی گئیں تھیں اب

پھر تشریف لے آئی ہیں۔ وہ تحریک جناب چیئرمین نے dispose of کر دی تھی۔ اس میں میں نے جواب یہ دیا تھا کہ مرید کے کے تمام واقعات کے مزلان گرفتار ہو چکے ہیں اور ان کے مقدمات خصوصی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ میں نے categorically جواب دیا ہے۔ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ یہ غلط ہے کہ مرید کے میں ہونے والی وارداتوں میں مزلان گرفتار نہ ہونے ہیں۔ جتنے بھی واقعات رونما ہوئے ہیں تمام کے تمام مزلان گرفتار ہو کر جیل جا چکے ہیں۔ لہذا اگر محترمہ موجود ہوتیں تو میں جواب دیتا تو شاید آپ کو ضرورت بھی محسوس نہ ہوتی کہ آپ دوبارہ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ وضاحت چاہتیں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہاں پر کمیٹی کے حوالے سے کی گئی ہے تو میں محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہ موجودہ اجلاس شروع ہوا تو احسان اللہ کا صاحب نے اس کمیٹی سے متعلق بات کی تھی، جس کو ابھی آپ refer فرما رہی تھیں۔ اس وقت یہاں پر ایوان میں ہماری متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری موجود تھیں تو انہوں نے کہا تھا کہ چونکہ کمیٹی ہاؤس نے بنائی تھی اور ہاؤس کی کمیٹی کو جب تک کوئی business refer نہیں کیا جانے کا ہم suo moto کسی طرح اس پر ایکشن لے سکتے ہیں۔ میں نے اس وقت بھی گزارش کی تھی کہ اگر آپ جو اس کمیٹی کی ممبران خواتین ہیں، اگر آپ meet کرتی رہیں، اس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے رہے تو حکومت کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم حکومت کی طرف سے آپ کو پوری assistance دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں اب بھی آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کا رکن ہونے کے ناطے آپ جو بھی گورنمنٹ کی طرف سے assistance چاہیں گی ہم حاضر ہیں۔ آپ کسی بھی خاتون کا جائز مسئلہ حل کرنا چاہیں تو اس کے لئے ہمارا تعاون بالکل آپ کے ساتھ ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(معاہدہ سے متعلق قراردادیں)

قرارداد (جو پیش ہو چکی ہے)

نان گزیٹڈ کمپیوٹر ملازمین کو کمپیوٹر الاؤنس کی سہولت

(--- جاری)

جناب چیئرمین، اب غیر سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے ایک قرارداد زیر التواء ہے۔ یہ قرارداد چودھری اصف علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری محمد شوکت اور محترمہ زین النساء قریشی صاحبہ کی تھی۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر خزانہ صاحب! وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کی گئی تھی کہ نان گزیٹڈ کمپیوٹر ملازمین کو کمپیوٹر الاؤنس 750/- روپے ماہانہ کے حساب سے دینے کے فوری اقدامات کئے جائیں۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ حکومت پنجاب کے نوٹس میں کافی عرصے سے تھا اور اس کی صورت حال یہ ہے کہ 2001 میں وفاقی حکومت نے اور دو دیگر صوبائی حکومتوں نے اپنے ڈیٹا انٹری آپریٹرز کو تقریباً 500/- روپے سے کمپیوٹر الاؤنس بڑھا کر 750/- روپے کر دیا تھا۔ حکومت پنجاب 300/- روپے دیتی تھی تو حکومت پنجاب نے 300/- روپے سے بڑھا کر 450/- روپے کمپیوٹر الاؤنس کر دیا۔ اب حکومت پنجاب نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ اس disparity کو ختم کیا جائے۔ جس کے لئے فنڈس ڈیپارٹمنٹ نے اپنی concurrence دی ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے ان principles سے اتفاق کیا ہے۔ یہ معاملہ اور یہ disparity کچھ ہی روز میں address ہو جائے گی اور جو تفاوت باقی دو صوبائی حکومتوں میں وفاقی حکومت میں اور صوبہ پنجاب میں ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اس وجہ سے میں جناب کی وساطت سے معزز ممبرین کو اس بات کی استدعا کروں گا کہ وہ اس کو press نہ کریں اور kindly اس کو withdraw کر لیں کیونکہ already گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ issue ہے اور اس کا فیصلہ ہم کر چکے ہیں کہ یہ disparity remove کی جائے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! ہماری طرف سے یہ قرارداد پیش ہوئی تھی۔ منسٹر فنانس نے اس بارے میں جو مثبت بات کی ہے۔ میں اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کی اس یقین دہانی کے بعد کہ یہ 750/- روپے ملانے کی کمیونز الاؤنس کا فیصلہ چند روز کے اندر کر کے اس پر عملدرآمد شروع کرائیں گے تو ہم اپنی اس قرارداد کو واپس نہیں کرتے اور واپس لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، حکریہ۔ سوال یہ ہے کہ،

”محرکین وزیر خزانہ کے بیان کے بعد اس کو withdraw کرتے

ہیں۔“

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، یہ قرارداد withdraw ہوتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، یونٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میں نے اور میرے ساتھیوں نے ایک بل The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 پیش کیا تھا۔ جناب سپیکر نے 8۔ جون کو اس بات کے ساتھ اس کو pending کیا تھا کہ جناب وزیر مجھے بھی اور میرے ساتھیوں کو بلا لیں گے اور مشترکہ طور پر اس پر کوئی قانون سازی کی جانے گی۔ انھوں نے اس کے مندرجات سے پوری طرح اتفاق کا اظہار فرمایا تھا لیکن آج ساڑھے تین بیسے ہو گئے ہیں۔ اس کی مذہبی آگے کوئی بات ہوئی ہے۔ میں تو جناب وزیر صاحب کو اپنی میٹنگ میں بلانے سے رہا۔ میری تو یہ ہمت نہیں ہے اور وزیر صاحب نے ہمیں بلایا نہیں ہے تو ساڑھے تین ماہ گزر گئے ہیں۔ جناب لائسنس یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ اس بل کو The Punjab Office of the Ombudsman (Amendment) Bill 2004 ہے۔ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں جو بھی حکومت کی رائے ہو گی۔ اس کے مطابق ہم اس میں کوئی ترامیم اضافہ یا کمی کے لئے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے تاکہ یہ کمیٹیاں بھی فعال ہوں اور ان میں بھی کوئی کام ہو اور ان کو بھی کوئی بزنس ملے۔ وہ اپنی رپورٹ یہاں پیش کر دیں گی۔ حکومت کے

پاس اکثریت ہے، کمیٹی کے اندر بھی حکومت کے پاس اکثریت ہے۔ وہاں پر ان کی رائے کی ایک اہمیت ہوتی ہے اور ہم ہمیشہ reasonable بات سنتے بھی ہیں اور تعاون بھی کرتے ہیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے بھی درخواست کی ہے تو یہ مہربانی فرمائیں۔ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔ یہ بل ساڑھے تین ماہ سے pending پڑا ہوا ہے۔ یہ بڑا عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے متعلق ہے۔

جناب چیئر مین، آپ تشریف رکھیں ان سے جواب پوچھتے ہیں۔ جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! کل بھی محترم احسان اللہ و قاسم صاحب نے میرے ساتھ یہ بات کی تھی اور آج صبح بھی انہوں نے فرمایا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بل تقریباً پچھلے تین ساڑھے تین مہینے سے pending چلا آ رہا ہے اور trace ہی نہیں ہو رہا تھا تو کل میں نے ہی ان کی خدمت میں یہ گزارش کی تھی کہ آپ اس کو trace کروائیں اور بعد میں اس کو دیکھتے ہیں۔ انہوں نے پھر کل مجھے یہ بل trace کروا کر اس کی کاپی بھی دی اور جو گزشتہ اجلاس کی کارروائی تھی وہ بھی انہوں نے مجھے دکھائیں۔ اس میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ایسا اعتراض نہیں تھا اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ حکم فرمادیں کہ اس کو ایجنڈے پر لے آئیں۔ جس طرح ایجنڈے پر آنے کا تو ہم اس کو oppose نہیں کریں گے اور یہ کمیٹی کے پاس چلا جانے کا۔ آج اس طرح بغیر ایجنڈے کے اس کو take up کر کے کمیٹی کے سپرد نہیں کر سکیں گے لیکن اگر اس کو ایجنڈے پر لے آئیں یا ایجنڈے پر آ جانے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ یہ کمیٹی کے سپرد ہو جانے کا۔

قراردادیں (جو پیش کی جائیں گی)

جناب چیئر مین، ٹھیک ہے یہ ایجنڈے پر لے آئیں تو پھر فیصلہ کر لیں گے۔ پہلی قرارداد محترمہ مسبح کو کب ایڈووکیٹ پیش کریں گی۔

فیملی لاز آرڈیننس 1961 کی دفعہ 9 میں ترمیم

محترمہ مصباح کو کب ایڈووکیٹ، جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ
 ”یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور عداش کرتا ہے کہ وہ محترمہ جسٹس
 فخر النساء کوکمر لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ مورخہ 21-01-2004 رٹ پٹیشن نمبر
 10637/2003 کی روشنی میں فیملی لاز آرڈیننس 1961 کی دفعہ 9 میں ترمیم
 کرے تاکہ مطلقہ عورت عدت کی مدت کے علاوہ نابالغ بچوں کو فیڈ کرانے
 کی مدت تک اپنے ساتھ شوہر سے نان و نفقہ لینے کی مستحق ہو سکے۔“

جناب چیئر مین، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

”یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور عداش کرتا ہے کہ وہ محترمہ جسٹس
 فخر النساء کوکمر لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ مورخہ 21-01-2004 رٹ پٹیشن نمبر
 10637/2003 کی روشنی میں فیملی لاز آرڈیننس 1961 کی دفعہ 9 میں ترمیم
 کرے تاکہ مطلقہ عورت عدت کی مدت کے علاوہ نابالغ بچوں کو فیڈ کرانے
 کی مدت تک اپنے سابق شوہر سے نان و نفقہ لینے کی مستحق ہو سکے۔“

سید احسان اللہ وقاص، میں oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین، میرا خیال ہے کہ پہلے عمر ک تقریر کریں گے؟

سید احسان اللہ وقاص، میں نے تو ایک مختصر سی گزارش کرنی ہے۔ قرارداد کے بقیہ حصے سے
 مجھے اتعلق ہے لیکن اس میں یہ جو کہا گیا ہے کہ نابالغ بچوں کو فیڈ کرانے کی مدت تک اپنے
 سابق شوہر سے نان و نفقہ لینے کی مستحق ہو سکے۔ ”اگر وہ اپنے نابالغ بچوں کو فیڈ کروانے تو“
 اگر فیڈ نہ کروانے تو پھر تو یہ بات نہیں بنتی۔ یہ بھی ساتھ شرط رکھیں کہ ”اگر وہ فیڈ کروانے“ تو
 پھر مجھے قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی، محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق، جناب چیئر مین! اس میں 'میں' سمجھتی ہوں کہ Opposition for the sake of opposition ہی ہوتی چلتی ہے۔ اہمٹی تحریک ہے۔ سورۃ بقرہ میں بھی واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، آیت مجھے یاد نہیں اگر ترجمے کے ساتھ پڑھیں تو اس میں بڑی واضح طور پر تحریر ہے کہ وہ عورت جو نابالغ بچوں کو دودھ پلاتی ہے، عورت چاہے وہ لائق یا نہ ہو یا وہ علیحدہ ہو تو وہ شوہر ننان و نفقہ کا حق ادا کرے۔ یہ اس کے اوپر لازم ہے۔ میں چاہوں گی کہ یہ ایک اہمٹی قرارداد ہے، اس کو سنٹرل گورنمنٹ کو ضرور take up کرنی چلتی ہے اور اس کے اوپر فیصلہ کرنا چلتی ہے۔

جناب چیئر مین، شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

”یہ ایوان وفاقی حکومت سے پر زور عمارت کرتا ہے کہ وہ محترمہ جسٹس فخر النساء بھوکھر لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ مورخہ 21-01-2004 رٹ پٹیشن نمبر 10637/2003 کی روشنی میں فحشی لاز آرڈیننس 1961 کی دفعہ 9 میں ترمیم کرے تاکہ مطلقہ عورت عدت کی مدت کے علاوہ نابالغ بچوں کو فیڈ کرانے کی مدت تک اپنے سابق شوہر سے ننان و نفقہ لینے کی مستحق ہو سکے۔“

(قرارداد متعلقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئر مین، اب دوسری قرارداد تنویر اشرف کانڑہ صاحب کی ہے۔

سرکاری محکموں میں ون ونڈو آپریشن کا آغاز

جناب تنویر اشرف کانڑہ، جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ، ”اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت، صوبہ پنجاب کے ایسے سرکاری محکموں میں جن میں بیلک ڈیننگ ہوتی ہے، عوام کے مسائل کے حل کے لئے ون ونڈو آپریشن فی الفور شروع کرے۔“

جناب چیئرمین، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

”اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت، صوبہ پنجاب کے ایسے سرکاری محکموں میں جن میں پبلک ڈیننگ ہوتی ہے، عوام کے مسائل کے حل کے لئے ون ونڈو آپریشن فی الفور شروع کرے۔“

ڈاکٹر سید وسیم اختر، I oppose it جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی تخصیص اس قسم کی کرنی مشکل ہے کہ کس محکمے کے اندر پبلک ڈیننگ ہوتی ہے اور کس محکمے کے اندر نہیں ہوتی۔ پنجاب کے کم و بیش ہر محکمے کے اندر پبلک ڈیننگ ہوتی ہے۔ یہ سارے محکمے پبلک سے related ہیں۔ اس میں اصل خرابی یہ ہے کہ مسائل کی درخواستیں اور ملازمین کی اگر کوئی مشکل ہے تو درخواست آجاتی ہے اور اگر وہ چار پانچ افسران کے پاس جانی ہے، چار پانچ اہلکاران کے پاس جانی ہے تو ہر اہلکار اس کو دبا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مسائل مسلسل چکر لگاتا ہے اور پھر مجبور ہو کر اگر اس کا کام نہیں بنتا تو وہ پھر دوسرے طریقے اختیار کرتا ہے۔ اس طرح محکمے عوام کو اور سرکاری ملازمین کو exploit کرتے ہیں۔ میرا تعلق بہاولپور سے ہے۔ اسی طرح آپ دیکھیں کہ لاہور کے لوگ تو بار بار سول سیکرٹریٹ کے چکر لگا سکتے ہیں لیکن دور دراز کے لوگ اور سرکاری ملازمین اگر سول سیکرٹریٹ میں کوئی کام پڑتا ہے تو وہ دو تین روز کی بھیجی لے کر آتے ہیں تو بعض اوقات چتا چلتا ہے کہ افسر محترم دور سے پر گئے ہوتے ہیں۔ وہ بیچارہ دو تین روز یہاں پر رہتا ہے اور بارہ پندرہ سو روپیہ خرچ کرنے کے بعد واپس چلا جاتا ہے اور اس کا کام نہیں ہوتا۔ پھر وہ مہینے دو مہینے کے بعد اپنی مصروفیت میں سے قائم نکال کر آتا ہے اور پھر اس کو یہاں سے یہی جواب ملتا ہے۔ ultimately یہ ہے کہ وہ پریشان ہو کر کام کرنے کا بیچھا مہموڑ دیتا ہے۔

میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ S&G.A.D نے files کی movement کے لئے باقاعدہ رہنما اصول دیئے ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ ترتیب دی ہوئی ہے کہ اگر یہ کائل ڈومیسائل کے لئے move ہوتی ہے تو کس کس افسر اور کس کس اہلکار کے پاس جانے گی اور یہ کتنی ذیروں پر رہے گی؟ وزیر قانون صاحب اس کو سن نہیں رہے ہیں، وہ کپ شپ میں

گئے ہونے ہیں۔ یہ بہت اہم بات ہے۔۔۔

جناب چیئر مین، لاہ منسٹر صاحب! آپ مہربانی کریں اور سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئر مین! files کی movement کے اندر دقت ہے جس کے لئے محکمہ S&G.A.D کے رہنما اصول موجود ہیں۔ اس سلسلے میں 'میں وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ان rules پر عملدرآمد کروایا جائے کہ اگر کسی ٹرک کی table پر کسی سپرنٹنڈنٹ کی table پر کسی ایس ڈی او یا ایکسین یا کسی بھی اہلکار کی table پر کوئی فائل آتی ہے تو وہ جو S&G.A.D کے رہنما اصول ہیں کہ وہ file وہاں پر کتنا عرصہ رہے گی؟ اس کی limitation کیا ہے۔ اس کو ensure کروائیں۔ اگر اس table پر فائل تین دن رہنی ہے اور وہ تین مہینے تک file وہاں پڑی رہے تو اس کی کوئی checking کا سسٹم بنایا جائے، کوئی ایسا طریق کار وضع کیا جائے جس کے نتیجے میں یہ چیز check ہو اور اگر کسی اہلکار کے پاس requisite time کے علاوہ file پڑی رہے تو اس اہلکار کی explanation ہو، اس کو سزا دی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سول سیکرٹریٹ کے اندر پورے پنجاب کے لوگ آکر پریٹن ہوتے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کہ عوام کی طرف سے کوئی درخواست by post آنے یا کسی سرکاری اہلکار کی طرف سے اپنے کسی grievance کے لئے rectification کے لئے کوئی by post درخواست آجانے تو timely اس کا جواب بھی اس کو پہنچے۔ ہم اگر عوام کے مسائل کے لئے کوئی فائل سول سیکرٹریٹ کے اندر کسی افسر کے حوالے کرتے ہیں تو بارہا یہ تجربہ ہوا ہے کہ جب ہم ایک ماہ ڈیڑھ ماہ کے بعد سیشن یا کسی وجہ سے لاہور آتے ہیں تو ہم چٹا کرتے ہیں تو میں آپ کو پورے یقین سے کہتا ہوں کہ 60,70 فیصد cases کے اندر files وہیں پڑی ہوتی ہیں۔ وہ آگے ہی نہیں کرتے جب تک آپ خود اس پر کوئی order کروا کر اس کو اگلی table پر چھوڑ کر نہیں آتے۔ 25,30 فیصد case کے اندر اس فائل کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ فائل کہاں پر گئی ہے؟ جناب والا! عوام کی ان مشکلات کے حل کے لئے تجاویز اور اقدامات اور روز بھی موجود ہیں۔ میری گزارش ہے کہ محکمے کو rules implement کروانا چاہئیں۔ اس حوالے سے میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ قرار داد میں یہ چیز شامل کر لی جائے کہ ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کے

رہنا اصولوں پر عملدرآمد کروایا جانے تو پھر میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل اینڈ منسٹریشن، جناب چیئر مین! ایسے دفاتر جن میں public dealing ہوتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں پر ون ونڈو آپریشن ضروری ہے۔ لہذا حکومت مذکورہ قرارداد کی تائید کرتی ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں تمام محکموں سے عداوتات منگوائی ہیں۔ مذکورہ قرارداد منظور ہونے کی صورت میں ون ونڈو آپریشن شروع کرنے کے لئے تفصیلی ہدایات تمام محکموں کو جہاں ضروری ہو جاری کر دی جائیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئر مین! اس بات کی سارا اہواں تائید کرتا ہے کہ یہ مشکلات موجود ہیں کہ file کو میز پر رکھ کر ابکار بنیے جاتے ہیں اس کے نتیجے میں سالوں کو exploit اور ذلیل کرتے ہیں اور ان سے پیسے بھی وصول کرتے ہیں۔ ایسا ہر محکمہ میں ہو رہا ہے۔ میں نے اتنی اہم قرارداد ہمیش کی ہے مگر اس کا گول مول سا جواب انہوں نے پڑھ دیا ہے۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ حکومت کی طرف سے 'وزیر قانون کی طرف سے باقاعدہ کوئی جواب آنا چاہیے' کوئی یقین دہانی آئی چاہیے کہ files کی movement کے لئے ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کے رہنا اصولوں کو جس کھلتے یا ان کو جس قبر میں دفن کیا گیا ہے باہر نکالا جانے کا اور اس کو operate کیا جانے گا۔

جناب چیئر مین، راجہ صاحب! اس پر آپ اپنی policy statement دیں کہ اس بارے میں کیا کسنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! اصل میں قرارداد یہ تھی کہ جن جن محکمہ جات میں public dealing ہوتی ہے وہاں پر ون ونڈو آپریشن شروع کیا جانے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا محکمے کی طرف سے جواب یہی ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جہاں پر public dealing ہوتی ہے 'جہاں جہاں ضروری ہو اور جس جس محکمے میں شروع ہوا وہاں پر ون ونڈو آپریشن شروع کیا جانے کا لیکن جن نکات کا ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ پر حقیقت ہیں کہ محکمہ جات میں ضرور کوئی اس قسم کا طریق کار ہونا چاہیے کہ جہاں پر

files کی movement پر ایک وقت مقرر کر دیا جائے۔ اگر کسی صاحب کے پاس file جاتی ہے تو اس کے لئے time limit ہونی چاہیے کہ اتنی دیر کے بعد ان صاحب نے file نکالنی ہے۔

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان عصر سنائی دی)

جناب چیئر مین، جی راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے جو باتیں کی ہیں وہ بہت اچھی تھیں۔ اب ہمارے دفاتر میں مجاز افسران نے check رکھا ہوا ہے اور time limit بھی نوٹ کرتے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ میرے ساتھ بیٹھیں۔ جب فائل کسی دفتر میں جاتی ہے اور اس پر ایک مہر لگانا جاتی ہے اور کھا جاتا ہے کہ فائل فائل مل صاحب کو کس دن اور کس وقت گئی۔ لہذا اس سے توڑا سا check and balance کا ایک سسٹم وجود میں آیا ہے لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک اچھی تجویز ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو مزید بہتر کریں گے۔

جناب چیئر مین، اس کو dispose of کر دیں یا pending کر دیں۔ اس کا فیصلہ تو کرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ تو mover ہی بتا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جو تجویز دی ہے میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس system کو بہتر جانے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئر مین، ڈاکٹر صاحب! آپ کی تجاویز اس میں نہیں آسکتیں چونکہ یہی محرک کی بھی تجاویز ہیں۔ جی، کاٹھ صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب تنویر اشرف کاٹھ، شکریہ جناب چیئر مین! ڈاکٹر صاحب نے جو تجاویز دی ہیں اس سلسلے میں وہ اپنی دوسری قرارداد لاسکتے ہیں۔ جو میری تجویز ہے اس پر وزیر صاحب نے اتفاق رائے کیا ہے میری استدعا ہے کہ ایوان کے وسیع تر مصلح کی خاطر تمام سرکاری دفاتر میں public dealing کا لون ونڈو آپریشن شروع کروایا جائے اور میری قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔
 اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت، صوبہ پنجاب کے ایسے سرکاری
 محکموں میں، جن میں public dealing ہوتی ہے، عوام کے مسائل سے
 مل کے لئے ون ونڈو آپریشن فی الفور شروع کرے۔
 (قرار داد منظور ہوئی)

کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل
 کرنے کے اعلان پر خراج تحسین

جناب چیئرمین، اگلی قرار داد ڈاکٹر سامیہ امجد کی ہے۔ جی!
 آوازیں، شعر سنائیں۔

جناب چیئرمین، شعر بعد میں سنائیں گی۔ جی! ڈاکٹر صاحبہ!
 ڈاکٹر سامیہ امجد،

"یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کو کنٹریکٹ پر کام کرنے والے
 ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"
 جناب چیئرمین، یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ۔

"یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کو کنٹریکٹ پر کام کرنے والے
 ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"
 محترمہ مباحثہ، میں اسے oppose کرتی ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! I oppose it

جناب چیئرمین، جی! محترمہ فرمائیں!

محترمہ صبا صادق، جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتی ہوں کہ contract پر صرف ڈاکٹرز ہی نہیں ہیں، contract پر لکچرارز بھی ہیں، انجینئرز بھی ہیں اور اساتذہ بھی ہیں ان تمام لوگوں کو contract کی صف میں سے نکال کر ان سب کو مستقل کر کے پھر خراج تحسین پیش کیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! یہ جو فوشلڈی pattern ہے۔ میں اس کے خلاف ہوں۔ ایک اعلان ہو گیا تو اس پر یہاں کافی تحسین کے ڈھونگ رہ جانے لگے۔ جناب چیئرمین، یہ ہر ممبر کا حق ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! براہ مہربانی میری بات سنیں۔ ہمارے گورنمنٹ ہجڑ کی "سین" وزیر اعلیٰ پر آ کر رکھتی ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

انہوں نے اعلان کیا ہے۔ ڈاکٹروں میں اس وقت جو تشویش پائی جاتی ہے میں چونکہ ڈاکٹر ہوں اور مختلف علاقوں سے ڈاکٹروں کی طرف سے مختلف باتیں آتی ہیں ڈاکٹروں کی طرف سے نیلی فون بھی آتے ہیں کہ جناب! یہ اعلان ہو گیا ہے مگر یہ ہوا کے اندر ہے، ہم یہاں پر خراج تحسین تو پیش کر رہے ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ فیڈ میں اس پر عملدرآمد درکار ہے اور اس قسم کی قراردادیں پیش کر کے نمبر بنانے کی پالیسی ہے میں اس کے مخالف ہوں۔ اصل چیز یہ ہے کہ جو اعلان کیا گیا ہے اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہیے اور ڈاکٹرز جو ڈاکٹر contract پر ہیں وہ مستقبل بھی ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین، جی وزیر صحت صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ اس میں کسی کی تعریف کی گئی ہے۔ یہ ایک positive step ہے۔ ساری دنیا یہ کہتی ہے کہ contract based employment کو ناپسند ہے۔ پہلی دفعہ اس حکومت کے وزیر اعلیٰ نے فیصد کیا کہ ڈاکٹروں کی recruitment جب بھی صحت کی بحث ہوتی ہے تو یہ بات ہوتی ہے کہ ڈاکٹرز دیسی علاقوں میں نہیں جاتے۔

بھونے قصبوں میں نہیں جاتے، بی۔ ایچ۔ یو میں نہیں جاتے، ایوزیشن بھی یہی کہتی ہے اور ٹرینری انجینئر بھی یہی کہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی نے ایک calculated فیصلہ کیا کہ ڈاکٹرز کو attract کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ ان کو regular employment structure دیا جائے۔ میرے خیال میں یہ تو ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ اصل میں اس قرارداد کی wording یہ ہے کہ یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کو contract پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اس اعلان پر خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں یہ تمام قراردادیں جو آج پیش کی گئی ہیں ان کی اپنی اہمیت ہے لیکن میرے خیال میں یہ ایک انتہائی فیصلہ ہے اور اس فیصلے پر پورا پاکستان اور پورا پنجاب اور ہمیں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ باقی صوبے بھی consider کر رہے ہیں کہ ڈاکٹرز کو دیہی علاقوں میں پہنچانے کے لئے ان کا contractual system regular کرنا پڑے گا۔ وہ تو اس کی تہنید کرنا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! اس قرارداد میں اعلان کی حد تک خراج تحسین پیش کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ باقاعدہ اس کا اعلان کیا جائے کہ اس تاریخ سے ڈاکٹرز صاحبان جو contract basis پر تعینات تھے وہ مستقل کر دیئے گئے ہیں۔ اس اقدام پر ہم خراج تحسین کرتے ہیں ورنہ یہ غلطی عملی اعلانوں کا تو کوئی کامدہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب چیئرمین! یہ اعلان بڑا اچھا ہے لیکن اس پر خراج تحسین اس وقت پیش کریں جب on ground کوئی کام ہو جائے اور اس کی implementation ہو پھر تو بخا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا اعلان کیا ہے اور۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی 'راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! یہ ایک قرارداد تھی اور اس پر صرف وہی دوست بول سکتے تھے جنہوں نے اس کو oppose کیا ہو۔ صرف محترمہ صبا صادق اور ڈاکٹر وسیم صاحب نے oppose کیا تھا باقی دوستوں نے اس کو oppose نہیں کیا تھا۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب چیئرمین! this is on record میں نے خود oppose کیا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ بات ٹھیک ہے لیکن سوال تو آپ وہی کر رہے ہیں کہ وزیر صحت ان کو کب تک confirm کر دیں گے؟

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب چیئرمین! یہ صرف اعلان کیا گیا ہے جبکہ جو summary تیار کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے contract میں دو سال کی جگہ پانچ سال کی extension کی جائے۔ اصل سے وہی ہے یہ پہلی دفعہ کوئی کام نہیں ہو رہا۔ 1980 میں بھی contract پر دو ہزار ڈاکٹرز کو میں نواز شریف نے مسئلہ کیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی 'محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کی خدمت میں گوش گزار کر دوں کہ ہم نے already ڈاکٹرز کو relief دیا ہوا ہے کہ پانچ سال کا ہی contract ہوتا ہے۔ ان کی لاپٹی اتنی زیادہ ہے کہ انہیں پتا نہیں ہے کہ جو بھی دیہات میں ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جو تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں یا ڈی ایچ کیو even کہ Teaching Hospital میں کام کر رہے ہیں وہ پانچ سال کے contract پر ہی ہیں اور سابقہ حکومت کی طرح کنٹریکٹ پر نہیں کام کر رہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب چیئرمین! میں اس کے حق میں ہی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی 'و قاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! میں اس قرارداد کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہوں اگر محترمہ اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ جب اس پر عمل درآمد ہوگا تو پھر یہ قرارداد دوبارہ پیش نہ کر دیں کہ اس پر بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ یقین دہانی کروادیں کیونکہ ان کا مستقل کام ہی خراج تحسین کی قراردادیں پیش کرنا ہے۔ اگر اس پر یقین دہانی کروائیں کہ عمل درآمد کے موقع پر دوبارہ خراج تحسین کی قرارداد پیش نہیں کریں گے تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

"یہ ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کو contract پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت سے صرف اسٹاپو پھنا چاہتا ہوں کہ وہ پنجاب کی پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ ہیں جبکہ۔۔۔

جناب چیئرمین، وہ ہماری اوز آپ سب کی بہن ہیں۔ تشریف رکھیں جی۔ اگلی قرارداد محترمہ قہینہ نوید صاحبہ کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محترمہ فرزادہ راجہ صاحبہ کی ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ قرارداد بھی dispose of کی جاتی ہے۔

عام بحث

تعلیمی پالیسی پر بحث

جناب چیئرمین، اب ہم تحریک زیر قاعدہ 234 لیتے ہیں۔ پہلی تحریک جناب محمد وقاص، محترمہ طاہرہ منیر، چودھری محمد شوکت اور جناب ارشد محمود بگو صاحبہ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں گے۔

محترمہ طاہرہ منیر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

"That the policy of the Government in the Education Department vis-a-vis autonomous status granted to various Government educational institutions in the Province and its implications, be discussed."

جناب چیئرمین، یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

"That the policy of the Government in the Education Department vis-a-vis autonomous status granted to various Government educational institutions in the Province and its implications, be discussed."

میں محرک کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث کا آغاز کرے اور دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کی چٹیں بھجوادیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! اس میں میرا نام بھی تھا لیکن ٹیکنیکی میرا نام نہیں آ سکا کیونکہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین، ایجوکیشن پر سیر حاصل بحث ہوتی ہے اور کسینی جادی گئی ہے تو ایوان سے راتے لے لیتے ہیں کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔
وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر سرا

جناب چیئرمین، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! آپ کا کہنا صحیح ہے اگر محترمہ چاہیں تو میں انہیں تمام پالیسی کے بارے میں brief کر سکتا ہوں کہ autonomous institutions کیوں بنائے جاتے ہیں؟ ویسے آپ کا کہنا درست ہے کہ ہمیشہ اس ایوان میں ایجوکیشن کے حوالے سے بحث ہوتی ہے تو اگر آپ چاہیں تو کسی اور موقع پر ہم دوبارہ separately اس کو take up کر لیں گے۔

جناب چیئرمین، جی محترم! ہم اس کو separately take up کر لیں گے۔ ویسے ایجوکیشن پر بہت بحث ہو چکی ہے۔ جی محترم طاہرہ منیر صاحبہ!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! مجھے دو منٹ بات کر لینے دیجئیے۔

جناب چیئرمین، جی وقاص صاحبہ! فرمائیں۔

وزیر تعلیم، جناب چیئرمین! اس میں محترم احسان اللہ وقاص صاحب کا نام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ان کو سن لیتے ہیں شاید وہ ابھی بات کہہ دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! آپ ریکارڈ نکلا کر دیکھیں تو اس میں میرا نام شامل ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی، ہم آپ کی بات پر یقین کرتے ہیں۔ آپ بات کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! اس میں مختصر بات یہ ہے کہ حکومت نے مختلف ادارے

autonomous قرار دے کر status جب دیا ہے تو اس کے نتیجے میں فیسوں میں ہوشربا اضافہ

ہو گیا ہے۔ میں صرف گورنمنٹ کالج لاہور کی ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور مجھے فکر

ہے کہ میں بھی اس کالج میں پڑھا ہوں۔ گورنمنٹ کالج ایسا تھا کہ یہ پورے پنجاب کے ٹیلنٹ کو

attract کرتا تھا۔ خواہ ذریعہ غازی خان میں کوئی ہو یا کسی اور جگہ پر ہو تو جو ذہین طالب علم ہوتے

تھے وہ یہاں آ کر داخلہ لیتے تھے اب autonomous ہونے کی وجہ سے فیسوں میں اتنا زیادہ اضافہ

ہو گیا ہے کہ جس کے نتیجے میں صرف ذہانت نہیں چلنے بلکہ اس کے ساتھ پیسا چلنے۔ ذہانت کے

ساتھ پیسا بڑی مقدار میں ہو گا تو پھر ہی داخلہ ہو گا اور ذہانت چھٹے چلے گئی ہے اور پیسا آگے آ گیا

ہے تو ہم وزیر موصوف سے صرف یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ جو ادارے autonomous کئے

گئے ہیں ان پر اس بات پر بھی نظر رکھیں کہ عام لوگوں پر financial بوجھ بہت زیادہ نہ پڑے۔ یہ

ادارے اپنی مرضی سے فیسیں جتنی چاہیں بڑھا دیتے ہیں تو اس کا اختیار انہیں نہ دیا جائے اور اس

کو کنٹرول کریں تاکہ عام talented بچے تعلیم حاصل کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ وقاص صاحبہ! جی، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، شکر یہ۔ جناب چیئرمین! فیصوں میں اتنا زیادہ اہلا ہو چکا ہے کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ پنجاب کے 50 فیصد لوگ غریب ہیں تو غریب گھروں کے بچوں کو ایک طرح سے اس حق سے محروم کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اعلیٰ اداروں میں تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب یقین دہانی کروائیں گے اور اس کا فیصد بھی کریں گے اور اس ایوان کو بھی بتائیں گے۔

محترمہ طاہرہ منیر، جناب چیئرمین! اب ایک نیا کام بہل رہا ہے یہ شروع ہوا ہے کہ انہوں نے انٹری ٹیسٹ بھی شروع کر دیا ہے۔ اس میں بہر حال یہ ہے کہ خاص طور پر فیصوں کے بارے میں حکومت کی پالیسی ایسی ہونی چاہیے کہ کم از کم عام بچے بھی تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب چیئرمین، شکر یہ، کیا آپ اس کو واپس لیتی ہیں؟ وزیر تعلیم کی یقین دہانی کرانے کے بعد۔ وزیر صاحب! آپ ان کو یقین دہانی کرا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! وہ تو dispose of ہو چکا ہے میں جناب کی خدمت میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ کل سیکرٹری صاحب نے حکم فرمایا تھا کہ فیصل آباد سے متعلق ایک انپیکشن رپورٹ دینی تھی۔

جناب چیئرمین، وہ آپ اس کے بعد فرمائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! بس اتنا جانتا تھا کہ وہ ہم نے lay کر دی ہے۔

آئیے کی قلت پر بحث

جناب چیئرمین، شکر یہ! اگلی تحریک سید احسان اللہ و قاسم صاحب کی ہے۔ جی! احسان اللہ و قاسم

صاحب!

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move

"That the policy of the Government regarding shortage of "Atta", regulation of its supply by flour mills, control of its supply and discouraging its blackmarketing in the Province of the Punjab, be discussed."

MR CHAIRMAN: the motion moved is,

"That the policy of the Government regarding shortage of "Atta", regulation of its supply by flour mills, control of its supply and discouraging its blackmarketing in the Province of the Punjab, be discussed."

چونکہ وزیر خوراک تشریف نہیں رکھتے

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر ایمر اس کو pending کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین، اس کو pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹ (جو ایوان میں پیش کی گئی)

فیصل آباد سے متعلقہ انسپکشن رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں فیصل آباد سے متعلقہ انسپکشن رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، رپورٹ پیش ہوئی۔ اب اجلاس کل مورخہ 22-ستمبر 2004 بروز صبح 10.00 بجے

تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 22 - ستمبر 2004

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (تکربات تحفظ ماحولیات و زراعت)
 - (i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
 - (ii) غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
- 3 - سرکاری کارروائی

بحث

خصوصی تعلیم پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

بدھ، 22 - ستمبر 2004

(یوم الاربعاء، 6 - شبان العظم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں بوقت 11 بجے دن

زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین فزاری منظر ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمن نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

فَإِنَّ تَذَاهِبُونَ ۝ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ

يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

سورة التکویر آیات، 26، 27، 29

سو تم لوگ کدھر جا رہے ہو، بس یہ تو ایک نصیحت نامہ ہے دنیا جہنم والوں کے لئے ہے (یعنی) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بغیر اس کے چاہ بھی نہیں سکتے کہ پروردگار عالم چاہ

وما علینا الالبلاغہ

۷۰

سوالات (مکرمات تحفظ ماحولیات اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر مکرمات تحفظ ماحولیات اور ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 1255

فیصل آباد اربن ویگنوں میں اوور لوڈنگ

اور خواتین کے لئے مختص سیٹوں کا مسئلہ

*1255، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی اربن ویگنوں میں اوور لوڈنگ بہت زیادہ ہے لوگوں کو ہمیز بکریوں کی طرح ویگن میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ جس سے خواتین سواروں کو بڑی دقت پوری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ویگنوں میں 6.5 سیٹیں خواتین کے لئے مختص ہیں لیکن ان سیٹوں پر بھی مرد حضرات کو بٹھایا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت خواتین سیٹوں پر مرد سواروں کو بٹھانے پر پابندی لگانے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو وجہ کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ لیکن اگر اس بارے میں کوئی شکایت موصول ہو تو ٹریفک پولیس اور دفتر ہذا میں تعینات ایم۔ ایم۔ پی۔ آئی ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ اس شکایت کے ازالے کے لئے میسرز بشیر سنز اور میسرز فخر میٹرو نے Franchise بسیں شہر کے مختلف روٹوں پر چلائی شروع کی ہیں۔ جس میں خواتین کے لئے علیحدہ نشستیں

خصوص میں اور مسافروں کے سفر کرنے میں کافی بہتری آئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ویکنوں میں چند نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کر رکھی ہیں۔ لیکن اگر ان نشستوں پر مرد حضرات کو بٹھانے کے بارے میں شکایت موصول ہو تو ٹریفک پولیس اور دفتر بڈا میں تعینات ایم۔ ایم۔ پی۔ آئی عہدہ ویکن کے خلاف تلابی کارروائی عمل میں لانے کے علاوہ ان کو سختی سے ہدایت کرتے ہیں کہ عورتوں کی مخصوص نشستوں پر مرد حضرات کو ہرگز نہ بٹھائیں۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) اور (ب) میں وضاحت کی گئی ہے۔ علاوہ انہیں شہر میں چلنے والی ویکنوں کی جگہ Franchise بسیں یعنی شروع ہو گئی ہیں۔ جن میں خواتین کے لئے علیحدہ نشستیں مخصوص ہیں۔ جس کی وجہ سے خواتین کو خاطر خواہ سفری سہولت میسر ہے۔ آہستہ آہستہ باقی روٹوں پر بھی Franchise بسیں چلانا شروع ہو جائیں گی۔ جس سے خواتین کو مزید سہولت میسر آنے گی۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ جو جز (ج) میں دیا گیا ہے تو باقی ماندہ روٹوں پر کب تک فرنیچر بسیں چلائی جائیں گی؟ اس میں کوئی time frame دے دیں کہ یہ کب تک وہاں فرنیچر بسیں چلا دیں گے تاکہ مسافروں اور خصوصاً خواتین کو ہونے والی پریشانی کا سد کار کیا جا سکے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ، شکریہ! جناب سیکرٹری جب یہ سوال دیا گیا تھا تو اس کے بعد کافی حد تک روٹس فرنیچر کر دینے لگے ہیں اور فیصل آباد میں دو کمپنیاں بڑی کامیابی کے ساتھ فرنیچر روٹس پر بسیں چلا رہی ہیں۔ شہر کے اندر باقی routes پر اگر وہ درخواست دیں گے تو وہ روٹس بھی انہیں دے دینے جائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرے محترم بھائی راجہ بشارت صاحب کے متعلق آج اخبار میں خبر ہے کہ ان کی گاڑی ان کے گھر سے چوری ہو گئی۔ یہ ماشاء اللہ ہوم منسٹر ہیں، لاء منسٹر ہیں۔ یہ پنجاب میں ہمارے بھی custodian ہیں۔ یہ نہایت دکھ کی بات ہے ہم اعداد ہمدردی کریں یا اعداد افسوس کریں یا کہیں کہ bad governance ہے کہ اگر وزیر داخلہ اور وزیر قانون کی گاڑی یا مائل محفوظ نہیں ہے تو ہمارا کیا حال ہو گا؟ آپ دیکھیں کہ کل سارا شہر سیل کر دیا گیا تو اس کے باوجود ابھی تک پیش رفت نہیں ہوئی۔ راجہ صاحب سے ہم اعداد ہمدردی کرتے ہیں اور ان سے میری درخواست ہے کہ اگر ان کی گاڑی نہ برآمد ہوئی تو اس سے دوسرے لوگوں کو کیا message convey ہو گا؟

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! ہم رانا آفتاب خان صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے جس طرح اعداد ہمدردی کیا لیکن مجھے لگتا ہے یہ اپوزیشن کی سازش ہے۔۔۔ (قہقہے) تو میری گزارش یہ ہے کہ ہربانی کر کے ریکوری ادھر سے کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں رانا آفتاب صاحب کا دلی طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے ان جذبات کا اعداد کیا۔ میں اس لحاظ سے بھی مشکور ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کے ساتھ اپنے concern کا اعداد کیا اور وہ عموماً کرتے رہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان اداروں کا یہی ایک کام ہے کہ یہاں پر ہم لاء اینڈ آرڈر ہو یا صوبے میں کوئی بھی صورت حال ہو، چاہے governance یا ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ہو، ہم بات کرتے رہتے ہیں اس لئے میں مشکور ہوں کہ وہ اس میں ایک بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے تو چونکہ آج کل میں نے جی۔ او۔ آر میں رہائش شفٹ کر لی ہے تو میرے پرانے گھر کے باہر سے واقفیت گاڑی کا یہ واقعہ ہوا ہے اور جہاں تک شہر کو سیل کرنے کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے رانا صاحب کو پولیس کے کردار کی

تعریف کرنی چاہیے کہ انہوں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے جو بھی administrative measures لے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب کا کہنا بالکل درست ہے کہ یہ پولیس کے لئے ایک چیلنج ہے اور پولیس کی کارکردگی کے لئے ایک چیلنج ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف کسی وزیر، کسی مشیر، کسی حکومتی عہدیدار بلکہ کسی عام آدمی کے ساتھ بھی کوئی واقعہ ہو تو وہ پولیس کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور پولیس کو اس کیس کو work out کرنا چاہیے۔ میں اپنے بھائی کا منگور ہوں کہ انہوں نے concern show کیا اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعلق پولیس اس کیس کو بہتر طور پر نپٹانے کی اور انشاء اللہ تعلق ریکوری بھی ہوگی۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر امیرا ضمنی سوال ہے۔ اس سوال کے اندر تھا کہ "over loading" ہوتی ہے اور مسافروں کو ویگنوں کے اندر بھیز بکریوں کی طرح گھسا دیا جاتا ہے۔"

جواب میں ہے کہ

"ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوتی"

شکایت تو موصول نہیں ہوتی اس کی وجہ ہے کہ ویگن ملاکن اور ٹریک پولیس کی آہن میں جلی بھکت ہوتی ہے۔ بھتہ مقرر ہوتا ہے نیچے سے اوپر تک سارا سلسلہ چلتا ہے۔ بلڈ ایوان کے اندر بھی یہ باتیں آتی ہیں اور ہم خود اس کے چشم دید گواہ ہیں کہ پولیس اس میں کوئی کارروائی نہیں کرتی۔ ہاں! کارروائی تب کرتی ہے جب کوئی ویگن مالک انہیں منتقلی بھتہ نہ دے تو پولیس اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور بھتہ وصول کر کے خاموش ہو جاتی ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو درست کرنے کے لئے کوئی نیا سسٹم رائج کرنا چاہیے۔ اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے منتخب نمائندے اور صوبائی و قومی اسمبلی کے نمائندوں کو بھی assign کیا جانے کہ ان کی رپورٹ پر بھی کوئی معیار درج ہو، کارروائی ہو اور کوئی فیصد ہو، ورنہ یہ پولیس اور ویگن ملاکن اسی طرح عوام کا استحصال کرتے رہیں گے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ over loading کو روکنے میں جب یہ سسٹم ناکام ہے تو اس کو درست کرنے کے لئے حکومت کے پاس کیا تجاویز ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! سوال فیصل آباد کی حد تک کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر وسیم جس بات کا ذکر کر رہے ہیں آگے آ کر اس پر احسن اللہ وقاص صاحب نے سوال دیا ہے۔ میں تفصیل سے اس کا جواب دوں گا لیکن فیصل آباد کی حد تک میرے بجائے اعجاز صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کا میں پہلے جواب دے چکا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! فیصل آباد کے متعلق ہی پوچھ لیتے ہیں وزیر موصوف صرف یہ بتادیں کہ فریجنٹاز دینے سے پہلے وہاں فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سسٹم کام کر رہا تھا اور پورے شہر میں ویگنیں چلتی تھیں۔ اب وہ ساری ویگنیں بند کی ہوئی ہیں جن پر لوگوں کا ذریعہ معاش تھا۔ یہ فریجنٹاز صرف مخصوص لوگوں کو دے رہے ہیں۔ ویگنیں بند ہونے سے جدمر routes نہیں ہیں وہ غلط routes دینے سے نقصان ہو رہا ہے۔ دوسرا یہاں لکھا ہوا ہے کہ ویگن کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ بتادیں کہ اس کا مطلب کیا ہے کہ تادیبی کارروائی کیا ہے جو کر رہے ہیں؟ دوسرا already گورنمنٹ جو F.U.T.S چلا رہی تھی تو اس کو کیا ختم کر دیں گے یا فریجنٹاز والے چلائیں گے۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! رانا صاحب جس اربن ٹرانسپورٹ کے متعلق بات کر رہے ہیں وہ تو پہلے ختم کر دی گئی ہے اور اس کی جگہ پر فریجنٹاز سسٹم کے تحت نئی بسیں لے کر آئے ہیں۔ جناب سیکرٹری! آپ فور کریں کہ ان کی باتوں میں تضاد ہے کہ ایک طرف تو یہ کہہ رہیں کہ ویگنوں میں over loading کی جارہی ہے، ویگنوں میں لوگوں کی عزت نفس مجروح کی جاتی ہے اور دوسری طرف جب فریجنٹاز سسٹم کی بات آتی ہے تو اس پر بھی یہ کہتے ہیں کہ فریجنٹاز سسٹم بہتر نہیں ہے اور میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد کی حد تک دو کمپنیاں ایک منظم اور بشیر سنز فریجنٹاز سسٹم کے تحت چل رہی ہیں اور لوگ فریجنٹاز سسٹم کو appreciate کر رہے ہیں۔ جہاں تک تادیبی کارروائی کا تعلق ہے جہاں پر violation ہوتی ہے، جہاں پر over loading کی جاتی ہے وہ چاہے فریجنٹاز سسٹم کے تحت چلنے والی بسوں کی ہو یا ویگنوں کی اور جہاں پر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے

اس پر ایکشن بھی لیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری جنرل ایک ایسی تاجری کارروائی جو انہوں نے کسی کے خلاف کی ہو یہ اس کا حوالہ دے دیں۔ اور لوڈنگ کی جاتی ہے، بعد وصول کیا جاتا ہے۔ کارروائی نہیں کی جاتی۔ ہمارا اس معزز ایوان میں بات کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ ہم اس کی نشاندہی کریں اور گورنمنٹ اس پر کوئی ایجا مشن ایکشن کرے تاکہ لوگوں کو ریٹیفیٹ۔ صرف یہ کہ دینا کہ تاجری کارروائی کی گئی تو یہ کوئی ایک تاجری۔ میرے خیال میں آج تک ایک بھی تاجری کارروائی نہیں کی گئی۔ فیصل آباد کے باقی ماندہ routes کا انہوں نے کہا ہے کہ جلد ہی franchise کر دینے جائیں گے۔ میرا ان سے سوال ہے کہ وہ کب تک کر دینے جائیں گے اور فیصل آباد میں کتنے routes چلایا ہیں جنہیں franchise کرنا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری جنرل اس پر میرے دوست نے بات کی ہے کہ کوئی ایک ایسا تاجری چلنے کے تاجری کارروائی کی گئی ہے تو میں ان کے حکم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے 2003 میں 717 ویکٹوں کے چالان کر کے 356000 روپے ان کو جرمانہ صرف فیصل آباد کی حد تک کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری جنرل اس پر میرے دوست نے کہا ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ F.U.T.S ختم ہو گئی ہے۔ اب انہوں نے صرف کہا ہے کہ مخصوص روٹوں پر franchise چل رہی ہے۔ پہلے یہ سارے شہر میں چلتی تھی جو باقی روٹی ہیں جن پر نہیں چل رہی ان پر یہ کب تک یہ franchise دے کر اس کو شروع کریں گے؟

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری جنرل اس پر میرے دوست نے کہا ہے کہ کسی روٹ کا بتائیں کہ کس روٹ کے متعلق یہ بات کر رہے ہیں اور میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ جب یہ سوال دیا گیا تھا تو اس وقت کم روٹوں پر franchise چل رہی تھی۔ اس کے بعد ابھی غنڈہ اور بشیر سنز کی سو کے قریب مزید بسیں شامل کر کے ان کو نئے روٹ الٹ کر دینے گئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری جنرل اس پر میرے دوست نے کہا ہے کہ 14 کلومیٹر کے radius پر جاتا تھا۔ جب یہ ختم کر دیا ہے تو اب صرف مخصوص روٹوں پر انہوں نے خود کہا ہے کہ دو

چل رہی ہیں باقی روٹ جیسے جڑانوار روڈ، ستیانہ روڈ یا ملت روڈ اور مختلف روڈز پر یہ جاتی ہیں۔ میرا سوال صرف اتنا ہے کہ کیا franchise نے پورے فیصل آباد کو cover کر لیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو یہ کب تک سارے فیصل آباد کو cover کر لیں گے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! اس پر یہ fresh question ہے کہ آئیں۔ میں اس کا پوری تفصیل سے جواب دے سکتا ہوں۔ انھوں نے اپنے سوال میں بالکل یہ mention نہیں کیا کہ کتنے روٹ franchise کئے گئے ہیں اور کتنے روٹ بچا یا ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے آئندہ پروگرام میں سب cover کریں گے۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! شہر میں چلنے والے چھتے لوکل روٹ ہیں، وہ تمام انتہا اللہ franchise ہوں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! یہ سوال فیصل آباد سے متعلق ہے تو میری گزارش ہے کہ کمشنر فیصل آباد نسیم نورانی صاحب معمولی Hiace ویگنوں کا سسٹم شروع کیا تھا اور ہزاروں لوگ ان سے روٹی کھاتے تھے۔ اب یہ ہوا ہے کہ انھوں نے دو روٹ ایک بشیر سنز کو اور ایک منٹھار جو کہ ہمارے فیصل آباد کے ضلع ناظم کی ہے اور دوسرا ان کا دہلا ہے۔ انھوں نے یہ کیا ہے کہ ان روٹس سے، جہاں سے ہزاروں لوگ روٹی کھاتے تھے، ان کے مزے نوالے کھینچ لے ہیں اور صرف دو گھرانوں کو obligate کرنے کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے اور اگر اس route اس پر کوئی معمولی ویگن والا آجائے تو فوراً اس ویگن کو ایک مہینے کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ صرف دو گھرانوں کو قانہہ پھانے کے لئے ہزاروں لوگوں کے مزے نوالے کھینچ لے گئے ہیں۔ میری آپ سے اور منسٹر صاحب سے استدعا ہے کہ یہ بہت اہم نوعیت کا مسئلہ ہے یہ ان غریبوں کا مسئلہ بن گیا ہے جن کے بچے اس سے روٹی کھاتے تھے، ان کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ہے اور صرف دو گھرانوں کو نواز گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان روٹوں پر جہاں پر franchise بسیں چلتی ہیں وہیں پر پرائیویٹ

و گیٹوں کو بھی چلانے کی اجازت دی جائے۔ یہ مجھے بتائیں کہ کیا یہ اجازت دینے کے بدلے میں سوچتے ہیں یا نہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری راجہ صاحب نے جس بات کی تھانہ ہی کی ہے۔ میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ 1998 میں franchise سسٹم کے تحت منگلا اور بشیر سنز کو منظوری دی گئی اور انہوں نے بسیں چلائیں۔ اب ان دونوں کمپنیوں کے پاس سات روٹ ہیں۔ جن پر وہ دو سو کے قریب بسیں چلا رہے ہیں اور اس کے علاوہ چھتے بھی روٹ ہیں، ان روٹوں پر F.U.T.S کے تحت جو و گیٹیں چل رہی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری انہوں نے خود ہی کہا تھا کہ F.U.T.S بند ہو گئی ہے۔ اگر F.U.T.S بند ہو گئی ہے تو کیسے چل رہی ہیں؟ وزیر ٹرانسپورٹ، میں نے کہا تھا کہ ان روٹوں پر بند ہو چکی ہے جن روٹوں کو franchise کر دیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، انہوں نے کہا تھا کہ F.U.T.S ختم ہو چکی ہے۔ یہ تو سٹیٹمنٹ کی بات ہے۔ آپ بسیں پر ریکارڈنگ چلائیں۔ یہ غلط سٹیٹمنٹ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ بند ہو گئی ہے۔ وزیر ٹرانسپورٹ، جن روٹوں کو franchise کر دیا گیا ہے وہاں پر F.U.T.S بند کر دی گئی ہے۔ اور بھیا روٹوں پر و گیٹیں چل رہی ہیں اور جب ان کو franchise کیا جانے کا تو ان و گیٹوں کو وہاں سے خارج کر دیا جانے کا اور ان کو متبادل روٹ دے دیئے جاتے ہیں۔ یہ جو تاخر دیا جاتا ہے کہ و گیٹ والوں کو بے روزگار کیا جا رہا ہے یہ قطعاً غلط ہے۔ و گیٹوں کو ان کے متبادل روٹ الٹ کئے جاتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ جب آپ نے سات روٹوں پر franchise دے دیا تو وہ ختم ہو گئے ہیں۔ باقی روٹ بھی دے دیں گے تو پھر و گیٹ والے کہیں جائیں گے؟ آپ ان کی اپنی سٹیٹمنٹ دیکھیں کہ آپ F.U.T.S کو ختم بھی کر رہے ہیں اور دوسرا یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کو متبادل روٹ بھی دے رہے ہیں۔ جب آپ سب franchise

دے دیں گے تو پھر ان ویکٹوں کو آپ کون سا متبادل روٹ دیں گے؟
جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کا مقصد ہے کہ جن روٹوں پر بسیں نہیں چل رہیں ان پر چلیں گی۔
متبادل کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تہی بسیں آگئی ہیں ان پر نہیں دوسرے روٹوں پر وہ دیں گے۔
راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ جن روٹوں پر franchise چلتی ہیں
وہاں یہ پرائیویٹ ویکن چلانے کی اجازت دیں گے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ جن روٹوں پر franchise نہیں چل رہی وہاں F.U.T.S
چل رہی ہیں۔

راجہ ریاض احمد، میرا سوال یہ ہے کہ جہاں franchise چل رہی ہے تو میرا مطلب یہ ہے کہ وہاں
پرائیویٹ ویکٹیں بھی چلتی چاہئیں اور مقابلہ ہونا چاہیے۔ پوری دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے اور انھوں
نے monopoly قائم کر دی ہے۔ صرف ضلع ناظم کو نوازنے کے لئے کروڑوں روپے کی کرپشن
اس میں ہوتی ہے اور لاکھوں لوگوں کو بے روزگار کیا گیا ہے۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے وہاں پندرہ سو
ویکٹ والوں نے ہڑتال کی ہے۔ وہ پندرہ سو ویکٹ والے کدھر جائیں۔ وہاں انھوں نے
monopoly کر دی ہے۔ یہ مقابلہ کیوں نہیں کراتے؟ یہ اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ بڑے شہروں میں یہ ابھی بسیں چلانا چاہتے ہیں اور
جہاں بسیں نہیں چلتیں وہاں یہ ویکٹیں چلانا چاہتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ under the Constitution دیکھیں You have to give equal
rights to every citizen. اگر ایک چلا رہا ہے تو مجھے بھی وہاں چلانے دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ابھی آپ اور لوڈنگ کی بات کر رہے تھے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! جب یہ franchise چلائیں گے تو میں بھی چلاؤں گا تو اس
کا load کم ہو گا۔ زیادہ ٹرانسپورٹ ہو گی تو محام کو زیادہ سہولت ہو گی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جہاں بسیں اور ویکٹیں چلیں گی تو پھر اور لوڈنگ شروع ہو جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، ویکٹیں اور بسیں دونوں چلیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بھر میں ٹرانسپورٹ تو نہیں چل سکے گی۔ اسی طرح پہلے G.T.S کی بسیں چلتی تھیں اور دوسری چلتیں تھیں۔ جن کی وجہ سے G.T.S کی بسیں فیل ہوئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اس حوالے سے بات آرہی ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک healthy competition کے نتیجے میں اور لوڈنگ کی جو پہلے بات ہوئی تھی تو اس میں rectification ہو سکتی ہے۔ جب بسیں بھی چلیں گی، ویکٹیں بھی چلیں گی تو ویکن والوں کا روزگار بھی متاثر نہیں ہوگا اور اور لوڈنگ کی شکایات بھی دور ہوں گی۔ اس طرح ڈنڈے کے ذریعے سے کسی سے روزگار کو چھیننے کا معاملہ ہے تو یہ درست پالیسی نہیں ہے۔ ٹکٹے کو چاہیے کہ اس کی rectification کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا 1452 ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1452

گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا معیار

*1452 سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔
(الف) گاڑیوں کی فٹنس سرٹیفکیٹ مہیا کرنے کے منجانب بھر میں کتنے دفاتر ہیں اور سالانہ اوسطاً کتنی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرتی ہیں۔ یہ بھی بتایا جائے کہ گزشتہ سال کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے ٹکٹہ نے انکار کیا اور فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے کم از کم معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) موٹر ویکل ایگزامینرز کیا آلات کی مدد سے گاڑی چیک کرتے ہیں یا خود ہی زبانی معرچ کر کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ کیا ٹکٹہ گاڑیوں کی فٹنس چیک کروانے کے جدید آلات خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ امر واقع ہے کہ بیشتر موٹر وہیکل ایگزامینر محض نذرانے کو سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ اس کے سبب کے لئے محکمے کے پاس کیا تجاویز ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء کے لئے پنجاب بھر میں موٹر وہیکل ایگزامینرز کے 34 دفاتر ہیں۔ ہر ضلع میں موٹر وہیکل ایگزامینرز کا دفتر موجود ہے۔ سالانہ اوسطاً 2,55,866 ٹرانسپورٹ گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ سال یعنی 2002 میں تقریباً 26,071 ٹرانسپورٹ گاڑیوں کو بوجہ فنی نقائص فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے انکار کیا اور گاڑی مالکن کو ہدایت کی گئی کہ وہ پندرہ یوم کے اندر گاڑی کے نقائص درست کر کے دوبارہ انسپکشن کے لئے پیش کریں۔ موٹر وہیکل ایگزامینرز ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی فیزیکل انسپکشن کرنے کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ جاری یا تجدید کرتے ہیں۔

(ب) موٹر وہیکل ایگزامینرز کے پاس ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی انسپکشن کے لئے مطلوبہ آلات وغیرہ مکمل طور پر موجود نہیں۔ چند آلات موجود ہیں جن کی مدد سے ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی انسپکشن کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب موٹر وہیکل انسپکشن ٹیم کو صوبہ پنجاب میں ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی انسپکشن وغیرہ کے لئے جدید آلات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں محکمے کی جانب سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سہری ارسال کر دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ بھر مال محکمے کو جب بھی کوئی شکایت موصول ہوتی تو محکمے نے متعلقہ موٹر وہیکل ایگزامینر کے خلاف فوراً انضامی کارروائی عمل میں لائی اور حکمانہ کارروائی کرتے ہوئے دو موٹر وہیکل ایگزامینروں کو بے جاہلیوں کی بناء پر نوکری سے برخواست کر دیا تھا۔ مزید برآں محکمہ موٹر وہیکل ایگزامینروں کی کارکردگی پر موثر اقدامات کئے گئے ہیں۔

مید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری ہر ضلع میں موٹر وہیل فٹنس چیک کرنے کے لئے موٹر وہیل ایگزامینرز appoint کئے گئے ہیں۔ میں پہلا ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ گاڑیوں کی inspection کر کے فیصلہ کرتے ہیں کہ اس گاڑی کی فٹنس ٹھیک ہے اور اس کی فٹنس ٹھیک نہیں ہے۔ وہ کون سے آلات ہیں۔ جن کے ذریعے سے یہ check کرتے ہیں؛ میرا impression اور مجھے خود دہاں جاننے کا موقع ملا ہے۔ اس کی طرف میں نے جزی (ج) میں توجہ بھی دلائی ہے کہ جو ان کی خدمت کر دیتا ہے ان کو پیسے دے دیتا ہے اس کو وہ سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں۔ جو ان کی خدمت نہیں کرتا اور ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتا ان کو وہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری نہیں کرتے ہیں۔ کئی کئی سینے لوگوں کو جک لگواتے رہتے ہیں۔ کیا میاں ہے جس کے ذریعے سے وہ گاڑی کا فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، منسٹر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری احسان اللہ وقاص صاحب کی میں بڑی عزت کرتا ہوں اور جب اجلاس کی کلروائی میں یہ کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی مثبت بات کرتے ہیں جس سے ڈیپارٹمنٹ میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ جو سوال انہوں نے کیا ہے اس میں پچھلے بیٹھائیس پچاس سالوں سے جو فٹنس کا سسٹم ہے اس میں بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ صرف دو آلات ہیڈ لائٹ لیئر اور بریک ٹیسٹران کے پاس ہے۔ جس کے تحت وہ اس کو چیک کرتے ہیں اور اس کے بعد اس کو سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے۔ انہوں نے جزی (ج) میں پوچھا ہے کہ موٹر وہیل ایگزامینرز کا جو testing کے نظام کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب نے 70 لاکھ روپے کی amount سے equipment خریدنے کی منظوری دی ہے اور وہ سری فٹنس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پہنچ چکی ہے اور اس کا دوسرا حصہ پرانیویٹ لوگوں کے اشتراک سے جس طرح یورپ میں ہوتا ہے UAE اور سعودی عرب میں آپ دیکھتے ہیں کہ گاڑیوں کی MOT کی جاتی ہے اس پر بھی وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصلہ کرتے ہوئے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کی سفارشات مکمل ہو چکی ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے موجودہ دور میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا ایک یہ ایسا انقلابی قدم ہے کہ تمام فٹنس کے پرانے نظام کو

تبدیل کر کے نئے نظام کے تحت، جس طرح گاڑیوں کی M.O.T کی جاتی ہے، کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت اس کو چیک کیا جانے کا اور اس کے بعد اس کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جانے کا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری انہوں نے ہمیں ترانے سنا دیے ہیں۔ ابھی تو سارا معاملہ منصوبہ بندی کی حد تک ہی ہے اور سوچ بچار ہو رہی ہے اور اس کے لئے صرف لاکھ کر بیج دیا ہے کہ 70 لاکھ روپے دیں۔ وہ آگے سے آپ کو جواب لکھ کر بیج دیں گے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں ہم نے نہیں دیئے۔ اس طرح آپ کی یہ ساری داستان یک دم نیچے گر پڑے گی۔

میری گزارش ہے کہ یہ اتنا اہم محکمہ ہے۔ جس طرح میرے دوسرے بھائی بھی سوالات کر رہے تھے کہ اگر گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ صحیح جاری ہوتے ہوں۔ آپ اس مصیبت میں بھٹنے ہونے ہیں کہ جہاں پر آپ بسیں چلتے ہیں وہاں پر ویکٹیں بند کر دیتے ہیں۔ اگر proper fitness کے ساتھ proper ویکٹیں چل رہی ہوں تو آپ کو ویکٹیں بند کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وہاں تمام کام پیسے لے کر ہوتے ہیں۔ خدا کے لئے اس معاملے کے حل کے لئے صحیح سسٹم بنائیں۔ کیونکہ جو لوگ ویکٹیں اور بسیں چلتے ہیں وہ اس معاشرے کا بہت بڑا حصہ ہیں لہذا ان کو سوتیں دیں۔ ساری دنیا میں ٹرانسپورٹرز کو سوتیں دی جاتی ہیں۔ یہاں پر ٹرانسپورٹرز کو عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور ہر طرح کی مشکلات پیدا کر کے ان کے راستے میں روزے اٹکانے جاتے ہیں۔ آپ اڈوں پر دیکھ لیں کہ اڈے والے پرائیویٹ بس مالکان سے سات سات سو روپیہ ایک دن کا کمیشن وصول کر رہے ہیں۔ اس طرح کیا وہ ٹرانسپورٹ چلائیں گے؟ اور پھر آگے سے چالان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اگر آپ نے کچھ چیزوں پر توجہ دی ہے تو اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کسی مدت کا تعین ضرور فرمائیں اور ضروری آلات خریدنے کے لئے بھی اور جو مختلف بڑے پرائیویٹ ادارے ہیں سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ اس کو طے کرتے وقت کہ پرائیویٹ لوگوں کے حوالے کر دیا جانے اس سے بہتر ہو گا کہ بڑے بڑے ادارے جیسے سندھ انجینئرنگ ہے یا ملت ٹریکٹرز ہیں ان کے پاس سارے آلات موجود ہیں۔ اس طرح کے اداروں کو آپ فٹنس کے لئے ہاڑ کریں۔ اگر آپ نے پرائیویٹ نمیکیداروں کے حوالے کر دیا تو جو کام پہلے پانچ سو روپے میں ہوتا ہے اور سرکاری افسروں کو تو پھر بھی بندہ ذرا دمکالیتا ہے مگر پرائیویٹ کو تو ڈرانے والا بھی

کوئی نہیں ہوگا۔ وہی کام پانچ سو روپے والا پانچ ہزار روپے میں ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے اس کی مناسب منصوبہ بندی کی جانی چاہیے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! احسان اللہ وقاص صاحب کی توجہ ادھر کر دانا چاہتا ہوں انہوں نے خود لکھا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی انپکشن وغیرہ کے لئے جدید آلات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ ہم نے پلاننگ کی ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصد کیا ہے اس پر عدد آمد شروع ہو چکا ہے اور 70 لاکھ روپے کی amount کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کو منظور کر دیا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ تو دھڑام سے نیچے کر جاتا ہے۔ باتوں میں بات رہ جاتی ہے۔ ایک سوال کرتے ہیں اس کے بعد ہم جواب دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی ہونے والا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، شاہ صاحب! آپ کے سوال کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے۔ بلکہ آپ ان کو خرچ تحسین پیش کریں کہ آپ کی تجویز پر عمل ہو رہا ہے؟

ڈاکٹر اسد معظم، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ 70 لاکھ روپے کے equipment import کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے۔ مگر ان 70 لاکھ equipment کے علاوہ بڑے سلاہ سے کچھ acts حکومت آج بھی perform کر سکتی ہے کہ جو ٹرانسپورٹ چل رہی ہے اس کے tyres کو moniter کیا جانے کہ tyres کس حد تک گھس گئے ہیں، کیونکہ گھسے ہوئے tyres جب پھٹتے ہیں یا ان سے بریک نہیں لگتی تو وہ بہت سے حادثات کے موجب بنتے ہیں۔ دوسرا انجن سے نکلنے والا دھواں انجن کی condition ظاہر کرتا ہے۔ اس سے بھی آپ بڑی آسانی سے وین یا رکشیا جو بھی ٹرانسپورٹ جاری ہے اس کے انجن سے اس کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ تیسرا میں گزارش کروں گا کہ جو موبل آئل انجنوں میں استعمال کیا جاتا ہے خاص طور پر two

stroke ٹرانسپورٹ پر اگر ban آنے تو یہ ایک مستحکم قدم ہوگا۔
جناب قائم مقام سپیکر، This is very important opinion منسٹر صاحب! آپ ذرا اس کو
دیکھ لیں۔ یہ بڑی اہم چیزیں ہیں خاص طور پر ٹائر 'انجن اور موہل آئل۔ کیونکہ آنے روز ملامت ہوتے
ہیں لہذا ان چیزوں پر ضرور توجہ دیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سپیکر! میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ two stroke پر پنجاب
حکومت نے 31-دسمبر کے بعد اس پر پابندی لگا دی ہے۔ 31-دسمبر کے بعد یہاں کوئی بھی two
stroke گاڑی نہیں چلے گی۔

چو دھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ ٹرانسپورٹ کے محافظ ہیں، ٹرانسپورٹ چلاتے ہیں، ان کا
تھخ کرتے ہیں۔ کیا ٹرانسپورٹ چلنے کے پاس کوئی ایسی تجویز موجود ہے کہ ٹرانسپورٹ پولیس سے
کسی طرح محفوظ رکھ سکے، کیونکہ پولیس جب ڈرائیوروں کو check کرتی ہے اور ناجائز طور پر تنگ
کرتی ہے، جگہ جگہ ناکے لگا کر ان سے دس دس بیس بیس روپے بلاوجہ لے لیتے ہیں۔ ان سے ہر
وقت ان کا دماغ پریشان رہتا ہے۔ یہ پریشانی بھی ملامت کا باعث بنتی ہے۔ کیا ان کے پاس ایسی
کوئی تجویز ہے کہ یہ ٹریفک پولیس سے ٹرانسپورٹ کو محفوظ رکھ سکیں، تمام معاملات اڈے پر طے ہو
جائیں جہاں وہ کھڑی ہوتی ہے لیکن راستے میں جگہ جگہ روکنے کا کوئی تدارک کیا جائے۔
وزیر ٹرانسپورٹ، جہاں تک ٹریفک پولیس کا تعلق ہے وہ ٹرانسپورٹ کے چلنے کے ماتحت نہیں
آتی، وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت آتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اسکا سوال 1717 حاجی محمد اعجاز صاحب، کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 1717۔

لوکل ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں بلا جواز اضافہ

1717*۔ حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے کرایہ نامے کے مطابق شہر میں چنے والی ٹرانسپورٹ کافی سٹاپ کرایہ 4 روپے سے بڑھا کر 5 روپے کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اور ٹرانسپورٹروں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا کہ کم از کم چھ ماہ بعد کرایوں پر نظر ثانی کی جائے گی، مگر اب اس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کرایہ بڑھا دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جڑو بلا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت کرایوں میں بے جا اضافے کو روکنے اور عوام کو ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولتیں دینے کے لئے کوئی اقدامات عمل میں لانے جانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ حکومت اور ٹرانسپورٹروں کے درمیان ایسا کوئی معاہدہ نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے ہمیشہ عوام کے مفاد میں مثبت فیصلے کئے ہیں۔ ستمبر 2002 سے لے کر مارچ 2003 تک کی مدت کے دوران پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں فی لیٹر کافی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن حکومت پنجاب نے ٹرانسپورٹروں کی تنظیموں کے ساتھ باہمی مشاورت کے ذریعے ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں تاہل کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ حکومت پنجاب عوام کو بہتر سہولتیں مہیا کرنے کے لئے مثبت اقدام کر رہی ہے۔

حاجی محمد امجد، جناب سیکرٹری، اس سوال کے جواب کو آئے تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس وقت fresh کرایوں کی صورتحال کیا ہے؟ اگر یہ مجھے تموز اتادیں تو اس کے بعد میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ fresh question بنتا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری انہوں نے سوال شہر کی حد تک کیا ہے۔ پہلے دن سے ہی کرایہ چار روپے ہے اور آج بھی چار روپے کے حساب سے چل رہا ہے۔ پورے صوبے کے اندر Local

Routes پر چلنے والی بسوں کا کرایہ نہیں بڑھایا گیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے اسی امر کا اعادہ کیا کہ ایسا کوئی فیصد نہیں کیا گیا ہے۔ میں اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتا ہوں کہ اسی 20۔ تاریخ سوموار کو شام کا اجلاس تھا۔ میں بہاولپور گیا ہوا تھا تو میں عوام ایکسپریس کے ذریعے 20۔ تاریخ کو ہی لاہور آیا۔ شیش سے نکلنے ہی یوٹھن کینٹی کی بسوں کا اڈا ہے۔ میری رہائش اسلام پورہ ہے میں بس پر بیٹھ گیا۔ شیش سے کنڈیکٹر نے چھ روپے کرایہ لیا اور میں اسلام پورہ اتر گیا۔ شام کو اجلاس میں آیا اور جب اجلاس ختم ہوا تو میں پیدل چلتا ہوا ریگل چوک چلا گیا اور وہیں سے تین نمبر بس پر بیٹھ گیا۔ جب ٹکٹ لینے والے نے کہا کہ جناب چھ روپے دیں تو میں نے کہا کہ میں صبح شیش سے آیا ہوں اور اسلام پورہ تک کا کرایہ چھ روپے لیا تھا اور اب تم ریگل سے اسلام پورہ تک کا کرایہ بھی چھ روپے لے رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں جناب کرایہ بڑھ گیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کب سے بڑھ گیا ہے؟ اس نے کہا کہ پانچ چھ دن ہو گئے ہیں۔ بہرحال میں نے چھ روپے ادا کر دیئے۔ یہاں پر بات quote کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک دو روپے سے کوئی فرق پڑتا ہے لیکن غریب عوام کو اس سے فرق پڑتا ہے اور اس سے بے ایمانی کا ایک trend develop ہوتا ہے اور وہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ میں یہ ذاتی تجربہ بیان کر رہا ہوں جو اس ماہ کی بیس تاریخ کو میرے ساتھ ہوا ہے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یوٹھن والوں کے پاس چیک کرنے کا اپنا کوئی سسٹم ہو گا مگر کیا محکمہ ٹرانسپورٹ کے پاس چیکنگ کرنے کا اپنا سسٹم موجود ہے اور کیا ان routes پر غریب عوام سے زیادہ کرایہ وصول نہیں کیا جاتا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! اس میں stage carriage ہوتا ہے۔ جہاں سے گاڑی شروع ہوتی ہے اور پہلے سٹاپ پر جا کر رکتی ہے۔ اس کا کرایہ چار روپے ہے۔ اگر آپ اس سے آگے دوسرے

سلاپ پر جائیں یا اس سے آگے تیسرے سلاپ پر جائیں تو کرایہ اسی طرح بڑھتا رہتا ہے۔

ان کا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چیکنگ کا کوئی نظام یا کوئی سسٹم ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے؟ یقیناً جناب سیکرٹری ہمدے سے پاس ایسا نظام موجود ہے، اس سلسلے میں ہم سرپرٹز ورنٹ بھی کرتے ہیں، ڈی۔ آر۔ ٹی۔ اے کا عمد چیک کرتا ہے، P.T.A کا عمد چیک کرتا ہے، بک میں بنے خود سرپرٹز ورنٹ کئے ہیں، سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے سرپرٹز ورنٹ کئے ہیں اور اس پر پورا ڈیپارٹمنٹ چیک رکھتا ہے اور خاص طور پر کرایوں کے لحاظ سے جو بات انہوں نے کی ہے تو ہمدے سے پاس ایسی تک فریجٹاز سسٹم کے تحت چلنے والی بسوں کے حوالے سے کوئی ایسی شکایت نہیں آئی۔ تاہم میرے کاغذ دوست نے جس بات کی نشاندہی کی ہے یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو ہم اس کو چیک کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ نے سرپرٹز ورنٹ کی بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایم پی اسے کا بس پر سوار ہونا بھی سرپرٹز ورنٹ ہے کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ یہ ایم پی اسے ہیں۔ لہذا جو انہوں نے بتایا ہے اس کا ایکشن ضرور لیں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہاں پر سٹینٹ دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا ہوا ہے اور آپ کو اس پر ایکشن ضرور لینا چاہیے۔

حاجی محمد اعجاز، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری! اسی وزیر موصوف نے کہا ہے کہ چار روپے کرایہ برقرار ہے۔ میں آپ کی توسط سے وزیر موصوف کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب چار روپے کا ٹکٹ ختم کر دیا گیا ہے۔ جو بس لاری اڈا سے بلو موز کی طرف جاتی ہے اگر کوئی آدمی اس پر سوار ہوتا ہے تو اس میں پملا step چار روپے کا ہے چار روپے کا نہیں ہے۔ چار روپے کا تو ٹکٹ ہی انہوں نے ختم کر دیا ہے۔ وزیر موصوف اب بھی فرما رہے ہیں کہ چار روپے کرایہ برقرار ہے۔ میرے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے جو کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور 100 فیصد یہی بات ہے کہ چار روپے کا ٹکٹ ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ اور وزیر موصوف ابھی بھی کہہ رہے ہیں چار روپے کرایہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ صرف ایک روٹ کا ذکر کر رہے ہیں شاید اس پر کسی نے زیادتی کی ہو گی تو اس کا نوٹس لے لیں گے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری میں آپ کو یہ سچ بتا رہا ہوں۔ وزیر موصوف اگر کہیں تو میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔ یہ وقت مقرر کریں کہ بلائی باغ سے جلو موڑ کی طرف route پر خواہ آپ ایک کلومیٹر یا دو کلومیٹر جائیں وہ ٹکٹ چھ روپے کا ہے تاکہ چار روپے کا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چار روپے برقرار ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری میں نے بڑی وضاحت سے جواب دیا ہے کہ یہ stage carriage ہوتا ہے اور کلومیٹر کے حساب سے اس کے stages طے کئے جاتے ہیں۔ فاضل ممبر نے نشاندہی کی ہے۔ میں بالکل تیار ہوں۔ یہ میرے ساتھ بیٹھیں اور مجھے بتائیں۔ جب بھی یہ وقت مقرر کریں میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی فرمائیں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سیکرٹری میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ وزیر صاحب سے وقت لے لیں کہ کتنے دن میں یہ سخت ایکشن کریں گے کیونکہ میرے ساتھ بھی دو تین دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ اپنے سیکرٹری صاحب سے کہیں لیکن آج تک کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ اس لئے وزیر صاحب یہاں پر یقین دہانی کرا دیں کہ وہ کتنے دن میں ایکشن لیں گے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کے نوٹس میں بت آئی ہے تو لاملحد وہ اس کا ایکشن لیں گے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سیکرٹری! یہ تو نہیں کہ یہ تین سال کے بعد آ کر اپنی رپورٹ دیں یہ اپنے اقتدار کو استعمال کریں اور اپنے سیکرٹری صاحب کو بلا کر ایک ہفتہ میں اس کی رپورٹ دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کے نوٹس میں ایک بات آئی ہے تو لاجھد اس کا ایکشن لیں گے۔ اب وہ کیسے ایکشن لیتے ہیں؟ 'It is for him how to take decision' آج آپ ان کے نوٹس میں لائے ہیں تو اس پر ایکشن ضرور ہو گا۔ یہاں پر یہ پابندی تو نہیں لگائی جاسکتی کہ کل کریں یا آج کریں۔ آخر کار وہ ایک ذمہ دار وزیر ہیں اور وہ اس پر ایکشن کریں گے۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سیکرٹری! یہ ایوان ہم سب کے لئے اہمٹی مہم ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں آ کر غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہیے کوئی ایم۔ پی۔ اے ہو، چاہے کوئی وزیر ہو۔ میں کچھ دن پہلے کے اس واقعہ کو بھی آپ کے گوش گزار کروں گا کہ وزیر سی اینڈ ڈبلیو نے سلیپ میں کے بارے میں ایک غلط بیانی سے کام لیا۔۔۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: This is irrelevant when that subject would come then you should take the issue. It is the questions hour of Transport. Now I move the next question No. 1961 Syed Ehsan Ullah Waqas.

سید احسان اللہ وقاص، میرے سوال کا نمبر 1961 ہے۔

ویگن روٹ نمبر 22 لاہور پر ٹرانسپورٹ کی اجارہ داری

*1961، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نواز شریف فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ روٹ نمبر 22 (لاہور نہر کے ساتھ) ویگن مالکان کے ایک مخصوص گروہ

کی ویگنوں کو چلنے کی اجازت دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مخصوص گروہ نے محدود ویگنیں چلائی ہوتی ہیں؟ جو عوامی ضروریات

کے لئے ناکافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اہم ترین اور مصروف ترین روٹ پر محکمہ ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ مافیا کے گٹھ جوڑ کے بارے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اور اس روٹ کو اپون قرار دے کر یہاں بڑی بسوں کے چلنے کی منظوری دینے کو تیار ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ کسی مخصوص گروہ کو پرمٹ جاری نہیں کئے گئے۔ بلکہ حکومت کی آزادانہ پالیسی کے مطابق ویکٹوں اور بسوں کے ملاکن کو انفرادی طور پر روٹ پرمٹ جاری شدہ ہیں۔ حکومت کی طرف سے مزید پرمٹ جاری کرنے پر کوئی پابندی نہ ہے۔ اس وقت مذکورہ روٹ پر 260 ویکٹوں اور 15 بسوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ مزید برآں فرنیچائیز معاہدہ کے تحت نیوٹن میزوبلس سروس لاہور کی جانب سے مذکورہ روٹ پر بڑی بسیں چلانے کے لئے محکمہ کو درخواست موصول ہوئی ہے۔ جو زیر غور ہے۔ قانون اور فرنیچائیز معاہدے کے تحت اس روٹ پر بسیں چلائی جائیں گی جس سے محام کو مزید بستر سفری سولتیں حاصل ہونگی۔

(ج) محکمہ ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ مافیا کے گٹھ جوڑ میں کوئی حقیقت نہ ہے۔ جیسا کہ جڑ (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ نئے روٹ پرمٹ جاری کرنے پر کوئی پابندی نہ ہے اور فرنیچائیز معاہدے کے تحت اس روٹ پر بڑی بسیں چلائی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، کوئی ضمنی سوال؛

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! سوال کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ اس وقت وہاں پر صورتحال مکمل طور پر تبدیل ہو گئی ہے اور ویکٹیں بند ہو چکی ہیں اور وہاں پر فرنیچائیز بسیں چل رہی ہیں۔ وزیر موصوف صاحب! کیا میں غلط تو نہیں کہ رہا؟

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سپیکر! جب یہ سوال کیا گیا تھا تو اس وقت وہاں پر ویکٹیں چلتی تھیں اور اب اس روٹ کو فرنیچائیز کر دیا گیا ہے اور فرنیچائیز سسٹم کے تحت نیوٹن کمپنی کی بسیں اس روٹ پر

مل رہی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری سوالت کے جوابت میں latest صورت حال بیان کر دی جانے تو اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا۔ آپ نے یہ ہدایت بھی فرمائی تھی اس کے باوجود یہ سوال up date نہیں ہے۔

جناب سیکرٹری میں سوال کے صرف ایک حصے کے بارے میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر وینٹس مل رہی ہیں، جہاں سے وینٹس شروع اور اس کے آخری سٹاپ دونوں جگہوں پر مختلف وینٹس مافیا کے افراد بیٹھے ہوتے ہیں اور ہر وینٹس سے سو روپیہ ذیلی لیتے ہیں اور وہ لوگ یہ رقم چالان وغیرہ سے بچنے کے لئے مختلف اداروں تک پہنچاتے ہیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ جہاں اس ٹکے نے بہت سی اصلاحات کی ہیں تو کیا اس مافیا کو ختم کرنے کے لئے انہوں نے کوئی ایسی تدابیر سوچی ہیں کہ جن کے ذریعے اس مافیا کے لوگ جو وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں، وہیں پر اڈوں سے خواتین نے بھی سوار ہونا ہوتا ہے اور انہوں نے پیسے لینے کے لئے مختلف خزانہ عناصر کو وہاں پر بھلایا ہوتا ہے۔ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ اس طرح کے مافیا کو ختم کرنے کے لئے بھی اگر کوئی تدابیر اختیار کی ہیں؟ اس بارے میں میری رہنمائی فرمائیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ٹرانسپورٹ

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری احسان اللہ وقاص صاحب نے جس مافیا کا ذکر کیا ہے میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ ایسے مافیا کا میرے علم میں لائیں، میرے ساتھ بیٹھیں اور مجھے بتائیں کیونکہ میرے علم میں کوئی ایسا مافیا نہیں ہے کہ کسی جگہ پر ایسا کیا جاتا ہے۔ ان کا ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بڑا تجربہ ہے اگر ان کے علم میں ہے تو مجھے بتائیں اور اس کی نشاندہی کریں۔ ہم انشاء اللہ تعلق کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

چوہدری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری میرا تو خیال ہے کہ کوئی ٹرانسپورٹ، کوئی کھنی اور کوئی وینٹس اس خزانہ ٹیکس کے بغیر نہیں چل سکتی۔ میں بالکل علانیہ کہتا ہوں وزیر صاحب جہاں مرضی بیٹھ جائیں۔ پورے پنجاب میں، میں صرف لاہور شہر کی بات نہیں کر رہا۔ میں پورے

پنجاب کی بات کر رہا ہوں کہ پورے پنجاب میں بغیر غنڈہ ٹیکس کے دس روپے دیں وہ اڈے والوں کو دیں یا جس کو بھی دیں اس کے بغیر کوئی ٹریفک، کوئی ٹرانسپورٹ نہیں چل سکتی۔ یہاں پر حکومت کے نیچے ایک باقاعدہ حکومت ہے، یہاں پر عکرائی ہے، پولیس یا انتظامیہ اس میں کوئی بھی مداخلت نہیں کر سکتا۔ وہ بلاوجہ اپنا ٹیکس لیتے ہیں۔ وہ خواہ پانچ روپے ہوں، دس روپے ہوں، بیس روپے ہوں، وہ ان کے مقرر ہیں یعنی کہ پورے پنجاب میں ہر شہر کے اندر یہ موجود ہے۔ وزیر صاحب اس پر غور کریں اور یہ کیسے کہتے ہیں کہ ہمیں اس چیز کا پتا نہیں؟ یہ بڑا لازمی جز ہے۔

حاجی محمد اعجاز، ضمنی سوال ہے۔ جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، [.....] وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کو چالان سے بچائیں گے، ٹریفک پولیس سے بچائیں گے اور اگر کوئی آدمی آپ کو کرایہ نہیں دیتا یا کوئی غلط بات کرتا ہے تو ہم اس کے ساتھ بھی نہیں گے۔ وہ یہ ساری باتیں کرتے ہیں جو ان سے بھتہ وصول کرتے ہیں۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، یعنی آپ اڈوں کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری! قاضی ممبر نے جو بات کی ہے وہ بڑی serious بات ہے اور یہ بڑا serious allegation ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ کے آفس سے بھتہ وصول کیا جاتا ہے اور اس کی سرپرستی کی جاتی ہے یا یہ اڈے لاث کئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، سیکرٹری ٹرانسپورٹ اس میں ملوث تو نہیں ہو سکتے۔ اس statement اور ان الفاظ کو expunge کیا جاتا ہے اور اس کی تردید کریں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری! کیا میں اپنی statement دوبارہ دوہرا دوں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، دوبارہ دوہرائیں!

* محکمہ پنجاب قائم مقام سیکرٹری اٹھارہ کارروائی سے حذف کئے گئے

عاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ سیکرٹری آفس سے ان کو ہاتھ آسیر بلا دی جاتی ہے۔ گورنمنٹ کے کہنے پر ان کو لیٹر دینے جاتے ہیں کہ آپ ان کو اڈسے الٹ کریں اور وہ ان کو اڈسے الٹ کرتے ہیں۔ پیسے لینے کا وہ نہیں کہتے۔ پیسے تو وہ لوگ اپنی مرضی سے لیتے ہیں اپنے پریشر سے لیتے ہیں اپنے دباؤ سے لیتے ہیں پیسے ضرور وصول کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اعجاز صاحب! اگر ایسی کوئی بات ہے تو آپ منسٹر صاحب کو ان کے جیبر میں مل لیں اور گجر صاحب اپنی تجاویز انہیں دیں۔۔۔۔۔

چو دھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! اگر وہ بھتہ نہ دیں تو ان کے لوگ فوراً چٹائی شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں جو کہ یوٹان کے مالک ہیں تو ان سے پوچھیں کہ کیا ٹرانسپورٹرز کے پاس اس قسم کے لوگ نہیں ہوتے جو بھتے وصول کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، گجر صاحب! that is not issue اس وقت ٹرانسپورٹ کی باتیں ہو رہی ہیں۔

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی روکھڑی صاحب!

وزیر مال، جناب سپیکر! میرے بھائی کے کزن ہمارے منبر ہیں تو یہ ان سے پوچھ لیں ان کو پتا ہو گا کہ وہ بد معاش ہیں یا شریف ہیں۔ ہم تو شرافت سے ہی کام کر کے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں اور جو کرایہ مقرر ہوتا ہے اسی کے مطابق چلتے ہیں۔ جس bay میں الاٹمنٹ ہوتی ہے اسی bay میں کمرے ہوتے ہیں۔ یہ انہوں نے خواجہ خواہ ہی ایک بات کر دی کہ غنڈہ گردی ہے یہ ہے اور وہ ہے۔ اس کا کوئی ثبوت دیں یا کوئی رپورٹ درج کروائیں تاکہ اس کی تحقیق ہو اور اس کا کوئی رزلٹ نکلے۔ اب ایک آدمی جو کام کرتا ہے تو انہوں نے یہ کیسے کہہ دیا ہے؟

عاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! رشوت کی کوئی رسید نہیں ہوتی۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری جنرل ممبر نے جو بات کی ہے تو ان کے علم کا اور ان کی تیاری کا آپ اندازہ لگائیں کہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ اڈہ الاٹ کر ہی نہیں کر سکتا۔ اڈے کی الاٹمنٹ ڈی سی او کے نیچے پورا ایک مینٹل بنا ہوا ہے جو کہ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی (ڈی آر ٹی اسے) ہے۔ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جہاں آپ درخواست دیتے ہیں جس کے ہاتھ ممبران میں ایس۔ ایس۔ پی۔ ایس۔ پی ٹریک 'ہائی وے' والے اور سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ہیں۔ اس کے بعد اڈے کی منظوری دی جاتی ہے۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ تو اڈے کی منظوری دے نہیں سکتے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکریہ جناب سیکرٹری! وزیر موصوف نے ابھی بہت سارے پلان جاننے تو میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گزارش کروں گی کہ میرا تعلق بہاول پور سے ہے اور سدرن پنجاب کے نواحی گاؤں میں پلنے والی و گیٹوں میں عورتوں کے لئے صرف اگلی دو سیٹیں رکھی گئی ہیں جو کہ ڈرائیور کے ساتھ ہوتی ہیں، جہاں پردہ دار عواتین کو بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور بہت دفعہ سیکرٹری آر ٹی اسے کو بھی کہا ہے کہ آپ عواتین کے لئے یا تو علیحدہ و گیٹ چلائیں یا ان کے لئے سیٹوں کا proper انتظام کیا جائے۔

جناب سیکرٹری! اگلی سیٹوں کے علاوہ و گیٹوں میں مردوں کا اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ پیچھے بھٹی عواتین پر ہو گرتے ہیں اور یہ ابھی بات ٹھیک ہو رہی تھی کہ وزیر موصوف نے کہا کہ کوئی پیسا میرے علم میں نہیں ہے لیکن جو و گیٹ والا پولیس کو پیسا دے تو وہ اسے آگے جانے دیتے ہیں اور آپ یقین کریں کہ اس روٹ پر ظاہر ہے کہ یہ بڑی طاہراہ نہیں ہوتی، یہ سمرسٹ اور خانقاہ شریف اور یزبان کے علاقوں میں پولیس جگہ جگہ کھڑی نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے کہ جہاں سے وہ پولیس کو پیسا دے دیں تو وہ اپنا روٹ پورا کر لیتے ہیں اور ان و گیٹوں کی اتنی بری حالت ہوتی ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ حکومت عواتین کو پروموٹ کرنے کے بات کرتی ہے جس کے پرچے بہت زیادہ ہیں تو

آپ سے گزارش ہے کہ اس کے سبب کے لئے کچھ کیا جانے اور میرا نہیں خیال کہ خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ کے ٹکٹے میں کچھ کیا گیا ہو۔ شکریہ
محترمہ صفیرہ اسلام، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ صفیرہ اسلام، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ ابھی وزیر موصوف نے فرمایا کہ ان کے علم میں نہیں ہے کہ کس کس جگہ پر ویگن والوں سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! کوٹ لکھیت کے بھانک اور گلکلام ہسپتال کے پاس اس وقت بھی جا کر دیکھ لیں کہ ایک آدمی کاپی لے کر کھڑا ہو گا جو ہر ویگن والے سے 100 روپیہ لے کر tick mark کر کے ایک بھونٹی سی پرچی دیتا ہے۔ صرف وجہ یہ ہے کہ جب یہ ویگن والے پیسے pay کرتے ہیں تو پھر وہ کسی ڈسپین کی پرواہ نہیں کرتے۔ بھونٹے شہروں اور قصبوں کے علاوہ اگر آپ لاہور میں فیروز پور روڈ پر ویگنوں کا حال دیکھیں تو یقین کریں کہ لوگوں کو اس طریقے سے بھرا ہوتا ہے کہ ان کا سانس لینا دوہرے۔ کبھی آپ صبح کے ناٹم فیروز پور روڈ پر جا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ لوگ کن حالت میں ہیں؟ ویگن نمبر 14 اور 34 کابز سے سٹیشن کی طرف آتی تھی تو مجھے نہیں پتا کہ گورنمنٹ کی ان لوگوں سے کیا عداوت تھی کہ اس روٹ پر تقریباً 200 کے قریب چلنے والی ویگنوں کو بند کر کے ان کی جگہ پر 9 نمبر کی صرف چار بسیں چلائی گئی ہیں جو کہ بہت کم ہیں۔ لوگ گھنٹوں بسوں اور ویگنوں کا انتظار کرتے ہیں لیکن کوئی بس نہیں آتی۔ اگر کوئی ویگن آتی ہے تو اس میں جس بری طرح سے لوگوں کو بھرا ہوتا ہے وہ اتھلی افسوس ناک ہے۔ میرے بھائی اسحاق زاد عونی تو کرتے ہیں کہ حکومت ٹرانسپورٹ کے لئے یہ کر رہی ہے اور وہ کر رہی ہے تو میں ان سے یہ درخواست کر رہی ہوں کہ فیروز پور روڈ جو کہ مین روڈ ہے اس پر کم از کم اتنی بسیں ضرور چلائی جائیں کہ لوگ آسانی کے ساتھ صبح کے وقت اپنے دفتروں اور سکولوں میں پہنچ سکیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! ایک طرف آپ کہہ رہی ہیں کہ ویگنوں میں رش ہو رہا ہے اور بسیں چلائی جائیں جبکہ ادھر سے راجہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ویگنیں چلائی جائیں تو اب کس کی بات مانی

جانے؟

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! جو ویکٹیں بند کی گئی ہیں ان کی جگہ پر اتنی ہی بسیں چلائی جائیں جتنی ویکٹیں بند کی گئیں۔ ویکٹیں آپ 150 بند کرتے ہیں اور اس کی جگہ پر چار بسیں چلاتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ لوگ کس چیز پر سفر کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اسی سے متعلق سلیمنٹری سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! دو تین سوالوں کے جواب میں وزیر موصوف نے ڈاکٹر وسیم صاحب سے کہا کہ مجھ سے مل لیں، بیٹھیں اور ہم دیکھ لیتے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہ ٹرانسپورٹ مافیا اور ٹکڑے ٹرانسپورٹ کے درمیان جو معاملات ہیں، کرانے کی بات ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کا یا پارلیمانی سپیکر ٹری کا کوئی ایسا ارادہ ہے ہیں کہ عوام کے مسائل اور مشکلات جاننے کے لئے جس طرح ہمارے ایم۔ پی۔ اے حضرات کبھی کبھار بسوں میں بیٹھتے ہیں تو یہ بھی کبھی بسوں اور ویکٹوں میں بیٹھ کر خود جائزہ لیں، تو انہیں سدا چتا چل جانے کا بجائے اس کے کہ یہاں بیٹھ کر کہیں کہ ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، مجھے مطمئن کریں۔ تو اس طرح کا کوئی ارادہ ہے کہ یہ بسوں یا ویکٹوں میں خود سفر کریں تاکہ انہیں پتا چلے کہ عوام کی کیا حالت ہوتی ہے اور انہیں کس طرح ویکٹوں میں مرعابا کر لے جایا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سپیکر! میں بسوں میں خود سفر کرتا ہوں اور حالات کا جائزہ بھی لیتا ہوں لیکن عباسی صاحب! مجھے اتنا شوق نہیں کہ میں پریس کے لئے فونو بنا کر اخبار میں ضرور لگوا دوں کہ میں نے بس میں سفر کیا ہے۔ میں بسوں میں سفر کرتا ہوں اور چیک کرتا ہوں کہ عوام کو کیا مسائل درپیش ہیں؟

محترمہ گلشن ملک، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، محترمہ!

محترمہ گلشن ملک، شکرپور، جناب سیکرٹری، غذاء لوگوں کو پمپل حکومت سے ہی یہ عادت پڑی ہوئی تھی کہ وہ ویکٹوں کے اڈوں پر کھڑے ہو کر ٹیکس لیتے تھے۔ وہ غذاء ٹیکس ضرور لیتے تھے مگر جب ہم نے پولیس کو اطلاع کی تو وہ ٹیکس ختم کروا دیا گیا ہے اور اب کوئی ٹیکس نہیں لیتے۔
محترمہ صفیرہ اسلام، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، بی بی!

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری، یہ غلط بات ہے کہ خلائ حکومت نے یہ کیا تھا اور خلائ نے یہ کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک غلط روایت ہے جو کہ میری محترمہ، سن دوہرا رہی ہیں۔
پارلیمنٹری سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، ڈاکٹر صاحبہ!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے صحت، شکرپور۔ جناب سیکرٹری، محترمہ گلکارام، ہسپتال کے متعلق فرماری ہیں تو یہ ہمارا اپنا ہسپتال ہے جہاں ہم روزانہ مریضوں کو دیکھنے جاتے ہیں تو وہاں پر کوئی ایسا سلسلہ ہے ہی نہیں۔ حکومت نے اتنی زیادہ extra بسیں چلائی ہوئی ہیں کہ وہاں پر کوئی ایسا problem ہوتا تو کوئی کاپی لے کر کھڑا ہوتا ہے اور اگر کوئی کاپی لے کر کھڑا ہے تو انہوں نے اس کی رپورٹ کیوں نہیں کی تاکہ ہم اسے پکڑتے۔ ان کا بھی تو کام ہے کہ نشاندہی کریں یا صرف اسمبلی میں آ کر بتائیں۔ بات تو یہ ہے کہ ایک مسند مل گیا جانے یہاں آ کر dramatise کرنا ایلاؤژیشن کی عادت ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری! انہیں اپنے مریضوں کا نہیں پتا تو انہیں ویکٹوں کا کیا پتا ہوگا۔ انہیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ مریضوں کو کون سی بیماریاں ہیں تو انہیں ویکٹوں کی بیماریوں کا کیا پتا ہوگا، جناب والا! یہ ان لوگوں کو کیا جانیں گی جو ویکٹوں پر سفر کرتے ہیں میں ان سے درخواست کروں گی کہ بجھانے یہاں تنقید کرنے کے وہاں جا کر دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے اور مجھے غلط بات کہنے

کی ضرورت نہیں۔ میں صرف وہ بات کہتی ہوں جس بات کو میں ذاتی طور پر جانتی ہوں۔ ان کو تو کچھ بھی نہیں پتا یہ تو دودھ سوڈا پی کر ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ مجھے انگینڈا اور سوڈی عرب سے Gynaecologist کا سرٹیفکیٹ ملا ہے اور انہوں نے مجھے appreciate کیا ہے۔ یہ ایسا کوئی مسئلہ بتائیں کہ ان کو کیا problem ہے اگر میں diagnose نہ کر سکوں تو تب بات ہے "اندھا کیا جانے بسنت کی بہار"۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال محترمہ ثمنہ نوید کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتی لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ ثمنہ نوید کا ہے اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول نسیم کا ہے۔

محترمہ کنول نسیم، میرا سوال نمبر 3781۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کلیم شہید کالونی نمبر 1 فیصل آباد۔ فضائی آلودگی

پھیلانے والے کارخانے کی بندش

- *3781، محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر تحفظ ماحولیت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ کلیم شہید کالونی نمبر 1 فیصل آباد مکمل طور پر ایک رہائشی علاقہ ہے، جس میں ایک شخص نے پلاٹ نمبر 138/1 اور 139 میں چربی بنانے کا کارخانہ بنا رکھا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کارخانہ میں چربی بنانے سے پورے علاقے میں گندی ترین بدبو پھیل رہتی ہے۔ ارد گرد کا ماحول اتھانی ٹراب ہو چکا ہے۔ علاقے میں سکین قسم کی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے؟
- (ج) اگر جزو ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کارخانے کو بند کر کے مکینوں کو صاف شفاف ہوا میں زندہ رہنے کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

ضلعی افسر ماحولیت فیصل آباد نے مذکورہ چربی بھانے والے کارخانے کے خلاف ماہ نومبر 2003 میں قانونی کارروائی کا آغاز کیا تو مالک نے اپنا یہ کاروبار ختم کر دیا۔ موقع کا غلط طور پر 03-12-17 اور 04-02-24 کو دوبارہ کیا گیا۔ جس سے یہ تصدیق ہوئی کہ مذکورہ کاروبار ختم کر دیا گیا ہے اور اب علاقے میں کوئی خطائی اگودگی نہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ کنول نسیم، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس قسم کا کاروبار پورے پنجاب میں ہو رہا ہے اور ہمارے وزیر اس کے فاتحے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ماحولیات!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکرٹری! چربی بھاننے کا کاروبار میونسپلٹی میں آتا ہے اور میونسپلٹی کے قوانین ہمیشہ سے رہے ہیں اس وقت جو لاہور، ملتان ہے وہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کہلاتا ہے اس کے مطابق ناظم کے تحت جو ہمارا عملہ کام کر رہا ہے یہ ان کی ذمہ داری ہے اور یہ چیک کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جو میونسپلٹی لاہور کو violate کرتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ان کے خلاف نوٹس جاری کرتے ہیں اس کے بعد ان کا کیس جو ڈیپلٹ مجسٹریٹ کے پاس جاتا ہے اور ان کو سزا ہوتی ہے۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں بھی تین سے ہیں۔ پچھلے سے میں زیادہ سزا ہے ایک ملین اور چھ ماہ قید کی سزا ہے اور دوسرے سے میں کم ہے اور تیسرے سے میں اس سے بھی کم ہے جس میں پانچ ہزار روپے جرمانہ اور تین ماہ کی قید ہے۔ یہ جو میونسپلٹی کی violation ہے چربی بھاننا، ڈرنج میں پھینکنا پھر اس کی بدبو کا ہونا اس کا سبب لوکل گورنمنٹ کر رہی ہے اور ہم ان کو دوبارہ کہیں گے کہ اس کام کو speed up کریں تاکہ عوام کی تکالیف کا ہمدارک ہو سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیے!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! جس مسئلے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ بہت سارے ایسے اور معاملات بھی ہیں۔ جیننگ فیکٹریز ہیں اور اس قسم کی دوسری فیکٹریاں ہیں جن کی چیمینوں سے مختلف قسم کی چیزیں نکلتی ہیں جو صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ جناب والا! جو مکہ میں ڈاکٹر ہوں اس لئے میرا ذاتی طور پر تجربہ ہے کہ جن علاقوں میں جیننگ فیکٹریاں ہیں ان کے گرد و نواح میں سانس کی بیماریاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ لوگوں کو asthma اور bronchitis ہو جاتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب میں پہلی بار وزیر تحفظ ماحولیات بنے ہیں یہ بتائیں گے کہ کیا کوئی سالانہ چیک اپ کا سسٹم ہے کہ یہ چیک کیا جانے کہ اس فیکٹری کی آلودگی جو ہوا میں پھینک رہی ہے اس کا یول کتنا ہے اور متعلقہ یول صحت کے لئے نقصان دہ نہیں ہے اس سے اوپر اگر آلودگی ہوا میں جاری ہے تو نکلنے سے اس کو چیک کا کیا سسٹم بنایا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر موصوف!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکرٹری! مختلف شہروں جیسے بہاولپور اور رحیم یار خان جو کالن بیڈت ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کچھ فیکٹریاں بہت دور تھیں بعد میں آبلائیں بڑھتی ہوئی وہاں تک پہنچ گئی ہیں اور جب فیکٹریاں چلتی ہیں تو یہ صرف تین چار ماہ کا سیزن ہوتا ہے تین چار ماہ چلتی ہیں اس کے بعد بند ہو جاتی ہیں۔ اس تین چار ماہ کے عرصے میں دھواں ہوا میں اڑتا ہے جس کی وجہ سے واقعی سانس کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں اور یہ مشکلات ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس ایک لیڈرنی موبائل یوب ہے ایک بہت بڑی گاڑی ہے، جس میں کالنی instruments لگے ہوتے ہیں۔ ہم نے جہاں تجزیہ کرنا ہوتا ہے وہ گاڑی وہاں جاتی ہے اور اس گاڑی سے ہم تجزیہ کرتے ہیں کہ air pollution کتنا ہے؟

National Environment Quality Standard سے ہونے ہیں۔ یہ میڈیا ہم نے مہلی میڈیا سے لے لیں وہاں سے لے کر اپنا میڈیا بنایا ہے۔ اگر یہ کہیں تو ہم چیک کر دیں گے لیکن چیک

کئے بغیر انسانی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے اور میں عرض کر رہا ہوں کہ P.L.G.O2001 کے تحت نامین کے پاس powers ہیں کہ یہ اس کارخانے کو نوٹس دیں اور ان کو بند کرالیں یا دونوں پارٹیوں کے بلا کر بھاشیں اور بات کروائیں۔ اگر واقعی pollution تو نامین اور اٹھامیہ کا کام ہے کہ اس مسئلے کو حل کروائیں۔ اگر نہیں کرا سکتے تو legal notice بھی دیا جاسکتا ہے۔ فیٹریاں بند بھی کرانی جاسکتی ہیں لیکن وہ کیس tribunal میں جانے گا۔ ایک پروسیجر ہوتا ہے Environment We have to follow the procedure اور E.P.O جاری ہوتا ہے یعنی Environment Protection Order آتا ہے اور بیٹھ کر بات ہوتی ہے۔ وہ یہی کہتا ہے کہ میں پچیس سال سے یہ کاروبار کر رہا ہوں اور جب میں نے فیٹری لگائی تھی تو اس وقت آبادی نہیں تھی اب آبادی خود چل کر ہمارے دروازے پر پہنچ گئی ہے تو میں کہاں جاؤں؟ یہ عدالت کا مسئلہ ہے عدالت فیصلہ کرتی ہے کہ کون جیتے آیا، کون ہار گیا اور کون کتنی pollution کر رہا ہے اور لیول سے زیادہ pollution ہو رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ واقعی یہ مسئلہ ہے اور یہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! انہوں نے جڑ (ب) میں لکھا ہے کہ بھڈ ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کو بلایا گیا اور انہیں تنبیہ کی گئی اور ہدایت دی گئی کہ فضائی آلودگی کو کم کریں۔ میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ ان کو کیا ہدایت دی گئی جس سے فضائی آلودگی کم ہوگی؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! یہ شیخوپورہ کے محض کی بات کر رہے ہیں میں فیصل آباد بھی گیا تھا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ بھڈ ملاکن کو بلایا گیا اور ان کی ایسوسی ایشن کو بلایا گیا اور ان کو ہدایت دی گئی کہ فضائی آلودگی کو کم کریں میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہدایت دی گئی

کس طریقے سے فضائی آلودگی کم کریں؟

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکرٹری جنرل، بجٹ والے حصے لکڑی جلایا کرتے تھے اب بہت ہی کم کو اہنی کا کوئلہ جلاتے ہیں، لکڑی بھی جلا رہے ہیں، پلاسٹک ویسٹ بھی جلا رہے ہیں اور کراچی سے refinery کا wastage لا کر جلانا چاہ رہے ہیں اور کچھ لوگ ہمارے پاس آئے کہ اس کی اجازت دے دیں کہ refinery کا wastage بھی ہم بھنے میں جلانیں۔ تو ہم نے اجازت نہیں دی۔ بھنے تو صدیوں سے گئے ہونے ہیں لیکن اب اس میں ٹائر جل رہے ہیں اور ایسا مواد جو نہیں جلنا چاہیے وہ جل رہا ہے تو اس کے لئے دونوں قوانین 2001 P.L.G.O اور 1997 P.E.P.A کے تحت بھی نوٹس دیا جاتا ہے۔ وہ آتے ہیں بات چیت ہوتی ہے اگر وہ فیول کو صحیح کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کا کیس tribunal میں چلا جاتا ہے۔ لاہور کے انڈر ایک tribunal ہے وہاں فیکٹری مالکن اپنے آپ کو defend کرتے ہیں اور ہم allegations دیتے ہیں۔ اس کا فیصلہ جج صاحب کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے ان کو کیا ہدایات جاری کی ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکرٹری جنرل نے یہی ہدایات جاری کی ہیں کہ جس فیول کو جلانے کی اجازت نہیں ہے وہ آپ نہ جلانیں۔ جناب والا پاول کے علاقے میں rice husk استعمال کرتے ہیں اس سے بھی آلودگی ہوتی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! کیا حکومت نے رضا کو صاف کرنے کے لئے بھٹوں پر کوئی ایسی پابندی لگائی ہے کہ وہ شہر سے اتنے فاصلے پر لگانے جائیں؟ کیونکہ اب جو نئے بھٹے لگ رہے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ وہ تقریباً شہر کے اندر لگانے جا رہے ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ آبادی سے کتنے فاصلے پر بھٹے لگانے جائیں تاکہ شہر کی آبادی ان بھٹوں سے متاثر نہ ہو؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، میں بھی ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سیکر، جی، آپ بھی پوچھ لیں پھر اکتھائی جواب آجانے گا۔

محترمہ سٹی زابد بخاری، جناب سیکر! میں معزز وزیر سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے ایسوسی ایشن کے حمدیادوں اور نائند گن سے میٹنگ کب ہوئی تھی اور دوسرا انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کے حل کے لئے باقاعدہ ایک کام ہو رہا ہے۔ تو وہ کام کیا ہو رہا ہے اس سے ایوان کو آگاہ جانے اور اس میٹنگ کے بعد اس سلسلے میں کیا improvement آئی ہے؟

جناب قائم مقام سیکر، جی، وزیر موصوف!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکر! یہ میٹنگ شیخوپورہ میں ہوئی جس میں منجلی ناظم شیخوپورہ اور ایم پی اسے کو بلایا گیا۔ میں خود بھی گیا تھا جہاں ہر طرح کے مسائل پر بات چیت ہوئی اور میں جانتا ہوں کہ اس وقت عدالتوں میں سب سے زیادہ شیخوپورہ کے کیسز چل رہے ہیں جو Tribunal میں بھی اور مقامی عدالتوں میں بھی چل رہے ہیں۔ شیخوپورہ مسائل کا ایک گزہ ہے۔ وہاں پر دو polyester پلانٹ ہیں، ایک آئی۔سی۔ آئی کا اور ایک روپالی کا ہے۔ ایک Flying Paper Mill ہے جن کا پرانا issue چل رہا ہے۔ وہاں پر داؤد ہرکولیس اور tanneries بھی ہے تو شیخوپورہ میں آلودگی پر ناظم صاحب سے کئی دفعہ رابطہ ہوا ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کو بہت دفعہ بلایا ہے اور میٹنگز کی ہیں۔ جتنے کیسز شیخوپورہ کے انہوں نے دائر کئے ہیں اور جتنے کیسز ہم نے دائر کئے ہیں، شاید ہی کسی اور ضلع کے کیسز چل رہے ہوں۔ فیصد عدالت نے کرنا ہے، ہم نے ان پر allegation لگائی ہے، prove کرنا ہے، انہوں نے اپنے آپ کو defend کرنا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، میرے سوال کا کیا جواب ہوا؟ شہر سے کتنے قاصدے پر مہنے لگتے پائینس تاکہ شہر کے لوگ اس آلودگی سے بچ سکیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات، اس میں ہے کہ Pakistan Environment Protection Act 1997 جو 1997 میں آیا، اس کی requirement ہے کہ کسی بھی فیکٹری لگانے والے کو پہلے محکمہ تحفظ ماحولیات سے Initial Environment Assessment یعنی پڑے گی کہ یہ فیکٹری یہاں لگانے سے آبادی کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ بہت ساری فیکٹریاں ایسی ہیں جنہوں نے ہم سے

Initial Environment Assessment نہیں لی۔ اس وقت چکوال کا مسئلہ چل رہا ہے۔ وہاں پر چھ سات بڑی سینٹ فیکٹریاں لگ رہی ہیں کیونکہ وہاں raw material available ہے لیکن انھوں نے ہم سے Initial Environment Assessment وغیرہ نہیں لی۔ اسی طرح بھٹے والوں نے بھی نہیں لی۔ اس میں موٹرسپینی involve ہے، لوکل گورنمنٹ involve ہے۔ کوئی ان کو فیکٹریاں نہ لگانے دے۔ ان کے پاس قوانین موجود ہیں۔ میں فیصل آباد گیا اور ناظم فیصل آباد سے بت ہوئی تو میں نے دیکھا اور کہا کہ آپ کے شہر کے اندر بھٹے چل رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہل؟ میں نے کہا کہ میں موٹروے سے آیا ہوں تو دو تین بھٹے میں نے دیکھے ہیں تو ہوا یہ کہ وہ بھٹے کسی زمانے میں شہر سے بہت دور تھے۔ اب شہر کی آبادی کھسک کھسک کر قریب پہنچ گئی ہے۔ وہ کیسے پہنچی؟ یہ اس شہر کے مین بائیں کہ انھوں نے کیوں اجازت دی؟ فیصل آباد والوں کا کام ہے۔ موجودہ لوکل گورنمنٹ کے لوگوں نے اور پچھلی گورنمنٹ کے لوگوں نے کیوں ان آبادیوں کو اجازت دی۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور شہر میں جب ایک رہائشی کمال کی قیمت ایک کروڑ روپے ہو گئی ہے تو پچھلے طریب لوگ مجبور ہو کر انڈسٹریل ایریا کے ساتھ جا کر رہائش اختیار کر لیتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، فیصل آباد میں اگر بھٹے لگے ہیں تو فیصل آباد والوں کو روکنا چاہیے۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ میں لگے ہیں تو گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کو روکنا چاہیے۔ یہ میں لگے ہیں تو یہ والوں کو روکنا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت بھی مداخلت کر سکتی ہے۔ یہ کام تو ان کا ہے کہ میرے یہ شہر کے ارد گرد دو سال کے اندر تے سات آٹھ بھٹے بالکل آبادی کے اندر لگے ہیں۔ کیا صوبائی حکومت بھی اس میں کوئی مداخلت کر سکتی ہے؟ یہ وزارت بھی کوئی کام کر سکتی ہے؟ ان کے پاس بھی کوئی اختیارات ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکرٹری Environment کے حکم کے دفتر صرف چودھ اضلاع میں تھے کیونکہ یہاں انڈسٹری زیادہ تھی اور یہ سارا صاف devolve ہو کر devolution plan کے تحت ناظمین کے تحت چلا گیا ہے۔ اب ناظمین کا کام ہے کہ اگر حوام کو شکایت ہے تو ناظم کے دفتر جانے۔ اگر وہ نہیں سنتا تو بے شک وہ ہمیں شکایت کرے۔ ہمارے پاس روزانہ شکایتیں آتی ہیں۔ ہم مقامی حکومت سے رپورٹ طلب کرتے ہیں اور ان کو ہدایت دیتے ہیں کہ آپ اس پر action لیں۔

action وہی ہوتا ہے کہ E.P.O جاری کرو۔ اگر وہ کام ٹھیک کر دیتا ہے تو ٹھیک ورنہ ہم کیس عدالت میں جانے گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ، جناب سیکرٹری میں بقیہ سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سیکرٹری باقی سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پاکستان شریف تاجاوا لنگر براستہ مرلے بس سروس سے متعلقہ مسائل

*3443، محترمہ حمیدہ نوید، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان شریف تاجاوا لنگر براستہ مرلے روٹ پر بس سروس کا آغاز کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روٹ پر مقررہ کرایہ سے زیادہ وصول کیا جا رہا ہے اور مسافروں کو تکٹ بھی جاری نہیں کئے جاتے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روٹ پر چلنے والی بسیں ایک ڈیزہ کھنڈ کا سفر کئی گھنٹوں میں طے کرتی ہیں جس سے روزانہ ہزاروں مسافر اور طلبہ کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے؟

(د) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مسائل حل کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) درست ہے۔ پاکپتن شریف تا بہاولنگر براستہ حادف والا قبوہ، مرے چوک روڈ منظور شدہ ہے جس پر بس سروس چل رہی ہے۔

(ب) قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں جو ٹرانسپورٹرز زائد کرایہ وصول کرتے ہیں یا ٹکٹ جاری نہیں کرتے ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) پاکپتن شریف سے بہاولنگر کا فاصلہ تقریباً (80) کلومیٹر ہے۔ جب کہ بس کی زیادہ سے زیادہ رفتار (65) کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ راستہ میں آبادیوں کی وجہ سے ہر سٹاپ پر مسافروں کو بھانا اور اتارنا ہوتا ہے۔

(د) مجاز فیڈ ٹریک افسران وقت فوقتاً اپنا ٹک ٹریک چیکنگ کرتے رہتے ہیں اور عوام الناس کے مسائل قانون کے مطابق حل کئے جاتے ہیں۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کے ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی پاکپتن شریف اور بہاولنگر نے ماہ ستمبر، اکتوبر، نومبر 2003 کو مختلف شکایات اور قانون کی خلاف ورزیوں کے مرکب گاڑیوں کے تقریباً 623 پالان کئے اور ان میں مبلغ -/2,64,850 روپے جرمانہ کیا گیا۔

بہاولنگر شہر سے بس، ویگن سٹینڈز کی منتقلی

*3739، محترمہ شمیمہ نوید، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر شہر کے چوک بھاولی پر بسوں، ویگنوں اور کاروں کے

سٹینڈ قائم ہیں اور ان سٹینڈز کے قریب 2 کلچ برائے خواتین بھی قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلبات کو موجودہ بس سٹینڈز کی وجہ سے کلچ آتے اور جاتے

وقت سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سٹینڈز پر تعینات افراد طلبات کو تنگ

کرتے ہیں؟

(ج) اگر جڑو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سینڈوں کو کسی اور جگہ پر منتقل کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) یہ درست ہے۔ بہاول نگر شہر کے بہاولی چوک پر شہزاد ٹریڈرز، داتا ٹراننگ کوچ اور عہمت ٹراننگ کوچ بطور ڈی کلاس سینڈ اتھارٹی سے منظور شدہ ہیں۔ بہاولی چوک سے تقریباً 200 گز کے فاصلہ پر ووڈ کیشنل کالج برائے خواتین اور ڈگری کالج برائے خواتین تقریباً بہاولی چوک سے 300 گز کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ ان سینڈوں کی وجہ سے نہ ٹریفک میں خلل پڑتا ہے اور نہ ہی ان سے کسی کو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کیونکہ ہر وقت بہاولی چوک پر ٹریفک پولیس کا عملہ تعینات ہوتا ہے اور نہ ہی کبھی ایسی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ طالبات کو آنے جانے پر کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا ہے۔

(ج) اتھارٹی ان متذکرہ سینڈوں کو کسی اور جگہ منتقل نہیں کر سکتی کیونکہ تینوں سینڈ منظور شدہ ڈی کلاس سینڈ ہیں اور ان سینڈوں پر تمام سہولیات مسافروں کے لئے مہیا ہیں۔ ہیں اگر ممالکن سینڈ انہی مرضی سے اپنے سینڈ کو کسی اور جگہ منتقل کرنا چاہیں تو اتھارٹی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ سینڈوں کی منظوری کے وقت اتھارٹی جملہ تمام چیزوں اور عوام کی تمام تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے منظور کرتی ہے۔ کیونکہ عوام کے مطالبہ پر اس چوک میں سینڈ منظور کئے گئے ہیں۔ اس بارے میں طویل litigation موجود ہے۔

ضلع شیخوپورہ۔ بہتہ انڈسٹری کی فضائی آلودگی

پر قابو پانے کے لئے حکومتی اقدامات

*3831: میاں خالد محمود، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہتہ انڈسٹری فضائی آلودگی بڑھانے کا سبب بنتی ہے؟

(ب) ضلع شیخوپورہ میں ان کی تعداد کتنی ہیں یہ کس کس جگہ واقع ہے اور فضائی آلودگی کم کرنے کے سلسلے میں محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں۔ تحصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) یہ درست ہے کہ بھٹ انڈسٹری فضائی آلودگی بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔

(ب) دفتر ماحولیات ضلع شیخوپورہ کے سروے کے مطابق شیخوپورہ میں بھٹوں کی تعداد 350 ہے۔ تحصیلوں کے مطابق لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دفتر ماحولیات شیخوپورہ نے سروے کرنے کے بعد بھٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداروں و نامہ نگار سے میٹنگ کی۔ جس میں بھٹ سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے انہیں آگاہ کیا۔ 27 بھٹوں کو (تینے) ایڈوائزری لیٹر جاری کئے ہیں۔ لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اب اس مسئلہ کے حل کے لئے باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔ آئندہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ E.P.A شیخوپورہ کی ہدایت پر عمل نہ کرنے والے بھٹ مالکان کے خلاف پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

تحصیل ٹیکسلا میں فضائی آلودگی کی صورتحال

*3901 جناب محمد وقاص، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹیکسلا خصوصاً فیصل شہید روڈ ٹیکسلا میں ٹریک کے بڑھنے سے نہ

صرف فضائی آلودگی بلکہ بے ہنگم خور میں اضافہ ہوا ہے؟

(ب) کیا محکمہ نے کبھی جدید آلات کے ذریعے اس مقام پر پانی جانے والی آلودگی کو چیک کیا

ہے؟

(ج) اگر نہیں تو کیا عنقریب اس کا ارادہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) تحصیل فیکلا خصوصاً فیصل شہید روڈ اور دوسرے مہلات کا سروے محکمہ تحفظ ماحول کی لیبارٹری کی ٹیم نے 31۔ دسمبر 2003 کو کیا اور ضلعی آلودگی کی میٹنس جدید آلات سے کی گئی تھی۔ فروری 2001 میں بھی فیکلا تحصیل میں ہوا کی کوالٹی پنجاب کے دوسرے چھوٹے شہروں کی طرح نامول ہی ہے۔ صرف گرد و غبار کا لیول کسی حد تک زیادہ پایا گیا ہے۔ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ سڑکوں کی اطراف کچی ہونے اور ضلعی کے انتظامات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے گرد و غبار نسبتاً زیادہ ہے۔ شور کا لیول صرف اس وقت مقررہ حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ جب پریشر ہارن بجایا جاتا ہے۔

(ب) اس کا جواب میرا "الف" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) محکمہ نے فروری 2001 اور 31۔ دسمبر 2003 کو فیکلا شہر میں ضلعی آلودگی کی میٹنس کی ہے۔ یہ سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ مزید تحصیل ناظم فیکلا کو سلاؤ ویٹ اور سیوریج سے پیدا ہونے والی آلودگی پر قابو پانے کے لئے بذریعہ مرادہ مورخہ 10۔ دسمبر 2003 لکھا گیا (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ چونکہ سڑکوں کے کچے کنارے اور ضلعی کے نامکمل انتظامات ضلعی آلودگی کا موجب ہیں اور گاڑیوں کے پریشر ہارن کا غیر قانونی استعمال شور پیدا ہونے کی وجہ ہے۔ اس لئے ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر اور اینڈی کو مناسب انتظامات کے لئے کہا گیا ہے۔ (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ سے حافظ آباد۔ ٹرانسپورٹ کے مسائل

*4034، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ سے حافظ آباد جانے کے لئے مسافر اور طلباء بسوں کی پھتوں پر سفر کرتے ہیں کیونکہ بسوں کے اندر جگہ نہیں ہوتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ روٹ پر مسافروں اور طلباء و طالبات کی تعداد کے مطالبہ میں چلنے والی بسوں کی تعداد کم ہے۔ جس کی وجہ سے مسافر اور طلباء بسوں کی بھرتوں پر بڑھنے اور چنگھے لگنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد بار طلباء و مسافر بسوں کی بھرت پر بیٹھنے کی وجہ سے سڑک پر گے درختوں سے ٹکرا کر بچے گر کر ہلاک ہو گئے ہیں؟

(د) اگر جزو (الف) (ب) اور (ج) کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ روٹ پر بسوں کی تعداد مسافروں اور طلباء کی تعداد کے پیش نظر بڑھانے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) یہ جزوی طور پر درست ہے۔ بعض اوقات سکول و کالج کی بھرتی کے وقت طلباء زبردستی بسوں کی بھرت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ جس سے ڈرائیور حضرات اور طلباء میں اکا دکانا خوشگوار واقعہ پیش آجاتا ہے۔ نتیجتاً ایسے ڈرائیورز کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس ضمن میں دوران سال 2003 اس روٹ پر اوور لوڈنگ پر ضلع شیخوپورہ اور ضلع حافظ آباد میں بسوں اور ویکنوں کے 144 پالان کئے گئے۔

(ب) متذکرہ روٹ پر مسافروں اور طلباء و طالبات کی تعداد کے مطالبے میں چلنے والی بسوں کی تعداد 35 ہے جب کہ اس روٹ پر 30 ویکنیں بھی چلتی ہیں۔ عموماً سکولوں اور دفتری اوقات میں لوگ چونکہ بے صبری سے چلنے والے ٹائم پر سوار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات ایسا مسئلہ پیش آجاتا ہے۔ لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت مزید گاڑیاں چلانے کے لئے ٹرانسپورٹروں کو ہر قسم کا قانونی تعاون بہم پہنچا رہی ہے۔

(ج) درست ہے۔ سہماں شیخوپورہ میں ایسا کوئی واقعہ محکمہ کے علم میں نہیں آیا ہے۔ بسوں کی بھرتوں پر مسافر بٹھانے کی سختی سے ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے پر سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جیسا کہ جز (الف) میں عرض کیا گیا ہے۔

(د) حکومت ایسے روٹوں پر مسافروں کی ضرورت کے پیش نظر بسوں / ویکٹوں کی تعداد بڑھانے کے لئے ٹرانسپورٹ حسرات سے رابطہ کر کے ان کی مزید حوصلہ افزائی کر رہی ہے تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ سفری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ کیونکہ حکومت کی لبرل ٹرانسپورٹ پالیسی کے مطابق منظور شدہ روٹوں پر گاڑیوں کے پرمٹوں کے اجراء پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ ہے۔

پنجاب پر او نیشنل انوائرنمنٹل ایجنسی کے اراکین

جاری اقدامات اور دیگر متعلقہ تفصیل

*4132، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تحفظ ماحولیت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) Provincial Environmental Protection Agency کے اراکین کے نام، تعداد، عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائی جانے۔ نیز پچھلے پانچ سالوں میں اس ادارے نے کتنے احکامات بہت Environmental Protection Order جاری کئے۔ کتنے ایسے احکامات پر عملدرآمد ہوا اگر عملدرآمد نہ ہوا۔ اس کی وجوہات بیان فرمائیں؛

(ب) پاکستان ماحولیات کے تحفظ کے قانون مجریہ 1997 کے تحت صوبہ پنجاب میں پانچ سالوں میں کتنے افراد یا اداروں / Local Authorities کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔ کتنے معاملات کے چالان مجسٹریٹ یا ماحولیاتی ٹریبونل میں گئے۔ کتنے افراد / اداروں وغیرہ کو سزا ہوئی۔ جملہ تفصیل بیان فرمائیں؛

(ج) حکومت پنجاب نے صوبہ کے ماحول کو بہتر بنانے اور صوبے کو Adverse Environmental Effect سے بچانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں اور مزید کیا اقدامات کرنے کا ارادہ ہے نیز کیا بین الاقوامی کنونشن برائے ماحول پر عمل درآمد کی حکومت پنجاب پابند ہے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) Provincial Environmental Protection Agency کے اراکین کے نام، تعداد، عرصہ تعیناتی کی تفصیل بطور (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ نے 1999 میں یہلا Environmental Protection Order جاری کیا۔ محکمہ نے اب تک 181 انوائزمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے ہیں۔ جن میں سے 105 پر عملدرآمد ہو گیا ہے اور باقی ماندہ عملدرآمد کے مختلف مراحل میں ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران 313 افراد اداروں کے خلاف پاکستان کے ماحولیت کے قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی۔ جن میں سے 181 کے خلاف انوائزمنٹل پروٹیکشن آرڈر جاری کئے گئے۔ باقی ماندہ کے خلاف کارروائی قانون کے مطابق جاری ہے۔ پنجاب انوائزمنٹل ٹریبونل اکتوبر 2001 میں لاہور میں قائم کیا گیا۔ اب تک 74 مہدات ٹریبونل میں دائر ہوئے ہیں۔ 46 استغاثوں میں محکمہ کی طرف سے جلدی کئے جانے والے احکامات پر عملدرآمد کروایا گیا۔ 28 مہدات انوائزمنٹل مجسٹریٹس کے پاس P.L.G.O2001 کے تحت زیر سماعت ہیں۔

(ج) بین الاقوامی کنونشن برائے ماحول پر عمل درآمد کے سلسلہ میں پاکستان ماحولیت کے تحفظ کا ایکٹ 1997 جاری ہو چکا ہے۔ اس کے تحت قواعد و ضوابط بن رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے ماحولیتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ جن کی تفصیل بطور (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں قائم موثر وہیکلز اینگز امینرز کے دفاتر

اور سٹاف کی تفصیل

*4176، محترمہ نجمی سلیم، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ کے کئے اضلاع میں Motor Vehicles Examiners کے دفاتر ہیں۔ ان میں عہدہ کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز ان میں کتنے ملازمین deputation پر کام کر رہے ہیں۔ deputation پر کام کرنے والے ملازمین اور ان کے محکمے کے نام کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر عداہات ان فنڈ گاڑیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں جو کہ موٹر وہیکل ایگزامینرز اور ان کے ماتحت اہلکاران رعوت دسے کر یاں کرتے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے موٹر وہیکل ایگزامینرز کا دفتر موجود ہے۔ 21 دفاتر سرکاری عداہتوں میں جب کہ 13 دفاتر پرائیویٹ عداہتوں میں ملانے کرایہ پر قائم ہیں۔ ان دفاتر میں عہدہ کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے نیز ان دفاتر میں کونسی ملازم deputation پر کام نہ کرتا ہے۔

نمبر عداہ	نام ضلع	تعداد عہدہ	تفصیل عہدہ و گریڈ	موتروہیکل ایگزامینرز	جو حیر محکمہ	جو کرایہ
				گریڈ 11	گریڈ 5	گریڈ 1
1-	لاہور	7		3	3	1
2-	قصور	3		1	1	1
3-	جنوبی پورہ	3		1	1	1
4-	اوکاڑہ	3		1	1	1
5-	فیصل آباد	5		2	2	1
6-	جسک	3		1	1	1
7	نوبہ ٹیک سکر	3		1 (طالب)	1	1
8-	گوجرانولہ	3		1	1	1
9-	گجرات	3		1	1	1
10-	سیالکوٹ	3		1	1	1

11-	نارووال	3	1(غلی)	1	1(غلی)
12-	حافظ آباد	3	1	1(غلی)	1
13-	منڈی بہاؤالدین	3	1(غلی)	1	1
14-	راولپنڈی	5	2	2	1
15-	جہلم	3	1	1	1
16-	یکوال	3	1	1	1
17-	انک	3	1	1	1
18-	سرگودھا	3	1	1	1
19-	سیالکوٹی	3	1	1	1
20-	بکھر	3	1(غلی)	1(غلی)	1
21-	غوثاں	3	1(غلی)	1	1
22-	ملتان	5	2	2	1
23-	وہاڑی	3	1(غلی)	1	1(غلی)
24-	غانوال	3	1	1	1
25-	لودھیانہ	2	1(غلی)	1	-
26-	ساہیوال	3	1	1	1
27-	پاکپتن شریف	3	1(غلی)	1	1
28-	ذریعہ قازی خان	3	1	1	1
29-	راجن پور	3	1(غلی)	1(غلی)	1
30-	مظفر گڑھ	3	1	1	1
31-	یہ	3	1	1(غلی)	1(غلی)
32-	بہاولپور	3	1	1	1(غلی)
33-	بہاولنگر	3	1	1	1
34-	رحیم یار خان	3	1	1	1
	ٹوٹل	111	39	39	33

(ب) درست نہ ہے اکثر ملاجیات ڈرائیور کی غفلت، لاپرواہی، تیز رفتاری اور غلط اوور ٹیکنگ کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ تاہم جو موٹر وہیکلز ایکزائمر گاڑیوں کو قواعد و ضوابط کے مطابق فکس جلدی نہیں کرتے ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

پروانشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور، دفاتر:

عملہ اور دیگر تفصیل

- *4247، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر ٹرانسپورٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پروانشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے کتنے دفاتر لاہور میں کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور حرمہ تعیناتی مع جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) ان دفاتر کے سال 2002 سے آج تک کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ان دفاتر کے انچارج صاحبین کے نام، عمدہ، گریڈ اور ملانہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) ان دفاتر کے سال 2002 اور 2003 کے فیس فون اور بجلی کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

- (الف) پنجاب پروانشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا دفتر صرف ایک ہے۔ جو کہ A-11 ایمرٹن روڈ ٹرانسپورٹ ہاؤس لاہور میں واقع ہے۔
- (ب) دفتر پنجاب پروانشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور حرمہ تعیناتی درج ذیل ہے۔

نمبر حرمہ	نام	عمدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	حرمہ تعیناتی
1-	محمد طارق بابو	سیکرٹری پنجاب پروانشل ٹرانسپورٹ	18	بی۔ اے	27-12-2002

اتھارٹی لاہور

16-8-2001	ایل۔ایل۔بی	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (میل) (کھریٹ)	کلران شجاع	2-
05-11-2001	میرک	16	ایم۔ایم۔بی۔آئی	مختار احمد خان	3-
08-09-2003	ڈی کام	16	سپر ٹنڈنٹ	چودھری حسرت علی	4-
06-09-2003	ایف۔اے	16	سپر ٹنڈنٹ	محمد اقبال	5-
20-05-2002	بی۔اے	12	سینیئر گرافر	ذوالفقار حسین	6-
20-09-1990	بی۔اے	11	اسسٹنٹ	ظفر بٹل	7
09-08-1999	بی۔اے	11	اسسٹنٹ	مہلقہ محمد حسین	8-
19-12-2002	ایف۔اے	11	اسسٹنٹ	محمد عظیم	9-
05-07-1986	میرک	11	اسسٹنٹ	محمد ظہیر	10-
08-03-2003	بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی	7	سینیئر کھوک	مرید حسین	11-
24-07-1999	ایف۔اے	7	سینیئر کھوک	محمد اقبال	12-
11-02-1997	ایف۔اے	7	سینیئر کھوک	مرزا نسیم بیگ	13-
20-11-1996	میرک	7	سینیئر کھوک	غلام رشید	14-
20-11-1996	میرک	5	جوئینر کھوک	اصغر مجید	15-
31-05-1994	میرک	5	جوئینر کھوک	زابد اشرف	16-
29-12-1994	میرک	5	جوئینر کھوک	شوکت علی	17-
12-03-2003	میرک	5	جوئینر کھوک	ہمایوں اقبال	18-
13-08-2001	میرک	5	جوئینر کھوک	پرویز مقصود	19-
24-05-2001	میرک	5	جوئینر کھوک	محمد ظہیر	20-
14-04-2002	میرک	5	جوئینر کھوک	چا کر خان جاد	21-
16-10-2002	ڈل	4	ڈرائیور	محمد اسماعیل	22-
12-05-1998	ڈل	5	ڈرائیور (ڈپٹی ٹینٹ)	محمد ارشد ہبیز کانسٹیبل	23-
03-11-2003	ڈل	4	ڈرائیور	محمد جنزاد	24-
02-02-1999	میرک	5	کانسٹیبل (ڈپٹی ٹینٹ)	رانا محمد اسحاق	25-
03-03-2000	ڈل	1	کانسٹیبل (ڈپٹی ٹینٹ)	مینیر احمد	26-
05-05-1982	ڈل	1	نائب قاضی	محمد افضل	27-
13-07-1984	ڈل	1	نائب قاضی	ذوالفقار حسین	28-
24-06-1989	پرائری	1	نائب قاضی	عبدالرزاق	29-

21-03-2001	میرک	1	نائب قلم	محمد طارق سلیم	30
30-05-1984	پرائمری	1	بہشتی	ایم آر احمد	31
24-08-1994	پرائمری	1	عاکروب	بشیرا بی بی	32

(ج) دفتر پنجاب پرائونٹل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل حسب ذیل

ہے۔ سال جولائی 2002 سے جنوری 2004ء

I۔ آمدن 7,21,39,500/- روپے

II۔ اخراجات 1,32,45,700/- روپے

(د) ان دفاتر کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ملینڈ تنخواہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام انچارج	عہدہ	گریڈ	ملینڈ تنخواہ
1-	آغا مریم صاحب	سیکرٹری ٹرانسپورٹ	20	32238/- روپے
		جنرل من پنجاب پرائونٹل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور		
2-	محمد طارق باجوہ	سیکرٹری پنجاب پرائونٹل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور	18	22640/- روپے

(ه) ان دفاتر کے سال 2002-03 کے فلی فون اور بجلی کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل

ہے۔

I۔ بجلی 3,57,568/- روپے

II۔ فلی فون 3,97,724/- روپے

P.R.T.C لاہور، دفاتر، عملہ اور دیگر تفصیل

*4248، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے لاہور میں کتنے دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ

تعییناتی مع جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ج) ان دفاتر کے سال 2002 سے آج تک کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ان دفاتر کے انچارج صاحبوں کے عمدہ نام، گریڈ اور ملانہ معخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) ان دفاتر کے سال 2002 اور 2003 کے ٹیلی فون و بجلی کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) حکومت پنجاب نے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے تمام دفاتر مع 1 سبتمبر 1997 میں بند کر دیئے تھے۔ اس وقت صرف لاہور میں پی۔ آر۔ ٹی۔ سی کا ایک مختصر افراد پرمیشل Cell محکمہ ٹرانسپورٹ کی زیر نگرانی چند ضروری امور کے باعث کام کر رہا ہے۔

(ب) اس وقت پی۔ آر۔ ٹی۔ سی کے cell میں اس ادارے کے ریٹائرڈ ملازمین کو حکومت پنجاب نے کٹریکٹ پر تعینات کیا ہے۔ ان سے متعلقہ درکار تفصیل جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جزو (الف) میں درج ہے کہ اس وقت پی آر ٹی سی کا مختصر "cell" 12841 ریٹائرڈ ملازمین کی ملانہ پیش کی ادائیگی، ریٹائرڈ ملازمین کی طرف سے دائر کردہ مدائی مقدمات کی پیروی، محکمہ کے اہلہ جات سے متعلقہ معلومات، ملازمین کے بڑھاپا الاؤنس کے گیمز "claims" کی تصدیق، چارڈز اکاؤنٹنٹ اور کمرشل آڈٹ سے سالانہ حسابت کی جانچ پڑتال، کمرشل آڈٹ اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اعتراضات کے جوابات تیار کرنا اور اسمبلی ممبران کے سوالات کے جوابات تیار کرنا۔ ریٹائرڈ ملازمین کی بیوگن کو پنشن کی منتقلی اور پی۔ آر۔ ٹی۔ سی کے امور کے بارے میں گورنمنٹ سے خط و کتابت کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس سال کے اخراجات و آمدن کی تفصیل برائے مالی سال 2002، 2003 اور جولائی 2003 تا فروری 2004 جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- (د) حکومت پنجاب کی طرف سے محکمہ ٹرانسپورٹ کے سیکرٹری بحیثیت منجنگ ڈائریکٹر پی آر ٹی سی کی نگہداشت و سرپرستی کے اختیارات استعمال کرتے ہیں اور اس خدمت کے عوض کوئی اضافی معاوضہ نہیں ہے۔
- (ه) بجلی و ٹیلی فون کے اخراجات برائے سال 2002 اور 2003 کی تفصیل جدول (ج) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ بجلی کے میٹرز کی حسب جام پی۔ آر۔ ٹی۔ سی ہے۔ اس لئے ان بڑ "bills" کی ادائیگی بذریعہ پی۔ آر۔ ٹی۔ سی کی جاتی ہے۔ گمراہ دیگر محکموں سے ان کے حصص کی وصولی کی جاتی ہے۔ لہذا سال 2002 اور 2003 کے دوران پی۔ آر۔ ٹی۔ سی کو مبلغ 1615282/ روپے کے بڑ وصول ہونے اور اس میں سے مبلغ 8,31,456/- روپے کی رقم محکمہ ٹرانسپورٹ پی ٹی اے اور آر ٹی اے سے وصول کی گئی۔

لاہور ٹاڈی-جی-خان و دیگر شہروں کے لئے معیاری

بس سروس کا اجراء

- *4493، محترمہ شہناز سلیم ملک، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) لاہور ٹاڈیہ ٹاڈی خان، جام پور، راجن پور اور تونسہ کے لئے کس کس کمپنی اور مالکان کو بس چلانے کے روٹ پر مت دینے گئے ہیں۔ ان مالکان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ان علاقہ جات کی عوام کو لاہور آنے کے لئے کسی ایسی کمپنی کی بس سروس میسر نہ ہے۔ جس کی وجہ سے بزنس مین اور طالب علم بے حد پریشان ہیں؟
- (ج) کیا حکومت ان شہروں کے لئے کسی ایسی کمپنی (ڈائووڈ وغیرہ) کو روٹ پر مت جاری کرنے کو تیار ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

- (الف) لاہور تا ڈیرہ غازی خان اور لاہور تا راجن پور روٹوں پر 45 اے۔ سی بسیں اور 50 نان اے۔ سی بسیں چل رہی ہیں۔ مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ روٹوں پر ابھی کمپنیوں کی اے سی بس اور نان اے سی بس سروس باقاعدگی سے چل رہی ہے۔ جس سے علاقہ جات کے ہر طبقہ کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی ٹرانسپورٹ یا ٹرانسپورٹ کمپنی منظور شدہ روٹوں پر قانون کے مطابق سروس چلا سکتی ہے اور حکومت کی جانب سے کوئی پابندی نہ ہے۔
- (ج) جیسا کہ جزو (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ کوئی بھی ٹرانسپورٹ یا ٹرانسپورٹ کمپنی کسی بھی منظور شدہ روٹ پر قانون کے مطابق پرمٹ حاصل کر سکتی ہے۔ کوئی بھی ٹرانسپورٹ کمپنی بشمول ذاتی ٹرانسپورٹ کمپنی مذکورہ روٹوں پر سروس چلانا چاہے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہے اور نہ ہی کوئی پابندی ہے۔

دریائے چناب میں آلودہ پانی ڈالنے والی انڈسٹریز و مالکان کے نام

اور حکومتی اقدامات

- *4648، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پہاڑنگ ڈرین سیم نلہ ہے۔ مگر اس میں فیصل آباد کی انڈسٹری کا کیمیکل ملا پانی بھی ڈالا جا رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کیمیکل ملا پانی دریائے چناب میں گر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دریا کی خوبصورتی متاثر ہو رہی ہے۔ آبی جانور مر رہے ہیں اور علاقہ میں آلودگی بھی پھیل رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت دریائے میں کیمیکل ملا پانی ڈالنے والے انڈسٹری مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں۔ نیز جن فیکٹریوں اور انڈسٹریوں کا کیمیکل ملا پانی اس سیم تلاء میں ڈالا جاتا ہے۔ ان کے مالکان اور انڈسٹری کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) یہ درست ہے کہ پہاڑنگ ڈیرن ایک سیم تلاء ہے اور اس میں فیصل آباد کے مہربی جے کی انڈسٹری کا کیمیکل ملا پانی بھی ڈالا جا رہا ہے۔

(ب) پہاڑنگ ڈیرن کا گند اپنی دریائے چناب میں گر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دریا میں کچھ کاغذ تک آبی آلودگی ہوتی ہے۔

(ج) محکمہ کے ضلعی آفس فیصل آباد نے مذکورہ انڈسٹری مالکان کو پہلے ہی خطوط جاری کئے ہوئے ہیں۔ جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صنعتی آلودہ پانی کو معالجہ کے بعد پہاڑنگ ڈیرن میں پھینکیں۔ جن فیکٹریوں کا آلودہ پانی پہاڑنگ ڈیرن میں گرتا ہے۔ ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ 2001 تا 2004 برسوں کے نئے روٹس کے اجراء کی تفصیل

*4687، بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نواز شریف بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور شہر میں جنوری 2001 سے جنوری 2004 تک حکومت نے جو نئے روٹس بسیں چلانے کے لئے جاری کئے۔ ان کی تعداد نام روٹ، روٹ الٹ جن ٹرانسپورٹروں کو ہونے ان کے نام اور تعداد کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا جن روٹوں پر ویگنوں کو بند کیا گیا ہے۔ حکومت نے مالکان بسوں کو روٹ الٹ کر دینے ہیں۔ اگر روٹ جاری نہیں کئے گئے تو کیا حکومت نے روٹ جاری کر کے عوام کو سہولتیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) لاہور شہر سے جنوری 2001ء سے جنوری 2004ء تک حکومت نے جو نئے روٹ بسیں چلانے کے لئے جاری کئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تعداد جاری کردہ	روٹ نمبر	ٹرانسپورٹ کھپنی کا نام
روٹ پر مٹ		
31	7 ریلوے سٹیشن۔ سلامت پورہ	1۔ نوحان ٹرانسپورٹ کھپنی
23	15۔ ریلوے سٹیشن۔ دربار خواجہ ولی	
21	17۔ ریلوے سٹیشن۔ جلو	
10	18۔ ریلوے سٹیشن۔ تاجپورہ سکیم	
32	22۔ جلوسوڑ۔ شو کرنیاڑیک	
117	بیس	
8	8۔ ریلوے سٹیشن۔ یوحنا آباد	2۔ ڈانچوہن بس سروس
10	10۔ ریلوے سٹیشن۔ دلپنڈا ماڈرن	
15	11۔ ریلوے سٹیشن۔ گرین ماڈرن	
25	16۔ ریلوے سٹیشن۔ ماڈرن شپ	
58	بیس	
5	6۔ پرانا راوی می۔ شوکت خانم ہسپتال	3۔ بلوچ ٹرانسپورٹ کھپنی
28	20۔ پرانا راوی می۔ باگڑیوں	
33	بیس	
30	9۔ ریلوے سٹیشن۔ کلینڈ	4۔ سٹی بس سروس
43	19۔ پرانا راوی می۔ چوکنی ہر سوسو	
60	بیس	
40	12۔ ریلوے سٹیشن۔ گرین ماڈرن	5۔ پریسٹن بس سروس
15	13۔ ریلوے سٹیشن۔ آر۔ اے بازار گرین ماڈرن	
10	14۔ آر۔ اے بازار۔ گرین ماڈرن	
12	21۔ ریلوے سٹیشن۔ جلائیہ نگر	

19	23۔ میو ہسپتال۔ کوٹ عبدالملک	
25	26۔ چوگی دا بک۔ چوگی امر سدھو	
121	بیس	
40	24۔ جرنل بس سٹینڈ۔ گرین ہاؤس	6۔ موٹو لائن ٹرانسپورٹ
12	25۔ جرنل بس سٹینڈ۔ کابز	
42	بیس	

(ب) جی'پس۔ جن روٹوں پر ویکٹریس بند کی گئی ہیں۔ وہ روٹ بس کمپنیوں کو الٹ کر دینے گئے ہیں۔

لاہور ٹاؤن فورٹ عباس، 1988 سے قبل والے روٹ کی بحالی

*4729، بیگم نور النساء ملک، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ فوٹو پیش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹاؤن فورٹ عباس براستہ دیپال پور بونگہ حیات 'حوشلی کھا' منجمن آباد اور بہاولنگر کا منظور شدہ روٹ کافی عرصہ قبل تبدیل کر کے دیپال پور 'وساوسے والا اور حوشلی کھا کر دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت دیپال پور تا حوشلی کھا براستہ بونگہ حیات کوئی بس یا ویکن سروس نہ ہے۔ صرف حوشلی کھا تا پاکپتن براستہ بونگہ حیات لوکل روٹ ہے جو شام سات بجے بند ہو جاتا ہے اور شام سات بجے کے بعد بونگہ حیات تا حوشلی کھا آنا جانا ناممکن ہو گیا ہے؟

(ج) اگر جزد ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روٹ کو بحال کرنے اور ساتھ لوگوں کی پریشانی دور کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو کب تک نہیں تو وجوہ کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) درست نہ ہے۔ لاہور ٹاؤن فورٹ عباس براستہ دیپال پور بونگہ حیات 'حوشلی کھا' منجمن آباد بہاولنگر منظور شدہ روٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور شروع سے منظور شدہ روٹ پر ٹرانسپورٹ باھمدگی سے چل رہی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ دیپاپور تاحوٹلی کھا برائے بوٹنگ حیات روٹ پر لوکل ٹرانسپورٹ بس اور ویگن سروس چل رہی ہے۔ جبکہ حوٹلی کھا تا پاکپتن برائے بوٹنگ حیات لوکل روٹ پر بس اور ویگن سروس چل رہی ہے۔ لیکن شام 7 بجے کے بعد بھی اس روٹ پر ٹرانسپورٹ سروس دستیاب ہوتی ہے۔ تاہم چونکہ شام 7 بجے کے بعد مذکورہ روٹ پر سفر کرنے والی سواری کم ہوتی ہے۔ اس لئے ٹرانسپورٹ بھی کم ہو جاتی ہے۔ بوٹنگ حیات تاحوٹلی کھا دن کے وقت مختلف نوعیت کی لوکل گاڑیاں رواں دواں ہیں اور رات کے دیگر گئے اوقات میں لوکل گاڑیوں کے مالکان اپنی گاڑیاں پارک کر دیتے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جزو (الف) اور (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔ لاہور ٹاورٹ عباس برائے دیپاپور بوٹنگ حیات حوٹلی کھا، منجمن آبلہ، بہاولنگر روٹ میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اس وقت اس روٹ پر بٹیس، بسیں، دو منی بسیں اور تین ویگن سروس چل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر روٹوں کی بسیں بھی برائے بوٹنگ حیات آجاری ہیں۔ جو گاڑیاں روٹ کی خلاف ورزی کرتی ہیں اور بوٹنگ حیات سے نہیں گزرتیں ان کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اوکاڑہ نے بھی مستند ٹریفک پولیس کو ہدایات جاری کی ہیں نیز ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے مالکان کو بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ گاڑیاں روٹ کے مطابق چلائیں۔ تاکہ بوٹنگ حیات حوٹلی کھا، منجمن آبلہ اور گرد و نواح کے عوام اناس کو ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولتیں حاصل رہیں۔

لاہور۔ شہری حدود میں بس / ویگن سٹینڈز کا قیام

*4855، چودھری محمد اشرف کمبوہ، کیا وزیر ٹرانسپورٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی حدود سے ہر قسم کی بسوں کے اڈے کم کر دیئے گئے

ہیں؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائیو کمپنی کی دوسرے شہروں کو جانے والی گاڑیوں کا اڈا فیروز پور روڈ نزد کھرچوک کے قریب قائم ہے؟
- (ج) اگر جوبالا کا جواب اجبت میں ہے تو کیا حکومت کسی دوسری کمپنی کو بھی شہر میں اڈا قائم کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو ڈائیو کمپنی کو مذکورہ جگہ پر اڈا جانے کی کیا وجوہت ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) اس حد تک درست ہے کہ ریلوے سٹیشن اور اس کے گرد و نواح میں قائم غیر قانونی اڈے ختم کر دینے لگے ہیں۔ تاہم لاہور شہر کے دوسرے حصوں میں یعنی بند روڈ، مٹان روڈ اور جی ٹی روڈ شاہدرہ پر بسوں کے اڈوں کی منظوری دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ڈائیو کمپنی کے اڈا کی منظوری 1998 میں دی گئی تھی جو کہ عوامی مفاد کے پیش نظر تھی۔ ازل بعد آرٹی۔ اے نے 1999 میں شہر میں مختلف جگہوں پر ایسی زونیں مقرر کر دیں جن میں ایسے اڈے قائم ہو سکتے تھے۔ باوجود یہ اڈا کسی بھی ایسی منظور شدہ زون میں نہ آتا تھا۔ مگر ڈائیو کمپنی کی بہترین میٹری اور مٹلی ٹرانسپورٹ سروس اور عوامی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اڈا کے لائسنس کی تجدید کی جاتی رہی ہے۔ تاہم کسی نئی کمپنی کو شہر کے اس حصہ میں اڈا کی منظوری نہیں دی جاسکتی۔

پنجاب کالج چنیوٹ ضلع جھنگ، دھونیں سے پھیلنے

والی آلودگی کا مسئلہ

*5079، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر تحفظ ماحولیت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں پنجاب کالج ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کلچ کے گرد و نواح میں اینٹوں کے بھٹے بڑی تعداد میں ہیں جن کی مہینوں سے نکلنے والادھواں مصوم طالب علموں کی صحت پر مضر اثرات محسوس رہا ہے اور ماحول کو بھی آلودہ کرتا ہے؟

(ج) اگر جڑوہنے بلا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ان بھٹوں کو پنجاب کلچ کے گرد و نواح سے ہٹا کر کہیں دور لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ایوان کو اس بارے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔ پنجاب کلچ پیوٹ کے گرد و نواح میں اینٹوں کے آٹھ بھٹے ہیں۔ مضر گیسیوں کے اثرات سے ماحول اور طالب علموں پر مضر اثرات ہو سکتے ہیں۔

(ج) اس سلسلہ میں محکمہ تحفظ ماحول نے ان بھٹوں کے خلاف پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ حاضر آمدہ محمد بلال کی ذاتی شہادت (Personal Hearing) ہو چکی ہے۔ پانچ بھٹوں کی لیبارٹری تجزیاتی رپورٹ بھی لے لی گئی ہے۔ چار کو Environmental (نوٹس) جاری کر دیئے گئے ہیں کہ وہ اپنی مصلحتی آلودگی کو کمزور کریں۔ باقی ماندہ بھٹوں کے بارے میں کارروائی جاری ہے۔

گوجرانوالہ، شہر میں قائم ٹرانسپورٹ کے اڈوں کی تفصیل

اور شہر سے باہر منتقلی کے لئے حکومتی اقدامات

*5329، لاہ کللی الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت کتنے ٹرانسپورٹ کے اڈے ہیں اور یہ کس کس جگہ کس کس نام سے کام کر رہے ہیں نیز ان اڈوں سے کن کن شہروں کو ٹرانسپورٹ چلتی ہے؟

- (ب) ان میں سے کتنے اڈے باقاعدہ محکمہ ٹرانسپورٹ اور ڈی۔سی۔ او گورنواں کی منظوری سے اور کتنے بغیر منظوری کے کام کر رہے ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹ کے یہ اڈے شہر کے درمیان میں واقع ہیں جس کی وجہ سے شہر میں ٹریفک کا دباؤ بڑھ گیا ہے؟
- (د) کیا حکومت ان اڈوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر ٹرانسپورٹ،

- (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گورنواں شہر میں کل 12 ڈی کلاس سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔ ان کی تفصیل، نام جگہ اور سروس (نیشنل آف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جزو (الف) کے جواب میں حاصل تمام اڈے ڈسٹرکٹ ریجمنٹل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، گورنواں سے منظور شدہ ہیں اور بغیر منظوری کوئی اڈہ نہ چل رہا ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔ ٹرانسپورٹ کے تمام اڈے شہر کے درمیان میں واقع نہیں اور نہ ہی ان کے باعث شہر میں ٹریفک کا دباؤ بڑھا ہے۔ گورنواں شہر جس جی ٹی روڈ پر ملت ڈی کلاس سٹینڈ قائم تھے۔ R.T.A گورنواں کے فیصلہ مورخہ 13 ستمبر 1992 کے مطابق ان تمام اڈوں کو جنرل بس سٹینڈ گورنواں پر متبادل جگہ فراہم کر کے منتقل کر دیا گیا تھا۔
- (د) کیونکہ شہر میں جی ٹی روڈ پر واقع تمام اڈے پہلے ہی جنرل بس سٹینڈ گورنواں میں منتقل کئے جا چکے ہیں۔

بہاولپور، کالون فیکٹریز کی وجہ سے فضائی آلودگی

میں اضافہ اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*5475 ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاول پور میں کان سیزن میں جب فیکٹریاں چلتی ہیں تو بہت ہی باریک ریشہ جات ضحائیں اڑتے رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ریشہ جات کے ضحائیں پھینکنے سے نہ صرف ماحولیاتی آلودگی پھیلتی ہے بلکہ اکثر لوگ سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات کرنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ جب کان فیکٹریاں چلتی ہیں تو کچھ نہ کچھ ریشہ ہوا میں اڑتا ہے۔

(ب) جی ہاں ماحولیاتی آلودگی کسی حد تک ضرور پھیلتی ہے۔

(ج) آج کل کان سیزن نہیں ہے۔ اس لئے فیکٹریاں نہیں چل رہی ہیں۔ جب کان سیزن

شروع ہو گا تو ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی لیبارٹری کا سٹاف مذکورہ ضحائی آلودگی کا سروے

اور تجزیہ کرے گا تب صحیح صورت حال سامنے آنے گی۔ ضلعی آفیسر (ماحولیات) کو تحریر

کر دیا گیا ہے کہ وہ فیکٹری مالکان سے رابطہ کر کے انہیں ضروری اقدامات بابت سہارا

آلودگی کرنے کا کہیں۔

لاہور، نیو ایئر پورٹ تافیر وڈ پور روڈ براستہ بہتہ

چوک پبلک ٹرانسپورٹ کا اجراء

*5617، ملک محمد ارشد راول، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے نئے ایئر پورٹ کو گلاب دیوی ہسپتال فیروز پور روڈ براستہ بھد

چوک کوئی براہ راست پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو

سخت سفری مشکلات پیش آ رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ روٹ پر پبلک ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ براہ راست لاہور کے نیو ایئر پورٹ سے گلاب دیوی ہسپتال براستہ بھد چوک کوئی روٹ منظور شدہ (Classified) نہ ہے۔ تاہم ان دونوں علاقوں میں آنے جانے کے لئے شہریوں کو بالواسطہ بے شمار ٹرانسپورٹ میسر ہے۔ گلاب دیوی ہسپتال سے غازی روڈ تک فرنگٹاڑ بس روٹ نمبر 9, 19, 25, 28 میسر ہے۔ جس پر دو فرنگٹاڑ کینچی کی 97 بسیں چل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ویکن روٹ نمبر 5 بھی میسر ہے۔ جس پر 200 کے قریب ویکینیں چل رہی ہیں۔ جب کہ غازی روڈ سے بھد چوک اور نیو ایئر پورٹ تک اوڈ بس روٹ نمبر 23 اور ویکن روٹ نمبر 65 میسر ہے۔ جس پر کافی تعداد میں بسیں اور ویکینیں چل رہی ہیں۔ اس طرح سے عوام سہولت کے ساتھ گلاب دیوی ہسپتال سے نیو ایئر پورٹ تک سفر کر سکتے ہیں۔ مزید برآں غازی روڈ سے ایئر پورٹ تک بھی جلد ہی فرنگٹاڑ بسوں کا آپریشن بھی شروع ہو جائے گا۔ اس سے ان علاقوں کے عوام مطلوبہ محلات تک سہولت سفر کر سکتے ہیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ لاہور کے نئے ایئر پورٹ سے گلاب دیوی ہسپتال فیروز پور روڈ براستہ بھد چوک تک عوام کو اطمینان بخش سفری سہولیت میسر ہیں اور مذکورہ روٹ پر بالواسطہ طور پر بسوں اور ویکنوں کا آپریشن جاری ہے۔ مزید برآں فرنگٹاڑ بسوں کے چلنے سے سفری سہولتیں مزید بہتر ہو جائیں گی۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
فیصل آباد میں فرنچائز ڈٹرانسپورٹ کے لئے
قواعد و ضوابط پر عملدرآمد

- 139، راجہ ریاض احمد، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر میں Franchise بس سروس شروع کی گئی ہے اگر
ہاں تو کیا ان کے ساتھ کوئی شرائط کی گئی ہیں؟
(ب) اگر جڑو (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا طے شدہ شرائط پر عمل ہو رہا ہے۔ اگر نہیں تو
حکومت نے مذکورہ بس سروس کے مالکان کے خلاف کیا اقدامات اب تک اٹھائے ہیں۔
اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

- (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں دو آپریٹرز میٹروپولیٹن، ضلع فیصل آباد بس سروس
ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد کے ساتھ کئے گئے فرنچائز معاہدہ کے تحت
بسیں چلا رہے ہیں۔
(ب) فیصل آباد میں فرنچائز آپریشن حکومت کی طرف سے طے شدہ شرائط کے تحت جاری ہے۔
کسی بھی آپریٹر کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کا حکومت فوراً نوٹس لیتی ہے اور
فرنچائز معاہدہ پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحولیات، سوموار کو environment پر general discussion ہو رہی ہے۔ آپ
اور بھی جو کچھ پوچھنا چاہیں میں انشاء اللہ حاضر ہوں، تفصیل سے بات ہو گی۔

رپورٹ زیر قاعدہ 132 ہاؤس میں پیش ہونے کے بعد

اس پر بحث کی تحریک

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ایک بڑی اہم رپورٹ تھی کہ

جناب قائم مقام سپیکر، جی رانا آفتاب احمد خان!

RANA AFTAB AHMAD KHAN: "Inquiry with regard to the licence fee, and toll tax, District government Faisalabad. This was laid under rule 132."

اور اس کے بعد rule 133 ہے کہ

After a report referred in rule 132 is laid in the House, the Speaker shall fix a day for its discussion.

کیونکہ یہ رپورٹ lay ہو گئی ہے۔ اس کا میں تموزا سا operative part پڑھ دوں تاکہ

The crux of the entire case is that the district Govt Faisalabad failed to run the affairs of taxation particularly with regard to the licence fee and toll tax in accordance with the prescribed procedure as laid down under the Punjab Local Government Ordinance 2001 and the Punjab Local Government Auctioning of Collection Rights Rules 2003. Lapses have been found on the part of the District Government.

اب یہ prove ہو گیا ہے کہ اس میں illegality ہوئی ہے۔

Sir, you have to fix a day for discussion.

MR ACTING SPEAKER: I will take up this issue later on.

ابھی فی الحال یہ تو شروع کرنا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جی۔

MR ACTING SPEAKER:- Let me take up this issue and then will consider your point.

کیونکہ اس وقت لاہ منسٹر is not available here

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, you have to fix.

جناب ایہ بڑی اہم بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ آپ کی بات بجا ہے۔

Let the Law Minister be here then I will take up this issue.

رانا آفتاب احمد خان، جی، ٹھیک ہے۔

تحریریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر، اب ہم تحریریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریریک التوائے کار

نمبر 697/04 جناب محمد وقاص!

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرے اس کو ذرا take up کرنے دیں۔ میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، تحریریک التوائے کار نمبر 697/04 جناب محمد وقاص صاحب۔۔۔ یہ move

ہو چکی ہے لیکن وقاص صاحب موجود نہیں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! محمد وقاص صاحب کو heart problem ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ آپ، مہربانی کر کے اس کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں یہ تو move ہو چکی ہے۔ اس پر انہوں نے صرف جواب دینا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ اس کو pending کر لیں۔ ایک آدھ دن آگے کر لیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، منسٹر پبلیشن کہاں ہیں؟ ---

سید احسان اللہ و قاص، وہ بھی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، چلو، اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر

720/04 رانا مناء اللہ خان صاحب کی ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ dispose of کی جاتی

ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 722/04 بھی رانا مناء اللہ خان صاحب کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتے

لہذا یہ بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 723/04 سید احسان اللہ و قاص

چوہدری محمد شوکت!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیے!

تعزیت

ممتاز عالم دین اور سابق رکن قومی اسمبلی مولانا عنایت الرحمن

کی وفات پر دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری، ملک کے ایک ممتاز عالم دین جو متعدد بار قومی اسمبلی کے ممبر بھی

رہے ہیں مولانا عنایت الرحمن صاحب۔ ان کا انتقال ہو گیا ہے اور کل صبح قومی اسمبلی کا اجلاس بھی

ان کے لئے ملتوی کیا گیا تھا۔ میری اہمیت ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، دعائے مغفرت کر لی جائے۔

(اس مرحلے پر مولانا عنایت الرحمن سابق ممبر قومی اسمبلی

کے انتقال پر دعائے مغفرت کی گئی)

تحاریک التوانے کار

جناب قائم مقام سیکر، جی، تحریک التوانے کار نمبر 723/04 سید احسان اللہ وقاص، پودھری محمد شوکت!

اندرون بھائی گیٹ مکان کی چھت گرنے سے ہلاکتیں

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" 18- اگست 2004 کی خبر کے حوالہ سے اندرون بھائی گیٹ لاہور میں تیز بادش کے باعث خستہ حال مکان کی تیسری منزل کی چھت گرنے سے گھر کا سربراہ اور اس کے چار بچے جاں بحق ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ مکان کے خستہ حال ہونے کے باوجود ضلعی انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہ کی تھی۔ لہذا یہ المناک واقعہ ضلعی انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے پیش آیا۔ اگر ضلعی انتظامیہ بروقت قواعد و ضوابط کے تحت سروے کر کے خستہ اور بوسیدہ عمارت کلیں سے علی کروانے کی کارروائی کرتی تو یہ اندوہناک واقعہ پیش نہ آتا۔ ضلعی حکومت کی ناکامی اور نالائقی پر لوگ سخت غم و خصر میں مبتلا ہیں۔ میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحاطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سیکر، جی، منسٹر فار لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، شکرپور۔ جناب سیکر! علاقہ قلعہ بھائی گیٹ لاہور میں مکان نمبر 168/B، مگی پیر بیچ والی مسی بدر منیر، ہمہ اپنے اہل و عیال کے رہائش پذیر تھا۔ یہ تین منزلہ عمارت نہایت ہی بوسیدہ ہو چکی تھی۔ اس میں صرف بدر منیر ہی رہائش پذیر تھا اور جھیا بلڈنگ غالی تھی۔ مالک مکان نے کئی مرتبہ بلڈنگ غالی کرنے کا کہا مگر بدر منیر مکان غالی کرنے کو تیار نہ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ وہ نقصان کا خود ذمہ دار ہے۔ مورخہ 18-08-04 کو بادش کی وجہ سے مکان گر گیا۔ بلبے کے نیچے دب کر بدر منیر اور اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں جاں بحق ہو گئیں۔ محکمہ کلچرل ورثس سٹی ڈسٹرکٹ

گورنمنٹ نے موقع پر پہنچ کر مقامی پولیس کی مدد سے نشیں نکالیں جو کہ بغیر پوسٹ مارٹم کے متوفی بدر منیر کے جلائی کے حوالے کی گئیں۔ یہ تو اس واقعہ کے حوالے سے بات ہے لیکن جہاں تک اس تحریک اتوانے کار کا تعلق ہے اس میں جناب احسان اللہ وقاص صاحب نے مکان کے کرنے کے حوالے سے بات نہیں کی بکہ انہوں نے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا جو بھی متعلقہ مقامی ادارے ہیں ان کے متعلق بات کی ہے کہ اگر وہ اس بوسیدہ عمارت کا بروقت سروے کرتے، اس کا نوٹس لیتے تو شاید یہ واقعہ درمیش نہ آتا۔ اس سلسلے میں جب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے comments مانگے گئے تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ باقاعدہ انہوں نے اس سلسلے میں کارروائی کی ہے۔ میں نے ان جلدی کردہ notices کی کاپی بھی مانگی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کونسی تاریخ کو نوٹس جلدی ہوا، آیا اس واقعہ کے رونما ہونے سے پہلے انہوں نے کوئی نوٹس جلدی کیا تھا یا نہیں؟ ایک تو میں نے اس بات کا تعین کرنا ہے اور دوسرا میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر ان سے رابطہ رکھوں گا اور ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اگر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا جو بھی متعلقہ بلدیاتی ادارہ ہے اگر اس نے بروقت کارروائی نہ کی، کوئی نوٹس جلدی نہ ہوا تو متعلقہ ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں راجہ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس چیز کا بھی اہتمام فرمائیں کہ اندرون شہر میں ابھی مزید بہت سارے خستہ حال مکانات موجود ہیں۔ لہذا ان کا سروے کر کے ضروری ہدایات جلدی کریں تاکہ اس طرح کا آئندہ مزید کوئی واقعہ ہمیشہ نہ آسکے۔ باقی وزیر قانون صاحب کی اس یقین دہانی پر کہ اگر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے افراد نے اس بات کوئی غفلت برتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔ جناب قائم مقام سیکرٹری: ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 724 سید احسان اللہ وقاص اور چودھری محمد اصغر گجر صاحب کی طرف سے ہے۔

ضلع راجن پور، مبارک نہر کی بندش

اور قادر آباد نہر کی ناجائز وارا بندی

چودھری اصغر علی گجر: جناب سیکرٹری اس میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 26 جولائی 2004 کی جبر کے حوالے سے مبارک نہر کو بند کر دیا گیا ہے جس سے ضلع راجن پور کے عام کسانوں کیلئے آبپاشی کے مسائل بہت بڑھ گئے ہیں۔ قادر آباد نہر کی ناجائز وارا بندی کر کے صرف بااثر جاگیرداروں کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ کسانوں نے وہاں شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو حکومت کے خلاف احتجاج میں مزید صحت پیدا کر دی جائے گی۔ حکومت پنجاب کی کسانوں کے معاملات اور مطالبات پر چشم پوشی سے سنگین مسائل پیدا ہو رہے ہیں جس سے لوگوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: وزیر آبپاشی --- وہ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سیکرٹری ایہ بڑا اہم مسئلہ ہے لہذا اس تحریک کو pending کر لیں اور اس بات جو اب ضرور مانگا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: جس روز آبپاشی پر بحث تھی اس دن 25 تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ پالیسی بیان کے تحت 25 کے بعد پنجاب کی تمام نہریں بند ہو رہی ہیں۔ یعنی ابھی تو نہریں چل رہی ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: نہیں، جناب وارا راجن پور کی مبارک نہر کو پہلے بند کیا گیا ہے، یہ بند رہ چکی ہے۔ تو اسے بغیر پروگرام کے کیوں بند کیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری: چودھری صاحب! چونکہ یہ میرا ضلع ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس نہر کو کئی پانی ملتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جلیں ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: تو اس تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سیکرٹری اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: جی فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر: جناب بڑی مہربانی بہت شکریہ۔ دراصل بہت ہی اہم مسئلہ تھا جس پر میں اپوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں ورنہ میں ایوان کو disturb نہ کرتا۔ راجہ بشارت صاحب چونکہ ایوان میں موجود ہیں لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی حل نکالیں گے۔ مجھے رات اور آج صبح فیکس اور ٹیلیفون پر پینچلٹ ملے ہیں۔ ہلدا شہر بالکل دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ہے۔ آج سے تقریباً 15/20 سال پہلے دریائے سندھ بالکل اس کے منہ میں بہتا تھا۔ چونکہ اب دریا کے اندر پانی کم ہو گیا ہے اور اس نے کھاؤ شروع کر دیا ہے۔ اس وقت تک دریا تقریباً سات کلو میٹر کھاؤ کر چکا ہے۔ دریا کے کھاؤ میں تین بستیاں بڑ ہو چکی ہیں۔ اب شہر اور دریا کے درمیان صرف دو کلو میٹر کا فاصلہ رہ گیا ہے۔ دریائے اتنی تیزی سے کھاؤ کیا ہے کہ لوگ انتہائی پریشان ہیں۔ تین بستوں کی زمینیں دریا برد ہو چکی ہیں۔ اب دریا بڑی تیزی سے شہر کی طرف بڑھ رہا ہے، اس وجہ سے وہاں کے لوگ بڑے پریشان ہیں۔ چنانچہ میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت اس حوالے سے فوری اقدامات کرے۔ مسئلہ لوگ یہ جا کر دیکھیں کہ اس کھاؤ کو کیسے روکا جاسکتا ہے تاکہ شہر کی آبادی محفوظ رہ سکے؟ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ وزیر آبپاشی اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں لہذا میں راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس بابت فوری اقدامات کئے جائیں، ہدایت جاری کی جائیں تاکہ اس کا سدھارک ہو سکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری: اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ already کام کر رہا ہے اور انھوں نے D.C.O. یہ سے رپورٹ طلب کی ہوئی ہے۔ جیسے ہی رپورٹ آجاتی ہے تو میں اس حوالے سے معزز رکن کو بھی اعتماد میں لے لوں گا۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! وہاں کے لوگ بڑے پریشان ہیں، انہوں نے کل وہاں سے بے شمار ٹیلیفون کئے، فیکس پر پینلٹ بھیجے ہیں کہ دریا شہر کے بالکل قریب آ گیا ہے اور وہ کسی وقت بھی شہر کو کٹ سکتا ہے۔ تو اس بابت فوری طور پر یہ میں کوئی سینئر افسیر بھجوایا جانے جو وہاں پر مسئلہ لوگوں کے ساتھ میننگ کرے، حالات کا مشاہدہ کرے اور اس کا کوئی حل تجویز کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سپیکر! جب رپورٹ آنے گی تو اس کی روشنی میں جو بھی ضروری اقدامات ہوں گے انشاء اللہ تعلق وہ اٹھانے جائیں گے۔ مٹی تحریک اتوانے کار نمبر 725/04 'سید احسن اللہ وقاص اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

فیصل آباد میں پولیس تشدد سے قاری نور محمد کی ہلاکت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت مل کر رکھنے والے ایک ام اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی سٹی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 18- اگست 2004 کے روزنامہ "جنگ" کی خبر کے مطابق فیصل آباد میں قاری نور محمد کو گولہ زد جھکوت روڈ سے نام نہاد القاعدہ کے ساتھ تعلق کے شبہ میں گرفتار کیا گیا اور پولیس نے پھر روز تک انہیں حراست میں رکھ کر شدید تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ان کے چہرے اور پاؤں پر دو صد کے قریب زخم لگے اور قاری نور محمد ان زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے۔ پولیس کی اس ظالمانہ کارروائی کے خلاف لوگوں نے فیصل آباد میں شدید احتجاج کیا اور پولیس کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ بلاشبہ جس طرح معزز رکن اسمبلی نے فرمایا ہے یہ اتھارٹی اہم معاملہ ہے۔ جیسا کہ جناب کے نوٹس میں ہے کہ یہ معاملہ already ایک دفعہ ہم اسمبلی میں discuss کر چکے ہیں اور Call Attention Notice پر بہت تفصیل کے ساتھ میں اس پر جواب بھی دے چکا ہوں۔ چنانچہ میری استدعا ہے کہ قواعد و حواہل کے تحت ایک معاملہ جس پر اسمبلی میں ایک دفعہ بات ہو چکی ہو، discuss ہو چکا ہو وہ دوبارہ take up نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا technically میرے بھائی کی یہ تحریک نہیں بنتی۔ میں جناب کی توجہ relevant rule کی جانب مبذول کروانا چاہوں گا کہ رول (d) 83 میں ہے کہ :

83. (d) it shall not repeat in substance motions for which consent has been refused by the Speaker or which have been found to be inadmissible or for which leave has been refused by the House or which have already been discussed by the Assembly.

چونکہ یہ already discuss ہو چکا ہے، میں تفصیل سے جواب دے چکا ہوں۔ اگر میرے بھائی اس سلسلے میں مزید کوئی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ میمبر میں تشریف لے آئیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں مطمئن کر دوں گا۔
جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب کی بات درست ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ CIA اور F.B.I مشرف صاحب کو جو بریف کرتے ہیں وہ انہیں من و عن قبول کرتے ہیں اور ملک میں انہوں نے جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے ہم اس پر اجماع کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، In the meantime, I dispose of this. اگلی تحریک اتوانے کا
نمبر 726 رانا آفتاب احمد خان، محترمہ علی زاہد بخاری اور جناب سید اسماعیل خان!

ضلع انک میں پُر امن سیاسی کارکنوں پر قاتلانہ حملہ

جناب سمیع اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "نوائے وقت" مورخہ 17-1 اگست 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پیپلز پارٹی کے ورکر جن میں پیپلز یوتھ ونگ کے تحصیل صدر ملک بار حسین، قطبیل کے صدر طاہر محمود، عجب خان، نائب صدر رفاقت اعوان، محمد سلطان اور جہانگیر خان 16-1 اگست 2004 کو قطبیل گاؤں میں این اے-59 کے ایکشن کے سلسلہ میں بنیر اور سنگھ وغیرہ لگانے کے بعد واپس جانے کے لئے لاری اڈا پہنچے تو راولپنڈی روڈ سے آنے والی ایک گاڑی میں سوار افراد نے ان پر کلاشکوف سے فائرنگ کرنا شروع کر دی جس سے طاہر محمود موقع پر جاں بحق ہو گیا جبکہ ملک بار حسین اور عجب خان جو شدید زخمی تھے ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گئے دیگر دو کلار کن محمد سلطان اور جہانگیر خان کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ جس گاڑی سے فائرنگ کی گئی وہ پولیس کے زیر استعمال وکھی گئی۔ پر امن سیاسی ورکروں پر فائرنگ اور ان کو قتل کرنے کے واقعہ سے نہ صرف ضلع انک بلکہ صوبے بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحفاظت قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرپور۔ جناب سپیکر! مورخہ 16-08-04 بوقت ساڑھے پانچ بجے خام شہت خان ولد عنایت علی خان ساکن قطبیل مح بار خان ولد دادان خان ساکن گونیاں، طاہر حسین ولد امیر حسین ساکن قطبیل، عجب خان ولد بنارس خان ساکن قطبیل کلا نمبر 9753 I.D.C میں موضع قطبیل کی طرف سے آئے اور بس سٹینڈ قطبیل پر رکے۔ اسی اثناء میں مزنان جہانزیب عرف زبیبی اور علی خان پسران بیات خان، زبیر مہاجر ولد غلام حسین ساکن قطبیل مسلح کلاشکوف سرخ رنگ کی آٹو کلار میں آئے انہوں نے لٹکارا اور بار خان وغیرہ پر فائرنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجے میں طاہر ولد امیر حسین، عجب خان ولد بنارس خان اور بار خان ولد دادان خان کو جسم کے مختلف حصوں پر گولیاں

لگیں جس سے وہ معروب ہونے اور موقع پر ہی طاہر غلن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا جبکہ بار غلن اور مجب غلن شدید زخمی حالت میں ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گئے۔ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کہ جس گاڑی سے فائرنگ کی گئی وہ پولیس کے زیر استعمال رہی ہے۔ درحقیقت وقوعہ میں سرخ رنگ کی آٹو کار استعمال ہونا بیان کی گئی ہے جس کا پولیس کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ مقدمہ کی تفتیش میرٹ پر کی جا رہی ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں مقدمہ نمبر 223/302/34 ت پ تھانہ فتح جنگ میں درج کیا گیا۔ دوران تفتیش مورخہ 31-08-04 کو مٹھان جنٹیل ایف۔آئی۔ آر میں نلزد کیا گیا تھا جہاں مزید عرف زبئی اور محمد علی پسران یاقوت غلن ساکن قطبال گرفتار کئے جا چکے ہیں اور ہر دو گرفتار شدہ مٹھان جیلانی ریٹائرڈ پولیس تھانہ فتح جنگ کے پاس زیر تفتیش ہیں جبکہ بقیہ دو نلزد مٹھان کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اور ہر ممکن وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تھانہ ان کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ غلن، جناب سیکرٹری! یہ واقعہ اتنا سادہ نہیں ہے جس طرح وزیر قانون نے وضاحت کی ہے۔ اس ملک کے موجودہ وزیر اعظم کے ضمنی الیکشن کے حوالے سے اس حلقے میں ہم بھی موجود تھے بلکہ میں اس وقت ہسپتال بھی گیا جہاں پر یہ واقعہ ہوا اور ہمارے کارکن جاں بحق ہوئے۔ اس ملک میں یہ روایت چلی پڑی ہے کہ سیاسی اختلاف کو شخصی اور ذاتی اختلاف کی حد تک لے جایا جاتا ہے۔ وزیر اعظم کی الیکشن کی campaign کا ذمہ دار اس ضلع کا ضمنی ناظم تھا۔ اس واقعہ سے ایک دن پہلے ضمنی ناظم نے ہمارے ان ورکرز کو وارننگ بھیجی کہ آپ جس پارٹی کے ساتھ محنت کر رہے ہو اس سے باز آجاؤ ورنہ تمہیں سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے اور ہم نے انک کے ایس پی کو باقاعدہ یہ اطلاع دی کہ ہمارے ورکرز کو اس طرح کی دھمکیاں مل رہی ہیں لیکن چونکہ ان کے پاس اقتدار ہے اور اس وقت یہ اس ملک کے مالک ہیں لہذا انہوں نے اس پر کوئی دھیان نہ دیا اور ہماری طرف سے اطلاع کرنے کے باوجود اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور اگلے ہی دن یہ واقعہ رونما ہو گیا۔ چونکہ جہاں سے وزیر اعظم ضمنی الیکشن لڑ رہے تھے یہ واقعہ اس حلقے میں ہوا۔ واقعہ تو کہیں بھی ہو جائے وہ افسوسناک ہی ہوتا ہے لیکن ایک وزیر اعظم جو لاکھوں کی سیزھیں بنا کر سند اقتدار پر بیٹھے میرے خیال میں اس ملک کی اس سے زیادہ بد قسمتی کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ وزیر اعظم۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن اس طے میں تو خود وزیر اعظم پر بھی attack ہوا ہے۔ پھر یہ تاثر دیا جانے کہ وہ آپ نے کرایا ہے؟ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ نے جو تحریک اتوانے کا دعویٰ کیا اس کا مصلح جواب آ گیا ہے۔ چونکہ اس میں پارلیمنٹ شامل کئے گئے ہیں جن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں اور دو باقی ہیں تو میرے خیال میں اس طرح مکمل جواب آنے کے بعد I don't think کہ اس کا کوئی جواز بنتا ہے لہذا I dispose of this اگلی تحریک اتوانے کا 735/04 رانا تجمل حسین!

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری بات جاری ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، No point of order میں نے اس لئے dispose of کی ہے کہ اسی طے میں وزیر اعظم پر بھی attack ہوا ہے۔ اب کل وہ کہیں کہ اس پر پیپلز پارٹی نے attack کیا ہے یہ بھی مناسب نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، آپ سیاست دان ہیں اور سیاست تک رہیں ذاتیات پر مت آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وہاں انسانوں کا قتل ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جہاں قتل ہوا ہے اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے دو مظالم گرفتار ہو چکے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! وہاں انسانوں کا قتل ہو رہا ہے [*****]

جناب قائم مقام سپیکر، I expunge from the record. رانا تجمل حسین صاحب تشریف

نہیں رکھتے۔ لہذا ان کی تحریک اتوانے کا نمبر 735 dispose of کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! مجھے بت کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، I will not allow this. اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 737/04

سید احسان اللہ وقاص، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری اصغر علی گجر، جناب ارشد محمود بگوا

کوٹ ادو اور جتوئی میں زہریلی شراب

پینے سے 25 افراد کی ہلاکت

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی منظوری کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”جنگ“ مورخہ 6- ستمبر 2004 کی خبر کے مطابق ملتان، کوٹ ادو اور جتوئی میں زہریلی شراب پینے سے 25 سے زائد افراد کی ہلاکت ہو چکی ہے۔ اس المناک واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ غیر قانونی دھندل کرنے والے لوگوں پر حکومت کی گرفت کتنی کمزور ہے۔ شراب کی عام فروخت پر پابندی کے باوجود کھاسی سٹج پر شراب کی تیاری، فروخت اور استعمال کا مذموم دھندل اپنے عروج پر ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس دھندلے میں محکمہ خوراک کا ایک ملازم ملوث پایا جاتا ہے جو عرصے سے نہ صرف شراب فروخت کرتا ہے بلکہ اس نے کوٹ ادو میں محکمہ خوراک کے دفتر میں ہی سنور بنا رکھا ہے اور محکمہ خوراک کے دفتر کھاسی انچارج اور اس کے دوست میزبانی طور پر یہاں شراب نوشی کرتے ہیں۔ اس خبر سے عوام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور حکومت کی بے بسی پر لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری! تحریک اتوانے کار جو روزنامہ ”جنگ“ مورخہ 6- ستمبر 2004 کو بنیاد بنا کر ایوان میں پیش کی گئی ہے۔ اس کے مطابق ملتان، کوٹ ادو اور جتوئی میں زہریلی شراب پینے سے 25 سے زائد افراد کی ہلاکت ہو چکی ہے۔ جس میں میزبانی طور پر محکمہ خوراک کا ایک ملازم ملوث ہے۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمے کی ابدائی تھیوری رپورٹ کے مطابق زہریلی شراب پی کر کئی افراد کی ہلاکتوں کے سلسلے میں ایف۔ آئی۔ آر میں نامزد ملازم نذر حسین عرف نجا

کے انکشاف کے مطابق ملتان کے رہائشی ایک شخص اسرار حسین شیرازی کا نام بطور سرخندہ سلسلے آرہا ہے۔ جو غیر قانونی شراب بنا کر مختلف آدمیوں کے ہاتھوں فروخت کرتا ہے۔ مذکورہ بالا شخص قبل ازہیں محکمہ ایکسائز کا ایم سی 12 کالائسنس یافتہ تھا۔ ایم سی 12 کالائسنس مختلف ادویات بنانے کے لئے دیا جاتا ہے جس میں rectified spirit استعمال ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا ایم سی 12 لائسنس محکمہ ہذا نے مورخہ 23-11-1999 میں سنگین بے جا بھٹیوں کی بنیاد پر منسوخ کر دیا تھا۔ لائسنس کی منسوخی کے باوجود مذکورہ شخص غیر قانونی طور پر rectified spirit سے مختلف مرکب بنا کر فروخت کے دھندے میں ملوث پایا گیا۔ جس پر محکمہ ایکسائز کے عملے نے مقامی پولیس کی مدد سے اس کے گودام پر raid کر کے مورخہ 06-05-04 کو 3 ہزار 90 بوتل شراب کی کپیاں برآمد کیں۔ بذریعہ 164/2004 مورخہ 06-05-04 تھانہ مظفر آباد ملتان میں مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کر دی۔ تاہم ملزم اسرار حسین شیرازی نے محکمہ ایکسائز اور مقامی پولیس کے خلاف لاہور ہائی کورٹ ملتان بیچ میں رٹ دائر کر دی۔ جس کی سماعت کرتے ہوئے اپنے حکم مورخہ 12-07-04 کے ذریعے عدالت عالیہ نے مذکورہ بالا ایف۔ آئی۔ آر کو کالعدم قرار دے دیا۔ بعد ازاں یہ افسوس ناک واقعہ رونما ہوا۔ گزارش یہ ہے کہ اسرار حسین شیرازی کے خلاف 4 مہدمت دفعات 3 اور 4 اثناع شراب کے تحت درج ہو چکے ہیں۔ ڈائریکٹر ایکسائز ملتان نے ایک ای۔ ٹی۔ او اور چار انسپکٹروں کے خلاف چارج شیٹ جاری کر کے Removal from Service کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ شراب کی غیر قانونی تیاری و فروخت اور استعمال کے سدباب کے لئے محکمہ اتنی ناک کو ٹکس فورس پولیس اور صوبائی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے محکمے کارروائی کرتے ہیں۔ تاہم مذکورہ شخص کے لائسنس کو منسوخ کرنے بعد میں سٹور پر چھاپہ مار کر شراب کی کپیاں برآمد کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ محکمہ ایکسائز نے قانون کے مطابق اپنے فرائض سے غفلت نہیں برتی۔ آئندہ بھی ہم اپنے فرائض کی ادائیگی اسی طور پر کرتے رہیں گے۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک بھی اس سلسلے میں مہمے کی کارروائی ہو سکتی ہے ہم تمام اختیارات بروئے کار لارہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ، جناب والا! یہ بات ٹھیک ہے کہ وزیر موصوف کے یہ علم میں معلوم نہیں ہو گا مگر میری اپنی constituency میں جناب والا! آپ بھی جانتے ہیں اور آپ بھی اسی راستے سے گزر کر جاتے ہیں کہ مظفر آباد ہمارے اپنے گاؤں کا نام ہے۔ وہاں پر تقریباً اس وقت اس کثرت تقریباً ہر چوتھے گھر میں سے شراب کی کپیلیں بن رہی ہیں کہ جتنی شراب آپ لینا چاہیں لے لیں۔ کئی دفعہ ایم ایڈمنسٹریشن کے نوٹس میں بھی یہ بات لائے ہیں۔ اگر آپ چاہیں گے تو میں آپ کو نام دے سکتا ہوں۔ یہاں پر بھی مجھے اذہر یاد ہیں۔ اس لئے اس پر توجہ دیں۔ کیونکہ وہ لوگ وہاں پر عوام کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ صرف ایکسائز کی حد تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں بلکہ لوکل ایڈمنسٹریشن کو بھی ساتھ شامل کریں۔ میں راج صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس چیز کا نوٹس لیں کیونکہ اس طریقے سے اور اس کثرت کے ساتھ یعنی آپ جتنی شراب لینا چاہیں اور جس وقت لینا چاہیں آپ کو available ہے۔ تو میں آپ کے نوٹس میں اور آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون کی خدمت میں یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ پالیسی آدمیوں کے مرنے کے بعد یہ نہیں ہے کہ یہ کام اب یہاں رک جانے گا۔ کیونکہ جس کام میں محنت قہوڑی اور اجرت زیادہ ہو تو اس کو روکنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ یہی سلسلہ اس وقت وسیع پیمانے پر چل رہا ہے۔ تقریباً گردونواح کے بیشتر دیہاتوں میں اب یہ شراب کی بھٹیاں چالو ہو گئی ہیں۔ یہ ہمارے علاقے کا بہت بڑا مسئلہ ہے تو میں آپ کی وساطت سے اس امید کے ساتھ ان سے یہ گزارش کروں گا اور کہ یہ اس پر کوئی action لیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میری تحریک التوا نے کل کے جواب میں وزیر موصوف نے کارروائی جو کی یا نہیں کی اس کی ایک لمبی چوڑی تفصیل یہاں ایوان کے سامنے رکھ دی ہے۔ جناب والا! گزارش ہے کہ یہ ملک پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔ اس کا نام بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ قرار داد محتصد اب آئین کا حصہ ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ اس ملک کے اندر حاکمیت اعلیٰ اللہ رب العالمین کی ہوگی۔ اللہ رب العالمین نے بھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شراب کو دو نوک حرام قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ام الحیثت کہا ہے اور اس ایوان کے اندر مسلسل اس کے حوالے سے باتیں آتی رہتی ہیں اور مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جب یہاں پر قرار داد آئی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، آرڈر پلیر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، حکومت کی طرف سے یہ موقف آیا تھا کہ اقلیتوں کے حوالے سے اس کی اجازت دی گئی ہے۔ مجھے یاد ہے اور آپ بھی گواہ ہیں کہ ایوان کے اندر اقلیتوں کے ایم۔ پی۔ ایز صاحبان کمزے ہو گئے تھے اور بالخصوص انہوں نے بھی بائبل کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میسائیت کے اندر بھی اس کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے کہ ہمارے نام کو استعمال کر کے مسلمان شراب نوشی کرتے ہیں۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، آرڈر پلیر آرڈر۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وزیر تعلیم درخواستوں پر دھیلا کر رہے ہیں اور ان کے گرد ممبران جمع ہیں۔ کیا آپ ہاؤس کو in order کرائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن آپ کے معزز رکن ان کے پاس جلتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وحیم اختر، تو جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چند نکلوں کی خاطر حکومت اپنی پوری کی پوری آمدنی کو ناپاک کر رہی ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ میں متحدہ مجلس عمل کی سرمد کی حکومت کو فراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے برسرِ اقدار آتے ہی شراب کے حوالے سے اس کی تیاری، فروخت، کاروبار کو قانوناً ممنوع قرار دیا ہے اور الحمد للہ ان کی آمدنی میں وہاں کی ترقی میں حوام کی کسی مشکل میں اس حوالے سے کوئی احتلا نہیں ہوا ہے۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ اتنے گھمبیر واقعات ہونے ہیں تو اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے اور ہمارا دین ہمیں کتاب ہے کہ ہم شراب کی تیاری، فروخت اور کاروبار پر پابندی لگا دیں اور وزیر آبکاری سے یہ بھی میں مطالبہ کرتے ہوئے کہ ماشاء اللہ وہ بارش اور باعل مسلمان ہیں وہ جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور اس ایوان کے اندر تحریک پیش کریں کہ شراب جس طرح صوبہ سرحد کے اندر ممنوع قرار دی گئی ہے اسی طرح پنجاب کے اندر بھی شراب کے حوالے سے تیاری، فروخت، کاروبار اور پینے کو ممنوع قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، شکریہ۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! محترم جناب سید ناظم حسین شاہ صاحب نے جن اطلاعات

کا ذکر کیا ہے میں ان کے تعاون کی ضرورت ہوگی اور وہ ہماری رہنمائی کریں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس نکتہ کے قلع قمع کے لئے جو کچھ بھی ہو سکا ضرور کریں گے۔ جہاں تک اسرار حسین شیرازی مضمون ہیں اور میں نے ذکر کیا ہے کہ اس کا لائنس ہم نے بحال نہیں کیا۔ وہ بلوچستان سے spirit لا کر یہاں شراب کے نام پر بیچا ہے کیونکہ وہ بلوچستان میں لائنس دار ہے اور جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کو ختم کیا جانے۔ اس کے لئے یہ مناسب موقع نہیں ہے کیونکہ اس وقت میں تحریک اتوانے کار کا جواب دے رہا ہوں۔ اس کے لئے جو طریق کار ہے وہ اسے اختیار کریں لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس مضمون کے خلاف ہم قانونی کارروائی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ ہمدی طرف سے کسی قسم کی کوئی مدد اور سرپرستی بلا واسطہ یا بالواسطہ اسے حاصل نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا وزیر موصوف کی طرف سے یہ یقین دہانی کروائی گئی ہے کہ مناسب موقع پر اس کی مکمل پابندی اور منجانب کے اندر بھی اس کے بارے میں کوئی قانون لے کر آئیں گے کوئی ضابطہ بنائیں گے۔ مجھے خوشی ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ حکومت کو اس بات اللہ توفیق دے کہ اس پر یہ عملدرآمد کریں اور منجانب کے اندر بھی یہ ام الجہانت بند ہو جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔
جناب قائم مقام سپیکر، فرمائیں۔

رپورٹ زیر قاعدہ 132 ہاؤس میں پیش ہونے

کے بعد اس پر بحث کی تحریک

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وزیر قانون صاحب تشریف لے آئیں۔ تو میں نے discuss کیا تھا۔

Enquiry with regard to licence fee and toll tax District Government
Faisalabad.

اور اس کام میں نے راجہ صاحب کے سامنے بھی ذکر کیا تھا ... under rule 133.
جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر، میں آپ کو موقع دوں گا۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: There cannot be a point of order on a
point of order.

جناب قائم مقام سپیکر، جی!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس میں issue یہ ہے کہ،

Under the relevant rules, the Speaker shall fix a day and
time for discussion.

ہمارا موقف یہ ہے کہ رپورٹ میں It is proved راجہ صاحب! میں اس کو پڑھ دوں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، پڑھ دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، اور اس میں یہ ہے کہ and the honourable minister agreed۔

اس کے لئے You have to fix a time for discussion.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنی چاہوں گا کہ رانا صاحب نے
ابھی فرمایا ہے کہ according to the rules سپیکر صاحب کو اسے fix کرنا چاہیے تو وہ تحریری طور
پر آپ کو دے دیں۔ آپ دیکھ لیں! اگر روز اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ اس پر discussion
ضروری ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر آپ کے فیصلے کے مطابق اس پر بحث ضروری ہے تو
مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن آپ پہلے اس کو examine کروالیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! روز اس میں لیں۔

133. Discussion of Reports: After a report referred to in rules 131, 132 is laid in the House, the Speaker shall fix a day for its discussion. This is mandatory "Shall fix a date for discussion."

جناب! اس میں تو کوئی ایسا اہرام ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ آپ in writing دے دیں تاکہ اس کے بعد

I look into it.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker, Any other report required to be laid in the House. After a report referred. The Speaker shall fix a date for discussion.

اس میں تو shall ہے۔ سراسر آپ یہ پڑھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے گزارش یہ کرتا ہوں کہ یہ

chapter Reports to be laid before the Assembly سے متعلق ہے۔ 128 ہے

Recommendations of the National Finance Commission کو ہاؤس میں

lay ہوتا ہے۔ 129 ہے Report of Auditor General - 130 ہے Report on

Observance of Principles of Policy. 131 ہے Report of the Council of Islamic

Ideology اور 132 ہے Other Reports - Any other report required to be laid in

the House under any law for the time being in force shall be so laid by a

minister. discussion پر آتا ہوں کہ 133 discussions کے لئے دی گئی ہے۔

Discussions on Reports - After a report referred to in rule 130, 131 and 132 is specifically laid in the House. The Speaker shall fix a day for its discussion.

131 and 132 کے لئے ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! Any other report required to be laid. راجہ صاحب نے lay کر دی ہے۔ پھر Discussion of reports آتا ہے۔ After a report referred in 132, 131, 132. rules 130, 131, 132 کے تحت lay ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس گزارش یہ کرتا ہوں وہ یہ رپورٹ نہیں ہے۔ 128 سے لے کر میں نے پڑھی ہیں یہ وہ رپورٹ نہیں ہے۔ یہ کوئی Mandatory Report نہیں ہے جس کو ہم نے ہاؤس کے اندر lay کرنا ہے۔ یہاں پر ایک question raise ہوا تھا اس پر ہم نے جو کارروائی کی اس کی رپورٹ آپ کو دے دی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ This is any other report. میں یہ آتی ہے۔ آپ ہی دیکھ لیں یہ رپورٹ جو پیش ہوئی ہے This is enquiry report. It comes in to the end of any report اس میں کوئی ایسا ابہام نہیں ہے۔ آپ اسے خود پڑھ لیں۔

Let this Deputy Secretary sit down. I would say, what is any other report.

جناب قائم مقام سپیکر، اس میں یہ لکھا ہے۔

Any other report required to be laid in the House under any law.

رانا آفتاب احمد خان جناب سپیکر! یہ law ہی کے تحت lay ہوتی ہے۔

Do you think, he can lay any other report without any law. Sir, 132, Other reports. Sir, you go back to 128, 129, 130. Report of Councils, Principles, Auditor General.

آجاتا ہے۔ باقی

This is any other report. 132 is one of the report. This is enquiry report, which has been laid under rules 132 133 is very clear, after the report has been laid is referred, the Speaker shall fix a day for discussion.

اس میں آپ مجھے بتادیں۔ سیکرٹری لاء کو بلوا کر پوچھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کو کھ کر دے دیں۔ آپ اس کو examine کروالیں اس کے بعد جو فیصلہ آپ کریں گے۔ ابھی تو اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔

MR ACTING SPEAKER: I think you should give me in writing. I look in to it. In the mean time, it is pended.

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری میری استدعا ہے کہ میرے شہر کا بہت ہی اہم لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے لہذا مجھے out of turn تحریر اتوار، کارمیں کرنے کی اجازت دی جائے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میری یہ گزارش ہے کہ معزز رکن کوئی تحریر اتوارنے کارمیں کرنا چاہتے ہیں تو یہ پڑھ دیں چونکہ اس کا جواب جب میرے پاس آجائے گا تو میں اس کا جواب کل دے دوں گا۔

جھنگ کی شہری زمین پر پولیس کا ناجائز قبضہ

جناب قائم مقام سیکرٹری، جناب سیال صاحب

جناب نجف عباس سیال، میں یہ تحریر میں کرتا ہوں کہ اہمیت حاملہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی مغل کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس جس کا بنیادی مقصد صوبے میں امن و امان کا قیام اور شہریوں کی عزت نفس کی حفاظت کرنا ہے۔ اس نے حکومت اور لوگوں کی سر زمین پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی مغل جھنگ شہر میں کروڑوں روپے کی شہری زمین جس کا پراپرٹی نمبر 24/A بلاک نمبر 9 رقبہ تعدادی 2 کنال ٹوبہ نیک سنگھ روڈ جھنگ صدر کی ہے۔ پولیس نے اس عوامی مقصد کے لئے مختص جگہ پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ اس ناجائز قبضہ کے خلاف سول کورٹ، رینٹ کٹرول اور ہنی کورٹ نے پولیس کے خلاف فیصلہ دیا ہے اور فوری قبضہ و اگزار کرنے کا حکم دیا ہے مگر ضلع جھنگ کی پولیس کے اعلیٰ افسرین اس زمین کا قبضہ و اگزار کرنے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ کئی دفعہ پولیس کے اس

قبضے کے خلاف جمنگ میں عوام نے طے جلوس نکالے مگر پولیس نے اس جگہ کا قبضہ واگزار نہ کیا جس کی وجہ سے آئے دن حالات خراب اور امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میرے پاس اس کا جواب نہیں آیا لہذا اس کو کل تک pending کر لیں۔

بحث

خصوصی تعلیم پر عام بحث

جناب قائم مقام سیکرٹری، اس کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجنڈے کا اگلا ایشم خصوصی تعلیم پر عام بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز وزیر خصوصی تعلیم کی تقریر سے ہوگا۔

وزیر خصوصی تعلیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سیکرٹری کہ آپ نے موقع دیا۔ آج خصوصی تعلیم کے حوالے سے general discussion ہے۔ یہاں پر میں اس کا آغاز یوں کرتی ہوں کہ سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے یہ بات اب کسی تعارف کی محتاج نہیں رہی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب خصوصی بچوں کے لئے پنجاب میں نہ صرف معاشی، معاشرتی اور ہر لحاظ سے ان کو بہتر زندگی دینے کے لئے نہ صرف سولتیں فراہم کر رہے ہیں بلکہ اس مقصد کے لئے فراہم کئے گئے وسائل کے اندر ہم کام کر رہے ہیں اگر ہم سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے 03-04 کا اسے ڈی پی ڈیکھیں تو وہ 21 ملین ہے اور اب 04-05 میں یہ 400 ملین تک پہنچ گیا ہے اور 40 کروڑ کی خطیر رقم سپیشل ایجوکیشن کو دی گئی ہے۔ (نعرہ ہانپنے حسین)

اس کے علاوہ میں آپ کے سامنے 11 ماہ اور 22 دن کی کلارڈ میٹس کر رہی ہوں اس لئے کہ یکم اکتوبر 2004 کو اس منسٹری اور ڈیپارٹمنٹ کو وجود میں آنے ہونے ایک سال ہوگا۔ 11 ماہ 22 دن کے قلیل عرصے میں خصوصی بچوں کے حوالے سے جو اقدام ہونے ہیں اگر ہم پنجاب کی 1998 کی مردم شماری کو دیکھیں تو 73621000 افراد پنجاب کی آبادی کے ہیں اس میں سے 1826623 disable

ہتے ہیں اور school going age والے پنجاب کی آبادی کا 56 فیصد جو above 19 year old ہیں وہ disabled ہیں 5 سال سے کم والے 3 فیصد ہیں۔ پنجاب کی ٹوٹل آبادی کا 2.5% disabled لوگ ہتے ہیں لیکن ان کے لئے کوئی خاطر خواہ منصوبہ بندی نہیں کی گئی تھی بلکہ اگر ہم پاکستان کی تاریخ کو اٹھا کر دیکھیں تو 1961 میں پہلی مردم شماری میں disabled لوگوں کو شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد صحیح معنوں میں پاکستان میں سپیشل ایجوکیشن 1983 سے introduce ہوتی ہے جب اس وقت کے صدر پاکستان کی اپنی بیٹی سپیشل بچوں میں تھی تو اس وجہ سے ان کا interest اس side پر تھا۔ یہاں میں یہ بھی جاتی چلوں کہ سپیشل ایجوکیشن کا پھلا ڈگری کالج 7- ستمبر 2004 کو وجود میں آیا جس کا افتتاح وزیر اعلیٰ پنجاب نے کیا ہے۔ یہ دنیا کا واحد سپیشل ایجوکیشن ڈگری کالج ہے جو کہ تین visual, hearing and physical disabilities کو deal کرے گا جبکہ مختلف ممالک میں جہاں جہاں سپیشل ایجوکیشن کے ڈگری کالج کسی ایک ہی disability کو deal کیا کرتے ہیں۔ میں یہ بھی جاتی چلوں کہ ہم 171 ملین روپے کی لاگت سے جو 90 تحصیلوں میں اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ادارے کھول رہے ہیں کیونکہ تحصیلوں میں مختلف disabilities کے لوگ ہیں، سپیشل بچے ہیں تو ایک ہی compound لے کر اس میں مختلف سیکشن بنا دینے جائیں گے جو کہ hearing والوں کو بھی دیکھیں گے اور بینائی سے محروم کو بھی دیکھیں گے اور mentally or physically retarded کو بھی دیکھیں گے۔ میں یہاں ذکر کرتی چلوں کہ M.R بچوں کو deal کرنا اس وقت سب سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ ان کی حالت اس طرح کی ہوتی ہے کہ آپ کچھ نہیں جان سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر اس پر پھو کھٹے لگانے ہیں یا پانچ دن لگانے ہیں تو اس کے بعد وہ پھر اسی حالت میں واپس چلا جانے گا۔ میری وزیر صحت صاحب سے بھی درخواست ہے کہ ایک study ضرور conduct ہونی چاہیے تاکہ ہم M.R بچوں کی ratio کم کر سکیں اور ہمارے معمولی دیہی علاقوں میں ذوائف کی mishandling کی وجہ سے اس معاشرے میں M.R بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ پنجاب کے 34 میں سے 27 اضلاع میں 49 ادارے پنجاب حکومت کے devolve ہو کر ضلعی حکومتوں کو گئے ہیں۔ ابھی 16- ستمبر کو ہم نے پورے پنجاب کی ضلعی حکومتوں کے ساتھ establish کرنے پر ایک پارٹنرشپ پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے تحت ان

اداروں کو جانے کا سارا کام صوبائی حکومت کرے گی اور اس کے بعد پھر ان کو ضلعی حکومتوں کے hand over کیا جائے گا۔ ہم 59 بسیں سپیشل بچوں کے لئے رہے ہیں اور خاص طور پر تین بسیں ایسی ہیں جو وہیل چیئر والے بچوں کے لئے ہیں کہ ان کو چڑھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی وہیل چیئر کے ساتھ بس میں جا سکتے ہیں۔ Shadab Institute of Mentally Retarded Children علامہ اقبال ٹاؤن کی اپ گریڈیشن کی گئی ہے۔ 97 بچے وہاں پر ہیں اور اس کو ہم نے 36 لاکھ روپے بھی فراہم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ ان کی یونیفارم پر ڈیزہ کروڑ روپیہ خرچ آ رہا ہے اور ان کی درسی کتب کی فراہمی پر 20 لاکھ روپے خرچ آ رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایم ایڈ اور بی ایڈ کی کلاسیں بھی ایجوکیشن انسٹیٹوشنز میں شروع کی ہیں۔ یہ سارے اقدامات حکومت پنجاب نے اتنے قلیل عرصے میں سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کئے ہیں۔ میں یہاں یہ بھی بتاتی چلوں کہ سپیشل ایجوکیشن کے اساتذہ کی تنخواہ یکم جنوری 2004 سے دوگنی کر دی گئی ہے اور سپیشل الاؤنس نان ٹیچنگ سٹاف کو بھی دیا گیا ہے کیونکہ ان کی طرف سے یہ درخواست آئی تھی کہ آپ نے ٹیچرز کی تنخواہ تو دوگنی کر دی ہے لیکن ہم بھی ان اداروں کا خیال رکھنے میں ان بچوں کی بہتری سوچتے میں آگے ہیں تو ان کو سپیشل الاؤنس دیا گیا ہے۔ ٹیچرز ٹریننگ کے حوالے سے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کا بہت زیادہ emphasis ہے کہ ٹیچرز کی ٹریننگ کے بغیر ہم اپنے معاشرے کو سنوار نہیں سکتے اور بہتر ایجوکیشن پر اس حوالے سے ہم ان کوئی۔ اے اڈی۔ اے، سولیت اور ٹریننگ کے لئے لاہور میں آنے والوں کو رہائش بھی فراہم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جب میں نے Republic میں پڑھا تھا تو پلانوں نے یہ لکھا تھا کہ ایجوکیشن صرف انسان کا مستقبل سنوارنے میں اہم کردار ادا نہیں کرتی۔

The direction of education actually plays vital role in the determination of the future of a man.

میں اپنے معزز اراکین اسمبلی سے چاہوں گی کہ وہ اس سلسلے میں تجاویز دیں۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی۔ میں آپ کو سنا چاہتی ہوں، آپ کی تجاویز چاہتی ہوں۔ آپ کی تجاویز اور proposals

اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے آپ کے لئے، حکومت کے لئے، پنجاب کے لئے اور آپ کے ان بچوں کے لئے بہتر ہیں جو کہ ابھی تک neglected segments تھے لیکن اب انشاء اللہ تعالیٰ نہیں رہیں گے۔
ہست شکر۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، شکر۔ اب میں علمی بخاری صاحب سے کون کا کہ وہ تقریر کریں۔
راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جس وقت پوائنٹ آف آرڈر کیا جاتا ہے۔ اس وقت آپ یہ کہتے ہیں کہ ابھی نمہریں، ابھی نمہریں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے ایک معزز رکن کی آؤٹ آف ٹرن تحریک اتوانے کا لی۔ میری بھی ایک تحریک اتوانے کا ہے جس کی میں نے آؤٹ آف ٹرن کی درخواست کرنی تھی۔ اس وقت اس کا مناسب وقت تھا کہ میں آپ کو درخواست کر سکوں۔ آپ نے بجائے اس کے کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیتے۔ آپ نے کہا ابھی نمہریں، ابھی نمہریں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ مہربانی کیا کریں جب پوائنٹ آف آرڈر raise کیا جائے تو وہ اس وقت اس سے متعلق ہوتا ہے۔ اس وقت آپ کہتے ہیں کہ ابھی نمہریں۔ اب میں نے جو آؤٹ آف ٹرن تحریک اتوانے کا یعنی ہے، اس کا کیا کریں؟ مجھے آپ جادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، کل take up کر لیں۔

راجہ ریاض احمد، کیا آپ کل اس کو آؤٹ آف ٹرن لے لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، کل جب بات سامنے آنے گی تو پھر دیکھیں گے۔ ابھی تو سپیشل ایجوکیشن پر بات شروع ہو گئی ہے۔

راجہ ریاض احمد، میں یہی بات تو کر رہا ہوں کہ جب وقت ہوتا ہے اس وقت آپ کہتے ہیں کہ ابھی نمہریں اور اب کیا آپ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ کل اس کو آؤٹ آف ٹرن لیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، آؤٹ آف ٹرن کامنڈ ہے۔ ہم ایک اپ نہیں کرتے۔ ہم نے اس کو بھی گل کے لئے رکھا ہے، آج نہیں کیا۔

راجر ریاض احمد، جناب سپیکر! ایک تو وقت ختم ہو چکا تھا۔ آپ کہہ چکے تھے کہ تحریک اتوانے کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے دوبارہ میراں کو موقع دیا اور انہوں نے پیش کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی روایت نہیں بڑی۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں حتی الوسع سب کو accommodate کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سیدھی بات ہے لیکن اگر آپ کو شکایت ہے تو اس کو بھی دور کیا جانے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں اپنے کاہل بھائی راجر صاحب سے اختلاف کرتا ہوں۔ آج ایک اچھی روایت بن گئی ہے کہ یعنی ٹائم ختم ہونے کے بعد تحریک اتوا، پیش کرنے کا آج precedent قائم ہو گیا ہے۔ آج ان کو موقع ملے گا۔ ہمیں بھی موقع دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب یہ آپ کا ہاؤس ہے۔ اسے آپ نے چلانا ہے۔ اگر آپ قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں چلیں گے تو ہاؤس کا اصل مقصد حل نہیں ہو گا۔ یہ بھی آپ کے جانے ہونے روز ہیں۔ اگر کسی سٹیج پر کسی سے کوئی رعایت کر بھی دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کو precedent بنایا جائے۔ ہم نے ہر موقع پر آپ کو موقع دیا ہے۔ جب بھی کوئی موقع بنتا ہے تو ضرور آپ کو ٹائم دیتے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! آپ کی بات درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے تحت ہاؤس کو چلانا چاہیے مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ بھی جس کرسی پر بیٹھے ہیں۔ ہمیشہ اسی کی قدر ہوتی ہے جو کچھ دیتا ہے۔

You are on the giving side and we are on the taking side

اور سخاوت بھی یہی ہوتی ہے کہ جو بن مانگے دی جائے۔ جیسا کہ آپ نے پہلے نجف سیل صاحب

کے ساتھ مہربانی کی ہے۔ اس طریقے سے ہم بھی آپ سے یہی توقع کرتے ہیں۔ آپ کے وسیع اختیارات ہیں۔ جیسے بھائی وقاص صاحب نے کہا ہے کہ یہ precedent بھی بن گیا ہے تو آپ مہربانی کر کے ان کی بھی تحریک اتوانے کا دل کے لئے حضور کر لیں۔

It will create a good precedent and it will leave a good impression. Moreover, in the end I would say King is a person or a big person is a person who makes history at every step. You are making history at every step, Sir.

تو آپ کی ہر بات سے ایک تاریخ بن رہی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع دیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیں بھی اس سے benefit لینے دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر قانون

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ایک معمولی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے بت کی ہے کہ یہ آج precedent قائم ہوا ہے۔ میں تصحیح کرنا چاہتا تھا کہ یہ آج قائم نہیں ہوا بلکہ اس سے پہلے غالباً اگر میں غلط نہیں ہوں تو رانا آکلب صاحب یا زاہر ریاض صاحب یا جو بھی دوست ہیں ان کو باقاعدہ آؤٹ آف ٹرن اضی تحریک اتوانے کا پیش کرنے کا باقاعدہ موقع دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ زاہر ریاض صاحب نے ایک یا دو دن پہلے بھی یہ فرمایا تھا کہ یہ اضی تحریک اتوانے کا کو آؤٹ آف ٹرن ایک اپ کرنا چاہتے ہیں تو اس وقت ہم نے انہیں یہ یقین دہانی کرائی تھی۔ ان کے ذہن میں یہ حد نہ تھا کہ حلید اجلاس ختم ہو رہا ہے اور اس کی باری نہ آنے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ مکر نہ کریں اسی اجلاس میں آپ کی یہ

تحریک اتزانے کار take up ہوگی اور اگر مد انخواستہ اجلاس ختم ہوا اور اس کا نمبر نہ آیا تو ہم اس وقت conceal کریں گے اور آپ بے شک اس کو آڈٹ آف ٹرن بھی لے آئیں۔ میں نے پہلے ہی ان سے یہ گزارش کی ہوتی ہے اور اب بھی انھیں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر یہ کل لے کر آتا چلتے ہیں اور آپ حکم فرمائیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، بڑی اچھی بات ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، عظمیٰ بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنی بہن محترمہ قدسیہ لودھی کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آج پہلی دفعہ ہمیں موقع مل رہا ہے کہ ہم قدسیہ صاحبہ کے حکم سیشنل ایجوکیشن پر بات کر پائیں گے۔ جب سے انہوں نے اس محکمے کی باگ ڈور سنبھالی ہے ہمیں ان سے بڑی توقلت وابستہ ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اسمبلیوں میں آئی خواتین کسی بھی شعبے میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ میں سمجھتی ہوں بہاری خواتین وزراء پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کو اپنی کل کردگی سے یہ بہت کرنا ہے۔

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی تھی کہ پنجاب حکومت کی کل کردگی پر ہم ہمیشہ بات کرتے چلے آئے ہیں لیکن آج ہمارے لئے ایک بہت بڑا مقام ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ بہاری خواتین وزراء کے ساتھ ساتھ ہم پر ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی بہنوں کو گائیڈ کر سکیں، ہم اپنے مشورے اور اپنی تجاویز جو ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے حکموں کی کل کردگی بہتر بنانے کے لئے ضروری ہیں وہ ہم ان کو دے سکیں تاکہ اس پنجاب حکومت کی کل کردگی بہتر سے بہتر بنائی جاسکے۔ تو زما اختلاف میں اپنی بہن کی بات سے اس طرح کرنا چاہوں گی اور میں سمجھتی ہوں کہ قدسیہ اس چیز کو positively لیں گی کہ اپنی پالیسی سٹینٹ دیتے ہوئے قدسیہ صاحبہ کچھ تیزی میں

نظر آئیں۔ مجھے یہ کسنا پڑے گا کہ قدیہ صاحبہ نے اپنی پالیسی سٹینٹ دیتے ہوئے اور اپنے ادارے پر بت کرتے ہوئے بہت generalize کیا ہے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ پہلی دفعہ محترمہ قدیہ کے بتے یہ ذمہ داری عامہ کی گئی تھی کہ وہ آج اپنے ٹکے کے بارے میں پالیسی سٹینٹ دیں گی اور انہوں نے ایک generalize قسم کا ہمیں ایک impact دیا ہے جس پر میں سمجھتی ہوں کہ کچھ چیزیں بہارے دماغ میں آئیں۔ جس پر ہمیں clarification چاہیے۔ میں سمجھتی ہوں کہ کچھ باتیں میں ان کے نوٹس میں لاؤں جس کا وہ بعد میں جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے 34 اضلاع میں سے 27 اضلاع جو محترمہ قدیہ نے کئے ہیں کہ جس میں پہلے سے پنجاب گورنمنٹ کے انسٹیٹیوٹس قائم تھے اور ان کو اب دوبارہ develop کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو میں آپ کے توسط سے قدیہ صاحبہ سے definitely یہ کسنا چاہوں گی کہ ان انسٹیٹیوٹس کی حالت اور ان انسٹیٹیوٹس میں اس وقت جس قدر برے طریقے سے کارکردگی چلائی جا رہی ہے تو یہ بھی ایک بہت بڑا effective ہے۔ دوسرے جو سات اضلاع نہیں جانے گئے اگر آج قدیہ صاحبہ ہمیں بتا دیتیں کہ کونسے سات اضلاع ہیں جس میں ابھی تک انسٹیٹیوٹس ہیں ہی نہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ بہت remote areas میں تقسیم کی گئی ہے اور سہیل بچوں کو سہیل treatment نہیں دیا جاتا۔ لاہور میں بیٹھ کر سہیل بچوں کے بارے میں بت کرنا بہت آسان ہے اور لاہور میں انسٹیٹیوٹس بنانا بہت آسان ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وہ علاقے اور ایسی جگہیں جہاں پر سہیل بچوں کو سہیل treatment نہیں دیا جاتا اور ان بچوں کو ایک مصیبت اور اس قسم کے remarks سے بھی نوازا جاتا ہے اور ان کو بہت بری صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! قدیہ صاحبہ نے generalize ہمیں بتایا کہ بسیں ہیں اور پھر اتنے طین روپے دینے جا رہے ہیں اور ڈگری کالج ہیں یہ سب ٹھیک ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک مسئلے کا حل نہیں ہے۔ یہ مسئلہ آپ نے address کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈنا جاتا ہے ان تمام چیزوں کی بہتری کے ساتھ ساتھ بہت ضروری ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ سب سے پہلے ہمیں ایک public awareness movement کی ضرورت ہے جس میں ہم یہ جاسکیں، جس میں ہم یہ movement create کر سکیں کہ سہیل بچے کیا ہوتے ہیں، سہیل بچوں کے ساتھ

والدین کا کس طرح treatment ہونا چاہیے، کس طرح کا treatment رشتہ داروں کا ہونا چاہیے۔ کیونکہ سیشن بچوں کو چھنے زیادہ اپنے ارد گرد سے مسائل پیش کرنے پڑتے ہیں وہ حلیہ بہر سے بہت کم ہوتے ہیں۔ والدین کی باتوں کا جس طرح نفرت اور حسرت کا سامنا کرتا پڑتا ہے وہ بہت اہم ہے اور ہمارے remote علاقوں میں اس کی شرح بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ قدیمہ صاحبہ اس پر بھی کوشش کریں اور ایک public awareness campaign چلائی جائے۔ اشدات 'ٹی وی' میڈیا کے ذریعے ہمیں سیشن بچوں کے بارے میں ایک awareness پیدا کرنی چاہیے تاکہ ہم اس میں جاسکیں۔

دوسرا لاہور اور ان علاقوں میں انسٹی یوشن بنا دینے کا مقصد صرف اس کا حل نہیں ہوتا، بات یہ ہے کہ کتنے لوگوں کو چاہیے کہ انسٹی یوشنز کھلیں کھلیں قائم ہیں، ان کا مقصد کیا ہے؟ اور کس طرح ان کی کلرڈی ہوگی؟ اس کے لئے محام میں اکھی بہت ضروری ہے۔ دوسری سب سے اہم بات جو میں کہنا چاہتی ہوں کہ ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ اگر قدیمہ صاحبہ کا ڈیپارٹمنٹ کوئی incentive ان سیشن بچوں کے والدین کو دے سکے اور ان کے بچوں کے لئے کوئی سکلار شپ یا ان بچوں کے لئے کوئی ایسا incentive دیا جاسکے جس پر ہم والدین کو زیادہ forcibly مجبور کر سکیں کہ وہ بچوں کو انسٹی یوشنز میں بھیجیں۔ کیونکہ انسٹی یوشنز بنا دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جتنی تعداد سیشن بچوں کی ہے ان انسٹی یوشنز میں ان کا داخلہ ہو اور وہ سچے وہیں سے مستفید ہو سکیں۔

جب سیکرٹری قیسری جو سب سے اہم بات میں کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ سیشن بچوں کی زیادہ وجوہت کیا ہیں؟ ان میں اصلاح کی وجوہت کیا ہیں؟ جن میں کئی وجوہت پر قدیمہ صاحبہ نے ریسرچ بھی کی ہوگی اور کرنی بھی چاہیے۔ ایک ریسرچ ہے کہ repeated cousins marriages سے بھی repeatedly سیشن بچوں کے پیدا ہونے کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ قدیمہ صاحبہ نے میس midwives کی بات کی کہ ان کی بعض اوقات غفلت سے بھی سیشن بچوں کے لئے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس مسئلے کی یہ ایک بنیاد ہے جس پر سیشن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو غور کرنا چاہیے۔ اس قسم کی جو ہم ایسی باتیں دیکھ سکتے ہیں کہ اس

تعداد میں کمی ہو۔ جو بچے دنیا میں آگئے ان کے لئے جو ہم کر سکتے ہیں ہمیں کرنا چاہیے۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس مسئلے کی roots تک بھی جانا چاہیے۔

جناب سپیکر! آخر میں 'میں یہ کسنا چاہوں گی کہ مجھے بہت امید ہے کہ ہلدی سہیل ایجوکیشن کی وزیر بنی قابل ہیں وہ اپنی قابلیت سہیل ایجوکیشن کے چمکے پر صرف کریں گی اور وہیں پر اپنا ٹائم صرف کریں گی۔ میری ان سے درخواست ہوگی کہ remote اضلاع کا visit کریں وہیں سہیل بچوں کے بارے میں data بھی اکٹھا کریں کہ کون سے ایسے اضلاع ہیں جہاں پر ایسے بچوں کی تعداد زیادہ ہے؟ اور اگر وہ تعداد اس ضلع میں زیادہ ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ تاکہ ہم ان وجوہات کو بھی redress کر سکیں۔ میں دوبارہ قہرے صاحبہ کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی پر مبارکباد دیتی ہوں۔ مجھے ان سے بہت امیدیں ہیں کہ وہ انشاء اللہ اس چمکے کی کارکردگی کو بہتر کریں گی۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ذرا لاہور سے باہر نکلیں 'A.C' والے کمروں سے باہر نکلیں اور مختلف اضلاع میں جا کر 'لاہور کے علاوہ ہمارے remote علاقوں میں جا کر کوشش کریں اور public awareness campaign کو یقینی طور پر ضرور شروع کیا جائے۔ شکر یہ جناب قائم مقام سپیکر، اب آدمے کھنڈے کے لئے وقفہ غز کیا جاتا ہے

(اس مرحلہ پر ناز مہر کا وقفہ ہوا)

(غز مہر کے وقفے کے بعد 2.05 پر جناب قائم مقام سپیکر

کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ Next speaker is Dr. Samia Amjad

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکر یہ۔ جناب سپیکر!

کانوں میں بہت دیر تک گونج رہے گی

غاموش چٹانوں سے ذرا بول کے دیکھو

میں اس وقت یہ نہیں جانتی کہ وہ لفظ کیسے کہتے ہیں کہ جن سے تقریریں رو دیتی ہیں؟

کیونکہ بات ان بچوں کی ہو رہی ہے جن کو سہیل یا معذور کہتے ہیں۔ یہ وہ بچے ہیں جو اپنے

milestone یا ڈومینٹ کے سنگ میل چاہے وہ مینٹل ڈومینٹ ہے یا فزیکل ڈومینٹ ہے اس پر پہنچ نہیں پاتے۔ آج میں آپ کی توجہ اپنی 18 سالہ پریکٹس کے سب سے کربھاک تجربے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ ایک ایسی قانون جو اپنی جوانی میں لے کر اپنے گھر بیٹھی ہے۔ اس جوانی کو mental retardation کہتے ہیں اور وہ جوانی کسی بھی ادارے یا اس کی help کے بغیر ہے۔ لہذا اسکی میں اسے زنجیر سے باندھ کر اس لئے گھر میں رکھتی ہے کہ اس کے پاس اس جوانی کی حالات کا اور کوئی بھی طریقہ نہیں ہے۔ ایسے میں اس میں کو کوئی کیا کے کہ اس نے کیا کرنا ہے اور اس جوانی کو کہاں بھیجنا ہے اور اس کو ان زنجیروں سے کیسے آزاد کرنا ہے؟ کیونکہ اس نے خود اس کو بد نصیبی کی زنجیروں سے باندھ رکھا ہے۔

جب سیکرٹری ای ایک الیہ ہے کہ اگر آپ آج I.L.O کے امداد و شہاد دیکھیں تو اس کے مطابق دنیا کی کل آبادی کا 10 فیصد افراد معذور ہیں۔ ایک الیہ تو یہ ہے کہ ایک تو یہ 10 فیصد افراد معذور ہیں لیکن ہم preventive measures یا prevention کے لئے جو measures کر سکتے ہیں اس سے 10 فیصد ratio کو 3 فیصد تک لایا جاسکتا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ان معذور افراد میں ایک اور بڑی بات جس پر تشویش ظاہر کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ under developed countries میں retardation کا check اتنا کم ہے کہ ان کی آبادی کا 1/3rd حصہ retardation اور معذوری کی طرف ہے۔ ان میں گونگے سہرے 39 فیصد ہیں۔ اندھے 18 فیصد ہیں۔ ذہنی معذور 23 فیصد ہیں۔ ہاتھوں پاؤں سے معذور 16 فیصد ہیں اور جو جموٹ موٹ کے اپناج بنتے ہیں ان کی تعداد بھی 4 فیصد ہے جو مانگتے ہیں یا معذوری کا ڈھونگ رہا کرتے ہیں۔

جب سیکرٹری ! Prevention is better than cure. اس میں یہ بات صرف ایک proverb نہیں بلکہ یہ وہ لائن ہے جسے follow کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس آبادی کی دو مثالیں دوں گی کہ پوپیو سے جو handicap لوگ پیدا ہوتے ہیں اس کے لئے پوپیو کے قطرے پلا کر already ایک بہت اچھی achievement ہو چکی ہے لیکن اگر آپ امریکہ کی طرف دیکھیں تو وہیں پر جرمن لیزر رویلا کی بیماری تھی جس سے 36 to 51 congenital anomalies معذوری کی وجہ تھی۔ انہوں نے Rubella injection جو عورتوں کو once in a life time لگاتا ہے۔ سڑے تین

کروڑ عورتوں کو اس کی vaccination کرنے کے بعد 10 سال کے اندر اندر معذوری کے figures کو 10 فیصد سے 3 فیصد پر لے آئے۔ المناک بات یہ ہے کہ congenital anomalies جس میں گونگے بہرے اور اندھے بچے ہوتے ہیں اس کی main cause پر پاکستان میں کسی بھی قسم کی study نہیں کی گئی لیکن یہاں congenital anomaly موجود ہے۔ E.P.I میں M.M.R or Measles Mumps and Rubella کا ویکسینیشن شیڈول پر تھا لیکن چٹا نہیں کیا ہوا Rubella کا ویکسینیشن جو 450/- روپے کا ہے وہ صرف ایک مرتبہ ہی کو لگانا پڑتا ہے بلکہ لاکھوں کو بھی اس پر vaccinate کیا جاتا ہے۔ البتہ تو یہ ہے کہ E.P.I پروگرام میں سے وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔ نہ اس پر study conduct کی گئی نہ ہی اس کے اوپر کوئی follow up کیا گیا۔ وہ ویکسینیشن جس کو بطور ہیزیم اپنی بچیوں کو ایک تحفے طور پر دے سکتے ہیں تاکہ ان پر سے یہ خوف اتر جائے کہ ان پر کوئی جن آ گیا ہے یا ان کو کوئی اضراء ہو گیا ہے۔ اس نے پیدا ہی ایسے بچے کرنے ہیں یا کوئی عطائی اور پیر جو ان کو زنجیروں سے باندھتے ہیں اور ان کو بلا دیتے ہیں کہ اس میں سے جن کی اولاد پیدا ہوگی۔ ان بچیوں کے ساتھ زیادتی بلکہ استہلائی زیادتی ہوتی ہے۔ لہذا میں وزیر قدسیہ لودھی صاحبہ سے یہ کہوں گی کہ I.P.H یعنی انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور willingly study کرتے اور کہتے کہ گورنمنٹ کیول پر یہ study کروائی جانے کہ causes of retardation and handicapped کتنے فیصد ہے؟ کیونکہ ہمیں اپنے facts and figure خود مرتب کرنے ہوں گے۔ کھمبیاں ہلادی ہیں، ٹانھیا ٹیڈ ہمارا ہے، ٹیریا ہمارا ہے لیکن ادویات ہم امریکہ سے منگواتے ہیں ہم ان کی study کو کیوں follow کرتے ہیں؟ کیا یہاں پر ریسرچ کے لئے کوئی بھی جگہ نہیں۔ ریسرچ کاشیہ ہے لیکن ان کو کام دینے کی ضرورت ہے۔ میں پر زور اتناں کروں گی کہ یہ معذوری prevention causes, preventive measures, vaccination سے ہی ٹھیک ہو سکتی ہے۔

میری بہن عجمی نے بڑی مفید بات کہی کہ یہاں ہمیں ایک awareness

programme شروع کرنا چاہیے۔ میں اسی awareness programme کے بارے میں کہوں گی کہ cousin marriages اور vaccination کے علاوہ ایک اور بہت بڑی برائی quackism کے بارے میں awareness programme دیا جائے۔ quack وہ غیر مستند ڈاکٹر ہیں کہ جو آج بھی

مھوٹے مھوٹے بچوں کو دور دراز علاقوں میں terramycine کے انجیکشن لگاتے ہیں حالانکہ یہ انجیکشن اب صرف بھینسوں کو لگانے جاتے ہیں۔ terramycine یا out of dose ان حطانی ڈاکٹروں یا quacks وغیرہ کی طرف سے lincomycine اور اس طرح کی جو دوسری mycines کے استعمال سے deafness پیدا کی ہیں لہذا quackery کے against ہمارا سب سے بڑا جہاد ہونا چاہیے۔ میں یہ عداوت کروں گی کہ اس forum پر quack یا حطانی ڈاکٹروں کو سختی سے discourage کیا جائے اور ان کے لئے rules regulation بنانے جائیں۔ میں حکومت سے یہ بھی استدعا کروں گی کہ گونگے بہرے یا اندھے پن کو چیک کرنے کی حدیہ ضرورت ہے۔ میں وزیر اعلیٰ کو فریج تحسین پیش کروں گی جنہوں نے یہ سلا پروگرام شروع کیا۔ لیکن اس میں ایک چیز جس پر میں emphasis کرنا چاہتی ہوں اور بہت اہم ہے کہ past میں بھی جو یہ پروگرام handicapped childrens کے لئے کئے گئے تھے ان کے failure کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ جو گونگے بہرے یا معذور بچوں کے سکول میں facilities misuse کی جاتی ہیں by the people who are incharge یعنی کہ پرنسپل کی شکایت کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ لہذا چونکہ "گونگے دی رنزاں گونگے دی ماں جانے"۔ اس لئے میں یہ پرزور عداوت کروں گی کہ اس کو legislate کیا جائے اور parent teachers association ان سپیشل سکولوں میں جو اب وزیر اعلیٰ صاحب نے set up کئے ہیں۔ ان کے لئے یہ لازمی قرار دیا جائے اور by law کیا جائے کہ parent teachers association according to registered society وہ رجسٹر کی جائیں اور ان کے rules and regulation بنانے جائیں۔ کیونکہ اس چیز میں check and balance بہت اہم ہے۔ پچھلے دفعہ بھی گورنمنٹ سکولوں کی تباہی اس لئے ہوئی۔ میں یہاں پر ایک example quote کرتی ہوں کہ غازیوال کے deaf and dumb school کے ساتھ پرنسپل نے دو vans رکھی ہوئی تھیں۔ ایک ورکشاپ میں کھڑی ہوتی تھی اور ایک پر خود خطن آتا جاتا تھا۔ جو کچھ بھی donations ملتی تھیں وہ ان vans کو دکھا دیتا تھا۔ گونگا بہرہ کیا جاتے۔ لہذا check and balance کے لئے parent teachers association legislate کی جانے کہ۔

It will be an essential part of the administration of all the special education schools. Thank you.

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترم پروین سکندر گل!

محترم پروین سکندر گل، آج محترمہ قدیہ لودھی صاحبہ نے سپیشل ایجوکیشن پر جو آواز کیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ بڑے احسن طریقے سے انہوں نے اپنے محکمے کے مددگار بیان کئے۔ سپیشل ایجوکیشن پہلے فلی کلڈز میں شامل ہوتی تھی۔ مگر جب سپیشل ایجوکیشن کے بچے یا بچیوں سپیشل بچے کہلانے میں مدد محسوس کرتے تھے یا ان کے غائبانہ کے لوگ بھی مدد محسوس کرتے تھے۔ آج میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حکومت پنجاب کی کارکردگی کی وجہ سے وہ اب اپنے آپ کو مدد محسوس سمجھیں گے کہ وہ disabled ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے special olympics بھی قائم کروایا اور بے شمار فز بھی فراہم کئے۔ ڈگری کالج کا ابراہیم بھی ایک تدریسی فیصلہ ہے جو کہ ہماری history میں شامل رہے گا۔ پہلے disabled بچوں کو equipment صرف سکول ٹائم میں استعمال کرنے کے لئے دیا جاتا تھا۔ ان کے hearing یا wheel chair یا جو کچھ بھی فراہم کیا جاتا تھا وہ صرف سکول ٹائم کے لئے ہوتا تھا لیکن اب حکومت پنجاب اور منسٹری کی طرف سے ابھی کارکردگی دکھاتے ہوئے اور اپنے محکمے کی مشکلات کو سمجھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کا equipment all the time کے پاس رہے گا اور وہ اس کو استعمال میں لاسکیں گے۔ پہلے جن کو ضرورت ہوتی تھی ان کو فراہم نہیں کیا جاتا تھا اور اپنے سٹاک میں پورا رکھتے تھے۔ اگر دیا جاتا تھا تو کھٹے دو کے لئے دیا جاتا تھا پھر اچھی shift میں دے دیا۔ اب ان بچوں کے پاس all the time رہے گا۔ اس وزارت کا یہ ایک اہم اقدام ہے۔ سپیشل ایجوکیشن کا محکمہ ایک اہم محکمہ تھا مگر اس کو کبھی کسی منسٹری کے ساتھ، کبھی ایجوکیشن کے ساتھ، کبھی سوشل ویلفیئر کے ساتھ اور کبھی زکوٰۃ و عشر کے ساتھ۔ اب ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی نے پہلی مرتبہ اس محکمے کو اہمیت دیتے ہوئے اس کے لئے ایک الگ محکمہ اور وزارت قائم کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے ان بچوں پر ہی نہیں بلکہ ان غائبانوں پر بھی مہربانی کی ہے اور ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کی ہے۔ چونکہ جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا تھا وہ پچھارے ایک دفتر سے نکلتے تھے

دوسرے میں جاتے تھے تین سیکرٹری ہوتے تھے۔ ان کے والدین بچارے دفاتروں کے چکر میں ہی گئے رہتے تھے۔ اب ان کو ایک ادارہ ملا ہے ایک جگہ می جمل پر ان بچوں اور بیچوں کے لئے بہتر طریق کار وضع کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر صاحب کو ایک تجویز بھی دینا چاہوں گی کہ اب آپ کا ایک محکمہ full fledged ہے۔ آپ کی علیحدہ وزارت ہے۔ اس کا ایک اپنا structure ہے۔ لہذا میں یہ گزارش کروں گی کہ اس محکمے کو ضلع کی سطح سے لے کر تحصیل کی سطح تک لایا جائے کیونکہ جن گھروں میں بھی اسپتال بچہ یا بیچی ہوتی ہے ان میں سے سارے معاشی طور پر sound نہیں ہوتے۔ کچھ لوگ تو بہت sound ہوتے ہیں ان کو ٹرانسپورٹ یا دوسری چیزوں کی کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ لیکن جمل پر اس قسم کا بچہ ہوتا ہے اس کی مشکلات کا ان کے والدین بہن بھائیوں کو ہی صحیح منوں میں پتا ہوتا ہے۔ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ جب ضلع سے تحصیل کی سطح تک جائیں گے تو ان لوگوں کے لئے سکول کلچ یا اپنی تربیت گاہ پر پہنچنے کے لئے تھوڑی بہت آسانی ہو جائے گی۔ وزیر صاحب سے میری یہ تجویز ہے اور گزارش ہے کہ وہ اس کو ضرور مد نظر رکھیں اور کوشش کریں۔ کیونکہ یہ فوری طور پر تمام تحصیلوں اور گاؤں میں قائم نہیں کر سکتے لیکن کوشش کریں اور اس کو gradually بڑھاتے جائیں۔ جب حکومت اسپتال بچوں کو برابری دے گی تو خاندان میں بھی اس قسم کے بچوں کو پھیلنے کی عادت ختم ہو جائے گی۔ ایک وقت ایسا ہوتا تھا کہ جس گھر میں بھی بچہ یا بیچی ہوتی تھی وہ اس کو پہلے پھپھاتے تھے تاکہ ہمارے بچے یا بیچی کا کسی کو پتا نہ چلے۔ اب علیحدہ وزارت قائم ہونے سے کافی بہتری آئی ہے اور اس سلسلے میں لوگ خود محکمے سے رجوع کر رہے ہیں اور جا کر اپنی بات بتا رہے ہیں کہ ہماری یہ problems ہیں۔ اب میں سمجھتی ہوں کہ یہ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ able کے ساتھ برابری میں بیٹھیں گے۔ اب ان کو ان کا جائز مقام دیا جا رہا ہے ان کو پوری facilities provide کی جائیں گی۔ ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ technical education بھی بہت ضروری ہے۔ تاکہ یہ بچے یا بیچیاں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنی اور اپنے خاندان کی مشکلات بھی کر سکیں۔ کیونکہ اگر آپ ان کو عام تعلیم دیتے جائیں گے تو آگے جو ہماری job opportunities ہیں وہ اتنی نہیں کہ ہر آدمی بی۔ اے یا ایم۔ اے کر لے اور اس کو job مل جائے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر بچے یا بیچیاں technical side پر جائیں گی

تو ان کے لئے مزید بہتری پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ awareness programme بھی شروع کئے جانے چاہیں۔ جب تک ہم اپنا slogan لے کر نہیں چلیں گے تو بت نہیں بنے گی۔ جس طرح ہم نے پولیو کے سلسلے میں اینکرائٹک میڈیا یا پرنٹ میڈیا پر مہم چلائی اسی طرح ہمیں disability کے لئے بھی مہم چلائی پڑے گی تاکہ لوگوں کے اندر شعور پیدا ہو کہ ان بچوں کو ہم نے کمروں میں چھپا کر نہیں رکھنا۔ جب تک ہم عام بیلک تک یہ بات نہیں پہنچا سکیں گے اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سلسلے میں ہمیں تھوڑی سی دشواری ضرور ہوگی اور ابھی حال ہی میں منسٹری نے ایک function بھی کیا تھا جس کی وجہ سے لوگوں تک ان کا کالی مد تک message پہنچا ہے۔ اسی طرح اگر یہ اپنا slogan طریقے سے لے کر چلیں کیونکہ اس وقت devolution بھی ہو چکی ہے۔ جب gross root پر ان کی چیزیں پہنچنا شروع ہو جائیں گی تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے خاصی بہتری پیدا ہوگی۔ شکریہ

جناب قائم مقام سیکرٹری، محترمہ لبنی طارق!

محترمہ لبنی طارق، شکریہ جناب سیکرٹری! آپ نے آج مجھے اس اہم اور سہیل موضوع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ذہنی اور جسمانی طور پر معذور افراد کو سہیل کہہ دینا ہی کافی نہیں، ان کے دکھوں کا مداوا نہیں بلکہ عملی طور پر ان کو educate کرنا، ان کی تربیت کرنا، ان کی ووکیشنل ٹریننگ کرنا اور انہیں اس معاشرے کا فائدہ رکن بنانا ہمارا اور ہماری حکومت کا اولین فرض ہے۔ اس سلسلے میں بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس سے پہلے کی حکومتوں میں ان افراد کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ پنجاب میں پہلی مرتبہ ان افراد کی طرف توجہ دی گئی ہے اس سلسلے میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کو خراج تحسین پیش کروں گی جنہوں نے ان افراد کے لئے نہ صرف positively سوچا بلکہ ان کے لئے عملی طور پر اقدامات کر کے دکھائے ہیں۔ پنجاب حکومت نے پہلی مرتبہ سہیل افراد کے لئے علیحدہ اسپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ announce کیا، اس کو علیحدہ منسٹری دی گئی اور قدیمہ لودھی صاحبہ ان افراد کے لئے محنت کر کے اپنی responsibilities بڑے اچھے طریقے سے نبھا رہی ہیں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلے پر جناب چیئر مین ملک جلال دین ڈھکو کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

جناب سپیکر! صوبے بھر میں ان سپیشل افراد کے لئے نئے ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان اداروں میں نہ صرف انہیں ایجوکیشن بلکہ انہیں ٹیکنیکل ایجوکیشن دی جا رہی ہے تاکہ وہ مختلف ہنر حاصل کر کے معاشرے میں اپنے آپ کو ایک فعال رکن بنا سکیں اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے افراد کو ان کی باقاعدہ معاشی کی بنیاد پر دو سو روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر کیا گیا ہے اور ان افراد کو educate کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ کسی ماں باپ اور کسی نچر کے لئے یہ سب سے زیادہ گھمن مرہم ہوتا ہے کہ ایسے افراد کی تعلیم و تربیت کی جانے کیونکہ انہیں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے لہذا وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے انہیں ٹریننگ دینے والے اساتذہ کی تنخواہیں ڈبل کی دی ہیں۔

جناب چیئر مین! ان سپیشل افراد کے لئے پنجاب حکومت نے پاکستان کا پہلا ڈگری کالج حال ہی میں گبرگ میں قائم کیا گیا ہے جو کہ یہ ان کا ایک بہت بڑا اقدام ہے اور یہ کریڈٹ بھی پنجاب حکومت کو جاتا ہے کیونکہ اس سے پہلے سپیشل لوگوں کی تعلیم کے لئے پورے پاکستان میں کوئی ڈگری کالج نہیں قائم کیا گیا اور اس کالج کی inauguration کے موقع پر چیف منسٹر پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے سپیشل افراد کے لئے ویل چیئرز اور ہیئرنگ ایڈ hearing aid permanent basis پر سپلائی کی ہیں۔ اس سے پہلے انہیں یہ سہولیات صرف ان اداروں کے اوقات کے دوران دی جاتی تھیں۔ وہ لوگ گھر یا ان اداروں کے اوقات کے علاوہ ان سہولیات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ جب وہ ان اداروں سے نکل کر گھر جاتے تھے تو انہیں پھر اسی معذوری کا سامنا کرنا پڑتا تھا لہذا یہ بہت بڑا کریڈٹ ہے کہ ان افراد کے لئے بہت بڑا احسن اقدام کیا گیا ہے کہ ویل چیئر اور ہیئرنگ ایڈ فراہم کر کے انہیں اس معذوری سے نجات دلائی گئی ہے۔

جناب چیئر مین! میں آخر میں اپنی منسٹر قدسیہ لودھی صاحبہ اور پنجاب حکومت کی چند مسائل کی طرف توجہ دلانا چاہوں گی کہ جن کی وجہ سے ان معذور افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک تو ہمارے دور دراز علاقوں میں جن کی carelessness کی وجہ سے ان افراد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان ڈوائفز کی regular basis پر proper training کی جانے اور جن کی وجہ سے ان معذور افراد

میں اعلان ہوتا ہے اور یہ کسی بھی سچے کی مزدوری کا سبب بنتی ہیں تو ان کو مزادی جانے تاکہ ان لوگوں کو پتا ہو کہ ہماری ذرا سی کوتاہی سے کسی انسانی جان کو اتنا بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

جناب چیئر مین ان افراد کا ایک بہت بڑا مسئلہ transportation ہے۔ میں حکومت منجانب سے request کروں گی کہ ان افراد کی transportation کے لئے انہیں special concession دی جانے تاکہ وہ کسی بھی ٹرین، بس یا ایئر لائن میں سفر کریں تو انہیں وہیں discount rates کی سولت ہو۔ اس کے علاوہ ملازمتوں کے لئے ان کا سپیشل کوٹا بڑھایا جانا چاہیے تاکہ ان لوگوں کا احساس محرومی ختم ہو اور وہ تعلیم اور تربیت حاصل کر کے اچھی ملازمت حاصل کر سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین، آج مجھے یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا ہے کہ یہ تعلیم کا مسئلہ ہے اور تمام معزز اراکین اسمبلی کو اس پر اپنی اپنی تجاویز دینی چاہئیں تھیں مگر حاضری آپ خود دیکھ لیں صرف جنوں والے حضرات بیٹھے ہیں۔ میں بھی یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اس معاملے میں تو بڑا بڑا کام کرنا چاہیے تھا کیونکہ میرے اپنے خیال میں اسمبلی میں پہلی دفعہ ایجوکیشن پر discussion ہو رہی ہے اور اس discussion کو کامیاب بنانے کے لئے ہم سب مل کر منجانب گورنمنٹ کو مجبور کرتے کہ جناب اراکین اسمبلی کی اچھی اچھی تجاویز پر عمل کیا جائے مگر یہاں میرے خیال میں صرف جنوں والے حضرات بیٹھے ہیں۔ باقی سب معزز اراکین اسمبلی چلے گئے ہیں۔ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے۔ جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیئر مین ایم چنٹ کے بغیر بھی بیٹھے ہیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئر مین ایساں جتنے بھی افراد بیٹھے ہونے ہیں وہ سب اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئر مین، مہربانی۔ محترمہ آپ interrupt نہ کریں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ تعلیم کے معاملے میں جو معزز رکن اسمبلی بات کرنا چاہے میں رات کے 12 بجے تک بھی یہاں بیٹھا رہوں گا اور آپ کی تمام باتیں سنوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ کمال کر سینگے۔ (نعرہ ہانپنے تحسین)

آپ اپنی تجاویز دیں۔ (قطع کلامیں)

آپ مکرم کریں۔ سپیکر صاحب یہ چلیں ترتیب سے رکھ گئے ہیں۔ (قطع کلامیں)
 آپ میری بات سن لیں۔ کوئی time limit نہیں۔ آپ بے شک کھل کر اپنی بات کریں اور میں
 اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں سب کی باتیں سنوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ایک روایت ہے کہ اس ہاؤس میں زیری اور اپوزیشن بیچنے
 سے ایک ایک کر کے اراکین کو موقع دیا جاتا ہے۔ وہاں سے تین ممبران بات کر چکے ہیں۔ تو اب اس
 ایوان کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جو چلیں اپوزیشن بیچنے کی طرف سے آئی ہیں تو تین ادھر سے
 ہو گئی ہیں اور اب تین ادھر سے کریں اور پھر ادھر سے کریں۔ محترمہ مصباح کو کب!
 محترمہ مصباح کو کب (ایڈووکیٹ)، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کا شکریہ
 ادا کروں گی کہ جنہوں نے سپیشل ایجوکیشن کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے first time سپیشل
 ایجوکیشن کی Ministry create کی ہے اور اس کے لئے ایک باشعور، پرمی کھی سمجھدار اور سپیشل
 بچوں کے لئے درد دل رکھنے والی ہیں، وہ منسٹر بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے آج اپنی سپیشل ایجوکیشن
 پر بحث کا آغاز بڑی خوبصورت تقریر سے کیا ہے۔ سپیشل بچے معاشرے کی زیادہ توجہ کے مستحق
 ہوتے ہیں۔ اگر معاشرہ اور والدین ان پر توجہ دیں تو صلاحیتوں کے اعتبار سے وہ بچے کسی صورت
 بھی سندرست و توانا بچوں سے کبھی کم نہیں ہوتے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جن ملکوں اور معاشروں نے
 اپنے معذور افراد پر توجہ دی انہوں نے بڑے بڑے نام پیدا کئے۔ تاریخ میں بیچارہ معالیں موجود
 ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک بھی اپنے سپیشل بچوں پر بہت توجہ دیتے ہیں۔ جس سے وہ کسی نفسیاتی دباؤ
 یا معذوری کا یا محرومی کا شکار نہیں ہوتے لیکن ہمارے ہاں 1947 سے لے کر اس سے پہلے جتنی
 بھی حکومتیں آئی ہیں کسی نے بھی سپیشل ایجوکیشن تو کجا بنیادی ایجوکیشن کی طرف بھی توجہ
 نہیں دی ہو۔

جناب چیئر مین! قوموں کی تاریخ میں علمی ترقی کو ایک خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔ یہی
 وہ بنیاد ہے جس پر کسی قوم کی ترقی کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس بنیادی
 ضرورت کو صرف نظر کر کے کوئی قوم ترقی کے میدان میں ایک قدم بھی آگے بڑھ سکے یا ترقی

یا ترقیوں کی صف میں شامل ہو سکے۔ پنجاب حکومت نے پہلی بار سیشنل ایجوکیشن کی اہمیت کو محسوس کیا ہے اور قوتِ سماعت سے محروم، محروم بچوں کو free of cost hearing instruments فراہم کئے گئے ہیں۔ جو بچے جسٹنی طور پر معذور ہیں انہیں وہیل چئیر free of cost فراہم کی ہیں۔

جناب چیئرمین! جدید اور باقاعدہ تعلیم کا حصول وقت کا اہم ترین تقاضا ہے اور اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اپنی دوست منسٹر سیشنل ایجوکیشن سے درخواست کروں گی کہ تمام سیشنل ایجوکیشن کے سکولوں کو کمپیوٹر بھی فراہم کیا جائے۔ اگر کمپیوٹر بھی تمام سیشنل ایجوکیشن کے سکولوں میں فراہم کر دینے جائیں گے تو سیشنل ایجوکیشن کے حامل افراد کے لئے ایک بہت بڑا incentive ہو گا۔

جناب سیکریٹری! جس طرح پہلے ماہیں اپنے بچوں کو سائیں لوک کر کر چھپا چھپا کر رکھتی تھیں، آج وہ نہیں ہو رہا ہے۔ آج جب انہیں پتا چل رہا ہے کہ دو سو روپے ملنا بچوں کو دینے جا رہے ہیں تو وہ اپنے بچوں کو خود بڑے فخر سے سکولوں میں داخل کر داری ہیں۔ اب ہمیں تیز و تعویک کے رویے کو بدلتے ہوئے سیشنل بچوں کو معاشرے کا صحت مند افراد بنانا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جناب احسان الحق نولایا صاحب۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سیکریٹری! گورنمنٹ کی طرف سے منسٹر صاحب نے اہم briefing دی ہے اور نکلنے نے جو take off کیا ہے۔ اس میں یقیناً نکلنے کے جتنے بھی اہلکار ہیں، سیکرٹری ہیں، ان کا حصہ ہے کہ یہ صاحبان اس field کے اندر محنت کرنے لگے ہیں۔ اس سے کوئی انکار نہیں ہے کہ ہمارا دین اور مذہب بھی کتاب ہے اور ہماری قومی اور ملی ذمہ داری ہے کہ سیشنل بچے اور سیشنل لوگوں کے ساتھ سلوک بھی سیشنل ہونا چاہیے۔ اس حوالے سے کچھ lapses کی طرف میں اشارہ کروں گا۔ اس میں یہ اہم بات ہے کہ سیشنل بچوں کو دو سو روپے ماہوار وٹیفیڈ دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ بہت سے سیشنل بچے ایسے بھی ہیں کہ جو سیشنل سکولوں میں نہیں پڑھتے وہ ریگولر سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے بھی نکلنے کو چاہیے کہ ڈیٹا اکٹھا کرے اور دو سو روپے ماہوار سیشنل سکول کے بچوں کی طرح وہ دو سو روپے ماہوار ان بچوں

کو بھی دیا جانا چاہیے کہ جو ریگور سکولوں کے اندر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ان کا کریڈٹ بھی ہے کہ وہ ریگور سکولوں میں سیشنل ہوتے ہوئے بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح جو سیشنل سکولوں کے اساتذہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کی تنخواہ ڈبل کی گئی ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ یہ ہونا چاہیے تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے جو ریگور تعلیمی ادارے ہیں، سکول ہیں، کالج ہیں اور یونیورسٹیاں ہیں۔ ان میں بھی ایک تہہ اسیسے اساتذہ کی ہمیں نظر آتی ہے جو سیشنل ٹیچرز ہیں، کوئی ٹیچر ہے، کوئی ویسے معذور ہے۔ یہ حق ان کا بھی بنانا ہے۔ کیونکہ یہ تخصیص نہیں کی جاتی چاہیے اسے ہی special declare کیا جائے کہ جو کسی سیشنل تعلیمی ادارے میں ہو۔ معذور تو معذور ہوتا ہے تو جو ریگور تعلیمی اداروں کے اندر بھی ایسے ٹیچرز موجود ہیں جو سیشنل اور معذور ہیں ان کی تنخواہیں بھی ڈبل کی جائیں اور انہیں بھی یہ سہولت دی جانی چاہیے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ آفیسر کی بڑے بڑے خدروں کے اندر رہائشیں موجود ہیں اور ان میں مختلف محکموں کے کونے بھی مقرر ہیں کہ اس کا احاطہ ہوگا اور اس کا احاطہ ہوگا۔ جس طرح یہ طے کیا گیا ہے اور معذور بچوں کا ملازمتوں کے اندر ایک کونا مقرر کیا گیا ہے، یہ اہم بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ضرورت اس بات کی ہے کہ سیشنل ملازمین کا سرکاری رہائشوں کے لئے ایک کونا مخصوص کیا جائے اور میں یہ عرض کروں گا کہ ہاؤسنگ کے حوالے سے اسمبلی کے اندر بہت ساری گفت و شنید ہوئی ہے اور جو لوٹ مار کے حوالے سے ہاؤسنگ سوسائٹیاں کر رہی ہیں۔ اس بارے میں ایک بل گورنمنٹ کے in hand ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس پر کوئی comprehensive Bill لا رہے ہیں اور اس کے بارے میں وزیر قانون نے اس کے salient features یہاں ایوان کے اندر رکھے تھے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ایسا ہونا چاہیے کہ سیشنل لوگوں کے لئے بھی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو target دیا جائے کہ وہ کم از کم کوئی فیصد مقرر کریں کہ سیشنل لوگوں کو اس میں کوئی کونا دیا جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی تجویز کروں گا کہ بہر حال جو سیشنل لوگ ہوتے ہیں، طالب علم ہیں، بچے ہیں، ٹیچرز ہیں۔ انہوں نے move بھی کرنا ہوتا ہے، انہوں نے سفر بھی کرنا ہوتا ہے۔ رشتہ داریاں ہوتی ہیں تو اس کے لئے ایک تجویز تو یہ ہے کہ اس طرح کا سسٹم اپنایا جائے کہ ریل کے اندر wheel chair

جاننے کے لئے کوئی نہ کوئی سسٹم بنایا جانا چاہیے۔ اسی طرح بسوں کے اندر داخل ہونے کے لئے کوئی اس طرح کا سسٹم advice کرنا چاہیے تاکہ سیشن لوگوں کو اس طرح کی سہولت مل سکے۔ وزیر صاحب نے خود یہ بات اس حوالے سے کی ہے کہ ان سکولوں میں اس طرح entrance design کی جانے لگی کہ جس سے بچے آسانی سے enter ہو سکیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ گارڈن ماڈن میں ان کے اپنے سیکرٹریٹ میں entry کے لئے کوئی اس طرح کی designing کی جانے کیونکہ ظاہر ہے کہ سارے معذور لوگ اس ہیڈ کوارٹر پر آئیں گے۔ سہلے سہلے میں اس کی میٹریوں کی ڈیزائننگ کی جانی چاہیے۔

میں بہاولپور کے حوالے سے گزارش کروں گا کیونکہ میں وہاں سے منتخب ہوا ہوں۔ ہمارے کچھ مسائل اس حوالے سے ہیں۔ وہاں ایک نابینا سکول میں بچاس کی تعداد میں طلبہ ہیں۔ گونگے بہروں کے سکول میں 150 کے قریب طلبہ ہیں۔ ان میں فرنیچر بالکل ناکارہ ہے جو نوٹ بھوت چکا ہے۔ وہاں نیا فرنیچر فراہم کیا جانے اور سٹاف کی کمی کو دور کیا جانے۔ اس کے علاوہ ٹرانسپورٹ کے لئے ایک بھوتی گاڑی ہے جو ان ساری ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔ سیکرٹری سہیل مسعود صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے اس بارے میں کہ بات کر رہا تھا تو وہ اس میں سخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ 59 vehicles تعلیمی اداروں کے لئے خرید رہا ہے۔ آرڈر کیا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب سے میں یہ درخواست کروں گا کہ بہاولپور میں ایسے سکول اچھے طریقے سے چل رہے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے حوالے سے جو ہمیں مشکل ہے اور آپ نے جو vehicles خریدنے ہیں ان میں سے کم از کم دو vehicles ہمیں فراہم کئے جائیں۔

اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ بہاولپور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر نابینا طلبہ کے لئے کوئی ادارہ نہیں ہے تو نابینا طلبہ کے لئے کوئی ادارہ بنا دیا جانے اور اس کے ساتھ hostel بھی بنا دیا جانے تاکہ پورے ڈویژن سے طلبہ آ کر تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو سکیں۔ اسکے علاوہ ہمارے گونگے بہروں کا سکول کلاس ڈل تک ہے اور اب صورتحال یہ ہے کہ جتنے بھی اشتہادات جیڑا اس 'ٹلی اور نان ب کاہد وغیرہ نوکریوں کے لئے آتے ہیں ان میں pre requisite لکھی ہوتی ہے کہ امیدوار میٹرک ہونا چاہیے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جو سکول ڈل تک

ہیں انہیں upgrade کیا جانے کیونکہ جو بچہ ذل تک پڑھ سکتا ہے وہ آگے بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس لئے میں یہ انتہا کروں گا کہ ہمارے گوتھے بہروں کے سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جانے اور علاوہ ازیں بہاولپور میں سینٹ دور کا ایک Braille Printing Press بھی ہوتا تھا پھر بعد میں کسی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا اور اسے وہاں سے لاہور منتقل کر دیا گیا۔ میں یہ چاہوں گا کہ یہ Braille Printing Press واپس بہاولپور منتقل کیا جائے۔ وہاں پر جو blind بچوں کے سکول کو بھی upgrade کیا جانے اور محکمہ اسے ہائر سیکنڈری سکول تک کرنے کے احکامات جاری کرے۔ شکریہ جناب چیئرمین، شکریہ۔ اپ گریڈیشن کی تجویز سید وسیم صاحب کی بہت اہمی ہے۔ آج کل تو میزک پاس کو چہرہ اس کوئی نہیں بھرتی کرتا۔ میرا خیال ہے کہ اب حکومت ذل کا حصہ ختم کر رہی ہے اور تمام سکولوں کو ہائی کار درجہ دے رہی ہے۔ میں وزیر صاحبہ کی خدمت میں متنبس ہوں کہ گوتھے بہروں کے سکولوں کو بھی ہائی اور ہائر سیکنڈری کا درجہ دینا ضروری ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین) وزیر خصوصی تعلیم، جناب سیکرٹری میں یہ عرض کرتی بیٹوں کہ انہوں نے بہت اہمی تجویز دی ہیں اور سکولوں کی اپ گریڈیشن کے حوالے سے جو صورت حال ہے اور حکومت پنجاب کی پالیسی ہے وہ میں اپنی wind up تقریر میں clear کر دوں گی۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ ڈاکٹر اسد معظم صاحب!

ڈاکٹر اسد معظم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج سپیشل ایجوکیشن پر بحث ہے مگر پہلے میں ایک گزارش اور کرنا چاہوں گا کہ محکمہ موسمیات کے مطابق پچھلے سال جو گزر گیا یا جو گزر رہا ہے اس میں بارانِ رحمت کا خاصا فقدان رہا، بادشیں بہت کم ہوئیں، ڈیموں میں پانی کم ہو گیا مگر اس ملک پر چھائی وردی کی کالی گھنٹا سے وزیروں کی موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ اسی موسلا دھار بارش کے نتیجے میں ایک وزارت سے۔۔۔ (قطع کلامیں)

میں محمد لطیف خان راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری! کیا یہ سپیشل ایجوکیشن پر بات کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین، اسد معظم صاحب! آپ اصل موضوع پر بات کریں۔

ڈاکٹر اسد معظم، میرے پاس پانچ منٹ ہیں اور پانچ منٹ میں میں اضی بات کر جاؤں گا۔
جناب چیئرمین، میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن آپ اصل topic پر نہیں ہیں۔ میرے خیال میں جب بات سیشنل ایجوکیشن پر ہو رہی ہے تو اس میں کسی اور بات کا ذکر نہیں ہونا چاہیے۔
ڈاکٹر اسد معظم، میں اصل موضوع پر آ رہا ہوں۔
جناب چیئرمین، شکریہ۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سیکرٹری میں عرض کر رہا تھا کہ اسی سلسلے میں ایک نئی وزارت نے جنم لیا جس کا نام سیشنل ایجوکیشن رکھا گیا۔ سیشنل ایجوکیشن کو جو بجٹ allocate کیا گیا وہ اس سال کے لئے 400 ملین روپیہ ہے۔ جب اس کا سیکرٹریٹ علیحدہ قائم کیا گیا، جب اس کے لئے محترمہ کو وزیر تعینت کیا گیا تو ان کے اخراجات، ان کے سیکرٹریٹ کے اخراجات اور محلے کے اخراجات جب محکمہ تعلیم سے علیحدہ کئے گئے تو کیا یہ ضروری تھا کہ صرف 40 کروڑ روپے اتنا بڑا علیحدہ سے جو بھرا دیا جاتا۔ آپ مجھے بتائیے کہ جس جس محکمے کو آپ 40 کروڑ روپے دیتے ہیں، محلے کے طور پر لاہور میں واٹر اور سیوریج کے لئے 40 کروڑ سے زائد کا فنڈ ہے، اسی کا فنڈ ہے تو کیا اس کے لئے بھی آپ علیحدہ سے وزارت تعینت کریں گے اور اسے ہاؤسنگ کے محکمے سے علیحدہ کر دیں گے۔ یہ صرف سیاسی طور پر کچھ ممبروں کو خوش کرنے کے لئے رخصت دینے کے طریقے ہیں اور ہم اس کو highly condemn کرتے ہیں۔ میں اپوزیشن کے behalf پر یہ بات کہوں گا کہ اس علیحدہ وزارت کی قطعاً ضرورت نہیں تھی اور اس کو under education ہی چلانا چاہیے تھا۔ اب جب کہ اسے علیحدہ کر دیا گیا ہے تو اس پر میں کہنا چاہوں گا کہ محترمہ نے اپنی تقریر میں causes of mentally retarded children کو address کیا۔ mentally retarded اور physically retarded بچوں کی سب سے بڑی وجہ جو ان پر اثر انداز ہوتی ہے وہ ان کی والدہ کے ارد گرد کا ماحول ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے دیہاتوں میں، ہمارے محلوں میں یا ہماری اس آبادی میں جو کہ اس قابل نہیں کہ وہ دوران محل میں کو appropriate food فراہم کر سکے، appropriate ماحول فراہم کر سکے۔ جب وہ عورت جس کے جسم میں اس قوم کا اس ملک کا مہاریل رہا ہوتا ہے، جب وہ عورت سڑکوں پر

بھیک مانگتی پھرے گی، جب وہ عورت کسی سینٹر کے گھر میں کام کر کے آنے گی اور پھر گھر آ کر اپنے سسرالیوں اور اپنے خاوند کی سنت طاعت بھی سنے گی تو مجھے بتانیے کہ اس کے صدم میں پٹنے والا بچہ نارمل کیسے ہو سکتا ہے؟ اس بچے کے لئے ہمیں ایک ماحول دینا ہو گا۔ ہمیں یہ 40 کروڑ روپے نہیں بلکہ ہمیں اس مل پر بھی توجہ دینی ہو گی جس مل کے سینٹر میں وہ بچہ پل رہا ہے اور ہمیں اس کے life style کو بھی بدلنا ہو گا۔ (نعرہ پائے تحسین)

جناب سیکر! میں یہاں ذکر کرنا چاہوں گا کہ محترم نے re habilitation centres کا ذکر کیا ہمیں ایسی ماؤں کے لئے سپیشل re habilitation centre بنانے چاہئیں جو کہ اخراجات afford نہیں کر سکتیں کہ وہ مناسب غذائے سکیں۔ ہم کسی بھی مسئلے کو address کرتے ہیں جب وہ مسند بہار کی طرح ہمارے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ بچہ جب معذور ہو گیا اس کو تو ہم نے 200 روپے دے دیئے۔ آپ مجھے بتانیے کہ ہم نے اس کی مل کے لئے کیا کیا؟ ہم نے اس کے root cause کو address کیوں نہیں کیا؟ ہمیں ان ماؤں کے لئے بھی re habilitation centres بنانے چاہئیں تاکہ وہ بچہ جو معذور ہونا ہے تاکہ پیٹلے ہی اس چیز کو روکا جاسکے۔ محترم نے ایک بڑی اہم بات کہی اور وہ supply of prosthesis تھی کہ معذور بچوں کے لئے اگر ان کا بازو یا ہاتھ کمزور ہے تو وہ جو artificial ہاتھ ہیں یا کرسیاں یا جو بھی ان کی re habilitation کے لئے ہیں۔ I really appreciate this point اور اس کے بعد ہمیں تمام vaccination پر خصوصی توجہ دینی چاہیے، ماؤں کی دوران عمل، ان کے بچوں کی پیدائش کے بعد، پولیو کی نہیں، ہمیں تمام vaccination جو کہ پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے ضروری ہے وہ free of cost at the doorsteps of those kids who need vaccination we should provide۔

یہ بھی حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے اور ایسا ہونا چاہیے۔

جناب سیکر! میں یہاں پر یہ ذکر بھی کرنا چاہوں گا کہ وہ بچے جو congenital anomalies کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اس کی وجہ inter family marriages ہیں۔ جیسا کہ محترم نے فرمایا کہ ہمیں اپنی اس کلاس کو educate کرنا چاہیے جس کو اس کے متعلق زیادہ علم نہیں۔ اس حوالے سے ہمیں سپیشل ور کٹھائیں کرنی چاہئیں ان کو یہ بات بتانے کے لئے کہ فیملی در فیملی،

نسل در نسل جو inter family marriages کا سلسلہ چلا آ رہا ہے یہ congenital anomalies کا باعث بنتا ہے۔

جناب سیکرٹری میں یہاں یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ ہم جب ان کو سپیشل کہتے ہیں ان کے لئے نرم گوشہ رکھنے کی باتیں تو کرتے ہیں لیکن اگر آپ سڑکوں پر جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ آج کا سپیشل بچہ جو چاہے کسی congenital anomalies سے پیدا ہوا ہے، چاہے وہ mentally retarded ہے جس کو ہم لوگ سائیں کا لقب دیتے ہیں۔ اس سے بھیک منگوانی جاتی ہے اور اس کو سڑکوں پر expose کیا جاتا ہے اور اس کو درباروں پر، بلحا کر آمدنی کے ذرائع کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمیں یہ چاہیے کہ ہم یہاں پر اس ایوان میں بیٹھ کر قانون سازی کریں اور ان سے بھیک منگوانے والے ماٹیاں جو کہ اپنے اموں تھلوں کے لئے ان بچوں کو expose کرتا ہے۔ آپ دیکھیں، آپ اٹارے پر جاہیے کہ ایک بچہ جس کا ہاتھ نہیں، اس کی قیض اٹار کر اور خاص طور پر وہ حصہ نکال کر کے اس سے بھیک منگوانی جاتی ہے۔ اس وقت یہاں پر وزیر قانون موجود نہیں ہیں بلکہ یہ قسمتی سے یہاں پر ایک وزیر صاحب کے علاوہ کوئی بھی وزیر موجود نہیں ہے۔ اگر وزیر قانون کوئی special task لیکن یا محترم اس سلسلے میں حکومت کو سفارشات دیں کہ وہ task لیں کہ وہ ماٹیاں ان بچوں کو صحت ڈراپ کرتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ دس اٹاروں پر ایک ہی گاڑی ان کو ڈراپ کر کے جاتی ہے اور ٹام کو وہی گاڑی pick کرتی ہے۔ اس سے یہ بتا ظاہر ہو گی کہ اس کے پیچھے کوئی ماٹیا ہے اور ہمیں اس ماٹیا کو کس طرح قانون سازی کر کے کیفر کردار تک پہنچانا ہے۔

جناب والا میڈم یوری بھی سپیشل یعنی تھیں اور ان کی inventions سے آج بھی ہم استفادہ کر رہے ہیں۔ جب ہم سپیشل بچوں کو specially deal کریں گے اور انہیں اچھا ماحول فراہم کریں گے تو میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ شاید ہمارے بچوں میں سے بھی کوئی میڈم یوری کے پائے کا ہو سکے۔

اس کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہوں گا اور محترم سے گزارش کروں گا کہ اگر میں نے کوئی ٹھیک بات کی ہے تو اس کو حکومت کے کانوں تک پہنچائیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ شکریہ۔ (نعرہ پانے تحسین)

جناب چیئر مین، ڈاکٹر اسد مسطّم صاحب کی تقریر بڑے صبر و تحمل سے سنی۔ جو آپ یہ فرما رہے ہیں کہ سپیشل ایجوکیشن کا ایک محکمہ بنا کر حکومت کے خزانے پر بڑا بوجھ ڈالا گیا۔ چالیس کروڑ روپیہ اس کے لئے خرچ کیا جا رہا ہے اور یہ تاکہ محکمہ ایک ہی وزیر کے پاس رہتا۔ اتنے وزیروں کی ضرورت نہ تھی۔ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ ایجوکیشن ایک بہت بڑا اور وسیع محکمہ ہے جو کہ ایک وزیر کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہمارے ہاں شرح خواندگی کم کیوں ہے؟ آپ نے کبھی اس بارے میں سوچا ہے؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ میں ہائی سکولوں تک ایک وزیر ہونا چاہیے اور ہائیر ایجوکیشن یا کالجز کے لئے علیحدہ وزیر ہونا چاہیے تاکہ شرح خواندگی کو بڑھایا جاسکے۔ ہمارے ہاں شرح تعلیم بہت کم ہے۔ سپیشل ایجوکیشن کا محکمہ اور اس کی وزارت بنا کر میرے خیال میں حکومت نے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور یہ ایک اچھا قدم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ گوئنگے بہروں کے سکولوں کے بارے میں 'ان کی تعلیم کے بارے میں' ان کی تربیت کے بارے میں مجھے امید ہے کہ اچھا قدم اٹھایا جائے گا۔ تنقید برائے تنقید کی بجائے تعمیری تنقید کریں اور اچھی تجاویز دیں تو ان پر عمل بھی ہو گا۔ سیاسی باتیں نہ کریں۔ literacy کے بارے میں بات کریں، سپیشل ایجوکیشن کے بارے میں بات کریں تاکہ آپ کی اچھی تجاویز حاصل کی جائیں۔ میں محترمہ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ایڈیشن کی اچھی تجاویز کو حاصل کیا جائے۔

ڈاکٹر اسد مسطّم، جناب چیئر مین! میں بات clarify کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت دنیا بہت سے تجربات کر کے اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ کسی بھی چیز کو آپ جتنی مرضی ڈی سنٹرلائز کر لیں اس کا کنٹرول بہتر نہیں ہو گا۔ کنٹرول بہتر ہوتا ہے with capable personalities who control that particular project میں یہ کہوں گا جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ گزارش کی ہے کہ وزیر تعلیم صاحب کو اگر آپ نے لگانا تھا تو کوئی تعلیم یافتہ آدمی لگاتے اور کئی دفعہ رانا آفتاب صاحب نے بھی کہا ہے کہ آپ انہیں کسی وقت بھیجیں ہم انہیں تھوڑی سی تعلیم دے دیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ جب آپ incapable لوگ لگا دیں گے تو پھر کنٹرول نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! جس آدمی کے ذمے جو کام لگ جاتا ہے وہ اگر محنت اور کوشش کرے تو اسی طرح نبھایا جاسکتا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ہر آدمی capable ہے۔ پارلیمان۔ سیکرٹری برائے خزانہ، ہوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

پارلیمان سیکرٹری برائے خزانہ، جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو باتیں کی ہیں میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ مجھے تو ایسا لگا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے چند روز پہلے disable لوگوں کے لئے تقریر کی تھی تو انہوں نے یہ سارے پوائنٹس اپنی تقریر میں کہے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم اس کا بندوبست کر رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے legislation لارہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے special houses بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی نئی بات نہیں کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ ایسے معذور افراد کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں 'کلٹی لوگ ان بچوں کو اور معذور افراد کو آمدنی کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔

پارلیمان سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، جناب چیئرمین! point of clarification

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

پارلیمان سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، اسی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ جو محکمہ بنایا گیا ہے یہ politically bribe کے لئے بنایا گیا ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، میزنی صاحب! آپ اپنی بات اپنی wind up تقریر میں کیجئے گا۔

پارلیمان سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، میری گزارش یہ ہے کہ بڑی معذرت کے ساتھ کہ ڈاکٹر صاحب شاید بات سننے کا حوصلہ ہی نہیں رکھ رہے۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عارف محمود گل، ہوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ اس سے related کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری عارف محمود گل، جی 'جناب والا!

جناب چیئر مین، جی 'فرمائیں!

چودھری عارف محمود گل، جناب والا! ہماری حکومت نے معذور بچوں کے لئے یہ کام کیا ہے۔

ان لوگوں کا ذہن ہی اسی قسم کا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو آج تک ہمیشہ محروم ہی دی ہیں۔

جناب چیئر مین، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنی تقریر میں بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، پوائنٹ آف آرڈر پر کتنے لوگ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ

آف آرڈر۔ جی 'فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن، جناب چیئر مین! جب ڈاکٹر اسد معظم صاحب بول رہے تھے،

وہ ہمارے بھائی اور بڑے گھنے دوست ہیں ہمیں ان سے اچھی تجاویز سننے کی امید تھی لیکن مجھے دکھ

ہوا کہ انہوں نے سٹیبل ایجوکیشن پر تنقید کی اور ان کی تنقید contradict کر رہی تھی اور مجھے

ایسے محسوس ہوا ہے کہ شاید وہ حکومت کو تجویز دینے والے ہیں کہ سٹیبل ہیلتھ کی منسٹری بھی بنائی

جائے۔ میں ان کی ساری تجاویز سنتا رہا اور اس میں یہ عنصر آ رہا تھا کہ پیدائش سے پہلے ماؤں کا خیال

رکھا جائے اور انہیں proper medicine دی جائے۔ جس سے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ہیلتھ کے لئے

وہ کچھ کہنے والے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئر مین، یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے لہذا تشریف رکھیں۔ آپ کی مکمل بات سن

لی جائے گی۔ بلاوجہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر وقت ضائع نہ کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی 'شاہ صاحب!

(اس مرحلے پر جناب چیئر مین نے ہاؤس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھانے کا اعلان کیا)

سید احسان اللہ وقاص، شکرہ جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا کہ وزیروں کی تعداد بڑھانی چاہئے اور وزیروں کی تعداد بڑھانے سے کلرکری بہتر ہوتی ہے۔ ہندوستان ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوا تھا جو کہ ہم سے آبادی کے لحاظ سے 6 گنا بڑا ملک ہے، رقبے کے لحاظ سے 8 گنا بڑا ملک ہے اور وہاں کی جمہوری قدروں کو دنیا کی سب سے بڑی ڈیمو کریسی کہا جاتا ہے۔ اس ملک کی قدریں پوری دنیا میں معروف ہیں اور وہاں پر کبھی کسی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا ورود مسود نہیں ہوا۔ وہاں پر کوئی چیف آف آرمی سٹاف ملک پر قبضہ نہیں کرتا لیکن وہاں وفاق میں وزراء کی تعداد بھی پاکستان میں وزراء کی تعداد سے 15 کم ہے۔ اتنا بڑا ملک چلانے کے لئے وفاق میں بھی وزراء کی تعداد کم ہے۔ اتنی بڑی آبادی کو سنبھالنے کے لئے وزراء کی تعداد وفاق میں بھی پاکستان کے مقابلے میں 15 کم ہے۔ East Punjab میں بھی مغربی پنجاب کی نسبت وزراء کی تعداد آدمی سے زیادہ کم ہے۔ اس لئے میں آپ کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ وزراء کی تعداد بڑھانے سے کلرکری بہتر ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے انڈیا کی تھید ضرور کرنی ہے۔ یہ ہمارا اپنا ملک ہے۔ سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، شکرہ جناب چیئرمین! آج جو General discussion ہے تو میرے خیال میں یہ اب تک جتنے بھی محکموں پر بحث ہوتی رہی ہے اس میں آج ایک ایسا دن ہے جسے ایک تاریخی دن کہوں گا کہ پنجاب اسمبلی میں اس issue پر discussion ہو رہی ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین! اس ڈیبارٹمنٹ کی کلرکری سے پہلے یقین مانئے کہ اس دنیا میں رب کائنات نے بڑی خوب صورت چیزیں تخلیق کی ہیں۔ پہاڑوں سے لے کر دریا، بھرنیں، آبشاریں اور بہت خوبصورت اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات تخلیق کی ہے لیکن یقین مانئے اگر اس کائنات میں یہ فیصلہ ہو کہ سب سے خوبصورت اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز تخلیق کی ہے تو میرے خیال میں وہ بچر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے خوب صورت تخلیق ہے۔ اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو بچے صحت مند ہوتے ہیں، توانا ہوتے ہیں، خود کھیلتے ہیں، ہنسی آنکھوں میں لیتے ہیں، وہ بچر ہماری توجہ تو کھینچ لیتا ہے لیکن وہ بچے جو ذہنی یا جسمانی طور پر معذور ہوتے ہیں انہیں افراد کی توجہ بھی چاہئے،

معاشرے کی توجہ بھی چاہئے اور آج کی مہذب دنیا میں جب بہت سارے افراد وہ توجہ نہیں دے سکتے تو پھر ریاست یا حکومت ہوتی ہے جو ان بچوں پر توجہ دینے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

جناب جنیر میں! میں اس ڈیپارٹمنٹ کی صرف ایک figure رکھوں گا اور یہ خصوصی طور پر اس ڈیپارٹمنٹ پر تنقید کے حوالے سے نہیں کر رہا۔ میں پاکستان کی 57 ملین تاریخ میں یہ figure رکھنا چاہوں گا کہ اس وقت پنجاب میں سکول جانے والے معذور بچے جن کی عمریں پانچ سے انیس سال ہے، کی تعداد 6 لاکھ 5 ہزار ہے اور جو پانچ سال سے کم عمر کے بچے ہیں ان کی تعداد پنجاب میں دو لاکھ 8 ہزار 6 سو ہے اور 19 سال سے اوپر کے معذور بچوں کی تعداد تقریباً 10 لاکھ 12 ہزار 200 ہے اور یہ ٹوٹل تعداد پنجاب میں 18 لاکھ نفوس بنتی ہے۔

جناب جنیر میں! میں جس طرف نظر دبی کرنا چاہتا ہوں یہ اس حکومت کا الیہ نہیں ہے بلکہ یہ بحیثیت قوم ہمارا الیہ ہے کہ ان میں سے میں صرف وہ بچے لے رہا ہوں جو سکول going age کے ہیں جو پانچ سے 19 سال کے ہیں جنہیں سکول میں ہونا چاہئے ان کی پنجاب میں تعداد 6 لاکھ 5 ہزار ہے۔ بطور قوم الیہ ہے کہ ان میں سے 149 انسی یونیورسٹیز میں total enrollment 4 ہزار 260 ہے اور یہ معذوروں کی ٹوٹل تعداد کا 10 فیصد بھی نہیں، 5 فیصد بھی نہیں، 1 فیصد بھی نہیں بلکہ یہ 65 فیصد بنتا ہے۔ یہ صرف محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ کے سوچنے کی بات نہیں ہے کہ پنجاب میں اتنی بڑی تعداد میں معذور بچوں میں سے صرف 65 فیصد بچوں کو ہم ان اداروں میں لے کر آئے ہیں۔ اب یہاں انہوں نے کوئی ایسی statement نہیں دی کہ اس کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں؟ اس حوالے سے اعلانات بہت ہوئے معذور افراد کے لئے 2 فیصد کوٹے کا اعلان ہوا کہ اس کو یقینی بنایا جانے گا۔ اب سیاسی بات نہیں ہے۔ یقین مانیے ہمارے ہاؤس کی جو حالت ہے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ مختلف محکموں نے ایسا کیا؟ کیا ان کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ رپورٹ موجود ہے کہ جو اس دور میں پچھلے چار پانچ سالہ دور کی جو continuation ہے پرویز مشرف کے تین سالہ دور اور دو سال ان کو بھی ہو گئے ہیں تو پانچ سالہ دور میں جتنی ریکروٹمنٹ ہوئی ہے تو کیا یہ رپورٹ پیش کر سکتی ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ 2 فیصد کوٹے کو یقینی بنائیں گے تو اس دور ان جو دھڑا دھڑا ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے تو کیا واقعی معذور افراد کے لئے 2 فیصد کوٹا یقینی بنایا گیا ہے۔ میں آج ہاؤس کی حالت

کو دیکھتے ہوئے یہ کہوں گا کہ پتا نہیں ان معذور افراد کے لئے 2 فیصد کوٹا کو یقینی بنایا گیا یا نہیں؟ یقیناً پنجاب کی کابینہ میں یہ معذوروں کے لئے کوٹا شاید 2 فیصد سے زیادہ ہے اور آج اس ہاؤس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کوئی وزیر یہاں پر نہیں ہے۔ نہ تو کوئی صحت مند وزیر یہاں ہے اور ذہنی طور پر معذور وزیر یہاں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین اس میں کچھ حقائق کہ 19 institutions ہیں۔ وہ اب کچھ نہیں آ رہی کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب نے منسٹری کی بات کی ہے کہ 40 کروڑ کے لئے ایک منسٹری تو میں اس بات کو آگے لے کر جاؤں گا اور آپ نے بھی فرمادیا کہ ایجوکیشن اتنی بڑی منسٹری ہے کہ یہ ایک بندے کے بس کی بات نہیں۔ ٹھیک ہے۔ پھر سیاسی بات تو یہ ہے کہ یقین مانئے کہ ان کے بس میں تو پھر ٹلیڈ کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ”جلی جاری ہے خدا کے سہارے“ یعنی یہ وہ حکومت ہے جس کے بس میں کچھ نہیں ہے صرف ایجوکیشن منسٹری آپ نے نہیں مہلک جس منسٹری کو بھی ہاتھ لگائیں تو end پر آپ والا نتیجہ نکلے گا جو آپ نے فرمایا کہ جس طرح ایجوکیشن منسٹر کے بس میں ایجوکیشن منسٹری نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ پھر کون سی منسٹری ان کے بس میں ہے۔ وہ جو چلا رہا ہے وہ اس کو چلا رہا ہے اور وہ تو اپنے دور میں دس دس منسٹرز کے ساتھ پنجاب حکومت کو چلاتے رہے ہیں تو یہ بس کی بات کو رستے دیں اور جو بلجہ ہے اس کو سنیں کہ 40 کروڑ کے لئے ایک منسٹری جانی گئی۔ اب میں figure میں جا رہا ہوں کوئی سیاسی بات نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب چیئرمین! یہ کوئی موچی دروازے میں کھڑے سیاسی تقریر نہیں کر رہے ہیں بلکہ آج سپنل ایجوکیشن پر بحث کا دن ہے۔۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! اگر انہوں نے تنقید نہیں سنی تو پھر خراج تحسین کے ڈونگے بھی نہیں چلیں گے۔۔۔۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ میری ایک منت گزارش سن لیں۔ آج محکمہ deaf and dumb پر بات ہو رہی ہے تو آپ معزز اراکین مہربانی کر کے سیاسی باتیں کرنے کی بجائے اپنی خوب صورت تجاویز دیں تاکہ ان پر عمل ہو سکے۔ آپ بیچ میں ایک بات ایسی کر جاتے ہیں وہ بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو مہربانی کر کے آپ اپنی تجاویز دیں۔ جب آپ تجاویز دیں گے تو وہ بھی اپنی تجاویز ہی دیں گے اور محترم لودھی صاحب سے ہم سارے request کریں گے کہ اہمیت تجاویز جو آپ کی طرف سے آئیں یا ٹریڈری پنجر کی طرف سے آئیں۔ ان کو شامل کیا جائے۔ بلاوجہ یہ بد مزگی ہو گی۔ آپ بھی سیاسی باتیں کریں گے اور وہ بھی سیاسی باتیں کریں گے تو آج صرف سپیشل ایجوکیشن پر بحث کرنے دیں۔ اس میں سیاسی باتوں سے گریز فرمائیں۔ آپ بڑے منجھے ہوئے پارلیمنٹریں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! ہم سیاسی باتیں نہیں کریں گے آپ انہیں کہیں کہ وہ تحسین کے ڈونگے برسانا بند کر دیں وہ تحسین پر مبنی تمام تقریر کو بند کر دیں وہ تجاویز دیں ہماری بھی تجویز سنیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں، میں آپ سب کا ایک ایک لفظ سنوں گا کسی کو نہیں نوکوں کا چاہے یہ کہنے آپ بولیں۔ جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ جناب سیکرٹری جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ خوبصورت تجاویز دیں۔ میں آپ سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ اس ہاؤس میں خوبصورت تجویز کا مینار کیا ہے؟ ایک چیز کو میں خوبصورت سمجھ رہا ہوں وہ تجویز میرے نزدیک خوبصورت ہو سکتی ہے۔ ان دوستوں کے نزدیک کوئی دوسری چیز خوبصورت ہو سکتی ہے۔ یہ اپنے اپنے خیالات ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ میری کسی ہوتی بات اور تجویز ان کو اہمیت گئے اور ان کی کسی ہوتی تجویز مجھے اہمیت گئے۔ میری تجویز میری ہے وہ چاہے غلط ہے یا صحیح ہے یہ میرا نقطہ نظر ہے اور اس ہاؤس میں اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا مجھے پورا حق ہے۔ میں تو اسی طرف آ رہا تھا کہ آپ نے چالیس کروڑ پر ایک پورا محکمہ کھڑا کر دیا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ پھر آئے چلیں اس محکمے میں منسٹر صاحب کے علاوہ ایک سیکرٹری ہے، ایک ڈپٹی

سیکرٹری 'پبلک سیکشن آفیسر' ایک ڈائریکٹر، تین ڈیپٹی ڈائریکٹر اور دس اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ بجٹ کے allocation میں جو یہ اضافہ ہوا ہے اس میں کتنا بجٹ ہے؟ یہ معذوروں کے نام پر تحمین ہو رہی ہے تو یہ بتایا جانے کہ اس محکمے کے بجٹ کی allocation کیا ہے اور ان معذوروں کے بجٹ کا کتنا بوجھ ان منسٹر، سیکرٹری اور ڈائریکٹر پر منتہا ہو رہا ہے۔ میرے پاس جو فیکرز ہیں میں اس پر آنا چاہوں گا کہ پنجاب میں 49 institutions ہیں اب یہ ہر محکمے میں عجیب تعلق آتا ہے کہ ہم نے یہاں general discussion بھی کرنی ہے اور یہاں تجاویز بھی دینی ہیں لیکن devolution کے بعد اب یہ 49 institutions ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو چلے گئے ہیں۔ آپ devolution کے بعد جس محکمے کو اٹھا کر دیکھیں گے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو چلے گئے ہیں۔ اب ہم ان کو کیا تجاویز دیں۔ بہت سارے اضلاع میں صوبائی وزراء اور ڈسٹرکٹ ناظمین کی رسد کٹی ہے۔ یہ کوئی بھی ہونی بات نہیں ہے۔ اب ہم یہاں تجاویز دیتے ہیں یقینی بات ہے کہ District Government اب independent اور خود مختار ہیں۔ ان کے boss اور ہیں اور یہاں Ministers کے boss اور ہیں تو یہ بہت بڑا تعلق ہے۔ اگر ہم تجاویز دیں گے تو یہ تجاویز صرف ان تک ہی رہیں گی تو اس طرح 49 institutions میں کوئی بہتری کا امکان نظر نہیں آ رہا ہے۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ اس کو صرف اعلانات کی حد تک نہ رکھیں بلکہ اس کو عملدرآمد کی طرف بھی لے کر جایا جائے۔ اس قوم نے بہت اعلانات سنے ہیں مگر وہی سیاسی بات کہ یہ مختلف ادوار میں کرتے رہے ہیں۔ یہاں 90 دن کا کہہ کر 11 سال گزارے یہاں وردی اتارنے کا کہہ کر ابھی تک نہیں اتاری تو اس قسم کے اعلانات سیشنل ایجوکیشن کے محکمے میں بھی ہو رہے ہیں ان کو اعلانات کی حد تک نہیں رہنا چاہیے بلکہ ان پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری اٹنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! میری ایک بات رہ گئی تھی وہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایک practising doctor ہوں، بہت سارے بچے ایسے ہیں جن کے والدین علاج کے لئے اس لئے

نہیں لے کر آتے کہ وہ اس کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اس سلسلے میں جھکے کو یہ تجویز دوں گا کہ جھکے ہیلتھ سے collaborate کر کے electronic media کا بندوبست کریں کہ معذوری کے علاج کے لئے حکومت کی طرف سے free treatment provide کی جائے گی۔ ایسے لوگ جن کے بچے معذور ہیں وہ اپنے بچوں کو علاج کے لئے ہسپتال لے کر آئیں۔ انہیں چاہیے کہ اس کے لئے کوئی قانون سازی یا جو کچھ بھی یہ کر سکتے ہیں وہ کریں۔ جناب چیئر مین! دوسری بات یہ ہے کہ ہر جھکے میں معذوروں کے لئے کوئی مقرر ہے میری اٹھاس ہے کہ فوج کے اندر بھی معذوروں کے لئے کوئی مقرر کیا جائے کیونکہ انہوں نے لانا تو ہے نہیں۔

جناب چیئر مین، اگلے معزز ممبر ہیں عمور احمد ڈاھا صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ، بِنِیْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ سب سے پہلے

I don't want to be left behind in congratulating the Chief Minister for creating a Ministry for Special Education and also selecting a very perfitting Minister for it

میں اس ضمن میں سب سے پہلے بہتر بات یہ سمجھتا ہوں کہ معذور لوگوں کو معذور کرانے میں ہم اور ارد گرد کے لوگ بہت بزارول ادا کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ اس طریقے سے سلوک کرنا چاہیے کہ ان کو یہ احساس نہ ہو کہ وہ ہڈا خواستہ کسی وجہ سے معذور ہیں۔ جب کسی شخص کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ معذور ہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ ان کے لئے سب سے بڑی اذیت ناک اور درد ناک بات ہے۔ اس لئے میں عوام الناس سے درخواست کروں گا اور اس ہاؤس کے معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ ہمیں خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ جب ہم ان لوگوں کے پاس۔۔۔ مثلاً ہم بعض دفعہ ان کی معذوری کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے نام تک رکھ دیتے ہیں اور ان ناموں سے پکارتے ہیں میرے خیال میں یہ بہت بری بات ہے ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر کوئی خرچ نہیں ہوتا، کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی ہمیں کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہیے۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے خزانہ، جناب سیکرٹری اس کے بعد۔۔۔۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئرمین ایوانٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی محترمہ!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب چیئرمین! یہ معزز ممبر یہاں پر disable persons اتنی اہمیت دے رہے ہیں اور عوام الناس کو سمجھا رہے ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ تو آپ اس سے لگائیں کہ آج متعلقہ وزیر صاحبہ اکیلی بیٹھی ہیں اور ان کی تعریفیں کرنے والے اور خراج تحسین پیش کرنے والوں میں سے وہاں ایک بھی نہیں ہے۔ آج کی بحث اتنی اہمیت کی حامل ہے اس کی اہمیت کا اندازہ ان کے منہ سے لگائیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں، جی آپ فرمائیں!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے خزانہ، جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو useful اور normal citizens بنانے کے لئے، ان کی فزیکل deficiencies کے لئے جس قسم کی بھی equipment چاہیے وہ مہیا کی جائیں۔ میں یہ عام بات کر رہا ہوں کیونکہ میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔ تو اس deficiencies کو پورا کرنے کے لئے جس میں wheel chairs ہیں اور کافی عرصے سے ہم disabled کے لئے کاریں رکھے اور equipment مہیا کرتے ہیں جس میں مختلف قسم کی jets لگے ہوتے ہیں جس سے وہ بغیر کسی مدد کے they can move اور بعض لوگ کلر دبا کرتے ہیں اور دفتروں میں کام بھی کرتے ہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہیے کہ ان کو ایسی equipment فری لے کر دیں۔ کئی لوگ تو afford کر سکتے ہیں ان کے پاس کاریں بھی ہیں اور disable کے لئے کاریں بھی ہیں اور ان پر ذیوی وغیرہ کی رعایت بھی ہے اور ان پر ذیوی پہلے سے بہت کم کر دی گئی ہے۔ جیسے previous حکومتوں نے یہ کام شروع کیا تھا میں کستا ہوں کہ وہ تمام رعایتیں جو وہاں سے لی گئی ہیں وہ بحال کی جائیں تاکہ ان لوگوں کو اپنے آپ کو موافق بنانے میں آسانی ہو۔ کوئی بھی disable شخص کسی ایک چیز میں disable ہوتا ہے وہ مکمل تمام چیزوں میں disable

نہیں ہوتا اس کی باقی دوسری چیزیں normal ہوتی ہیں اگر حد انخواستہ اگر کسی کے limbs غراب ہیں تو اس کی آنکھیں ٹھیک ہیں اور اس کی عقل صحیح ہے وہ کسی بھی equipment کے ذریعے move کر سکتا ہے تو ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن میں ہر قسم کی ٹریننگ کا انتظام کیا جانے، جیسے ہم نے مزدوروں کے لئے سپیشل سکول کھولے ہیں، ان میں ہر قسم کا انتظام ہونا چاہیے اور جو لوگ move نہیں کر سکتے ان کے لئے ہو سٹل ہو اور اس میں ان کا تمام انتظام کھانا پینا رہنا سمنا ہو۔ ان کو ہر قسم کی ایسی ٹریننگ دی جانے جس سے وہ اپنا livelihood بھی خود کما سکیں تاکہ ان کو احساس ہو کہ ہم کسی پر dependent نہیں ہیں اور نفسیاتی طور پر بھی وہ ایسا کر کے بہتر محسوس کریں گے کہ ہم useless شہری نہیں ہیں بلکہ useful شہری ہیں۔ اس سے خاص طور پر معاشرے کو بھی فائدہ ہو گا اور ان لوگوں کو بھی فائدہ ہو گا کہ وہ producing unit بن جائیں گے اور صرف consuming unit نہیں رہیں گے۔

باقی اسی چیز سے related ہے کہ مختلف میڈیکل کالجز کی بات ہوئی ہے۔ اس قسم کے کالجز جو ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز کے لئے ہائز ایجوکیشن کے لئے ان میں مختلف کونے ہونے چاہئیں اور ان کو دوسرے لوگوں کی نسبت اتنا compete نہ کرنا پڑے جس میں ان کے لئے مشکل آتی ہو۔ صرف ان کی معذوری کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ ان کو فیس وغیرہ میں 'اخراجات میں بھی رعایت دی جانے اور سپیشل کونے بھی دینے چاہئیں تو وہ بڑے useful citizens بن سکتے ہیں اور وہ useful citizens ہیں۔ چونکہ مسلمان ہوتے ہوئے ہمارا یہ یقین ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز جاندار یا بے جان ایسی پیدا نہیں کی جو useless ہو۔ چاہے وہ زمین یا پہاڑ ہیں جو کچھ بھی ہے، دنیا میں ہر چیز کی ایک utility ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تمام چیزیں پیدا کی ہیں اور انسان کے لئے سب کچھ پیدا کیا ہے تو اس لئے کسی انسان کو یہ سمجھنا کہ یہ useless ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے جیسے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہزاروں وجوہات ہیں جن کی وجہ سے وہ لوگ معذور پیدا ہوتے ہیں اور اس معذوری کو اس وقت بھی روکا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور وجوہات کو دور کرنے کے لئے ہمیں میڈیسنز وغیرہ بھی available کرنی چاہئیں۔ ان کے لئے ریسرچ سنٹر بھی ہونے چاہئیں۔ ان کے لئے سپیشل ڈاکٹر

اور سینٹیل پمپز ہونے چاہئیں تاکہ ان لوگوں کی پوری پوری مدد کی جاسکے اور ان کو عام زندگی گزارنے کے قابل بنایا جاسکے۔ بہت شکر یہ

جناب چیئرمین، زینب النساء صاحبہ!

محترمہ زینب النساء قریشی، عمدہ و فصلی علی رسول اکرم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ جناب چیئرمین! بچے قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ یہاں سینٹیل بچوں کی بات ہو رہی ہے تو میں یہ کہوں گی کہ بار بار ان کو سینٹیل بچہ نہ کہا جائے کیونکہ اس طرح ان کی تشویک ہوتی ہے اور یہ بچے احساس کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کے اندر کی عدادا صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ لہذا ان کو سینٹیل بچہ بار بار نہ کہا جائے۔

دوسرا ان کے لئے ایک یونیورسٹی بنائی جانے چاہئے gross root level پر ان کی صلاحیت کے مطابق ان کو knowledge فراہم کیا جائے۔ جہاں مختلف ذیلی فنکشن ہوں اور جس بچے میں جو صلاحیت ہو اس کے لئے شروع سے لے کر end تک ان کو مکمل ٹریننگ دی جانے۔ تعلیم و تربیت بھی ایسی ہو کہ جو نہ صرف ان کے لئے سود مند ہو بلکہ ملک و قوم کے لئے سود مند ہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو کوئی نعمت نہیں نوازتا تو اس کے بدلے میں اس کو دوسری نعمت عطا فرماتا دیتا ہے۔ پیسے فرض کیجیے کہ کسی کی اگر ٹانگیں نہیں تو اس کا ذہن بہت تیز ہو گا اور یہ میرے مشاہدے میں ہے کہ ایسے بچے جو بول نہیں سکتے تو وہ دوسروں کی بات کو دور سے ہی سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کیا کہ رہے ہیں۔

بین الاقوامی تعلقات و حالات کے بارے میں ان کو بتایا جائے اور strategic کے بارے میں ان کو تعلیم دی جائے تاکہ وہ اچھے ماہرین منظرین اور اشفاق احمد جیسے دانشور بن سکیں کیونکہ جب آدمی کوئی دوسرے کام نہیں کر سکتا تو وہ دین کے زیادہ اچھے کام کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گی کہ کافی سینٹیل بچے ایسے ہیں کہ جنہوں نے ایف اے بھی پاس کیا ہوا ہے لیکن وہ ایسی application بھی نہیں کر سکتا تو پھر اس کا کوئی کام نہ نہیں ہے۔ اس کو ہم نے ایسا کامیاب بنانا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو بھی بہتر طریقے سے گزار سکے اور کسی ایسے راستے پر چل سکے جس سے دوسروں کو بھی کامدہ ہو۔ شکر یہ

جناب چیئرمین، شکر یہ۔ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر، شکر یہ جناب چیئرمین۔ عمدہ و نضلی علی رسول الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵
سپیشل ایجوکیشن دکنی انسانیت کی خدمت کا محکمہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ حکومت
نے دکنی انسانیت کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کے لئے اتنا زیادہ فخر دیا ہے اور بہت سے
مستحق اقدامات اٹھائے ہیں۔ میں خاص طور پر محترمہ قدیہ لودھی صاحبہ کو خراج تحسین پیش کروں
گی کہ وہ بڑی دلجمعی سے اپنے اس کام کو نبھاری ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اس ضمن میں کچھ تجاویز دینا چاہوں گی کہ پنجاب کے پسماندہ اضلاع، عام اضلاع میں
بھی یہ کچھ ہوتا ہے لیکن پسماندہ اضلاع میں تو صحیح بچوں کی تعلیم کا بھی خیال نہیں کیا جاتا تو
بچوں کے لئے تو بالکل ہی وہ لوگ توجہ نہیں دیتے۔ ایسے گھرانوں میں ہمیں اتنی آگاہی پیدا کرنی
چاہیے ان کو بار بار جانا چاہیے کہ ان بچوں کو اس طرح نہیں پھوڑا جانا چاہیے اور ان کی تعلیم کا بھی
انتظام ہونا چاہیے۔ اس کے لئے ہمیں اعداد و شمار اکٹھے کرنے چاہئیں کہ کچھ ایسے علاقے ہیں کہ اگر
دور دراز جگہ پر ان کے لئے کوئی ایسا تعلیمی ادارہ ہے تو ان کے قریب بھی تعلیمی ادارہ بنا دیا جائے،
جیسے ضلع کی سطح پر یا کسی ضلع میں ایسا ادارہ نہیں ہے تو وہاں یہ بنا دیا جائے۔ مزید یہ کہ والدین کو
بھی اس بات پر insist کیا جائے کہ ان بچوں کو پڑھایا جانا یا ان کو تعلیم دینا بہت ضروری ہے۔

خاص طور پر یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ دیہاتوں میں تو ان بچوں کو مزاروں پر بٹھا دیا جاتا ہے
اور وہ وہاں پر نشہ کرنے لگ جاتے ہیں یا کہیں پر بھونکا پیر بنا دیا جاتا ہے اور کئی دفعہ آپ نے پڑھا
بھی ہو گا کہ وہ گونگے پیر کے نام سے مشہور ہو جاتے ہیں، اگر وہ ہاں میں سر بلائیں تو وہ کہتے ہیں
کہ جی کام ہو جانے کا اور اگر نہ میں بلائیں تو وہ کہتے ہیں کہ کام نہیں ہو گا۔ اس طرح ان چیزوں کو
ہمیں یہاں بھی دیکھنا چاہیے کہ اگر ان بچوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے تو وہاں پر
ایسی جگہوں کو چیک کرنا چاہیے اور انہیں اپنے اداروں میں داخلہ دینا چاہیے۔

اس سلسلے میں پہلے بھی جب ہیلتھ میں تجاویز آرہی تھیں تو میں نے یہ تجویز پیش کی تھی
کہ ایسی بیماریاں جن کے لئے پیدائش کے تھوڑی دیر بعد injection لگتے ہیں وہ ان کو injection
بھی مفت لگا دینا چاہیے کیونکہ ہماری جو پچاس فیصد آبادی ہے وہ اتنی غریب ہے کہ وہ لوگ

انجیکشنز نہیں لگوا سکتے۔ جس طرح polio میں حکومت نے کیا کہ polio کو اتنا زیادہ اہم کیا جا رہا ہے اور اس سے انتظام اللہ تعالیٰ بہت فرق پڑے گا۔ آئندہ معذور بچے کم ہوں گے تو اسی طرح باقی انجیکشنز جو ہیں وہ مفت مہیا کئے جانے چاہئیں تاکہ لوگ injection با آسانی لگوا سکیں۔

ان سپیشل بچوں کے لئے کلچ تو بنا ہے لیکن ان کے لئے ٹیکنیکل ایجوکیشن کی بھی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے کہ کوئی اس کا انتظام بھی کر دیا ہو گا۔ یعنی کہ وہ اپنے ہنر میں جیسے اگر کوئی نجی یا پبلک نہیں سکتا تو وہ اپنے ہاتھوں سے درزی کا کام، سلائی کڑھائی کا کام، لکھنے کا کام ہے، تصاویر بنانے کا کام کر سکتا ہے تو یہ بچے ان کاموں میں بڑا اچھا نام پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح ان کو ٹیکنیکل کام سکھا دیا جائے جس سے وہ اپنی روزی کما سکیں اور کسی پر بوجھ نہ بن سکیں۔ بس یہی میری تجویز سی تجاویز تھیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو بہت بہتر ہو گا۔ شکر ہے

جناب چیئرمین، ٹائم آؤٹ کھنڈ مزید extend کیا جاتا ہے۔ طیزنی صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم، جناب سپیکر! بہت شکر ہے کہ آپ نے مجھے اس issue پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں بطور پارلیمانی سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن پر کچھ تجاویز تو نہیں، کچھ اقدامات جو کہ ہمارے محکمے نے کئے ہیں ان کے بارے میں آپ کو بتانا چاہوں گا۔

سب سے پہلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ خصوصی تعلیم کے حوالے سے جناب

وزیر اعلیٰ صاحب کا Vision، ہماری منشر صاحبہ کا Vision ---

ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)، جناب والا، طاہر خان طیزنی صاحب سپیشل ایجوکیشن کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں تو میں جناب! سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ہمارے روز آف بزنس میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ جس محکمہ پر عام بحث ہو رہی ہے اس کے پارلیمانی سیکرٹری وزیر صاحب کی موجودگی میں کوئی تجاویز دے سکیں، میرے خیال میں انھیں یہاں تقریر کرنے کی بجائے وزیر صاحبہ کے ساتھ اپنی تجاویز discuss کر لینی چاہئیں۔

جناب چیئرمین، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ میزنی صاحب آب بول نہیں سکتے۔ میں تو روز کی بات کروں گا، چونکہ آپ اسی محکمے کے پارلیمینٹری سیکرٹری ہیں، آپ بحث میں حصہ نہیں لے سکتے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ محترم پروین مسعود بھٹی صاحبہ!

محترم پروین مسعود بھٹی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا! سب سے پہلے تو میں اپنے وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گی کہ جتنے بھی اقدامت کئے جاتے ہیں وہ لاہور میں ہوتے ہیں۔ اگر سڑکیں بنتی ہیں تو وہ لاہور کے لئے، کوئی ایسی یوشن بنتا ہے تو وہ لاہور میں اور اگر visit ہوتا ہے تو وہ بھی لاہور میں اور اس پر سب اجماع کی بات ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومت نے اس محکمے کے لئے بہت فنڈ دینے ہیں لیکن معمولی شہروں اور دور دراز کے علاقوں میں انھوں نے کبھی کوئی visit نہیں کیا۔ جب تک کسی جگہ physically جا کر نہ دیکھا جائے تو آپ کو اصل صورتحال کا کیسے علم ہو سکتا ہے، صرف کاغذات میں سب اجماع دیکھنے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب یہ کر رہے ہیں، وہ کر رہے ہیں لیکن یہ کبھی کسی نے نہیں کہا کہ یہ کچھ ہو گیا ہے۔ کوئی بھی محکمے کے لیے ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کر رہے ہیں۔ آج تک کبھی کسی نے یہ نہیں بتایا کہ جی ایم نے یہ کام کر لیا ہے۔ بار بار پچھلی حکومتوں پر نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ پیپلز پارٹی کے دور میں یہ ہوا، نواز حکومت نے یہ کیا۔

جناب چیئرمین! میں کہتی ہوں کہ یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ میں شہباز شریف صاحب نے تسلیم کے حوالے سے جو پالیسی مرتب کی تھی آج تک وہی پالیسی چل رہی ہے۔ انھوں نے ہر کالج، یونیورسٹی اور سکول میں merit کو اپنایا۔ میں کہتی ہوں کہ وہ کام کریں جو نظر آئے۔ محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم گونگے بھرے بچوں کو سلفی دینے والا آدمیا کر رہے ہیں۔ بہاولپور میں گونگے بھرے بچوں کا ایک سکول ہے۔ میں نے وہاں پر خود visit کیا اور اس سکول کی حالت زار دیکھ کر رونا آتا تھا۔ میری جانتے والی ایک بچی نے میزک کیا ہے۔ وہ گونگی اور بہری ہے۔ اسے کہا گیا کہ تمہیں ہم اس سکول میں ملازمت دیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو بچے قوت سماعت سے بہرہ ور نہیں ہیں انھیں ان سکولوں میں ضرور بھرتی کرنا چاہیے۔ اس بچی کو یہ کہا گیا کہ

ہم آپ کو اس سکول میں ملازمت دیں گے، دو سال تک وہ بھی اس سکول میں پڑھاتی رہی لیکن اسے تنخواہ کا ایک پیسا بھی نہیں دیا گیا۔ میں نے اسے کہا کہ میں تمہارے لئے کوشش کروں گی کہ تمہیں اس سکول میں ملازمت مل جائے۔ چونکہ اس حکومت نے کوئی merit پالیسی اپنائی ہی نہیں ہے۔ اس لئے آج تک ایسے وہاں پر نوکری نہیں دی گئی۔ حالانکہ وہ بیٹی پڑھی لکھی ہے اور ان کو ننگے ہرے بچوں کو پڑھا سکتی ہے پھر اسے وہاں پر نوکری کیوں نہیں دی جاتی؟

جناب والا! کبھی اسے کہا جاتا ہے کہ نوکریوں پر پابندی ہے حالانکہ اندر غلے اپنے چھتوں کو نوکریاں دی جا رہی ہیں۔ لہذا میری وزیر صاحبہ سے گزارش ہے کہ جو بچے یا بچیاں بہتر طریقے سے پڑھا سکتی ہیں انہیں لچنگ سٹاف میں ضرور لیا جائے کیونکہ وہ یہ کام بہتر طور پر سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ بہتر طور پر ان بچوں کے مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اس سکول کے حوالے سے میں ایک اور بات یہ کہ وہاں پر کوئی technical education نہیں دی جا رہی۔ وہاں پر مشینیں نہیں ہیں کہ جن پر بچیوں کو سلائی وغیرہ کا کام سکھایا جاسکے۔ عام اداروں میں تو ایسے خصوصی بچوں کو کوئی نوکری دیا نہیں ہے۔ اگر انہیں technical کام سکھایا جائے گا تو وہ بہتر طور پر اپنی زندگی گزار سکتے ہیں۔ خاص طور پر میں اس سکول میں پڑھنے والی بچیوں کے حوالے سے بات کروں گی کہ جب میں نے وہاں پر visit کیا تو ان بچیوں نے ہاتھ سے بہت خوبصورت ڈرائیونگ میرے سامنے بنائی۔ میں وزیر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گی کہ آپ ان کی بنائی ہوئی تصاویر کی فائش کروائیں۔ اس حوالے سے تحریری طور پر ہدایات جاری کی جائیں کہ آرٹ گیلری میں ہونے والی فائشوں میں ان خصوصی تعلیمی اداروں کے بچے بھی حصہ لے سکیں۔ اکثر اوقات تصاویر کی فائش ہوتی رہتی ہیں لیکن کبھی بھی یہ نہیں ہوا کہ خصوصی بچوں کی تصاویر کی فائش کا اہتمام کیا گیا ہو۔ وزیر صاحبہ خود قانون ہیں، بہت سے ممبران نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ یہ بہت درد مند دل رکھنے والی ہیں۔ تو میں ان سے امید کرتی ہوں کہ یہ اس حوالے سے ضرور کوئی مثبت قدم اٹھائیں گی۔

جناب والا! وزیر صاحبہ کا تو شدید ایسا تجربہ نہیں ہو گا لیکن ہم جن شہروں میں رہتے ہیں وہاں پر بہت غربت ہے۔ غریب لوگوں کے پاس ان خصوصی بچوں کو سکولوں تک پہنچانے کے لئے

کوئی ٹرانسپورٹ نہیں ہے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے ٹرانسپورٹ مہیا کی ہے لیکن یہ ٹرانسپورٹ صرف main roads پر آتی ہے۔ وہاں پر امیر لوگ تو اپنے بچوں کو ملازم کے ساتھ بھجوا سکتے ہیں لیکن غریب لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کیونکہ انھوں نے خود بھی مزدوری وغیرہ کرنی ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی ٹائیٹا بھی ہے تو اس کو چھوڑنے کے لئے لاملہ کوئی نہ کوئی ساتھ جانے گا اور main سڑک پر ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا ہوگا۔ لہذا میں گزارش کروں گی کہ آپ gross root پر کام کریں۔ آپ ان خصوصی بچوں کو گھروں سے pick کرنے کا اہتمام کریں تاکہ ان بچوں کو تعلیم کے مواقع میسر آسکیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے بڑے شہروں میں تو ان خصوصی بچوں کے لئے سکول کھولے ہوئے ہیں لیکن تحصیل یول پر نہیں ہیں۔ میں یہ کہوں گی کہ آپ تحصیل یول پر اس کا اہتمام کریں۔ صرف بسوں لگانے یا کتاہیں خریدنے سے بات نہیں بنے گی۔ ابھی ڈاکٹر وسیم اختر صاحب نے بہاولپور میں پرنٹنگ پریس کے حوالے سے بات کی ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے کسنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے بہاولپور میں صرف ایک پرنٹنگ پریس ہی تھا جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو روزگار ملا ہوا تھا۔ اب وہ بھی لاہور میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ یہ دوسرے چھوٹے شہروں کو کیوں پسماندہ بنانے پر تعلق ہوئے ہیں؟ ان علاقوں میں رہنے والے بھی اسی ملک کے شہری ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ کہوں گی کہ آپ gross root level پر ان خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔ بہت شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم: جناب چیئرمین اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم: جناب چیئرمین! بڑی معذرت کے ساتھ میں یہ کسنا چاہ رہا ہوں کہ ابھی آپ نے ایک روٹنگ دی ہے کہ کسی بھی جگہ کا پارلیمانی سیکرٹری اپنے جگہ کے بارے میں ہونے والی بحث میں حصہ نہیں لے سکتا۔ جناب دوبارہ معذرت سے میں کہوں گا کہ میرے علم کے مطابق اس رول آف پروسیجر میں کوئی ایسا رول نہیں ہے جہاں پر پارلیمانی سیکرٹری

کو بحث میں حصہ لینے سے روکا گیا ہو۔

جناب چیئرمین، آپ کوئی ایسا رول دکھا سکتے ہیں کہ جس میں پارلیمانی سیکرٹری کو بت کرنے کی اجازت دی گئی ہو؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین اپوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! جب چیئر کی رونگ آجانے تو پھر اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ رولز آف پروسیجر میں ان کو provision ہے کہ وہ ان رولز سے ہٹ کر بھی اپنی رونگ دے سکتے ہیں۔ اب آپ کی رونگ آچکی ہے لہذا میرے ٹیبل میں یہ مناسب نہیں ہے کہ اب چیئر کے conduct کو معزز رکن challenge کریں۔

جناب چیئرمین، طاہر خان صاحب! میں نے فیصلہ کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، جناب والا! یقیناً chair کے conduct کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا لیکن رولز آف پروسیجر میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر کسی بھول کی وجہ سے کوئی irregularity ہو گئی ہے تو آپ اپوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر اسے rectify کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان، اپوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، جناب چیئرمین! کوئی ایسا رول ہے کہ اگر ایک آدمی اپوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو اور دوسرا آدمی اپوائنٹ آف آرڈر پر بات شروع کر دے۔ سمیع اللہ خان صاحب اس بارے میں رول دکھا دیں۔ انھیں تھوڑا educate ہونا چاہیے اور مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ I may be wrong or I may be right.

جناب چیئرمین، میزنی صاحب! ایک بات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ میں نے رونگ دے دی ہے۔ اب اس میں amendment نہیں ہو سکتی۔ لہذا آپ تشریف رکھیں۔ اب میں سید احسان اللہ وقاص صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، احوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب سیکرٹری! میں سیشنل ایجوکیشن کی وزیر محترمہ قدیہ لودھی صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے سیشنل

ایجوکیشن پر عام بحث رکھوائی ہے۔ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ جناب والا میں اس کے ساتھ ہی ان دو نجی اداروں کا بھی ضرور ذکر کرنا چاہوں گا جنہوں نے صوبہ پنجاب میں اسپتال بچوں کے لئے شاندار کردار ادا کیا ہے۔ اس میں ایک حمزہ فاؤنڈیشن ہے جس کے چیئرمین جناب سینئر عبد حسین صاحب ہیں جنہوں نے مختلف جگہوں پر بہت اچھے ادارے بنائے ہیں اور انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ ہمیں یقیناً انہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، میں آپ کی بات کو ایک منٹ کے لئے روکنا چاہتا ہوں۔ جو معزز رکن اسمبلی اپنی بات کر پاتا ہے وہ آہستہ سے نکل جاتا ہے۔ اس طرح آخر میں کون بچے کا سیکریٹری نہ بیٹھا رہ جائے۔ آوازیں، وزیر صاحبہ اور آپ۔

جناب چیئرمین، میری گزارش ہے کہ جو حضرات یہاں تشریف فرما ہیں وہ بحث ختم ہونے تک ایوان میں تشریف رکھیں۔ بات کر کے آرام سے نکل جانا کوئی اہمی روایت نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا ہم آرام سے نہیں جائیں گے بلکہ حور مجا کر جائیں گے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ حمزہ فاؤنڈیشن نے ایک بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے اسپتال ایجوکیشن کے لئے اس وقت مختلف ادارے بنائے جب یہاں پر کام کا کوئی ادارہ بھی موجود نہیں تھا۔ دوسرا ادارہ ڈاکٹر رشید چودھری مرحوم نے فاؤنڈیشن ہاؤس کے نام سے بنایا۔ میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں اس ادارے کا trustee ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ادارہ بھی mentally retarded بچوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اگرچہ بہت محدود وسائل کے ساتھ شروع کیا گیا تھا۔ میں اس پر ملک معراج غلام (مرحوم) کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس ادارے کو بنانے میں انہوں نے ایک اہم کردار ادا کیا اور ہمیشہ اس کی سرپرستی کی۔ جو کام اچھا ہو رہا ہے ہمیں ان کی بھی تحسین ضرور کرنی چاہیے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں بہت ساری اہمی تجاویز آئی ہیں۔ لہذا میں تقریر کرنے کی بجائے چند تجاویز دینا چاہوں گا۔ اسپتال ایجوکیشن کے حوالے سے یہاں مختلف ادارے ہیں۔ ہماری سوسائٹی کے اندر دو categories پائی جاتی ہیں۔ ایک category میں لوگ چلتے ہیں کہ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ ہمارے معاشرے میں دوسرے وہ لوگ ہیں جو معاشی طور پر کمزور

ہیں ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کے معذور بچے کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیا جائے۔ مجھ سے پہلے بھی ایک کاغذ ممبر نے توجہ دلائی ہے اور میں بھی یہ درخواست کروں گا کہ ایسے ووکیشنل ادارے بنائیں جن میں کرسیاں بنائی جائیں یا اس طرح کی مختلف چیزیں بنائی سکلانی جائیں۔ اس کے لئے پرائیویٹ ادارے بھی کام کر رہے ہیں لیکن میری گزارش ہے کہ حکومت اس طرف خصوصی توجہ دے کہ ایسے ووکیشنل ادارے ہوں جہاں پر وہ کام سکھ سکیں کیونکہ یہ نچلی کلاس کی ضرورت ہے اس لئے اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب والا! میں دوسری یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سپیشل ایجوکیشن کے ٹیچرز کی ٹریننگ کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ سپیشل بچوں کو سنبھالنا انہیں ٹریننگ دینا اور پڑھانا بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے ان کے ٹیچرز کی ٹریننگ کے لئے خصوصی ادارے قائم کرنے چاہئیں۔ اس کے لئے جو کام ہو رہا ہے اسے مزید بہتر بنانے اور اس میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔ میں تیسری یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ brain books کی اشاعت کے کام اور مختلف جگہوں پر brain library بنانے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی جائے جیسے کہ یوٹھ پاکستان میں بہت کم brain books بنتی ہیں۔ میں ایک اور گزارش کروں گا کہ پوری دنیا میں اندھوں کے لیے trained dogs موجود ہیں وہ ان کی اس طرح مدد کرتے ہیں کہ انہیں کہیں آنے جانے میں کسی آدمی کی مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس لئے یہاں پر کوئی ایسا ادارہ بنایا جائے جہاں پر ایسے dogs کو ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ blinds کے لئے مفید ہو سکیں۔ پوری دنیا میں بہت بڑے پیمانے پر اس پر کام ہو رہا ہے اور بے شمار مالک موجود ہیں جو اس میں آپ کو مدد دے سکتے ہیں۔

جناب والا! میں گونگے اور بہرے بچوں کے لئے درخواست کروں گا کہ ان کے لئے ویڈیو کا خصوصی اہتمام کریں تاکہ ان کی ٹریننگ کا کام ہو سکے۔ میں آخری یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہی mentally retarded بچوں کے لئے اداروں کی تعداد بہت کم ہے اور معذور بچوں میں جنہیں سب سے مشکل سنبھالا جاتا ہے وہ mentally retarded بچے ہوتے ہیں۔ اس لئے میں درخواست کروں گا کہ ان پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے ان کے لئے زیادہ سے زیادہ ادارے قائم کئے

جائیں تاکہ والدین اپنے بچوں کو ان اداروں میں داخل کرائیں اور ان کی اہمی ٹریننگ ہو سکے۔ میں ایک اور گزارش کروں گا کہ wheel chair foundation دنیا کی بہت بڑی فاؤنڈیشن ہے۔ ہمارا بھی ان کے ساتھ رابطہ ہے۔ وہ پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر بہت اہمی کواٹری کی free wheel chair distribute کرتے ہیں۔ ہم نے خود ان سے کئی تعداد میں ویل چیئرز منگوا کر پاکستان میں تقسیم کی ہیں۔ اگر حکومتی ادارے بھی ان سے رابطہ قائم کریں تو ان کو بھی بہت بڑے پیمانے پر ویل چیئرز مل سکتی ہیں جو بچوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین، شکریہ۔ راؤ جہانزیب صاحب!

جناب جہانزیب راؤ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ شکریہ جناب سیکرٹری! یہاں پر سپیشل بچوں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اور یہاں پر figures دینے گئے کہ 5 سے 19 سال کی عمر کے بچوں کی تعداد ساڑھے چھ لاکھ کے قریب ہے۔ لیکن جو بچے ان institutions میں جا رہے ہیں وہ صرف 6 فیصد ہیں جو کہ نہایت توجہ طلب مسئلہ ہے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ باقی بچے کیا کر رہے ہیں؟ ان کے لئے ہمارا معاشرہ اور ہم سب لوگ کیا contribute کر رہے ہیں؟ ہمیں چاہیے کہ باقی بچوں کو ہم کسی طرح locate کریں۔ جیسے یہاں بات ہو رہی تھی کہ ان سے بھیک منگوائی جاتی ہے یا ان کو مزاروں پر بٹھایا جاتا ہے یا انھیں degrade کیا جاتا ہے تو ان کو اس atmosphere سے نکال کر ایسے اداروں میں پھنچایا جانے جہاں پر وہ بہتر شہری بن سکیں اور قومی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ان بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے جتنا بھی خرچ آتا ہے وہ گورنمنٹ کو برداشت کرنا چاہیے اور اسے priority basis پر کرنا چاہیے۔ اہمی یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جو بچہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سپیشل سکول جانے کا اسے 200 روپیہ فی بچہ عطیہ دیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں low income cadre کے لوگ وہ تو پانچ چھ سال کے بچے سے مزدوری کراتے ہیں اور وہ بچان کے لئے source of income ہے۔ اس معذور بچے پر وہ خرچ کیا کریں گے لہذا یہ 200 روپیہ ان کے لئے useless ہے۔ اگر آپ ان کو اتنی amount نہیں دیتے کہ اس کے ساتھ اس کی گزر بسر ہو سکے تو پھر یہ فضول ہے۔ اس کو آپ اتنا پیسا ضرور دیں کہ وہ سپیشل بچے کو اس کے سکول میں پڑھا سکے۔ اگر ہم صرف روٹی پانی کا

حساب لگائیں تو اس کو کم از کم دو ہزار روپے چاہئیں۔ اس کے بعد میری یہ تجویز ہے اور مجھے اتفاق ہوا ہے کیونکہ میں نے دو تین سیٹیل سکولوں کو visit کیا ہے تو ان کی حالت اتنی خراب ہے کہ اگر وہاں پر سچے چلے بھی جاتے ہیں تو ان کی اس طریقے سے take care نہیں کی جاتی جس طرح کہ کرنی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں منسٹر صاحب کو چاہیے کہ وہ special visit کریں اور ان سکولوں کی حالت دیکھیں کہ آیا وہ سکول یا special institution میں role ٹھیک طریقے سے ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ ایک سیٹیل سچے کو پڑھانا بڑا مشکل کام ہے۔ اس نے دیکھا جانے کہ وہاں پر ان کے ٹیچران کو بہتر طریقے سے پڑھا رہے ہیں یا نہیں؟ یا وہاں پر مینٹل کر صرف تو انہیں حاصل کر رہے ہیں؟ اور ان بچوں کی بہتر نشوونما کے لئے اتنی محنت نہیں کر رہے جتنی ان کے لئے required ہے۔

اس کے علاوہ سیٹیل سکولوں کو ڈسٹرکٹ اور تحصیل یول پر بلکہ قصبوں کے یول تک لے کر جائیں۔ خصوصاً میں اپنے علاقے شرق پور کا ذکر کروں گا کہ اس کی اور گرد و نواح کی آبادی پانچ چھ لاکھ سے زیادہ ہے۔ لیکن وہاں پر کوئی سیٹیل سکول نہیں ہے۔ وہاں پر لڑکوں کا سکول ہے اور نہ ہی لڑکیوں کا سکول ہے۔ اس قسم کے قصبے اور اس قسم کے علاقے بالکل ignored ہیں ان پر خصوصی توجہ دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ علاقہ wise کوئی لسٹ بنانی چاہیے تاکہ وہ لوگ دیکھ سکیں کہ اس پورے علاقے میں ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے اور وہاں پر ایسا ادارہ قائم ہو سکے۔ اس کے علاوہ جو بچے پڑھ لیتے ہیں۔ تعلیم حاصل کر لیتے ہیں بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جو سیٹیل پراجیکٹس یا ای اے کر لیتا ہے تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے کوئی job دیں۔ کونسا تو رکھا گیا ہے لیکن جناب! ہوتا یہ ہے کہ سیٹیل لوگوں کے کونے میں ان لوگوں کو job مل جاتی ہے جن کی انھی کئی ہوئی یا کان کھا ہوا ہے۔ یعنی اس کو اس category میں ڈال کر وہ job ان کو دے دی جاتی ہیں۔ جب کہ وہ حق ان لوگوں کا ہے جو واقعی مزدور ہیں جس کی ٹانگ نہیں ہے بلکہ نہیں ہے یا حتمی طور پر ان کو کوئی ایسی problem ہے۔ جو بچے تعلیم حاصل کر لیں گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس بات کو ensure کرے کہ ان کو job ضرور دی جائیں گی تاکہ وہ لوگ discourage نہ ہوں۔ وہ یہ feel نہ کریں کہ چونکہ ہم normal نہیں ہیں اس لئے ہم لوگ دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔

میں وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ awareness programme لی وی پر چلنے چاہئیں تاکہ لوگوں میں awareness پیدا ہو اور اس مسئلے کو highlight کرنا چاہیے۔

میسے دوسری بیداریوں کو highlight کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہسپتال بچوں کا مسئلہ بھی highlight کرنا چاہیے۔ فوری طور پر ایسے بچوں کے لئے admission کے لئے اشتہاد دیں تاکہ جہاں پر بھی ایسے بچے موجود ہیں وہ آئیں اور اس کے لئے کوئی مخصوص آفس ہو جہاں پر وہ آ کر رابطہ کریں۔ تاکہ وہ بچے جس category میں بھی fit ہوتے ہیں اور اگر وہ معمولی عمر کے ہیں یا بڑی عمر کے ہیں اس category میں وہ fit ہو کر اپنا role ادا کر سکیں۔

اس کے علاوہ اس چیز کو بھی highlight کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک گھر میں اگر پہلا بچہ معذور پیدا ہو جائے تو اس کے بعد والدین کو چاہیے کہ وہ ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ کیا وجہ ہے کہ یہ بچہ معذور پیدا ہوا ہے؟ جاننے اس کے کہ ایک کے بعد دوسرا اور اس کے بعد تیسرا معذور بچہ پیدا ہو اور معذور بچوں کی گھر میں لائن لگ جائے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی بھی advertisement ضرور کرنی چاہیے تاکہ لوگوں میں awareness آنے کہ اگر ایک بچہ اپنا بچہ پیدا ہو گیا ہے تو دوسرا نہ ہو اور اپنا بچوں کی لائن نہیں لگنی چاہیے بلکہ اس کا proper treatment ہونا چاہیے اور اس کو proper جا کر check up کروانا چاہیے۔ یہی میری تجاویز تھیں امید ہے کہ منسٹر صاحب اس پر فور کریں گی۔

جناب چیئر مین، غلام محمود چوہان صاحب

جناب غلام محمود چوہان، اموز باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ شکر یہ جناب سیکرٹری میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے بت کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس موضوع پر بحث کے دوران اپوزیشن کی طرف سے اس کی ministry create ہونے پر اور اس کی allocation پر بھی تنقید ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ تنقید ان کا کا حق ہے لیکن تنقید مثبت ہونی چاہیے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ministry create کرنا وزیر اعلیٰ پنجاب کا ایک بہترین اقدام ہے۔ کیونکہ وزارت جانے کا مقصد یہ تھا کہ ان ہسپتال بچوں کے لئے special task دیا جائے اور مخصوص توجہ دی جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ allocation جاری ضرورت سے بہت کم ہے۔ پنجاب

کے اندر بے شمار ایسے بچے ہیں کہ جو special category میں آتے ہیں۔ میرے دوست فاضل رکن نے یہاں پر بات کی تھی کہ ان سے ہمیک کیوں منگوائی جاتی ہے؛ مختلف ممبران نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ انہیں مزاروں پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری سوسائٹی میں اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ ہماری سوسائٹی میں جو تکہ بست camouflage ہے۔ یہاں پر double standard بھی ہیں، یہاں پر اگر کسی امیر کا بچہ special category کا ہوگا تو اسے اللہ لوک کہا جاتا ہے۔ اگر غریب کا بچہ اسی category کا ہوگا تو اسے لوگ پاگل پاگل کہہ کر اور بھی پاگل بنا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس فورم میں ہماری باتیں discuss کرنے کا ایک مقصد ہوتا ہے کہ اس طرف سے بھی ہمارے فاضل اراکین کی تجاویز آئیں اور ہم مل بیٹھ کر کوئی ایسا مل نکالیں کہ جس سے معاشرے کے ان ignored لوگوں پر توجہ دے سکیں۔ میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مخدج یول پر ایسا کوئی سروے ہونا چاہیے جس سے چاہے کس کس فٹھی میں اور کہاں کہاں ایسے بچے ہیں اور ان فیملیوں کا معاشی پس منظر چیک کرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ جو اپنے سیشنل بچوں کو ہمیک پر لگا دیتے ہیں ان کی بھی مجبوری ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے پاس بہتر روزگار کوئی نہیں ہوتا۔ وہ ان کو feed کیسے کریں؟ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت مخدج اگر ایسے بچوں کے لئے ملڈ الاؤنس مقرر کر دے جس سے کہ ان کا گزار بسر اچھے طریقے سے ہو سکے۔ جناب وزیر اعلیٰ مخدج نے ایسے ادارے قائم کرنے کی بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ لیکن ایسے ادارے صرف اور صرف لاہور میں نہیں بلکہ پورے صوبے میں ہونے چاہئیں۔ غریبوں کے حلقوں میں والدین کو اس بات کا پابند کرنا چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو ان اداروں میں بھیجیں اور ان کے لئے سیشنل الاؤنس بھی ہونا چاہیے تاکہ ان کا گزار بسر ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ایک ایسا سلیبس بھی ہونا چاہیے جو ان کو ایک کارآمد شہری بنا سکے۔ شکر ہے

جناب چیئرمین، میں لطیف صاحب!

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھا دیا گیا)

میاں محمد لطیف بنوار راجپوت، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بات سیشنل ایجوکیشن پر ہو رہی ہے تو جیسا کہ ہم سب کے علم میں ہے کہ اس وقت school going children میں معذور افراد کی تعداد 6 لاکھ سے بھی زیادہ ہے لیکن اگر ہم data کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے 4200 بچے جو سکولوں میں پڑھ رہے ہیں یہ اس چیز کی عکاسی کرتا ہے کہ ساتھ جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں ان میں سے کسی نے بھی اس چیز پر کوئی فاس توجہ نہیں دی ہے۔ اس وجہ سے اتنی تھوڑی تعداد میں یہ سیشنل بچے ان سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ سیشنل ایجوکیشن کے لئے کئے گئے حکومتی اقدامات کا فائدہ اسی صورت ہو گا جب سب سے پہلے یہ ensure کیا جائے ان تمام معذور بچوں کو ہم ان انسٹی ٹیوشنز میں لائیں جب تک ہم ان تمام معذور بچوں کو انسٹی ٹیوشنز میں نہیں لاسکیں گے، انہیں کوئی incentive نہیں دے سکیں گے یا ان کے والدین کو compel نہیں کر سکیں گے تو اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ foreign countries میں جو لوگ حکومت کی پالیسیوں پر عمل کرتے ہیں انہیں incentives دینے میں ترجیح دی جاتی ہے تو اس کے لئے باقی میرے دوسرے معزز ممبران نے بھی کافی تجاویز دی ہیں تو میں بھی اس کے بارے میں آپ کو کچھ تجاویز دوں گا۔

جناب چیئر مین! سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اس قسم کے بچوں کو ہمارے معاشرے میں ایک burdon سمجھا جاتا ہے اور اس ممکنگی کے دور میں والدین اپنے صحت مند بچوں کو بھی صحیح طریقے سے educate نہیں کر سکتے اور وہ بچوں کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں تو کسی طریقے سے بھی وہ ایسے بچوں کو تعلیم نہیں دلوائیں گے جب تک کہ حکومت خود ان کے سارے اثراہات برداشت نہیں کرے گی۔

جناب چیئر مین! اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ان کے لئے ہر ڈسٹرکٹ اور ہر تحصیل میں ادارے کھولے جائیں جس کے لئے اس قسم کی recommendations ہیں کہ تحصیل لیول پر میٹرک تک کے بچوں کے لئے سکول ہونے چاہئیں اور ڈسٹرکٹ لیول پر کالج ہونا چاہیے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ عام بچوں کے لئے چلنے والے سکول اور کالجز میں سیشنل ڈیپارٹمنٹ بنانے جائیں تاکہ ان سیشنل بچوں کے لئے حکومت کو علیحدہ ادارے بنانے کے لئے اتنے زیادہ اثراہات برداشت نہ کرنے پڑیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بچے کوئی ایک جگہ پر نہیں ہوتے بلکہ

یہ پورے ملک کے اندر scattered ہوتے ہیں۔ اسی طریقے سے اگر ہم ہر تحصیل کے اندر ایک سکول بنادیں تو اس میں مختلف علاقوں میں رہنے والے بچے اس طریقے سے نہیں آسکیں گے۔ تھوڑی تھوڑی تعداد میں جتنے جتنے علاقوں میں وہ رہ رہے ہیں ان سب کے لئے اگر ہر سکول کے اندر ایک سپیشل ڈیپارٹمنٹ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کافی بہتری آنے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان سپیشل بچوں کو سپیشل کینر ہوتی ہے اور والدین ان کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں لیکن اس وقت ان بچوں کے لئے normally جتنے بھی سکول یا کالج بنائے گئے ہیں میں نے وہاں خود بھی جا کر وزن کیا ہے ان کی حالت بہت بری ہے اور اکثر والدین اپنے بچوں کو ان گورنمنٹ سکولوں میں داخل کروانے کی بجائے پرائیویٹ ادارے ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان بچوں کے لئے جو بھی ڈیپارٹمنٹ یا انسٹیٹیوٹ بنانے جائیں ان کو ان عام سکولوں کی نسبت بہت اچھے اور بہتر انداز میں بنایا جائے تاکہ اگر والدین اپنے بچوں کو ان انسٹیٹیوٹس میں بھیجیں تو وہ بالکل بے فکر ہو جائیں کہ جس طرح ان کے بچے گھر میں محفوظ ہیں اسی طرح ان انسٹیٹیوٹس کے اندر رہ کر وہ محفوظ زندگی گزار رہے ہیں تو اس طریقے سے یہ بچے جنہیں ہم نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان پر بوجھ تصور کرتے ہیں تو وہ نہ صرف پنجاب بلکہ پورے ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین، صبا صادق ایڈووکیٹ۔۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک احمد سعید خان۔ ملک صاحب! صرف اہمی اہمی تجاویز دیں۔

ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ)، شکر۔۔۔ جناب چیئرمین! سپیشل ایجوکیشن کا محکمہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کی یہ انسان دوستی اور ہمدردی ہے کہ معاشرے کے ایسے افراد جنہیں کبھی اہمیت نہیں دی گئی تھی کہ بعض کیسز میں دیکھنے میں آیا ہے کہ اس قسم کے بچوں کو والدین بھی اکثر اوقات neglect کرتے ہیں تو چودھری پرویز الہی صاحب نے ان کے لئے ایک سپیشل محکمے کی وزارت بنائی لیکن یہاں پر میں یہ تجویز دینا چاہوں گا کہ اس محکمے کے لئے رکھے گئے 40 کروڑ روپے کے فنڈ بہت ناکافی ہیں۔

جناب چیئرمین! صرف دو تجاویز ہیں۔ پہلے تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ سپیشل ایجوکیشن میں ٹیکنیکل ایجوکیشن شامل رکھی جانے تاکہ معاشرے کے محرومی کے شکار افراد کو اگر کوئی ایسا ہنر سکھادیا جائے جو کہ ان کے لئے روزگار کا سبب بھی بنے اور معاشرے کے اندر ان کی اہمیت کو اجاگر کرے تو اس سے وہ اپنی محرومی کو کافی حد تک کم ہوتا ہوا یا ختم ہوتا ہوا محسوس کریں گے اور دیگر افراد کی طرح جب وہ اپنا روزگار خود کمانے کے قابل ہوں گے تو دوسرے افراد کی نظر میں ان کی اہمیت بڑھے گی اور وہ پر اعتزاز زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں گے۔

جناب چیئرمین! دوسری تجویز یہ ہے کہ علاج معلجے کے سلسلے میں ایسے افراد کے لئے خواہ اس کے لئے قانون سازی کرنی پڑے یا جس طریقے سے بھی ہو سکے ان کو علاج معلجے میں ہر طرح کی سہولیت فری میسر ہونی چاہئیں اور ہسپتالوں میں ان کے لئے سپیشل کاونسلر جانے جائیں جہاں پر وہ ڈاکٹر سے مشورہ اور ادویات لے سکیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کی وسالت سے صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ سپیشل ایجوکیشن نہ صرف سپیشل ایجوکیشن ہے بلکہ ہمارے معاشرے کے وہ سپیشل افراد ہیں جو ہمارے معاشرے کی توجہ کے مستحق ہیں اور میں یہ چاہوں گا کہ منسٹر صاحب جہاں پر ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست اور ان کے لئے فنڈز وغیرہ allocate کرنے میں اپنی کاوشیں اور محنت کر رہی ہیں تو وہاں پر ہماری سوسائٹی کو بھی اس حد تک involve کریں کہ انہیں اس بات کا احساس دلایا جائے کہ وہ ان لوگوں کے لئے اپنے طور پر بھی کچھ ایسا بندوبست کریں کہ جس سے انہیں معاشرے کے اندر بہتر مقام دلویا جاسکے۔

جناب چیئرمین! آخر میں ایک معمولی سی تجویز ہے اگر آپ اس سے اتفاق کریں تو میں اپنی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ماشاء اللہ ہمارا 371 ممبران کا ہاؤس ہے تو اس قسم کی کوئی تجویز آنے کے لئے جس میں ایک ماہ یا اس سے نصف تنخواہ سپیشل ایجوکیشن کی مد میں جمع کروادی جانے۔
(نعرہ ہانے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! مجھے اس تجویز سے اتفاق ہے۔ آپ دیکھیں کہ اسمبلی کے تمام ممبران نے یہ بات کی ہے 40 کروڑ روپے کے فنڈز کم ہیں۔ اگر 371

ممبران ایک ماہ کی نصف تنخواہ دیں تو 3,71,00,000 روپے بنتے ہیں ہم کم از کم ایک مرتبہ تو یہ دے دیں۔ ہم تو اس تجویز کی تائید کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، ملک صاحب! آپ 10 ہزار روپے per head کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اگر ہر ممبر اپنی basic salary سے 10 ہزار روپیہ چھوڑے تو 371 ممبران کا 3,71,00,000 روپے اس محکمے کے لئے ایک ایکشن ہو گا۔ جناب والا! اس پر رونگ دے دیں۔

جناب چیئرمین، تجویز بہت اچھی ہے لیکن ممبران کی تعداد بڑی قلیل ہے۔ یہ تو تمام ممبران کی رائے سے ہو سکتا ہے۔ اگر آپ دینا چاہیں تو آپ کے ساتھ ہوں اور میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب طاہر حسین خان طیزی، جناب چیئرمین! اس issue پر وونگ کرا لیں۔

جناب چیئرمین، میری گزارش یہ ہے اور آپس کی بات ہے کہ جب تک تمام ممبران اسمبلی اس پر اتفاق نہیں کرتے تو اس وقت تک ہم کیا فیصد دیں گے، آپ زیادہ سے زیادہ بیس بیٹھے ہوں گے، میں آپ میں شامل ہوں۔ میں بھی دینے کو تیار ہوں۔

جناب طاہر حسین خان طیزی، ملا، اللہ آپ کی بڑی اچھی رونگ آ رہی ہیں۔ اگر آج آپ اس issue پر بھی رونگ دے دیں تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لئے بھی بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین، اس پر میں اپنی رونگ نہیں دینا چاہتا۔ بریگیڈیر محمد حسن!

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بات ایجوکیشن کی ہو رہی ہے۔ ایجوکیشن بہر صورت بہت اچھی چیز ہے لیکن جب بات سپیشل ایجوکیشن کی ہوتی ہے تو یہ سپیشل بچوں کے لئے ہے اور مجھے آپ کو اور پورے ہاؤس کو بھی یہ معلوم ہے کہ سپیشل بچے کسی گھر کے لئے، کسی ظالمان کے لئے، کسی برادری کے لئے اور کسی صوبے یا ملک کے لئے کتنے مشکل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ایک ظالم بندہ بظہر دنیا میں ایسا گزرا ہے۔ جس کی وجہ سے دوسری عالمی جنگ میں تباہی ہوئی۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد اس نے اقتدار سنبھالا اور اس نے یہ تہیہ کیا ہوا تھا کہ اس نے ایک دن دنیا کو فتح کرنا ہے تو سب سے پہلا کام اس نے یہ کیا کہ ملک سے liabilities ختم کیں اور اس ظالم آدمی نے سب سے پہلے جس liability کی نشاندہی کی وہ یہ معذور بچے تھے۔ اس نے تمام معذور بچے جرمنی سے ختم کر دیئے، یہاں تک ہی نہیں اس نے یہ بھی کیا کہ اس نے میری طرح کے بوزے لاغر لوگ اور وہ عورتیں جو امی نسل کو آگے جنم نہیں دے سکتی تھیں، ان کو بھی اس نے ختم کر دیا اور جوان، صحت مند لوگوں کو میدان میں بھجوا کر اب یہ ایک ایسی نسل پیدا کریں جو ذہنی طور صحت مند ہو اور طاقتور بھی ہو جس سے وہ دنیا کو فتح کر سکے۔ یہاں بت اس ضمن میں نہیں ہو رہی بلکہ یہاں تو معذور بچوں کی بات ہو رہی ہے اور معذور بچے کا کسی گھر کے لئے سنبھالنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ میں تین چار فائدہ انوں میں گیا۔ وہاں پر ایسے لو تھڑے پڑے ہوئے ہیں۔ جس دن زکوٰۃ پر بت ہو رہی تھی تو میں نے ان کی بات کی ہے کہ جن کے بازو ہیں نہ ٹانگیں ہیں صرف لو تھڑے پڑے ہوئے ہیں اور وہ اس گھر کے لئے عذاب ہیں۔ اس سے نپٹنے کے لئے ہم نے کیا کرنا ہے؟ میرے ذہن میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم نے اس بارے میں preventive measure لینا ہے اور وہ شاید قدسیہ لودھی صاحبہ کے subject میں نہ آتا ہو health کے subject میں آتا ہو اور وہ سارے اقدامت کئے جائیں جس طریقے سے ہم ان معذور بچوں کو دنیا میں آنے سے روکیں اور صحت مند بچوں کو دنیا میں آنے کے لئے مواقع فراہم کریں۔ اس میں 'minor thalassaemia' کا نام لینا چاہتا ہوں۔ اگر ایک انسان کو minor thalassaemia ہے تو وہ normal زندگی گزارے گا لیکن اگر دو minor مرد اور عورت مل جائیں تو وہ جس بچے کو جنم دیں گے، ان میں سے آدھے بچے major thalassaemia کے ہوتے ہیں جو ایک عذاب کی زندگی دیکھتے ہیں، ہر دوسرے تیسرے پھٹنے بیٹنے کے بعد ان کا خود خون تبدیل ہوتا ہے اور چودہ پندرہ سال کے بعد وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اگر شادی کے وقت ہم سب لوگوں پر یہ پابندی لگائیں کہ thalassaemia کا ٹیسٹ کرالیں تو اس عذاب سے بچے بھی بچ سکتے ہیں اور والدین بھی محفوظ رہ سکتے ہیں اور اچھے بچے پیدا کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ڈاکٹر صاحب نے cousin marriage

کے متعلق بہت اہمی بات تھی۔ ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ نسل در نسل ہم cousin marriage میں رہتے ہیں اور بہت ساری جگہوں پر میں نے دیکھا ہے کہ اس وجہ سے بہت بچے معذور پیدا ہوتے ہیں۔ قدسیہ لودھی صاحبہ نے فرمایا تھا کہ کچھ اور ٹیکے بھی لگتے ہیں جن سے صحت مند بچے پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

جناب سپیکر! سمجھ صاحب نے اور قدسیہ لودھی صاحبہ نے بھی نفاذ ہی کی ہے کہ اس وقت کوئی آٹھ لاکھ بچے صوبے میں موجود ہیں اور صوبے کی لمبائی چوڑائی جس وقت آپ ملتے ہیں تو تقریباً 1400X800 کلومیٹر کا کاغذ ہے۔ اس میں سات آٹھ لاکھ بچے بڑی دور دور پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو اکٹھا کرنا ایک بہت بڑا مرحلہ ہے۔ اہمی یہ سوچ بچار کی بات ہے۔ محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ نے بہت اچھا قدم اٹھایا ہے کہ ایک ڈگری کالج لاہور میں قائم کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تحصیل کی سطح پر بھی وہ معذور بچوں کے لئے سکول کھولنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے یہاں تنقید کی کہ پالیسی کروڑ روپیہ کم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج ایک آٹھ لاکھ بچے جس طرح ادھر سے پیسے donate کرنے کی تجویز آئی ہے تو بہت سارے لوگ ہیں جو اس نیک کام میں مدد بھی دیں گے اور حکومتی وسائل کو بھی استعمال کر کے شاید ہم پالیسی کروڑ سے پالیسی ارب تک پہنچ جائیں گے لیکن ایک بسم اللہ ضرور ہونی ہے اور مستحسن بسم اللہ ہونی ہے۔ یہ ایک بہت اچھا قدم ہے۔ جس کے لئے میں وزیر اعلیٰ صاحب کی سوچ کو بھی داد دیتا ہوں اور ہماری یہ نجی بڑی مقررہ ہے بڑی محنتی اور بڑی hard working نجی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس نے جس طریقے سے یہ کام کیا ہے۔ یہ بجا طور پر تعریف کے قابل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جو بھی منسفری دے دیں گے یہ بہت احسن طریقے سے چلائیں گی۔ اس طرح کے لوگوں کی ترقیاں ضرور ہونی چاہئیں۔ میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ تحصیل کی سطح تک بھی جس وقت آپ دیہات میں جاتے ہیں تو بہت سارے لوگ تحصیل کی سطح تک اپنے ٹھیک بچوں کو بھی نہیں پہنچا سکتے کہ وہ معذور بچوں کو پہنچائیں۔ میری ایک درخواست قدسیہ لودھی صاحبہ سے یہ ہوگی کہ میں نے بہت سارے ریگولر سکول دیکھے ہیں جہاں پر معذور بچے جا رہے ہیں تو بچانے اس کے کہ ہم سب بچوں کے لئے سوچیں کہ وہ تحصیل میں پہنچ جائیں گے یا

ضلع میں پہنچ جائیں گے تو وہ نہیں پہنچیں گے۔ اس لئے جو آپ کے جو ریگور سکول موجود ہیں جن میں کم از کم جو گرلز یا بوائز پرائی سکول ہیں ان میں کوئی ایک سیکشن یا ایک بندہ سپیشل ایجوکیشن کا ٹیچر وہاں پر تعینات کر دیا جانے تو کچھ بچے وہاں سے بھی ٹائمہ اٹھا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے دنوں دو آدمی میرے پاس آئے۔ ایک آدمی کی ٹانگیں نہیں تھیں اور ایک کا بازو بھی نہیں تھا، وہ بیٹا کھیوں پر تھا۔ وہ میٹرک پاس اور حافظ قرآن تھا۔ وہ مجھے کہنے لگا کہ مجھے نوکری دلا دیں تو میں نے اس سے درخواست لے لی لیکن میرے پاس نوکری تو ہے نہیں تھی شدید محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ اس کے لئے نوکری ڈھونڈ دیں۔ میں نے اس سے اتنا کہا کہ اگر کوئی فارم پر کر دو تو میں تمہارے لئے کسی کو حکومتی سطح پر درخواست کروں گا اور شدید تمہیں کوئی مدد مل جائے۔ اس پر اس بندے نے کہا کہ یہ فارم آپ واپس لے لیں، مجھے آپ نوکری دلا دیں تاکہ میں حلال کی روزی کھاؤں اور صاحبہ مجھ سے کوئی بستر مستحق بندہ ہو گا اس کو یہ فارم دے دیں۔ میں اس بندے سے بڑا متاثر ہوا۔ ایک تو اس نے تعلیم حاصل کی ہوئی ہے، میٹرک پاس ہے اور حافظ قرآن ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ میں ذہنی طور پر fit ہوں اور میں اپنی روزی خود کما سکتا ہوں تو جس وقت آپ ان بچوں کو تعلیم سہا کریں گے تو وہ آگے جائیں گے تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوں گے۔ ایک اور بچہ میرے پاس آیا جو گونا گوا بہرہ تھا، وہ مجھے اٹارے کر رہا تھا تو مجھے سمجھ نہ آئی تو اس کے باپ نے کہا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے درزی کا کام سیکھا ہوا ہے، مجھے کسی جگہ درزی کی نوکری دلا دیں تو اس وقت جو قدم حکومت نے اٹھایا ہے یا محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ محنت کر رہی ہیں۔ اگر تعلیم کی طرف لوگوں کو آگے بڑھائیں گے اور ٹھیک کریں گے تو یہ ہمارے لئے وہ بوجھ نہیں رہیں گے جنہیں آج ہم بوجھ سمجھ رہے ہیں۔ یہ شدید اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور گھر کے لئے بھی مذاب نہ رہیں گے اور معاشرے کے لئے بھی مذاب اور liability نہیں رہیں گے۔ ابھی بل پاس ہوا یا نہیں، بہت سارے بچے جن کی ٹانگ کٹی ہوئی ہے، بازو کٹا ہوا ہے جو سڑکوں کے اوپر مانگنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ وزیر خصوصی تعلیم اگر ان بچوں کو بھی کسی طریقے سے اٹھا کر قدسیہ لودھی صاحبہ اگر اپنے اداروں میں لے جائیں تو شدید آئندہ کے لئے یہ disability جو create کی جاتی ہے اور مجھے یہاں تک چاہیے کہ لوگ بچوں کو اغواء کرتے ہیں اور بازوؤں کو

باندھ کر دو چار دن رکھتے ہیں تو بچے کے بازو ختم ہو جاتے ہیں اور اس کو ساری زندگی مانگنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح شاید وہ اس معاشرتی برائی کو بھی ختم کر سکیں۔ اس کے علاوہ میری یہ گزارش تھی کہ ہر جگہ دو فیصد کولے کی بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ بجا طور پر ان معذور بچوں کو 2 فیصد ہی کوٹا کے مطابق نوکریاں دینا شروع کر دیں تو شاید اس طرح آپ کو معاشرے کے اندر یہ لوگ مانگتے ہونے نظر نہ آئیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ ملک محمد خان صاحب!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ ہمارے معاشرے کا ایک اہم موضوع ہے جس پر واقفانہ خصوصاً توجہ کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بڑا مستحسن اقدام ہے کہ علیحدہ محکمہ بنا دیا گیا لیکن اس element کے ساتھ جو تکلیفیں جڑی ہوتی ہیں ان کی نگاہ ہی کے بغیر میں نہیں سمجھتا کہ بات مکمل ہو جانے گی۔

I personally think that their could be no great difficulties and to have disabled children. Even we change their name.

ہم ان کو سپیشل بچے کہ لیں۔ ہم ان کے لئے کوئی بھی بہتر ادارے قائم کر لیں لیکن جو families اس محل میں سے گزر رہی ہیں اور ان کے ارد گرد کے لوگ 'سوسائٹی' میں جس مذہب سے گزرتے ہیں اس کو بیان کرنا، نظموں کی قید میں لانا واقفانہ مشکل کام ہے۔ I definitely congratulate the Chief Minister of Punjab کہ سپیشل ایجوکیشن کے لئے انہوں نے ایک خصوصی قدم اٹھاتے ہوئے یہ محکمہ قائم کر دیا اور 400 ملین کا بجٹ بھی allocate کر دیا لیکن بد قسمتی سے کہا جاتا ہے کہ سپیشل ایجوکیشن دیتے وقت ہم بنیادی چیزیں جو اس وقت requirements ہیں کہ جن کو ہم نے socially اس طرح سے interact کرنا چاہیے۔ جیسے civilized world کر رہی ہے۔ ہم نے ایک نیا set up بنانا ہے اور نئے set up کے اندر ان چیزوں کی گنجائش فراہم کرنی ہے۔ بہت سے ممالک میں ایسے experiment ہو چکے ہیں۔ I will just quote one example of Singapur یہاں پر سپیشل ایجوکیشن کے لئے ایک علیحدہ ٹانک سیل قائم کیا گیا، جنہوں نے ایک

They were not even bothered کہ نمبر کتنا ہے؟ They were looking into the linked sorrows. کہ تکلیف کیا ہیں؟ ایک فہمی میں ایک بچہ جو mentally retarded کی mental capability نہیں ہے تو اس کو آگے لے کر چلنے کے لئے اس کی ایجوکیشن کے لئے جو وہ فہمی sorrows برداشت کر رہی ہے ان کی earning class کیا ہے، معاشرے میں کس جگہ پر وہ کھڑے ہیں اور کس طریقے سے وہ اپنے بچے کو ایجوکیشن دے سکتے ہیں وہ ان کی data base recovery تھی اس کی بنیاد پر انہوں نے اس کی study مکمل کی اور اس کے بعد بجٹ allocate کیا جو کہ باقی محکموں کے بجٹ سے دس گنا exceed کر گیا تھا۔

That was the height of civil consideration. Now there what we have seen. These are the figures

جو گورنمنٹ کے پاس ہیں We have seen the Ministers working day and night ہم نے ان کو بہت محنت کرتے دیکھا

I was in a seminar at Pearl Continental Hotel. Seminar was regarding some trade association.

منسٹر صاحبہ وہاں مہمان خصوصی تھیں۔

But the only concentration she had, was for special education. She was trying to convince those business community people to get up and start donating and doing whatever participation they can do for special purpose

کہ جہاں پر ہم ان بچوں کے لئے جن کی کہیں نہ کہیں پر capabilities موجود ہیں جو قدرت کی طرف سے ان کے پاس آئی ہیں ان کو redress کر سکیں۔ So basically what we have to look here کہ ہم خود اپنا کتنا interaction اس محکمے کے لئے دے سکتے ہیں؟ کتنی support کر

کہتے ہیں؟ As a member of Parliament what we can do for it? ہم اس حلقے کی ترقی کے لئے کون سی قابل عمل تجاویز ان کے سامنے رکھیں۔ اگر آج ہم یہ تجویز دیں once we know کہ بجٹ allocate ہو چکا ہے اور اگلے مالی سال کے اندر اسی بجٹ کے اندر رہ کر انہوں نے کام کرنا ہے۔ میں یہ تجویز دوں کہ 400 ملین بہت تھوڑا بجٹ ہے تو

What sort of practical solution I am giving here? I am just saying few words

جن کے کوئی معنی نہیں ہوں گی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ اگر 400 ملین کے ساتھ کام نہیں چل رہا تو

What as a member of Parliament sort of difference I have to increase the capability of this department.

میں اس کو ridicule ہونے سے کیسے بچا سکتا ہوں؟ میں صرف یہ کہ دوں کہ بجٹ تھوڑا ہے اور اس کے ساتھ میں کوئی proper تجویز نہ لے کر آؤں۔ یہاں پر معزز ممبران نے کئی اچھی تجاویز دی ہیں۔ I stated on the floor of the House یہاں پر پورے ممبر ہیں یا نہیں۔ چاہے آپ ایک ممبر کے ساتھ اجلاس چلا رہے ہیں۔ اجلاس تو چل رہا ہے۔

At least we should have the courage to stand up and say

آپ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ آپ رولنگ دے سکتے ہیں اور آپ کی رولنگ اتنی ہی قابل عمل ہو گی جتنی سیکرٹری صاحب یا ڈپٹی سیکرٹری صاحب خود دے کر جائیں گے۔ آپ ایک ممبر کے ساتھ ہی اجلاس چلا کر بت کریں۔ ضروری نہیں ہے کہ آپ نے سب کی sense لینی ہے۔

This is the session of the Provincial Assembly of the Punjab.

اس اجلاس نے اگر یہ پاس کر دیا کہ ہم کہتے ہیں کہ تمام ممبران اپنی اپنی تنخواہ میں سے دس دس ہزار روپیہ کاٹ کر دیں تو 37 لاکھ 10 ہزار روپے تو بنتا ہے۔ ایک مہینے کے اندر ہم ان کو دے سکتے ہیں۔ اس سے کیا ہو سکتا ہے at least ایک 'practical idea' mobility کا ہی لے لیں '37 لاکھ 10 ہزار روپے آپ سے سیشنل ایجوکیشن کے بچوں کے لئے transport atleast کی 59 گاڑیاں کر رہے ہیں تو اس کو increase کر کے 74 پر لے جائیں گے۔ کوئی تو اس میں بہتری آنے گی۔ اب

ہم یہ سمجھیں کہ محکمہ ایسی تجاویز دے دیں جو ان کے focus میں نہیں ہیں یا تو ہم ان کو ideological basis پر لے جائیں۔ ان کو ہم کہیں Let us restruct it اس کو دوبارہ سے کھڑا کریں۔ آپ data base کو نئے سرے سے تجویز دیں، آپ پہلے دیکھیں کہ فیسی کے sorrows اس کے لئے آپ ایک نیا بیڈولینٹ فنڈ قائم کر دیں کہ جس گھر کے اندر retarded بچہ ہے اس کو automatically پانچ ہزار، دس ہزار، دو ہزار یا ایک ہزار روپیہ ملنا اس کے گھر پہنچانے کی۔

No, this is not we are doing here but if we have to provide the infrastructure just for special education

اور اس کے ارد گرد اور اس کے rotating elements کو ہم نے نہیں ہمیشہ تا تو پھر جو محکمہ اس وقت کر رہا ہے

that is the most practical thing what department is doing. In the given circumstances we believe that the Chief Minister's vision for 2020 has a special place. This department has a special place in that vision and we know that if just keeps the pace

اور یہ تسلسل کے ساتھ چلتا رہے اور اس وقت حکومت کی پالیسی اس وقت سپیشل ایجوکیشن کے متعلق واضح کر دی گئی ہے۔

and in the dynamic leadership of the present Minister. I firmly believe that if she has devoted herself, she has committed for the cause.

یہ اس سلسلے میں دن رات اپنا کام کر رہی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان کا محکمہ ان کے ساتھ پورا تعاون بھی کرے گا۔ جہاں پر جو ضرورتیں ہیں وہ دیں۔ اس سلسلے میں ہمارے دوستوں نے بہت ساری تجاویز دیں۔ تحصیل لیول پر سکول قائم کرنے کی بات کی گئی، Regional Universities کے

مستحق پارٹیننٹی سیکرٹری صاحب آپ کی رونگ کی وجہ سے participate نہیں کر سکے but this is what he was to trying to say کہ رجینل لیول پر یونیورسٹیاں قائم کی جائیں، بیڈ کوارٹرز قائم کئے جائیں، تحصیل لیول پر سکول بنانے جائیں، mobility کے مسائل کو sort out کیا جانے اور

میر اخیل ہے کہ

Department is the part of the Government. He can give these suggestions to the Minister whenever wants to talk to the Special Secretary.

جب یہ ان کے ساتھ بات کریں ان کو اپنی تجاویز دیں۔ ہمارے نقطہ نظر کے مطابق سیشنل ایجوکیشن ہماری خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ جس کے ذریعے ہم نے sorrows بھی دور کرنے ہیں اور بہتری کی طرف بھی جانا ہے۔ میں منسٹر صاحبہ کو اس بات کی مبارک بلا دیتا ہوں کہ

In the beginning, in the start the Department is doing is upto the mark.

اپنا ہانک پورا کر رہے ہیں اور انشاء اللہ

They will come when she will again give the political mileage even for that اور یہ ایک ثواب کا کام ہے جو ثواب دارین کی حیثیت حاصل کر جانے گا۔ اگر اسی commitment اور اسی جرات کے ساتھ چیف منسٹر کے Vision کو لے کر ان مستحق لوگوں تک ان کا حق پہنچانے رہے تو کل تک بھی ان کا نام رہے گا اور آنے والے کل میں بھی ان کا نام رہے گا۔ شکریہ جناب چیئر مین، ہاؤس کا وقت 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

میں اس بارے میں ایک دو باتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں کہ معذور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے موجودہ حکومت کا اٹھایا گیا قدم واقعی قابل تحسین ہے۔ میں اسمبلی میں 1885 سے آرہا ہوں سوائے 93 میں صوبائی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے سامنے ہوں۔ اس سے پہلے آج تک کسی حکومت نے بھی سیشنل تعلیم پر کوئی بات نہیں کی، کوئی اس بارے میں آج تک discussion نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی حکومت نے اتنی توجہ سیشنل ایجوکیشن پر دی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے فیصد کیا ہے اور 40 کروڑ روپے محض کیا ہے تو ان کا یہ ایک قابل تحسین قدم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں پر امید ہوں کہ یہ حکومت اس بات پر گامزن رہے گی اور معذور بچوں کی تعداد سمیع اللہ صاحب بنا رہے ہیں کہ بڑی زیادہ ہے ان تمام بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کی فلاح و بہبود کے لئے ان پر

شرح کیا جانے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ معذور بچوں کے لئے آنے والی تجاویز بڑی قابل تحسین ہیں۔ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں معذور بچوں کے لئے سکول اور تربیت گاہ کا بنانا اہم ضروری ہے۔ اس لئے کہ لاہور میں بعض بچے نہیں آسکتے، وطن میں بعض بچے نہیں جاسکتے، لہذا کم از کم ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر معذور بچوں کے لئے تعلیم حاصل کرنے کی ایک تربیت گاہ بہت ضروری ہے۔

(اس مرحلے ایوان میں عصر کی اذان سنائی دی)

مجھے افسوس ہے کہ طاہر خان طیزی اپنی تجاویز دینا چاہتے تھے اور انہوں نے میرے ساتھ بات بھی کی کہ میرے پاس بڑی اہم تجاویز ہیں۔ مگر روز کے پیش نظر میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ میں اس ضمن میں آپ سے اتناں کروں گا کہ اگر ہاؤس اس بات کی اجازت دے تو طیزی صاحب کی تجاویز بھی سن لی جائیں۔

آوازیں، ان کی تجاویز بھی سن لی جائیں۔ (نعرہ ہانپنے تحسین)

جناب چیئرمین، میں آخر میں میں ایک اور بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ملک محمد احمد خان نے بڑی اہم تجویز دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ پانچ ہزار مہینہ دینے کے لئے کوئی آدمی بھی گریز نہیں کرے گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ملک صاحب نے بڑی اہم تجویز دی ہے لیکن donation میں اور زندگی میں جو کٹوتی ہوتی ہے اس میں بڑا واضح فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک بندے کے اگر اہلہ بات ایک ارب روپے ہیں یا اس کی اہلہ آمدنی دس کروڑ روپے ہے اور ایک بندہ جس کی اہلہ آمدنی 10- ہزار روپے ہے تو وہ جب donation دے گا تو اس میں ایک فرق ضرور رہے گا۔ میں ان کی تجویز سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں لیکن اس ہاؤس میں بھی جس طرح میں نے کہا کہ ایک بندہ دس ارب کا رہا ہے، ایک بندہ دس ہزار کا رہا ہے اس میں جو مراعات کی بدش ہے اس ہاؤس میں وہ منسٹر پارلیمنٹری سیکرٹریز اور چیئرمین سینڈنگ کمیٹی یہ تین ایسی کلاسز ہیں اور اس میں بھی ہاؤس میں ڈویژن ہے کہ ایک وزیر پنجاب حکومت کو اہلہ بیس پچیس لاکھ میں پڑتا ہے اسی طرح ایک ایم پی اسے اگر میں کچھ سو سے کام نہ لوں تو وہ ایک لاکھ میں پڑتا

ہے مگر یہ donation اس طرح سے نہیں لیتے ہیں جو مراعات کی بارش ان کی طرف ہو رہی ہے اسی حساب سے یہ donation دے دیں۔ میرے خیال میں کل ٹھام کو تین بجے اجلاس ہے اور جب ہاؤس میں ٹام ایم پی اسے صاحبان موجود ہوں گے تو اس بات کا اعلان کیا جانا چاہیے۔ لہذا آج یہ بسم اللہ کریں 'وزراء نے آنا ہے' پارلیمانی سیکرٹری صاحبان نے آنا ہے لہذا آپ بطور چئیرمین آج روٹنگ دیں کہ یہ دس ہزار روپے donation دے دیں گے۔ ایم پی اسے صاحبان کی باری کل آج لے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چئیرمین، جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب چئیرمین! میں اپنے پورے ماہ کی تنخواہ دیتا ہوں۔ یہ کوئی پالیٹیکل issue نہیں تھا یہ تو نیک نیتی سے کی گئی تھی۔

جناب چئیرمین، میری تجویز ہے اور میں یہ بات کہوں گا کہ حسب استطاعت اس کٹہر میں جو ایم۔ پی۔ اے حصہ لینا چاہتا ہو وہ حصہ لے۔ جی میزنی صاحب! آپ اپنی تجاویز دیں۔ آپ بحث میں تو حصہ نہیں لے سکتے مگر صرف تجاویز کے لئے ہاؤس نے آپ کو اجازت دی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، جناب چئیرمین! میں آپ کا اور پورے ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مہربانی کی اور مجھے وقت دیا۔ سب سے پہلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب وزیر اعلیٰ پنجاب نے مجھے پارلیمانی سیکرٹری نامزد کیا تو میرے پاس کئی ٹکٹوں کی option تھیں لیکن میں نے یہ حکم اس لئے منتخب کیا کیونکہ میرا ایک بیٹا بھی Hearing impaired کی problem میں ہے۔ اسی یہاں پر بہت ساری مخالفت بھی ہوئی، تنقید بھی ہوئی اس کے حق میں دلائل بھی دینے لگے کہ اٹھا ہوا کہ یہ حکم بن گیا۔ میں صرف یہ اتجا کرنا چاہوں گا کہ جو لوگ یا جو families یا جو communities اس میں suffer کر رہی ہیں انہیں ہی پتا ہے کہ یہ کتنا اہم شعبہ ہے۔ یہاں پر کیا کام ہونا چاہیے؟ ایک باپ کی حیثیت سے اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو میں آپ کو بجا سکتا ہوں کہ اپنے بیٹے کے حوالے سے میری کیا feelings ہیں۔ میری وی feelings حکومت پنجاب کے لئے ہیں 'وزیر اعلیٰ کے لئے ہیں کہ چونکہ حکم تعلیم ایک بہت بڑا حکم ہے۔ اس میں ہونا

تو یہ چاہیے کہ کالج ونگ کو علیحدہ کرنا چاہیے، سکول ونگ کو علیحدہ کرنا چاہیے، technical wing کو علیحدہ کرنا چاہیے، literacy کو علیحدہ ہونا چاہیے۔ پہلے یہ صرف directorate تھا مگر ماشاء اللہ اب وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کو بہت flourish کیا ہے۔ میری اس میں گزارشات کہ ابھی حکومت پنجاب نے جتنے بھی اقدامات کئے ہیں وہ unprecedented ہیں، اس سے پہلے کبھی اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس میں میرا focus یہ ہے کہ شہروں میں یا بڑے شہروں میں بہت سارے ادارے مزدوروں کے لئے پہلے ہی سے کام کر رہے ہیں۔ یہ حکومتی ادارے بھی ہیں، پرائیویٹ ادارے بھی ہیں اور این۔جی۔ اوز جس میں لوکل این۔جی۔ اوز اور غیر ملکی این۔جی۔ اوز شامل ہیں نے بنائے ہونے ہیں۔ ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ ان دیہی علاقوں کو focus کریں، جہاں پر یہ facility نہیں ہے۔ یقیناً ہمارا focus تمام سپیشل بچوں کے لئے ہے لیکن ایسے بچوں کے لیے زیادہ نہیں جن کے لئے پہلے ہی سے بہت ساری مراعات ہیں، ان کے لئے بہت اچھے انسٹیٹیوٹس ہیں۔ ہمارے focus میں وہ بچے آتے ہیں جن کے پاس کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں، سکول تو بہت آگے کی بات ہے۔ حکومت پنجاب یہی چاہ رہی ہے کہ دیہاتی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں سپیشل ایجوکیشن کو لے کر جائیں۔ حکومت پنجاب کی proposal ہے کہ 90 تحصیلوں میں ایسے ہم ادارے قائم کریں جو کم از کم primary level تک تعلیم مہیا کریں۔ اس کے علاوہ ہماری کوشش ہے کہ اس وقت پنجاب آٹھ divisions میں ضلعی سطح کو کم از کم high level تک لے کر جائیں۔ degree level پر بھی ماشاء اللہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ابھی افتتاح کیا ہے اور وہ شروع ہو چکا ہے۔ اس سے پہلے سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے میں نے اپنے طور پر بھی کام کیا، این۔جی۔ اوز کے ساتھ مل کر بھی کام کیا۔ ان بچوں کے لئے سب سے بڑی مشکل ان کی mobility ہے کہ یہ mobile بالکل نہیں ہوتے۔ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے گورنمنٹ آف پنجاب کو 59 بسیں provide کی ہیں تو ہماری یہ کوشش ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے انسٹیٹیوٹس کے ادارے کے لئے کم از کم ہر ایک بس ہم مہیا کریں تاکہ وہاں پر جو بچے موبائل نہیں ہیں انہیں ان بسوں کے ذریعے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دے سکیں۔

اس کے علاوہ میری ایک proposal یہ ہے کہ چونکہ گورنمنٹ کا یہ Vision ہے یا ارادہ

کہ حکومت بہت سارے انسٹیٹیوٹس بنانے کی لیکن ہمارے پاس اتنے ٹرینڈ ٹیچرز نہیں ہیں۔ ابھی

P.V.T.C سے بھی M.O sign ہوا ہے، مختلف اداروں سے ہم ٹرینڈ ٹیچرز لے رہے ہیں لیکن اس وقت پنجاب یونیورسٹی میں ایک ادارہ سٹیٹل ایجوکیشن میں بی۔ ایڈ اور ایم۔ ایڈ کر رہا ہے تو میری proposal ہے اور شاید یہ بات under consideration بھی ہے تو زکریا یونیورسٹی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، راولپنڈی اور فیصل آباد میں ایسے ادارے ہیں جنہاں پر ہم یونیورسٹی میں ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ قائم کریں جنہاں سٹیٹل ایجوکیشن کے ٹرینڈ ٹیچرز ہمیں مل سکیں۔ کیونکہ آنے والے وقتوں میں میری اور محکمے کی calculation کے مطابق ہمیں ان انسٹیٹیوٹس کو اچھے طریقے سے run کرنے کے لئے کم از کم ساڑھے چار سو سے 600 trained teachers چاہئیں۔ یہاں پر ابھی یہ بات بھی ہوتی کہ awareness campaign شروع کی جائے۔ میڈیا campaign شروع کی جائے۔ بالکل ٹھیک بات ہے کیونکہ problems یہ ہے کہ خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں remote اور backward areas میں ایسے بچوں کو گھروں سے نکالنا problem ہے۔ والدین economically استحوا afford نہیں کر سکتے یا وہ معاشرے کے ذر کی وجہ سے ان انسٹیٹیوٹس میں لے کر نہیں آتے۔ اس میں on the floor of the House میں یہ اہتمام کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ہتھے بھی ایم۔ پی۔ ایڈ ہیں، میری اس سمرز ہاؤس کے 371 ممبرز سے یہ درخواست ہے کہ وہ ہماری اس میڈیا campaign میں aware کا کیریئر بنیں۔ اپنے اپنے حلقوں میں جا کر وہاں متعلقہ لوگوں کو یہ aware کریں۔ وہاں پر جمہوری جمہوری ورکشاپس کریں اور ان کے knowledge میں جو لوگ بھی آئیں۔ جو سٹیٹل بچے ہیں یا ایسے افراد یا ایسے گھر ہیں انہیں وہ nominate کر کے یہاں پر ہمیں بتائیں اور انہیں یہ advice کریں کہ وہ ان اداروں اور سکولوں کو approach کریں۔ اس سے یہ ہو گا کہ جو اس کی صحیح wisdom ہے جو ہم چاہ رہے ہیں کہ بچے گھروں سے نکل کر آئیں اور آکر اس معاشرے کا ایک کارآمد حصہ بنیں تو یقیناً اس سے بہتری آئے گی۔

جب چیرمین! اس میں ایک بہت بڑی percentage کا ذکر کیا گیا کہ صرف پاکستان کے ایک صوبے پنجاب میں 6 لاکھ سے زیادہ ایسے افراد ہیں جو کہ اس وقت کسی نہ کسی معذوری میں مبتلا ہیں۔ basically ہم اس وقت چار disability پر کام کرتے ہیں جس میں blindness 'mentally retarded اور deaf and dumb physical disability' اس میں 6

لاکھ سے اوپر ہمارے پاس figures آئی ہوئی ہیں اور انسٹی ٹیوشنز 49 ہیں اس میں دو آراء ہوئی نہیں سکتیں کہ یقیناً بہت کم ہیں لیکن مجھے خوشی ہے کہ I am proud of my Chief Minister, my Minister, my Parliamentary Secretary, honestly کام کیا ہے۔ جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہم نے اس میں اپنا sahre ڈالا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان اداروں کو بھی بڑھائیں ان بچوں کو بھی ان اداروں میں لے کر آئیں اور اس کے بعد جب وہ ان اداروں سے pass out ہوں تو وہ ensure ہوں کہ انہیں روزگار بھی میا ہو گا اور وہ ایک اچھے طریقے سے اس معاشرے میں رہ سکیں گے۔ اس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے بہت سارے ڈیپارٹمنٹ سے collaborate بھی کیا جس کی محلل sports Department ہے کہ اس سے collaborate ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے بھی کیا ہے اور ابھی بہت ساری ایسی سریز ہیں جو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے through گئی ہوئی ہیں کہ ہر اسپتال میں 'ڈی ایچ کیو' کی ایچ کیو لیول پر کم از کم ایک ایسا کمرہ یا ایک treatment room ایسا ہونا چاہئے جس میں صرف اسپتال بچوں کا free treatment ہو سکے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئر مین نے ہاؤس کے وقت میں مزید 15 منٹ کا اجلاس کیا)

اس بارے میں ہماری منسٹر صاحبہ کی بھی ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے بات ہوئی ہے اور انشاء اللہ

تعلق آنے والے وقت میں بہتر حالات پیدا ہوں گے۔

جناب چیئر مین، منسٹر صاحبہ نے بھی wind up کرنا ہے۔ لہذا جلدی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم، جناب چیئر مین! ضرورت اس بات کی ہے کہ ان disabilities کو scrutinised کرنا چاہئے کہ ان کی وجوہات اور causes کیا ہیں۔ اس پر بھی ریسرچ ہونی چاہئے اسی سے ہم آنے والے وقتوں میں 6 لاکھ کی figure کو کم کر سکتے ہیں۔ یقیناً اس میں بہتری ہو گی۔ ابھی بڑی معذرت کے ساتھ ڈاکٹر امجد مسلم صاحب نے بات کی کہ یہ محکمہ ہی نہیں بننا چاہئے تھا اور یہ محکمہ صرف کچھ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے بنایا گیا۔ میں اس محکمے کا پارلیمانی سیکرٹری ہوتے ہوئے on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ میں نے آج تک اس محکمے سے ایک روپے کا کوئی مالا نہیں لیا اور نہ منسٹر صاحبہ نے کوئی مالا لیا ہے۔ آج تک نہ میں نے آئس مانگا اور نہ میں ایک ٹیلی فون کال کا روادار ہوں۔ ہم چاہ رہے ہیں کہ ان بچوں کو جن کے لئے

آج سے پہلے کبھی کام نہیں ہوا آنے والے وقتوں میں بہتر کام ہو گا۔ ہمیں اپنی اپنی جگہ پر رستے ہونے اپنی اپنی کیونٹی میں بہتری کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! آخر میں مجھے ایک جینی کلمات یاد آئی ہے تو اس حوالے سے بات ختم کروں گا کہ "جب کوئی آدمی teenagers میں ہوتا ہے تو اس کے ambition بہت زیادہ ہوتے ہیں وہ یہ کہتا ہے کہ میں اس پوری کائنات کے لئے ریٹائر کروں گا لیکن جیسے ہی وہ thirteen میں جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ نہیں کائنات بہت بڑی ہے تو میں اپنے ملک کی ریٹائر کروں گا۔ death , forties , fifties میں وہ آہستہ آہستہ اپنے محلے تک اپنے گھر تک آجاتا ہے لیکن جب وہ death bed پر ہوتا ہے اور آخری سانس لے رہا ہوتا ہے تو اس کے دل سے آہ نکلتی ہے کہ کاش! اگر یہ بہتری کا سلسلہ میں نے اپنی ذات سے شروع کیا ہوتا تو آج یقیناً آج معاشرے میں بہتری ہوتی۔ میری التجا ہے، میری گزارش ہے کہ حقیقہ اپنی جگہ لیکن موجودہ حکومت جس نے بہت کام کیا ہے ہمیں بھی اپنی اپنی جگہ پر رستے ہونے اس میں بہتری کے لئے کام کرنا چاہئے۔ شکریہ۔

جناب جہانزیب راؤ، جناب چیئرمین! صرف ایک تجویز ہے۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

جناب جہانزیب راؤ، جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے ایک گزارش کروں گا کہ وہ چیف منسٹر صاحب سے بھی گزارش کریں اور کیوں نہ ہم ایک campaign launch کریں چونکہ بجٹ 40 کروڑ یا جتنا بھی ہے یہ بہت تھوڑا ہے تو ہم اپوزیشن والے لوگ بھی ان کا ساتھ دیں گے اور کیوں کہ یہ تو گورنمنٹ میں ہیں اور بہت سارے investors بہت سارے لوگ جنہیں یہ ایک دفعہ کہیں تو کروڑوں روپیہ ان کے ایک اشارے پر مل سکتا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک campaign launch کرنی چاہئے تو اپوزیشن والے بھی ان کے ساتھ مل کر ان کا ساتھ دیں گے

جناب چیئرمین، وزیر خصوصی تعلیم!

وزیر خصوصی تعلیم، شکریہ جناب چیئرمین! میں بہت شکر گزار ہوں اور اہمائی قابل احترام اپنے ان

18 سزرا کین اسمبلی کا جو 371 کے ایوان میں سے آج یہاں موجود رہے اور انہوں نے سینیٹل

ایجوکیشن کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئر میں! سب سے پہلے جب جنرل ڈسکشن آن ایجوکیشن شروع ہوئی تو محترم علمی زاہد بخاری صاحب کو بت کرنے کا موقع ملا اور انہوں نے بہت خوب صورت طریقے سے ہمارے 27 اضلاع میں جو انسٹی ٹیوشنز کے بارے میں ہمیں نے کہا تھا کہ 34 اضلاع میں سے 27 اضلاع میں ہیں کیونکہ اس وقت پنجاب میں 34 اضلاع ہیں لیکن ہمارے ادارے 27 اضلاع میں ہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پوائنٹ آؤٹ ضرور کروں کہ وہ کون سے 7 اضلاع ہیں جن میں سپیشل ایجوکیشن کے ادارے ابھی تک نہیں ہیں؛ تو ان میں یہ: بہاولنگر، بکھر، نارووال، منڈی بہاؤالدین، لودھراں اور حافظ آباد کے اضلاع ہیں جہاں پر ابھی ہمارے ادارے نہیں ہیں لیکن پرائیویٹ سیکر کے مختلف ادارے ان اضلاع میں بھی کام کر رہے ہیں بلکہ میں آپ کو یہ بتاتی چلوں کہ اس وقت پرائیویٹ سیکر میں این۔جی۔اوز کے 53 ادارے all over پنجاب میں کام کر رہے ہیں اور اسی طرح انہوں نے پبلک awareness کے حوالے سے بہت اہم بات کی تھی کہ Public awareness campaign کا ہونا بہت ضروری ہے اور جب تک یہ نہیں چلائی جائے گی اور ہمارے دیگر معزز اراکین اسمبلی نے بھی mass awareness campaign کے حوالے سے بات کی ہے۔ اس کی اہم ضرورت ہے کہ آپ پولیو کے حوالے سے دیکھ لیجیے کہ آج سے دس بارہ پندرہ سال پہلے polio کی mass awareness campaign مרכזی اور صوبائی حکومت کی سطح پر چلی اور اس کے بعد یہ effective ہوتی چلی گئی تو polio کے بچوں کی significant ratio decrease ہوئی ہے۔ اسی طرح چودھری پرویز الحسن صاحب کی Educated Punjab کے نام سے mass awareness campaign کے نتیجے میں اس وقت پورے پنجاب میں یہ ایک historical figures ملنے آئی ہے کہ 5 لاکھ 24 ہزار بچے اس "پڑھا لکھا پنجاب" کے slogan کے تحت آیا ہے اس لئے کہ اس میں نیوز پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا نے جو کہ 21 ویں صدی کے مطابق یہ ہماری زندگی کی ضرورت بن گئی ہے۔ جب تک یہ نہیں چلے گا آپ لوگوں کو gross root level پر آگاہ نہیں کر سکتے۔ mass awareness campaign کے حوالے سے میں بتاتی چلوں کہ اس پر حکومت پنجاب کی خصوصی توجہ ہے اور اس کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کیا گیا ہے۔ میں ایک بریفنگ ایڈ گروپ سے

لے چکی ہوں جو الیکٹرانک میڈیا کے لئے، نیوز پرنٹ میڈیا کے لئے، ہورڈنگ کے لئے اور وہ banners جو ہم نے مختلف roads پر آویزاں کرنے ہیں ان کے لئے اور دوسری بریکنگ ابھی چند دن پہلے ہوئی تھی اور ہم نے کانٹیل وزیر اعلیٰ صاحب کو دکھانی ہے تاکہ وہ OK کر دیں پھر اس کے بعد mass awareness campaign پورے پنجاب کی سطح پر شروع ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین! سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے میں جتاؤں گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت پنجاب میں اس ٹکڑے پر اتنا کام ہو رہا ہے کہ دوسرے صوبوں کے عوامی نمائندوں نے اس پر خاص interest show کیا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ سے سینیئر محترمہ کٹوم پروین تشریف لائیں جو کہ بلوچستان کی سینیئر ہیں وہ یہاں آکر وزیر اعلیٰ صاحب سے ملیں اور مجھ سے بھی ان کی ملاقات ہوئی تو ان کا یہی کہنا تھا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں مختلف deficiency سے پھر افغانستان کی جنگ کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگ disabled ہوئے ہیں وہاں پر کبھی اس طرح کام نہیں ہوا وہاں پر یہ Ministry آپ سے Ministry تو نہیں کہہ سکتے بلکہ ایک ٹکڑے بہت سارے ٹکڑوں سے مل کر ہم اسے اسی سطح پر لانا چاہتے ہیں اور اسی طرح کا کام چاہتے ہیں جیسا پنجاب میں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے data collection of disabled children کا ذکر کیا تھا یہ بات نوٹ کر لی گئی ہے یہ بہت اہم figure ہے کیونکہ data collection کے بعد ہی ہمارے سامنے چیز آئی کہ بد قسمتی سے پنجاب میں چھ لاکھ پانچ ہزار سے بھی زائد school-going age کا بچہ ہے اور enrollment صرف 42 سو ہے جو کہ کچھ بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہ سب data collection کے تحت ہی ہوا ہے۔ اب اگر میوں کی پھنسیوں کے بعد سکول کھل گئے ہیں تو ہم مزید اپنا study conduct کرنے جا رہے ہیں کہ اس عرصے میں ہمارے پاس کتنے بچے آئے ہیں اور کن districts میں کون سے ایسے علاقے ہیں جہاں disability زیادہ ہے۔ میں نے فیصل آباد کا ذکر کیا تو میں فیصل آباد کا جتنی جتاؤں کہ اس کے گرد و نواح کے علاقوں میں mentally retarding children کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ضلع بہاولپور اور بہاولنگر جہاں ریگھنٹی علاقے میں بینائی سے محروم بچے زیادہ ہیں۔ میں نے visit پنڈو سیکا تحصیل نازا ضلع جہلم جو

کہ بہت دور دراز کا علاقہ ہے اور وہاں پر iodine کی deficiency کی وجہ سے ابھی بھی گھنڑ کی بیماریاں اور polio کے بھی غاصے بچے موجود ہیں۔ مختلف علاقوں میں مختلف deficiencies کی وجہ سے disabled بچے موجود ہیں۔ یہاں بریگیڈیر حسن صاحب نے بہت ابھی تجاویز دیں تھی اور یہ میرے علاقہ پوٹھوہار اور تحصیل گوجرانولہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ کس طرح پوٹھوہار کے علاقے میں کیونکہ بارانی زمینیں ہیں جب وہاں بارش نہیں ہوتی اور مختلف قسم کی بیماریاں پھیلتی ہیں تو وہاں لوگوں میں اور خاص طور پر بچوں میں disabilities ہوتی ہیں۔ سہمی زاہد بخاری صاحبہ کے بعد سامیہ امجد صاحبہ نے تقریر کی تھی اور وہ خود بھی ڈاکٹر ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ ماں نے اپنی بیٹی کو زنجیر سے باندھ کر رکھا ہوا تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہمارے معاشرے میں lack of awareness کا نتیجہ ہے کہ آپ ایک بیٹی جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے اور بچیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہوا کرتی ہیں یہ ابھی بات نہیں ہے کہ انہیں آپ جانوروں کی طرح زنجیروں میں باندھ کر رکھیں۔ میں نے بہت بڑی فیملیاں بھی دیکھی ہیں جنہوں نے چھ چھ نوکر اپنے سہیشل بچوں کو provide کئے ہوتے ہیں لیکن اس طرح سے معاشرے کے اچھے شہری تو ان کو نہیں بنایا جاسکتا جب تک آپ انہیں institutions میں نہیں لائیں گے۔ آپ انہیں حکومت کے institutions میں لائیں۔ آپ انہیں ہمارے حوالے کریں ان کی دیکھ بھال کرنا ان کو صحیح آٹھ بچے سے لے کر تین بچے تک تعلیم فراہم کرنا اس معاشرے کا اہم شہری بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔ لیکن اصل کام والدین پر جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ہمارے ادارے میں لے کر آئیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے Poho Aballa Injection کے حوالے سے بات کی تھی انہوں نے کہا تھا کہ institute of Public Health Lahore سے study conduct کروانی جانے کیونکہ انہوں نے پہلے بھی ہیلتھ کے حوالے سے مختلف علاقوں سے study conduct کی ہے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ محترمہ سامیہ امجد کے through institute of Public Health انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ سے رابطہ کر کے study conduct کراؤں گی۔ انہوں نے عطائی ڈاکٹروں کا بھی بہت ذکر کیا ہے ابھی ہیلتھ منسٹر تشریف نہیں رکھتے تو میں کہوں گی کہ یہ عطائی ڈاکٹر نسیم حکیم خطرہ جان والی بات ہے کہ ان کو آتا جاتا کچھ نہیں ہے لیکن معمولی علاقوں اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں ہمارے موصوم سن بھائیوں

کو بے وقوف بناتے ہیں اور ایسی ادویات کا بھی ذکر کیا کہ midwives دیہی علاقوں میں ایسے injection کا استعمال کر رہی ہیں جس سے ایم آئی آر بچوں کی تعداد بڑھتی ہے اور وہ اینٹی کنجین بمینوس کو لگانے جاتے ہیں جو midwives عواتین کو لگاتی ہیں۔ چیک اینڈ بیلنس کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور Parent Teacher Association کے حوالے سے بھی بات ہوئی تھی جس طرح جنرل ایجوکیشن کے سکولوں میں Parent Teacher Association کا ایک بڑا ماحول ہے تو Parent Teacher Association اسپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ ڈیفنس کے اسے بلاک میں Rising Sun Institution کے ڈاکٹر سے جب میری بات ہوئی تو وہ کہنے لگی کہ ہمیں ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی نے اس ادارے کو بڑا کرنے کے لئے اور بچوں کی مزید گنجائش بڑھانے کے لئے اٹھ کیٹیل کی اراضی دی ہے۔ پہلے ان کا پروگرام Hostel بنانے کا تھا جب انہوں نے گورنر پنجاب کو بریفنگ دی تو Hostel کا ذکر بھی کیا لیکن بعد میں لوگوں نے انہیں کہا کہ اگر آپ Hostel بنائیں گے تو آپ ان بچوں کو والدین سے الگ کر دیں گے کیونکہ والدین وہاں داخل کرا کے بمول جاتے ہیں انہیں normal بچے تو یاد ہیں جو دن رات ان کے پاس ہیں جن کی فیسیں ادا کرنی ہیں اور جن کے کھانے پینے کا خیال رکھنا ہے لیکن وہ اسپیشل بچے کو وہاں ڈال کر بمول جائیں گے۔ بچے اور فاس طور پر مخصوص بچے کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنا وقت استاد کے ساتھ گزار کر پھر afternoon 'ٹائم اور رات کا وقت اپنے والدین کے ساتھ گزارے اس لئے وہاں ہاسٹل بنانے کا پروگرام کینسل کیا گیا لیکن ہمارے institutions میں ابھی جہاں ہاسٹل کام کر رہے ہیں وہاں پر ان کو ملت ہاسٹل کی سولت دی گئی ہے۔ یہاں چیک اینڈ بیلنس کے حوالے سے بھی بات ہوئی تھی ڈاکٹر صاحب کے بعد پروین سکندر گل کی تقریر تھی جو اب یہاں تشریف نہیں رکھتیں۔ یہاں hearing aid کے حوالے سے بات ہوئی ہم نے پہلے 2600 بچے study کے لئے conduct کیا پھر 3200 بچوں کو ہم نے free hearing aids دینے ہیں اور یہ hearing aids دینے کا آغاز 7- ستمبر 2004 کو کیا جب چودھری پرویز الہی صاحب نے ڈگری کالج کا افتتاح کیا۔ جناب والا! free hearing aids and free wheel chair یہ وہ ضروریات ہیں جو غریب والدین اپنے بچے کے لئے afford نہیں کر سکتے۔ پہلے hearing aid یا تو طوای نہیں کرتے تھے یا اگر ملتا

بھی کرتے تھے تو وہ سکول ٹائم میں ہتے تھے اور وہ بچہ سکول ٹائم کے بعد واپس دے کر چلا جاتا تھا جب وہ واپس دے کر چلا جانے تو گھر جا کر کس طرح سنے گا۔ کیونکہ جب تک وہ سن نہیں سکتا تو وہ کوئی بات نہیں کر سکتا۔ ہم والدین کے awareness کے حوالے سے بھی انتہاء اللہ تعلق پر وگرام لا رہے ہیں کیونکہ آپ اگر محسوس کرتے ہیں کہ بچہ معمولی عمر میں respond نہیں کرتا اور اٹھارہ ماہ سے لے کر تیس ماہ تک کا وہ وقت ہوتا ہے جب بچے کی vocal cords بہت flexible ہوتی ہے۔ اس کے دوران ڈاکٹر کے پاس لانا چاہیے۔ آڈیولاجیکل کلینک میں لانا چاہیے اور وہاں بہتر علاج ہو سکے گا۔ جب تیس ماہ کا عرصہ گزر جاتا ہے اور میریڈ اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ vocal cords flexible نہیں رہتیں تو problem زیادہ ہو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب چیئرمین! اس منٹ کے لئے کر دیجیے کیونکہ میرے لئے وہ معزز ترین اٹھارہ اراکین اسمبلی ہیں جنہوں نے یہاں پر اپنی تجاویز پیش کی ہیں اس لئے میں ان کا نام لے کر ضرور ذکر کرنا چاہتی ہوں پھر ٹیپنی طارق صاحبہ نے بھی ٹرانسپورٹیشن کے حوالے سے اپنی تجاویز سے نوازا تو میں نے بتایا کہ 59 بسوں کا فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بجٹ بھی clear کر دیا ہے۔ * 59 buses for all over Punjab مصباح کو کب صاحبہ نے ذکر کیا تھا کہ developed countries میں کس طرح سے سپیشل بچوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ میں مثال دینا چاہتی ہوں کہ

Last year when I was visiting Texas, the State of sitting President George Bush, I was in one of the schools, at Husten the capital of Texas.

جنرل ایجوکیشن کے سکول میں انہوں نے سپیشل بچوں کے لئے سیکشن بنانے ہونے ہیں۔ سپیشل بچوں کے لئے ہر کلاس میں ایک دن مقرر کیا ہوا ہے کہ اس دن یہ کلاس lunch box لے کر آنے گی اس دن یہ کلاس lunch box لے کر آئے گی اور اس طرح انہوں نے اپنے پانچ چھ دن distribute کئے ہونے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ چیز ترقی یافتہ ممالک میں بہت اچھی ہے۔ ہم اگر اپنے آپ کو دیکھ لیں، اپنے دین کو دیکھ لیں، اپنے مذہب کو دیکھ لیں تو اسلام سب سے پہلے To give

attention to the deprived classes. ہمیں سکھاتا ہے اور آج ہم اسی چیز سے دور ہیں اور جب ہم مغربی ممالک میں اور امریکہ میں دیکھتے ہیں اور میں نہیں سمجھتی کہ امریکہ کی ترقی میں کسی mighty naval fleet یا weapons of mass destruction میں ترقی کر جانے کا کوئی عمل ہے۔ معاشروں کی ترقی کا عمل گھروں سے شروع ہوا کرتا ہے۔ میری study کے مطابق ترقی کا جو عمل ہے وہ گھر سے شروع ہوا کہ جب بچہ وہاں پر صبح اپنے lunch box کے ساتھ اس سیشن کے lunch box لے کر جاتا ہے تو ماں کو بھی پتا ہے کہ وہ کس کے لئے لے کر جا رہا ہے اور باپ بھی جانتا ہے کہ اس نے کس کو جا کر دینا ہے۔

ڈاکٹر وسیم اختر صاحب نے اس ذیابرنٹ کے حوالے سے take off کرنے کا appreciate بھی کیا۔ پھر انہوں نے کہا تھا کہ سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے ہاؤسنگ سوسائٹیز میں کوٹا مقرر کیا جائے۔ ابھی تو میں سمجھتی ہوں کہ نیب نے 21 ہاؤسنگ سکیموں کا امتداد شروع کر دیا ہے۔ وہ تو ابھی اس سلسلے میں ہمیں دیکھنے دیجیے کیونکہ گورنمنٹ کی جو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں وہ تو secured ہیں، وہاں پر آپ کو مارا کہ بھی سکتے ہیں، وہاں پر آپ able لوگوں کے لئے جو کسی مقام پر پہنچنے ہیں، کوئی کام کر رہے ہیں اور ان کی worth ہے اور وہ disable ہے، جس طرح disable آدمی جب گاڑی منگواتے ہیں تو اس پر ان کو ذیولٹی معاف ہے۔ اس طرح گورنمنٹ کی ہاؤسنگ سوسائٹی ہے تو اس میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تجویز میں ضرور پیش کروں گی کہ اس میں disable لوگوں کے لئے کوٹا رکھا جائے۔

یہاں پر انہوں نے ذیابرنٹ آف سپیشل ایجوکیشن کا ذکر کیا جو کہ گارڈن ٹاؤن میں ہے کہ وہاں پر stairs اور اس طرح کا کوئی انتظام نہیں ہے کہ wheel chair والوں کی accessibility ہو۔ ابھی آپ سوچیں کہ کہیں بھی نہیں ہے۔ پچھلے سال 3- دسمبر کو جب International Day of Disabled تھا اور عنقریب پھر 3- دسمبر آ رہا ہے اور ہم الحمراء میں function کرتے ہیں اور الحمراء میں کہاں جگہ ہے؟ کوئی ایسے ways بنے ہوئے ہیں کہ جہاں پر wheel chair والوں کی accessibility آسان ہو، ابھی پہلی دفعہ یہ پنجاب میں منسٹری create ہوئی ہے اور اپنے آپ کو set کرنے میں، اپنے آپ کو جانے میں قائم گئے گا۔ فیڈرل گورنمنٹ نے

اسلام آباد کو Disabled Friendly City قرار دے دیا ہے۔ باقی ان کی priorities جو Provincial capitals میں 'انشاء اللہ تعالیٰ لاہور میں بھی اسی طرح ہو گا کہ parking lawns بھی disabled لوگوں کا الگ سے sign لگا ہو گا اور اسی طرح parks میں بھی جس طرح وہیں پر اسلام آباد کا F-9 Park ہے، 'آبادہ میں بھی انہوں نے ways بنانے ہیں کہ wheel chair والوں کی accessibility ہو لیکن چونکہ اس حوالے سے اس ڈیپارٹمنٹ میں یا اس شعبے میں جو کام ہم آج شروع کر رہے ہیں پہلے کبھی کوئی بات ہی نہیں ہوتی تھی اور کبھی کوئی اس طرف گیا ہی نہیں تھا۔ بہر حال پارلیمانی سیکرٹری طاہر حسین خان میزنی نے ایک چائیز proverb quote کی تھی 'ایک Chinese proverb مجھے بھی یاد آ رہی ہے کہ Journey of thousand miles starts from a single step. steps لینے ہیں اور جتنا بھی ہمارا journey ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی ایک step سے شروع ہو گا اور ہو چکا ہے جو کہ لیا جا رہا ہے اور لیا گیا ہے۔ up gradation کے حوالے سے بات ہوتی ہے 'ہمارے کوچے ہرے deaf and dumb بچوں کے سکولوں کی up gradation کے بارے میں بات ہوتی ہے۔ میں یہاں پر ایوان کو جتنا چاہتی ہوں کہ up gradation میں ہی اضلاع میں عمل میں آئی ہے۔ میں جب 14 اگست کو ضلع شیخوپورہ میں تھی تو وہیں پر بھی اس سکول کے بچے آنے اور انہوں نے کہا کہ 'میں ہمارا سکول ہے اور اسے میٹرک تک کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پورے پنجاب میں جہاں جہاں ہمارے سکول سپیشل ایجوکیشن کے پرائمری یا ڈل ہیں ان کی اپ گریڈیشن confirmed ہے۔ یہاں پر انہوں نے بہاولپور کے حوالے سے Braille Printing Press کا ذکر کیا تھا۔ میں یہ جتنی چلوں کہ یہ پرانا Braille Printing Press جو کہ manual ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، وقت 5 منٹ کے لئے فریڈ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خصوصی تعلیم، آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، آپ ایک ایک تجویز دینے کی بجائے اگلی پڑھ دیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، نہیں جی۔ میں ان معزز ترین اٹھارہ اراکین اسمبلی کے نام کے ساتھ پڑھنا چاہتی ہوں جنہوں نے اپنی اپنی تجاویز دی ہیں تاکہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہلدا سب کا mix up کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، ٹھیک پڑھ رہی ہیں۔ چلیں!

وزیر خصوصی تعلیم، ملاحظہ۔ mass awareness کے حوالے سے تقریباً سبھی نے بات کی ہے۔ ڈاکٹر وسیم نے بات کی تھی کہ Braille Printing Press اور پروین مسعود صاحب نے بھی کہا تھا کہ Braille Printing Press وہاں سے اٹھایا گیا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پرائیڈ Braille Printing Press manual Printing Press بہاولپور میں ہی کام کر رہا ہے۔ اس کا عملہ بھی وہیں ہے۔ اس کا عملہ وہیں کا ڈومیسائل بھی رکھتا ہے۔ وہیں کاروائی بھی ہے اور یہ ایک فسطا تاثر ہے کہ وہاں پر کسی کو بے روزگار کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر تو حکومت پنجاب پالیسیاں جا رہی ہے کہ روزگار زیادہ سے زیادہ افراد کو میرٹ کی بنیاد پر فراہم کیا جائے اور good governance کے حوالے سے ملے تو ہم کس طرح بے روزگار کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر اسد مسطہ صاحب پھر باہر تشریف لے گئے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ پھر ہی میری بات سن لیں گے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ منسٹری آف سپیشل ایجوکیشن extra expenditure ہے، میں نہیں سمجھتی کہ ایسا کچھ ہے بلکہ آپ اگر ہمارے عملہ ہی دیکھ لیں تو ہمارے ذیادٹ میں اتنا کم ہے کہ ایک سیکرٹری، ایک ڈپٹی سیکرٹری، چار سیکشن آفیسر ہیں اور نچلا عملہ شامل ہے، بس اتنا ہی عملہ ہے۔ اس کے علاوہ بہت کم posts ہیں، اس پر خرچہ قطعاً کوئی زیادہ نہیں ہے۔ میرا آفس وزٹ کر کے دیکھ لیں، میرا آفس آپ کو قطعاً کسی منسٹر کا باہ و جلال والا آفس بالکل نہیں لگتا بلکہ مجھے ذیادٹ کی طرف سے گارڈن ٹاؤن میں قائم آفس میں بھی ہوتی ہوں، ابھی سیکرٹریٹ میں حکومت کی طرف سے جو آفس ملتا ہے، otherwise یہ کہ اس پر کوئی خرچہ تلید ہم پر ہی ہو رہا ہے اور منسٹر پر اور باقی محلے پر ایسی قطعاً میں سمجھتی ہوں کہ بات نہیں ہے اور اس تاثر کو زائل ہونا چاہیے۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرتی چلوں کہ ڈاکٹر اسد مسطہ صاحب

نے کہا تھا کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں چالیس کروڑ روپیہ لگا ہے تو کیا ہم اس کو ہاؤسنگ سے الگ کر دیں گے تو for his kind information کہ

The Minister of Housing is different man and the
Minister for Public Health Engineering is different man.

کیونکہ اب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور ہاؤسنگ الگ ہو چکے ہیں۔ vaccination of mothers کے حوالے سے انہوں نے بات کی تھی جو کہ ہیلتھ سے متعلقہ مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر طاہر صاحب سے میری بات ہوئی تھی جب میں فیصل آباد کے وہ علاقے اور وہ جگہیں visit کر کے آئی تھیں جہاں پر مڈوائف کی وجہ سے Mentally retarded بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے کہ vaccination کا سلسلہ کس طرح ہم دور دراز علاقوں تک لے کر جائیں۔

انہوں نے Noble Prize winner Scientist Madam Curie کا ذکر کیا، میں

Hellen Kellar کا بھی ذکر کرنا چاہتی ہوں She was blind and she changed actually
President Franklin D Roosevelt اور میں changed the world of the sighted people even.
He was the only President in the history of the United States جو کہ تیسری دفعہ بھی elect ہوا کیونکہ دوسری جنگ عظیم میں حالت ایسے تھے کہ اسے تیسری دفعہ بھی elect کیا گیا۔

And he was special man. He spent all his life on wheel
chair. He fought elections on wheel chair. He won the
Second World War on wheel chair.

اور اس نے دنیا میں برطانوی Imperialism کے fall کے بعد امریکی اجارہ داری قائم کی ہے اور یہ ایک ایسے آدمی نے قائم کی جو کہ wheel chair پر تھا۔

جناب والا! سمیع اللہ خان صاحب نے کہا کہ یہ ایک تاریخی دن ہے کیونکہ آج یہاں پر خصوصی تعلیم پر بحث ہو رہی ہے۔ میں ان کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا ہے۔ ہم ان تمام تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی پالیسی مرتب

کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ اب اجلاس شدید رمعان کے بعد ہی آنے کا تو ہم اگھے آنے والے اجلاس میں بھی خصوصی تعلیم پر بحث کا دن مقرر کریں گے تاکہ ان دو مہینوں میں ہم اپنی کارکردگی سے ایوان کو آگاہ بھی کر سکیں۔ کسی بھی نکلنے کی کارکردگی مہینوں کی محتاج نہیں ہوتی۔ میرے خیال میں اسے دنوں میں سامنے آنا چاہیے۔ Actions speak louder than words۔ جب ہم کوئی ایسا قدم اٹھا رہے ہیں تو اس کا positive result بھی دنوں میں ہمارے سامنے آنا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے تعاون اور مدد سے اگھے اجلاس میں بھی خصوصی تعلیم پر عام بحث ضرور ہوگی۔

زیب النساء صاحبہ نے کہا کہ ہمیں اسحاق احمد صاحب جیسے دانشوروں سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ طارق عزیز صاحب جو ایف سی کلچر کے ایک بہت learned professor اور لکھاری ہیں۔ ان کا شمار بھی خصوصی لوگوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے زندگی میں ایک achievement حاصل کی ہے جو بچے ان سے بڑے ہیں وہ انھیں اپنا ideal سمجھتے ہیں۔ ان کا style of lecture ایسا رہا کہ کسی normal پروفیسر کی نسبت وہ اپنے شعبے میں زیادہ ماننے جاتے ہیں۔ یہاں کچھ معزز ممبران نے international relation اور خاص طور پر کمیونز کے حوالے سے بات کی ہے۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ یہ درست ہے کہ نئی صدی اور نئے تقاضوں کے مطابق اپنے ارد گرد کے ماحول کو جاننے کے لئے international relation کی study بہت ضروری ہے۔ اور ہم اپنے اداروں میں کمیونز مہیا کر رہے ہیں۔ ابھی ڈگری کلچر میں دس کمیونز ہم نے مہیا کئے ہیں اور دس کمیونز ضلعی حکومت کی طرف سے آئے ہیں۔ طاہرہ منیر صاحبہ نے یہاں پر دہلی انسانیت کی خدمت کے حوالے سے جن تجاویز سے نوازا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ یہاں پر احسان اللہ و خاص صاحب نے معزز فاؤنڈیشن اور فاؤنڈیشن ہاؤس کے حوالے سے بات کی ہے۔ ڈاکٹر ہارون رحید جو کہ Fountain House سے متعلق ہیں۔ ان سے ہماری بات ہوئی ہے۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے اس ایوان میں یہ کہوں گی کہ ہمارے ملک میں معجز حضرات بہت ہیں۔ ابھی حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے اضی جیب سے پانچ لاکھ روپے خصوصی تعلیم کو دینے ہیں۔ میں آپ معزز ممبران سے بھی اپیل کرتی ہوں کہ آپ بھی اس کام میں ہماری مدد کریں۔ میں

اپنی ایک ماہ کی پوری تنخواہ اپنے محکمہ خصوصی تسلیم کو دیتی ہوں۔ (نعرہ ہانپتے ہوئے)

جناب چیئرمین! میں یہ بھی جا دوں کہ پہلے ہمد سے پاس جو resource persons آیا کرتے تھے ان کو صرف 100/- روپے per lecture ملا کرتا تھا۔ تو سو روپے کے لئے کسی نے کیا تیاری کرنی تھی اور کیا آتا تھا۔ اب ہم نے اسے بڑھا کر 500 روپے per lecture کر دیا ہے۔ یعنی اگر کوئی صاحب دو lecture deliver کرتا ہے تو اسے ایک ہزار روپے ملیں گے۔

اس کے علاوہ میں ملک محمد احمد صاحب کی بہت شکر گزار ہوں۔ انہوں نے ہمیں بہت اہمی تجویز سے نوازا ہے۔ مزید انہوں نے سنگاپور کی مٹل دی ہے کہ ہمدی اپنی کتنی توجہ ان خصوصی بچوں، لوگوں اور اداروں کے لئے مرکوز ہونی چاہیے؛ جناب والا پاکستان کو وجود میں آنے کا زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ ہم اللہ کے فضل و کرم سے ان اداروں کو مزید مضبوط کریں گے تاکہ ہمدی آنے والی نسلیں بہتر ہو سکیں۔

جناب والا! میں آخر میں یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ انسان کے آپس کے معاملات بھی اسی وقت ٹھیک رہتے ہیں جب ہم ایک دوسرے کو سمجھ کر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ میں ہمیشہ اہمی اور مثبت تنقید کو welcome کروں گی۔ اپنی بات ختم کرنے سے پہلے صرف دو گزارشات کروں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو افراد کا کہیں آیا۔ ایک آدمی اپنے حقوق اللہ پوری طرح ادا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس پر اپنے معذور بھائی اور بوزے مل باپ کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری تھی جبکہ دوسرا آدمی سارا دن روزہ رکھتا ہے اور ساری رات عبادت کرتا ہے۔ تو اس پر سوال کیا گیا کہ کس آدمی کو کس پر فوقیت حاصل ہے تو آپ حضور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنے معذور بھائی کی دیکھ بھال کرتا ہے اور مل باپ کے سامنے اُف تک نہیں کرتا اسے دوسرے پر فوقیت حاصل ہے جو سارا وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اپنے لوگوں کو کیا دینا ہے۔ اگر انسان کی نیت صاف ہے تو پھر اس کے معاملات میں اللہ ہر وقت مددگار ہو گا۔

In the last, I am finishing it up with the words of Lord
Tennison. He said in 1869, about Allah.

اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا تھا کہ :

I find Him in the shining of the stars. I marked Him in the
flowering of His fields but in wills with men I find Him
not.

وہ اسی لئے کہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ نہیں رہتے۔ اگر ہم خلوص نیت سے رہیں تو ہم پاکستان کو بہت بہتر بنا سکتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، اب اجلاس مورخہ 23 ستمبر 2004 بروز جمعرات سہ پہر تین بجے تک متوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 23 - ستمبر 2004

1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2 - سوالات (حکمہ آبکاری و محصولات)

سرکاری کارروائی

3 - بحث

سیاحت پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

جمعرات 23 - ستمبر 2004

(یوم الخیس 7 - شبان العظم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 4 بجے زیر صدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ کاہری عبدالماجد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْطِطِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا

بِهَا وَإِنْ تَصَبَّوْهُمْ سَيْئَةً لِمَا قَدَّمْتِ أَيْدِيَهُمْ إِذَا هُمْ يَقْتَنُونَ ﴿٣٦﴾

أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي

ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَ

الْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ

اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾

سورة الروم آیات 36 تا 38

اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا بکھاتے ہیں تو اُس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کے عملوں کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں کوئی گزند پہنچے تو ناامید ہو کر رہ جاتے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ایسا لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں تو اہل قربات اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔ جو لوگ رحمتِ خدا کے طالب ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور یہی لوگ نجات حاصل کرنے

وما علینا الا البلاغ

والے ہیں

سوالات (حکمران آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ اب وفد سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجلاس پر حکمران آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔

محترمہ صبا صادق، یو اینٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، بی بی ایمیکس تشریف رکھیں۔ سوال نمبر 128 محترمہ رسالہ جمیل!

محترمہ زیب النساء قریشی، سوال نمبر 128 (معزز رکن نے محترمہ رسالہ جمیل کے ایما پر دریافت کیا)

لاہور کے ہوٹلوں میں شراب کی فروخت

اور ایکسائز ٹیکس کی آمدن

*128، بیگم رسالہ جمیل۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم رمضان المبارک سے 10 رمضان المبارک تک لاہور میں پرل کاسٹی نیشنل ہوٹل لاہور،

آواری ہوٹل لاہور، ایمبیڈر ہوٹل لاہور، ہولی ڈے ان ہوٹل لاہور میں کتنی قیمت کی

کتنی شراب فروخت ہوئی اور کتنا ایکسائز ٹیکس ادا کیا گیا؟

(ب) سال 2002 میں کتنی تعداد میں شراب فروخت کرنے کے نئے لائسنس جاری کئے گئے

منظوری کس اقدائی نے دی اس کا نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل نیز

لائسنس جاری کرنے کی وجوہت بین فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) یکم رمضان المبارک سے دس رمضان المبارک تک لاہور کے مذکورہ ہوٹلوں میں فروخت

ہونے والی شراب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نام بوتل	تعداد شراب	قیمت وصول شدہ	ایکسٹریکٹس وصول شدہ
پل کائی نیٹل	2684 بوتل	1168882/50 روپے	502740 روپے
آواری	2254 بوتل	832778/70 روپے	419422 روپے
اسٹیمپڈ ریوٹل	2590 بوتل	1036960/13 روپے	466200 روپے
بوتلی ڈے ان	2938 بوتل	1237575/46 روپے	547155 روپے
میزن	10466 بوتل	4276196/79 روپے	1935517 روپے

(ب) سال 2002 میں شراب فروخت کرنے کا کوئی نیا لائسنس (1-2) جاری نہیں کیا گیا۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ زین النساء قریشی، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومتِ رمضان المبارک میں شراب کے تمام لائسنس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ رمضان المبارک میں اتنی بڑی مقدار میں شراب پی گئی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جہاں اس بات کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جہاں تک شراب کا تعلق ہے یہ صرف اور صرف غیر مسلموں کو ہی دی جاتی ہے۔ رمضان المبارک مسلمانوں کا مبارک مہینہ ہے اور شراب مسلمانوں کو دی جاتی ہے اور نہ ہی ہم قانون کے تحت دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکستان میں 97 فیصد مسلمان رستے ہیں۔ اقلیتوں میں christian سب سے بڑی اقلیتی community ہے۔ انہوں نے اور ان کے خاندانوں نے اس ایوان میں کہا کہ عیسائیت میں بھی شراب حرام ہے۔ گویا کہ کوئی 5 فیصد یا اس سے بھی کم لوگ ایسے ہیں جو by ethics یا ان کے مذہب میں اس کی اجازت ہوگی یا وہ شراب پیتے ہوں گے تو کیا ان 5 فیصد لوگوں کے لئے خاص طور پر رمضان المبارک میں یہ سارا کاروبار کیا جا رہا ہے۔ حکومت عام دنوں میں اگر کوئی پابندی نہیں لگا سکتی اور اس سے کسی قسم کے revolt کا خطرہ ہے۔ جناب والا! 97 فیصد لوگ تو کم از کم رمضان المبارک کو observe کرتے ہیں۔ ان کی

فاطر اور اس دین کی فاطر کیا تجرباتی طور پر رمضان المبارک میں اس پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی؟
جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری! 97 فیصد مسلمان آبادی کے لئے کوئی compulsion نہیں ہے نہ ہی انہیں زبردستی شراب پیجی جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ صرف اور صرف غیر مسلم شہری یا باہر سے تشریف لانے والے حضرات کو دی جاتی ہے۔ یہ صرف اور صرف غیر مسلموں کے لئے ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ نہیں ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری! مسد یہ نہیں ہے کہ زبردستی کسی کو دی جاتی ہے۔ زبردستی تو نہیں دے سکتے لیکن یہ بات بالکل عین ہے کہ کون لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں؟ عام بڑے ٹائیو سٹار ہوٹل دوسرے بڑے بڑے ہوٹلوں میں یہ چیز استعمال ہو رہی ہے اور اس کے امداد و شمار بھی دینے لگے ہیں۔ جناب والا! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ چلیں! اگر آپ باقی مہینوں میں بند نہیں کرتے تو اس کے راستے میں آخر کیا رکاوٹ ہے؟ یعنی حکومت کے راستے میں کیا رکاوٹ ہے؟ کیا حکومت میں اتنی اخلاقی جرأت بھی نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ کم از کم ماہ رمضان میں ہم غیر مسلموں کو بھی شراب نہیں دیں گے؟ اس سے کیا ہو جانے گا؟ اگر رمضان میں بند کر دیں تو غیر مسلموں کی طرف سے کیا reaction ہوگا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری! جناب حکومت کے راستے میں دفاتی قانون ہے وہاں قانون اس کو کنٹرول کرتا ہے جو allow کرتا ہے اور جس نے اقلیتوں کو یہ حق دیا ہے کہ اگر کوئی خریدنا چاہتا ہے تو خریدے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا یہ جو شراب فروخت کی جاتی ہے اس میں ہوٹل کے نام بھی لکھے ہونے ہیں؟ کیا اس کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے کہ کون شخص ہے؟ کیا شناختی کارڈ نمبر ہے جس کے تحت وہ یہ شراب خرید رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکر! تفصیل کے ساتھ اندراج کیا جاتا ہے اور پرمٹ بھی issue کیا جاتا ہے اور اس کی باقاعدہ فیس بھی لی جاتی ہے۔ اس کے بعد اس کارپمٹ اس غیر مسلم پاکستانی کو یا مسلمان کو جاری کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جنب والا! میں پرمٹ کی بت نہیں کر رہا۔ میں یہ دریافت کر رہا ہوں کہ جس ایجنسی کو پرمٹ دیتے ہیں وہاں سے جب شراب کی فروخت ہوتی ہے تو کیا وہ پورا ریکارڈ رکھتے ہیں کہ کس نے خرید کی ہے؟ اس کا ایڈریس اور شناختی کارڈ نمبر کیا ہے؟ یہ پوچھ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکر، آخر جب پرمٹ issue ہوتا ہوگا تو درج تو ہوتا ہوگا۔

وزیر آبکاری و محصولات، جی ہاں! اس کی تمام تفصیلات ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام سیکر، جب پرمٹ issue ہوتا ہے تو اس میں تمام تفصیل آ جاتی ہے کہ کس کس شخص کو دیا جا رہا ہے اور کس مسجد کے لئے پرمٹ issue کیا گیا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان! جناب سمیع اللہ خان، جنب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں چار بوتلوں کی ٹوٹل تعداد لکھی ہے کہ یکم رمضان سے 10 رمضان تک 10 ہزار 4 سو 66 بوتلوں کی لکھی ہے۔ یہ figure گزشتہ سے چوتہ رمضان کی ہے۔ یکم رمضان سے 10 رمضان تک جو بوتلیں وہاں پر لگی ہیں یہ کیا routine کی جو دس دن کی average ہوتی ہے یا اس سے بہت زیادہ ہے؟ یعنی ایک شنید یہ ہے کہ ان دس دنوں میں شراب زیادہ لگی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، جنب والا! میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم اس سوال تک محدود رہیں گے تو ٹھیک ہے۔ اس سے آگے اگر تفصیل پوچھنی ہے تو اس کے لئے fresh question آئیں۔ اس کا ہم جواب دے دیں گے۔ آپ اپنے سوال پر غور فرمائیں اور جو میں نے جواب عرض کیا ہے اس پر بھی غور فرمائیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکر! میرا بڑا واضح سوال ہے اس میں لکھا ہے کہ 10 ہزار سے زیادہ بوتلیں ان دس دنوں یعنی یکم رمضان سے 10 رمضان تک لگی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت بھی ایک جبر آئی تھی کہ ان دنوں میں ان بوتلوں میں شراب کا کلردار زیادہ ہو جاتا ہے۔ میں صرف

اس کی تفصیل چاہ رہا ہوں کہ اگر ان دس دنوں میں جو بوتلیں بچی ہیں اگر سال کے باقی دنوں کی اوسط لگائیں تو کیا باقی دنوں میں بھی شراب اسی تعداد میں بکتی ہے یا وہ کم یا زیادہ ہوتی ہے؟ میرا بڑا simple سا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ یہ چیز مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم پیتا ہے تو وہ اس کا فضل ہے۔ اس کو وہ روک تو نہیں سکتے۔ یہ ایک بین الاقوامی قانون ہے۔ جس کے مطابق تمام ممالک ایک دوسرے کا regard کرتے ہیں۔ اس میں غیر مسلم بھی ہیں اور مسلم بھی ہیں۔ اگر آپ یہاں اپنی شرائط رکھیں گے تو پھر دوسرے ملکوں میں بھی پھر آپ پر شرائط عائد کی جائیں گی۔ وزیر ایکسٹرا اس پر کیا پابندی لگا سکتے ہیں؟ آپ کی بات سجا ہے کہ مذہبی لحاظ سے یہ چیز ممنوع ہونی چاہیے لیکن ایک آدمی جو اس چیز سے مبرا ہے اسے ماہ رمضان کے احرام کا کوئی احساس نہیں ہے تو انہیں آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا ہی نہیں ہے کہ غیر مسلم کو دینی پلےسے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، مسلمان تو اس چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگانے کا کیونکہ یہ حرام ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم پیتا ہے تو اسے کون روک سکتا ہے۔ ہم کسی غیر مسلم پر پابندی تو نہیں لگا سکتے۔ مسلمان اس کو گناہ کبیرہ اور حرام سمجھے گا اور یہ حرام ہے تو ہمیں دوسروں کے چکروں میں نہیں پڑنا چاہیے۔ ہم اللہ اللہ کریں اور رمضان شریف آ رہا ہے ہم اجمعی نیت سے اللہ کی عبادت کریں۔ اللہ بہتری کرے گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ان دس دنوں میں ان بوتلوں میں میٹھا کو جمع کر کے بیک کی جاتی ہے اس لئے میں یہ تصدیق چاہ رہا ہوں کہ یہ 10 ہزار بوتل اکٹھی کر کے 10 دنوں میں بیک کی گئی؟ سال میں 12 مہینے ہیں اور ہر مہینے میں دس دس دن بھی آتے ہیں لیکن رمضان شریف کے ان دس دنوں میں یہ غیر معمولی تعداد فروخت کی گئی ہے۔ میں تفصیل چاہ رہا ہوں کہ یہ تعداد کم ہے 'average' میں یہ اتنی آتی ہے یا زیادہ ہے؟ میں تو اس حوالے سے سوال کر

رہا ہوں۔ ماہ رمضان میں احترام کی بجائے یہاں تقریباً دگنی تعداد ہی بک رہی ہے۔ میرا تو سادہ سا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ غیر مسلم کو ہم روک نہیں سکتے اور مسلمانوں پر پابندی ہے وہ پی نہیں سکتے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ افسوس ناک بات ہے کہ اگر رمضان المبارک میں یہ بوتلیں دگنی تعداد میں بکیں تو اس پر حکومت پنجاب کو ایکشن یا غور کرنا چاہیے۔ معزز وزیر کیانی صاحب فرما رہے ہیں کہ بوتل معمولی ہو گئی ہے اس لئے تعداد بڑھ گئی ہے۔ کیانی صاحب on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ بوتل کا سائز چھوٹا ہو گیا ہے اس لئے تعداد بڑھ گئی ہے۔

چودھری خضر الیاس ورک، جناب سپیکر! میں اپنے ایم ایم اے واسے بھائیوں سے خاص طور پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان سب نے حج اور عمرہ بھی کیا ہوگا تو سعودی عرب ایک مسلم سٹیٹ ہے اس میں ایک اپنی قسم کا ماحول ہے۔

Islamic state. (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ It is a Muslim country. آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ پاکستان مسلم ملک ہے؟

چودھری خضر الیاس ورک، جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں اس میں فرق جانتا ہوں۔ سعودی عرب میں سارے مسلمان لیتے ہیں لیکن ہمارے ہاں غیر مسلم بھی لیتے ہیں جیسے کہ دہلی اور ملائیشیا بھی ایک Islamic State ہے۔ آپ سعودی عرب، ملائیشیا اور دہلی کا ماحول compare کریں تو جیسے دہلی اور ملائیشیا میں ہر چیز کی اجازت ہے تو وہاں بھی مسلمان لیتے ہیں۔ یہ لوگوں کو فیصلہ کرنے دیں کہ ان کے لئے کون سی چیز بہتر ہے اور کون سی غلط ہے؟ میری ان سے یہی گزارش ہے کہ یہ آتے ہوئے دہلی سے بھی ہوتے آئیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، نہیں، نہیں، یہ اور سوال کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے جو سوال اٹھایا ہے وہ رمضان شریف کی حد تک کہہ رہے ہیں کہ اس پر کوئی پابندی لگانی چاہئے یا کم از کم اسے کم کیا جائے، جو بھی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ چونکہ Federal Subject ہے اور Provincial level تک ہم سے کنٹرول جو ہو سکتا ہے اس پر ہم نے کافی کنٹرول کیا ہوا ہے لیکن نورز ازم کے لحاظ سے یا کسی دوسرے لحاظ سے غیر مالک کے لوگ جو آتے ہیں ان کی خواہش کو تو پورا کرنا پڑتا ہے کیونکہ آپ بین الاقوامی طور پر تو ان کو پابند نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت نے شراب کے پرمنٹ اور اس کی فروخت پر مکمل پابندی لگانی ہے۔ اس لئے ان کا Federal Subject ہے۔ یہ کتنا غلط ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری! ہمارے بھائی ورک صاحب یہ فرما رہے تھے کہ ایم ایم اے والے ذرا غور سے سنیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جہاں یہ وردی کے حق میں قراردادیں پاس کر رہے ہیں، اب اس مسلم سٹیٹ کو یہ غیر مسلم سٹیٹ بھی بنانا چاہتے ہیں۔ یہ تو مسلم سٹیٹ ہے اور یہاں پر اللہ کے فضل و کرم سے سارے مسلمان بے تہ ہیں اور جو گنہگار مسلمان ہیں وہ بھی اس چیز سے نفرت کرتے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: Now question No. 129- Begum Rehana Jameel .
Not present, disposed of. Next question No. 2428-Syed Ihsanullah Waqas
, who is present and he should present himself

سید احسان اللہ و قاص، سوال نمبر 2428۔

شراب کے پرمنٹ کے حصول کا طریق کار

اور پرمنٹ ہولڈرز کی تفصیلات

*2428، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں 2001 میں شراب کے پرمٹ ہولڈرز کی ضلع وار تعداد کیا تھی اور 2003 تک اس میں ضلع وار کتنے مزید پرمٹ منظور کئے گئے؟ ہر ضلع میں جو بھی اضافہ کیا گیا ہوئی ہے۔ اس سے مطلع فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ پرمٹ مسکی برادری کے لوگوں کو دیئے جاتے ہیں؟ کیا دیگر غیر مسلم پاکستانی بھی پرمٹ حاصل کر سکتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نوے فیصد پرمٹ ہولڈر شراب مصنوعات کو فروخت کر دیتے ہیں؟ پرمٹ کے اجراء کا کیا طریقہ کار ہے؟ کیا پرمٹ کے لئے درخواست دہندہ کی ملی استطاعت دیکھی جاتی ہے کہ وہ اتنی منگنی شراب خود خرید اور استعمال کر سکتا ہے اور نکلنے والے پرمٹ ہولڈر کے شراب کو آگے فروخت کرنے کے سدباب کا کیا انتظام کیا ہے؟ وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) صوبہ پنجاب میں 2001 '2002 میں شراب کے پرمٹ ہولڈرز کی ضلع وار تعداد اور 2002 '2003 تک اس میں جو اضافہ کیا گیا ہوئی کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پرمٹ مسکی برادری کے لوگوں کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے علاوہ غیر مسلم پاکستانی بشمول مسکی برادری بھی پرمٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پرمٹ کے اجراء کا طریقہ کار یہ ہے کہ درخواست دہندہ ایک عدد فونو کاپی شناختی کارڈ، ذرائع آمدن کا جوت حکومتی خزانے میں جمع کروا کر اس کی رسید اور دیگر مکمل کوائف درخواست فارم میں درج کر کے اپنے ضلع کے ایگسٹرائیڈ ٹیکسٹن افسیسر کے پاس پیش کرتا ہے۔ اس کی ماہانہ آمدنی کو پیش نظر رکھ کر اسے پرمٹ جاری کیا جاتا ہے جو کہ چھ یونٹ سے زائد نہیں ہوتا بلکہ کا حد جو اسدرا جرائم پر مامور ہے پرمٹ ہولڈرز کی طرف سے شراب کے آگے فروخت کرنے کا سدباب کرتا ہے اور اگر کوئی غیر قانونی کام دیکھے تو حسب ضابطہ قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں ایک بات پر تو آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کا تعلق ڈسٹرکٹ راجن پور سے ہے اور ڈسٹرکٹ راجن پور پنجاب کے ان چند اچھے اضلاع میں سے ہے جہاں پیمانہ گی کا اکثر ذکر ہوتا ہے لیکن ایک لحاظ سے بڑا غوش قسمت ضلع ہے کہ وہاں پر شراب کا ایک بھی پرمٹ کسی کو issue نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ ہمارے لئے باعث مبارکباد ہونا چاہیے۔

سید احسان اللہ وقاص، جی ہاں! یہ آپ کے لئے باعث مبارکباد ہے۔ (قطع کلامیں)

وہ جہاں سے بھی منگواتے ہیں ہمارا اس سے سروکار نہیں ہے ہم تو گورنمنٹ کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب کے یہ پرمٹ basically non-Muslims

کو دینے جاتے ہیں اور جڑ (ب) کے جواب میں اس بات کو تسلیم بھی کیا گیا ہے کہ یہ non-muslims

کو ہی دینے جاتے ہیں لیکن میں نے یہاں پر سوال بھی کیا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے

کوئی واضح بات نہیں کہی ہے کہ میرے اپنے حلقے میں اس طرح کے بہت سے non-Muslims

پرمٹ ہولڈر ہیں۔ ہوا جاتا ہے کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ شراب کی بوتل تو خریدنا کجا وہ بازار سے

ایک گلو کو بھی نہیں خرید سکتے، معاشی طور پر وہ بہت کمزور ہیں۔ محکمہ ان کے نام پر از خود پرمٹ

جاری کرتا ہے اور انہیں اس پرمٹ کے عوض ملہنہ کچھ پیسے دیتے ہیں اور محکمہ اس پرمٹ کے

against شراب کو وصول کر کے از خود اس کا ایک بڑا کاروبار چلانے رکھتا ہے تو میں نے یہ گزارش

کی تھی اور ہمارے کسی معزز وزیر کو چتا ہو گا کہ وہ کتنے کی آتی ہے ہمیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ

بوتل کتنے کی آتی ہے؟ یہ اتنی ہسٹلی شراب ہے کہ وہ بے چارے کھل سے خرید سکتے ہیں؟ تو کیا کسی

کو پرمٹ دیتے وقت اس کے ذرائع آمدنی دیکھے جاتے ہیں کہ کیا اس کے پاس بیسٹے کی 50/60 ہزار

روپے کی شراب خریدنے کے مالی وسائل بھی ہیں یا نہیں ہیں؟ میں نے یہی سوال کیا تھا اور اس کا

انہوں نے بالکل گول مول سا جواب دیا ہے۔ یہ اس کے مالی وسائل کو بالکل نہیں دیکھتے۔ بے چارے

فاکروب کی ذیوائی کرنے والوں کے نام پر انہوں نے پرمٹ جلتے ہوئے ہیں تو وہ کھل سے

غریب سکتے ہیں؛ محکمے کے اندر یہ اہمیت بددیانتی ہو رہی ہے۔ ہمارے وزیر بھی ہماری طرح متشرع اور اچھے آدمی ہیں اور میں اس محکمے کے سیکرٹری کو بھی جانتا ہوں وہ بھی بہت شریف آدمی ہیں تو میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ دونوں حضرات مل کر کم از کم اس کا سدباب کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری سید احسان اللہ وقاص صاحب نے پچاس ساٹھ ہزار روپے کی شراب کا کہا ہے جو کہ ناممکن ہے۔ کیونکہ جو کوئی مقرر کیا گیا ہے وہ زیادہ سے زیادہ چھ یونٹ ہے۔ چھ یونٹ کی تفصیل جانتا چاہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ شراب کی ایک بوتل ایک یونٹ تصور ہوتی ہے اور بیئر کی 20 بوتلیں تصور ہوتی ہیں۔ ان کی قیمت 72 روپے سے لے کر 930 روپے تک جاتی ہے۔ جہاں تک انھوں نے کہا ہے کہ آمدنی کا خیال رکھا جاتا ہے تو بالکل رکھا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں 1990 میں روز جانے لگے کہ جو شخص قموزی آمدنی والا ہے، جس کی ملانہ آمدنی پندرہ سو روپے سے زیادہ نہیں ہے اس کو صرف ایک یونٹ جاری کیا جاتا ہے اور جس کی ملانہ آمدنی پچیس سو روپے ہے اس کو دو یونٹ اسی طرح سے پینتیس سو روپے آمدنی والے کو تین یونٹ اور چھ ہزار روپے سے زائد آمدنی والے کو ہم چھ یونٹ دیتے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری انھوں نے دریافت کیا ہے کہ جس کو پرمت جاری کیا جاتا ہے۔ کیا اس سے محکمہ آمدنی کا سرٹیفکیٹ لیتا ہے؟ گورنمنٹ جو سرٹیفکیٹ لیتی ہے کیا وہ گورنمنٹ کا سرٹیفکیٹ ہوتا ہے؟ یا پبلک سیکٹر سے کوئی آدمی سرٹیفکیٹ دیتا ہے کہ اس کی آمدنی اتنی ہے تو کیا اس کو بھی تسلیم کیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری جہاں تک قانون کا تعلق ہے تو قانون میں آمدنی کا ذکر نہیں ہے لیکن حکومت پنجاب نے اپنے طور پر اس کو تھوڑا سا سخت کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمایا ہے اور یہ کارآمد نسخہ ہے۔ اس کے نتیجے میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ پرمت ہولڈرز کی تعداد محدود ہے۔ اس سلسلے میں کوئی قید نہیں ہے کہ کوئی بندہ پرائیویٹ نوکری کر رہا ہے یا گورنمنٹ کی نوکری کر رہا ہے۔ ہم اس کے مطابق اس کو deal کر رہے ہیں۔

حاجی محمد طاہر محمود، جناب سیکرٹری میں معذرت سے کہوں گا کہ ہمارے بلدیہ کے مسیحی ملازمین جو sanitation کا کام کرتے ہیں۔ انہیں دس اور پندرہ یونٹ کا پرمت جاری کیا جاتا ہے۔ کیا ان کی اتنی آمدنی ہے کہ ان کو دس یا پندرہ یونٹ کا پرمت دیا جائے؟ دس یا پندرہ یونٹ کا پرمت ایک sweeper کو جاری ہوتا ہے۔ جس پر ایک ہزار اور پندرہ سو روپیہ رخصت ای۔ ٹی۔ اولیٹا ہے۔ یہ اس کا جواب دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری میں نے عرض کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کونا پور یونٹ ہے۔ اس سے زیادہ جاری ہو ہی نہیں سکتا۔
حاجی محمد طاہر محمود، یہ ہوائنگر ڈسٹرکٹ کا ریکارڈ دیکھ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، اس کے سوال (ب) جزیں لکھا ہے کہ یہ پرمت مسیحی برادری کے لوگوں کو دینے جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ عیسائیوں میں دو بڑے فرقے ہیں 'Roman Catholics اور دوسرا Protestant ہیں۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ ان دونوں فرقوں میں شراب حلال ہے یا حرام ہے۔
وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری میں اپنی کم عملی کا احترام کرتا ہوں۔ میں نے عیسائیت کا مطالعہ اتنی تفصیل سے نہیں کیا جتنا ڈاکٹر صاحب نے کیا ہو گا۔ گزارش یہ ہے کہ پاکستانی قانون کے مطابق کسی بھی غیر مسلم خواہ وہ ہندو، سکھ، بدھ، پارسی یا عیسائی ہونا ضروری نہیں ہے۔ اقلیتوں میں سے عیسائی ایک اقلیت ہے۔ کوئی بھی غیر مسلم شراب خرید سکتا ہے اور پرمت بڑا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ جس طرح میں نے سوال کیا تھا وزیر موصوف نے اس کو گول کرنے کی کوشش کی ہے۔ عیسائیوں کے دونوں فرقوں کے اندر شراب حرام ہے۔ ان کے نام کو exploit کر کے یہ کاروبار شروع ہے جس پر ہم احتجاج کرتے ہیں۔ اب جبکہ یہ بات کلیئر ہے کہ ان کے مذہب کے اندر شراب حرام ہے کل بھی ملین کے واقعہ کے حوالے سے بت آئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس پر مکمل پابندی لگانے کے لئے غور کر رہے ہیں تو یہ کب تک اس پر مکمل پابندی لگانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں جتنے بھی غیر مسلم ہیں ان کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ، پارسی بھی ہیں اور تمام غیر مسلم اقلیتوں کے لئے شراب کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ مسلمانوں پر شراب کی پابندی ہے۔ اب وہ غیر مسلموں کے لئے کیسے پابندی مابہ کریں گے جبکہ انہوں نے غیر مسلموں کے لئے ایک قانون بنایا ہوا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم نہیں پینا چاہتا تو نہ پینے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، اگر کوئی عیسائی شراب کے پرمت کے لئے درخواست دیتا ہے تو یہ کیسے طے کرتے ہیں کہ یہ عیسائی ہی ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، ظاہر ہے وہ اپنے نام کے ساتھ مسیح لکھتے ہوں گے یا کچھ اور لکھتے ہوں گے جس سے معلوم ہوتا ہو گا کہ یہ عیسائی ہے۔

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری (ج) میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی آدمی شراب خرید کر کسی دوسرے کو فروخت کرتا ہے تو اس کے خلاف کلارروائی کی جاتی ہے۔ کیا یہ فرمائیں گے کہ کسی پرمت ہولڈر کے خلاف آج تک کلارروائی کی گئی، اس کا پرمت منسوخ کیا گیا؟

MR ACTING SPEAKER: This is question to be asked

اور اس کا جواب بھی آنا چاہیے۔ جی، وزیر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری! نکلے کا کام پرمت جاری کرنا ہے اور اس کے بعد نکلے کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا پینچا، رکھنا اور اس کو ایکسپورٹ کرنا یا جتنے بھی حوالے ہیں، جتنے بھی معاملات ہیں وہ Ordinance کے تحت کنٹرول ہوتے ہیں اور اس میں تین قسم کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ پہلے نمبر پر جو کسی کو شراب بیچے گا اس کو پانچ سال تک سزا دی جاسکتی ہے، تیس کوڑے لگ سکتے ہیں۔ پینے والے کی سزا الگ ہے لیکن ہمارے پاس کسی قسم کی کوئی حکایت نہیں آئی۔ اگر اس قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو پولیس خود ایسے کیس رجسٹرڈ کرتی ہے۔ ہمارا براہ

راست اس سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر اسی نے تو پوچھا ہے کہ کیا کسی کو سزا دی گئی؟ یہ کلینر جواب دیں، گول مول بات نہ کریں۔

جناب کلر ان مائیکل، ہوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے!

جناب کلر ان مائیکل، جناب سپیکر! ابھی میسائیت کے حوالے سے دو فرقوں کا ذکر کیا گیا جس میں Protestant اور Roman Catholics کی بات کی گئی۔ میں بڑے وقوق کے ساتھ یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ انجیل مقدس کو ملتے والا اور حضرت یسوع مسیح کے ہر پیروکار کو یہ حکم ہے کہ شراب اس کے لئے حرام ہے۔ ہم بھی یہ بات ملتے ہیں اور یہاں پر بیٹھا ہر فرد اس وقت کا ایماندار نہیں جب تک وہ آسانی کتابوں پر ایمان نہیں لاتا، وہ مسلمان نہیں کہلاتا تو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان انجیل پر بھی ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ انجیل میں لکھی ہوئی بات کو ہم جھٹلائیں اور کہیں کہ یہ جائز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ سپیکر اسمبلی کو ہم نے ایک قرارداد دی تھی جو یہ کہہ کر مسترد کر دی گئی کہ یہ مفاد عامہ کے خلاف ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شراب پر پابندی لگانا اسے بچھانا اس کی خرید و فروخت کرنا کیسے مفاد عامہ کے خلاف ہو سکتا؟ اس میں میری سب سے بڑی submission یہ ہے کہ اگر اس چیز کو اپنے مفاد کے لئے اپنے نرانے کو بمرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ submission دیتا ہوں کہ یہ باور کرائیں اور اس چیز کی ہمیں کاربندی دیں کہ رمضان کے مقدس مہینے میں شراب پر پابندی لگا دیں گے کیونکہ رمضان کے پورے مقدس مہینے میں شراب store کی جاتی ہے اور جیسے ہی چاند رات آتی ہے شراب کی بوتلوں کے ڈھکن کھول دیئے جاتے ہیں اور جنہوں نے پورا مہینہ اپنے آپ کو پرہیزگاری کے ساتھ رکھا، اپنے آپ کو ایماندار اور خدا کے خوف میں رکھا وہ عید کے دن شراب میں ن ہو جاتے ہیں۔ یہ کیا انصاف ہے؟ اس بارے میں legislation ہونی چاہئے اور میں چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف ہمیں اس چیز کے بارے میں آگاہ کریں اور تفصیل سے بتائیں کہ پابندی کے بارے میں یہ serious

کیوں نہیں ہیں؟ بہت بہت شکریہ

جناب جوزف حاکم دین۔ جناب سپیکر! پچھلے سال اس پر کافی گفتگو ہوئی تھی اور وزیر موصوف کو جواب دینا مشکل ہو گیا تھا۔ جہاں تک عیسائیت کا تعلق ہے میں آپ کو ذہنی طور پر clear کر دینا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی شراب کا نثر کرتا ہے تو اس کی ذات سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، کوئی گناہ کرتا ہے اس کی ذات سے کسی کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا جہاں تک عیسائیت کا تعلق ہے میں سب کے گوش گزار کر دینا چاہتا ہوں کہ عیسائیت میں شراب اسی طرح حرام ہے جس طرح اسلام میں حرام ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے وہ اس کی اجازت نہیں دیتا تو دنیا کے اچھے مذاہب میں سے عیسائیت بھی شامل ہے کیا یہ اس کی اجازت دے سکتا ہے؟ بائبل مقدس کو لہرا کر یہ کہا گیا تھا کہ کوئی عالم دین خواہ وہ مسیحی ہو یا اس کا تعلق اقلیتی فرقوں سے ہو یا وہ مسلمان سکالر ہو وہ بائبل میں ایک ہندسہ بھی انجیل مقدس میں سے بنا دے کہ شراب پینا جائز ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ شراب کوئی پیتا ہے اور ذمہ لگ جاتا ہے کہ عیسائیوں نے پی ہے۔ میں تو اس چیز کو بہت برا تصور کرتا ہوں کہ جب شراب کے نشے کو یا کسی بھی بڑی برائی کو آپ اقلیتوں یا عیسائیوں کے ساتھ attach کر دیتے ہیں یہ کسی قسم کا کوئی اصول نہیں ہے۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ آج اس کی وضاحت ہو جانے تاکہ اس کے متعلق کوئی بھی سوال نہ کیا جائے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر حکومت اس پر پابندی لگانا چاہتی ہے تو حکومت کی مرضی ہے۔ میری طرف سے سینیٹل کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی شراب پینا چاہتا ہے تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ وہ پینے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے وہ تو پابندی کرتے ہیں اور اسلام بھی اس کی پابندی کرواتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے لیکن بات یہ ہے کہ عیسائیت کو تو بدنام نہ کیا جائے۔ اگر یورپ میں لوگ اس سے کاندہ اٹھاتے ہیں یا پتے ہیں تو یورپ والوں کی اپنی مرضی ہے۔ وہاں کے ماحول کے مطابق سردی گرمی کے مطابق وہ پتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مذہب کے حوالے سے تو انہیں اجازت نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ مذہب تو پابندی کرتا ہے لیکن اگر اس کو عیسائیت کے ساتھ جواز دیا جائے تو وہ صحیح نہیں ہے۔ میں صرف

اتنا کتنا چاہتا ہوں کہ مہربانی کر کے آئندہ کے لئے ایسے سوالات بند کر دینے جائیں۔ میں صرف اتنا کتنا چاہتا ہوں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب اتنی معتبر گواہیاں ہماری مسیحی برادری کی طرف سے بھی آگئی ہیں۔ معزز اراکین اسمبلی نے بھی اس کی گواہی دے دی ہے۔ اب اس کی روشنی میں کیا حکومت مسیحی برادری کو جاری حد Licences کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! میرے صاحبان نے اپنی دانت میں جو کچھ فرمایا وہ درست ہو گا۔ لیکن حکومت پنجاب نے اگر مسیحی بھائیوں کو allow کیا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ تمام غیر مسلموں کو allowed ہے۔ یہاں پر مسیحی بھائی توڑی سی حساسیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں کہ allow نہیں ہے۔ میرے پاس Roman Catholics ڈسٹرکٹ لاہور کا کھانڈر موجود ہے جس کے تحت میں نے ابھی جو تقریبات گئی ہیں، تقریباً سو کے قریب میرے پاس تقریبات کی لسٹ ہے، جس میں انہوں نے کہا کہ ان مواقع پر مسیحی بھائیوں کو شراب دی جائے۔

جناب کلراں مائیکل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، مائیکل صاحب!

جناب کلراں مائیکل، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ کیا اس لیٹر میں "شراب" کا لفظ لکھا گیا ہے جو یہ کہہ رہے ہیں؟ اس کے ساتھ منسٹر صاحب سے میں کہوں گا کہ وہ لاہور منسٹر صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر تو لفظ "شراب" لکھا ہے تو یہ ہمیں پڑھا دیں۔ دوسری بات اگر "شراب" قابل جرم اور تعزیرات پاکستان کے تحت آنے والے جرائم میں شامل ہے تو اس جرم کی روک تھام کیوں نہیں ہے؟ اس جرم پر پابندی کیوں نہیں ہے؟ اس جرم کے پھیلاؤ کے لئے ہم کیوں ایسے اقدامات کر رہے ہیں کہ یہاں پر

رہنے والا امام شہری اس جرم کو کرنے کا سبب ہے؟ کیوں اس کا ارتکاب ہوا اگر ہم اس جرم کو روکنا چاہتے ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس پر پابندی ہونی چاہیے۔ خواہ وہ کسی کی آڑ میں کیوں نہ ہو، خواہ وہ کوئی لیئر کیوں نہ تیار کیا گیا ہو؛ لیکن بات یہ ہے کہ اگر ہم دل سے یہ چاہتے ہیں کہ اس جرم پر روک قائم ہو، اس جرم پر ہم کنٹرول پائیں تو اس کے لئے پابندی ضروری ہے۔ اب صرف یہ اپنا فائدہ generate کرنے، ٹیکس اکٹھا کرنے اور حکومت کے خزانے کو بھرنے کی آڑ میں یہ اجازت نامے دکھاتے پھریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وزیر صاحب نے بڑے وثوق کے ساتھ بات کی کہ میرے پاس لیئر موجود ہے۔ یہ اس لیئر میں ہمیں دکھادیں کہ لفظ "شراب" کہیں استعمال ہوا ہے تو پھر ہم بات کریں گے، شکریہ

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری! میں یہ گزارش کروں گا کہ میں وہ exact الفاظ دہرا دیتا ہوں۔

Certified that the above stated solemnities and ceremonies are in accordance with the calendar of religious ceremonies prescribed for Roman Catholics on which drinks are used.

میں آخر میں 'میں صرف اس بات پر ختم کرنا چاہوں گا کہ

آپ خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جناب سیکرٹری! یہ document موجود ہے اس پر مزید بحث نہ کی جائے۔ کسی بھائی پر پابندی نہیں ہے کہ وہ ضرور پیئے۔ ہم کب کسی کو مجبور کر رہے ہیں؟ اگر میرے محلے کا کوئی انسپکٹر، ٹھکرک یا کوئی افسر جا کر کسی مسیحی بھائی کو مجبور کرتا ہے کہ تم permit بناؤ تو میں یہاں اعلان کرتا ہوں کہ وہ دوسرے دن نوکری میں نہیں ہوگا۔ اب آپ بھی یہ ہیز نگری 'پارسلٹی کا خود ثبوت دیں۔ آپ اپنے ذہب پر خود عمل کریں۔ (نعرہ ہانپنے تحسین)

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری ایہ کہ رہے ہیں کہ محکمہ کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ محکمہ ان لوگوں کے نام پر خود permit بنواتا ہے اور پھر اس permit سے شراب حاصل کرتا ہے جو مسلمانوں کو بھی جاتی ہے۔ یہ بات سرعام ہے۔ تمام لوگوں کو پتا ہے کہ permit ہمارے مسیحی بھائیوں کے نام پر بنتے ہیں اور پھر وہ آگے جا کر مسلمانوں کو فروخت ہوتے ہیں۔ مسلمان بھی بہت شراب پیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ مسلمان نہیں پیتے۔ اس پر پابندی ہونی چاہیے۔ اگر foreign کے لئے پابندی نہیں ہو سکتی تو کم از کم پاکستان کے لوگوں کے لئے پابندی لگائی جانے کو پاکستان کے شہری شراب نہ پینے۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا مسیحی ہوں۔ سب پر پابندی لگائی جائے۔

جناب کارن مائیکل، جناب سیکرٹری

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

جناب کارن مائیکل، جناب سیکرٹری ایہ میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔ ہم اس کمیٹی میں اپنے Bishop حضرات کو یہاں پر بلا لیں گے۔ Bishop حضرات کے اور comments according to the Bible جو بھی Bishop حضرات اپنی رائے دیں گے، جو ان کی opinion ہوگی ہم اس کی روشنی میں یہاں پر فیصلہ کر لیں گے۔ جس میں تمام ممبران خواہ وہ اپوزیشن سے ہوں یا حکومتی بنجے سے ہوں ان کے نائنڈوں کی موجودگی میں یہ بات واضح ہو جانے کی کہ کون سے Bishop نے کیا بیان دیا؟ ٹھکریہ۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اب اگلا سوال سید احسان اللہ و قاص صاحب کا لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سیکرٹری ایہ جو لسٹ دی گئی ہے۔ اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی۔

سید احسان اللہ و قاص، لسٹ دی گئی ہے کہ 32 اضلاع ہیں جہاں پر شراب کے permit جاری کئے گئے ہیں۔ ان 32 اضلاع میں سے صرف 5 اضلاع ایسے ہیں جہاں پر شراب کے پرنٹوں میں کمی ہوئی ہے؛ باقی تمام اضلاع میں اس میں اضافہ ہوا ہے۔ میں جناب وزیر سے یہ دریافت کروں گا کہ جب آپ

اس کو بند کریں گے تب کریں گے یہ تو کب سے ہم سنتے آئے ہیں۔ تمہیں دفعہ بھی یہ یقین دہانی کرانی گئی تھی کہ اس پر حکومت سوچ بچا کر رہی ہے۔ کم از کم مزید پرمٹ جاری کرنے پر فوری طور پر کوئی پابندی لگائیں۔

جناب محمد ایوب خان ملدیرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اگلا سوال نمبر 3352 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری پہلے ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ میں سنتا ہوں آپ اپنا سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! اگلا سوال پراپرٹی ٹیکس کے بارے میں ہے۔ اس طرح ان کی بات رہ جائے گی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ اپنے سوال پر آئیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! شراب کے خلاف بونے پر روکڑی صاحب مجھ سے ندامت ہو رہے ہیں۔ میرا سوال نمبر 3352۔

ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے لئے پراپرٹی ٹیکس

میں رعایت کا مسئلہ

3352، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے ذاتی ایک کنال سے کم گھر پر کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جا

رہا ہے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ریجنڈ سرکاری ملازم نے اگر ایک کنال سے کم ذاتی گھر کے کسی پورشن کو کرایہ پر دے رکھا ہو تو اس سے عکس ایکسٹرائیڈ ٹیکسیشن کی طرف سے assess کردہ value کا 29 فیصد بطور پرائی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر اوقات نکلے کے اہلکاروں کے تعاون کے نتیجے میں سرکاری خزانہ میں یا تو کوئی رقم نہیں جاتی یا برائے نام جمع ہوتی ہے۔ اس طریقے سے بد عنوانی جنم لے رہی ہے؟
- (د) اگر مندرجہ بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ریجنڈ سرکاری ملازم کے ایک کنال سے کم گھر پر چاہے اس کا کوئی پورشن کرایہ پر بھی ہو، پرائی ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں رکھتی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

- (الف) ریجنڈ سرکاری ملازمین کے ذاتی رہائشی ایک کنال تک کے گھر پر پرائی ٹیکس زیر دفعہ (gg) پنجاب اربن ایسوسی اٹس ایکٹ 1958 صاف ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ پنجاب اربن ایسوسی اٹس ایکٹ 1958 کی دفعہ 3 کے تحت ایسے گھر جو کرایہ پر دیئے گئے ہوں اور ان کی سالانہ قیمتیں اگر 20,000 روپے تک ہو تو پرائی ٹیکس بحساب 20 فیصد اور اس سے زیادہ سالانہ قیمتیں ہونے پر 25 فیصد کے حساب سے ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ پنجاب اربن ایسوسی اٹس ایکٹ 1958 کی دفعہ (gg) 4 کے تحت ریجنڈ سرکاری ملازم نے ذاتی رہائشی ایک کنال تک کے گھر کا جتنا پورشن کرایہ پر دے رکھا ہو گا تو اس سے عکس ایکسٹرائیڈ ٹیکسیشن مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت پرائی ٹیکس وصول کرے گا اور باقی ذاتی رہائشی پورشن کا پرائی ٹیکس صاف ہو گا۔
- (ج) یہ درست نہ ہے اگر معزز رکن اسمبلی کے علم میں کوئی ایسی حکایت ہے تو وہ عکس کے نوٹس میں لائیں تاکہ متعلقہ بد عنوانیوں کے خلاف ضروری انتظامی کارروائی کی جاسکے۔

(د) اس طرح کی کوئی تجویز حاکم ہذا میں زیر غور نہ ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے پہلے ہی سرکاری ریٹائرڈ ملازمین کو پراپرٹی ٹیکس میں مناسب معیشت دے رکھی ہے۔ جس کی وضاحت جزو (الف) اور (ب) کے جواب میں کر دی گئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکریٹری، جناب سیکریٹری کے بارے میں ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو ایک کنال کے گھر پر پراپرٹی ٹیکس پر رعایت دی جاتی ہے۔ یہ کافی حرم سے چلا آ رہا ہے اور یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ میں نے اس سلسلے میں سوال یہ کیا تھا کہ اگر کوئی سرکاری ملازم ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے گھر میں سے دو کمرے کرانے پر دے دیتا ہے تو اس کے نتیجے میں اکثر و بیشتر اس سے پورے گھر کا پراپرٹی ٹیکس لینا شروع کر دیتے ہیں لیکن انہوں نے اس کے جواب میں یہ کہا ہے کہ اس کی سالانہ تقصیص اگر بیس ہزار روپے تک ہو تو پراپرٹی ٹیکس بحساب 20 فیصد وصول ہوتا ہے۔ آپ کس چیز پر 20 فیصد وصول کرتے ہیں؟ بیس ہزار تقصیص ہو گی اس کا 20 فیصد وصول کریں گے یا کس حساب سے وصول کریں گے؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکریٹری، جناب سید احسان اللہ وقاص صاحب اگر پتہ لیتے کیونکہ ہم نے یہ ساتھ ہی لکھا ہوا ہے کہ "سالانہ تقصیص" یعنی کہ اگر اس پراپرٹی کا سالانہ کرایہ بیس ہزار روپے ہے تو پراپرٹی ٹیکس 20 فیصد کے حساب سے ہو گا اور اگر زیادہ ہو گا تو پھر سالانہ تقصیص زیادہ ہونے پر 25 فیصد وصول کریں گے۔

جناب محمد ایوب خان سلیڈر، ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، جی، فرمائیں!

جناب محمد ایوب خان سلیڈر، جناب سیکریٹری، ایوانٹ آف آرڈر گزشتہ سوال سے متعلق ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، وہ سوال تو گزر گیا۔

جناب محمد ایوب خان سلیڈر، جناب سیکریٹری! میں تو اس وقت بھی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا تھا۔

جناب قائم مقام سیکریٹری، That has been disposed of اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔

Let's go on this question. وہ ہو گیا ہے۔ اس پر کافی بحث ہو گئی ہے آپ اس پر آجائیں۔

جناب محمد ایوب خان سلیڈر، جناب سیکرٹری! میں اسی سوال کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ تو dispose of ہو چکا ہے۔ I can't give floor for that again.

I can't give the floor اگلا سوال نمبر 3465 جناب محمد وقاص صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص، سوال نمبر 3465

تحصیل ٹیکسلا سے حاصل شدہ ٹو کن فیس کی تفصیل

*3465، جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سال 1999 تا جون 2003 تحصیل ٹیکسلا سے گاڑیوں کے نو کن فیس کے سلسلے میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟

(ب) دوران مذکورہ عرصہ کتنی گاڑیوں کو نو کن فیس ادا نہ کرنے پر بند کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) عرض ہے کہ نو کن ٹیکس صوبائی محصول ہے۔ جس کی وصولی ضلعی سطح پر کی جاتی ہے۔ جبکہ تحصیل سطح پر نو کن ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ تحصیل ٹیکسلا چونکہ ضلع راولپنڈی میں شامل ہے لہذا اس تحصیل میں اگر کوئی بھی گاڑی ہوتی ہے تو اس کا ٹیکس بھی ضلع کی آمدن میں شامل ہوتا ہے۔

تاہم تحصیل ٹیکسلا میں وقتاً فوقتاً اور مورخہ 03-4-25 سے باقاعدہ ناپندہ گاڑیوں کی چیکنگ شروع کرانی گئی اور اس کے نتیجے میں نو کن فیس مبلغ 53,300/- روپے اور جرمانہ کی مد میں مبلغ 27,650/- روپے داخل خزانہ سرکار کروانے گئے۔

(ب) دوران مذکورہ عرصہ چیکنگ پر 133 عدد گاڑیاں بند کی گئیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ تحصیل ٹیکسلا سے گاڑیوں کی نو کن فیس کے سلسلے میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ

ضلعی سطح پر کیا جاتا ہے۔ مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ ضلعی سطح پر کیا جاتا ہے لیکن تحصیل ٹیکس کی گاڑیاں identify کر کے جٹنی جائیں کہ ان پر کتنا ٹیکس لگایا گیا؟ آگے انہوں نے اس کا جواب بھی دیا ہے کہ جب انہوں نے چیکنگ شروع کی تو -/53,300 روپے اور -/27,650 روپے جرمانہ کیا لیکن انہوں نے میرے سوال کا صحیح جواب نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری اور سے پنجاب میں گاڑیاں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر رجسٹرڈ ہوتی ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر گاڑیوں کی رجسٹریشن نہیں ہوتی۔ اس لئے اس ٹیکس کا حساب کتاب بھی ضلع وار کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے پاس تحصیل ٹیکس کے بارے میں ہمارے پاس کوئی الگ کمزکی نہیں ہے، الگ رجسٹر نہیں ہے اس لئے اس کا حساب نہیں ہے۔ راولپنڈی ضلع کے بارے میں ہم ہر طرح کی تفصیل دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری انہوں نے آگے تفصیل دی ہے "تاہم تحصیل ٹیکس میں وقتاً فوقتاً اور مورخہ 24-04-03 سے باقاعدہ نوابندہ گاڑیوں کی چیکنگ شروع کرانی گئی اور اس کے نتیجے میں نوکن فیس مبلغ -/53,300 روپے اور جرمانہ کی حد میں مبلغ 27,650 روپے داخل خزانہ سرکار کروانے گئے۔"

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہتے ہیں کہ عموماً ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں collection ہوتی ہے تحصیل level پر کوئی ایکسائز آفس نہیں ہے۔ اگر انہوں نے آپ کے کہنے پر یا کسی کے کہنے پر چیکنگ کرانی ہے مگر وہیں پر مسئلہ ٹیکسیشن وصول نہیں کی جاتی۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری ٹیکس میں ہم نے جو گاڑیاں پکڑیں اور وہیں سے جو جرمانہ اکٹھا کیا وہ -/53,300 روپے ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری امیرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری انہوں نے فرمایا ہے کہ -/27,650 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ انہوں

نے ان گاڑیوں پر جرمانہ کس شرح سے لگایا؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! جیسی کرشل گاڑیاں جنہیں ہم tie up کہتے ہیں کا ٹیکس ہمارے دفتر میں جمع ہوتا ہے اگر وہ گاڑی defaulter ہو اور ٹیکس دینے کے لئے خود آجانے تو ہم اس سے نوکن ٹیکس کا 50 فیصد لیتے ہیں۔ اگر وہ سڑک پر پکڑی جانے لگی تو پھر اس کو کوئی مسئلہ نہیں دی جانے گی۔ اسی طرح سے چھوٹی گاڑیوں کا ڈاکھانوں میں ٹیکس جمع ہوتا ہے اگر ہم نے وہ گاڑی سڑک پر پکڑی تو سو فیصد اس پر penalty ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3466 جناب محمد وقاص کا ہے۔

جناب محمد وقاص، سوال نمبر 3466

راولپنڈی 1999 تا 2003 پر اپریٹی ٹیکس سے آمدن کی تفصیلات

*3466، جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1999 تا جون 2003 محکمہ ہذا نے ضلع راولپنڈی کے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے اپریٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول کیا؟

(ب) تحصیل یکسلا میں اگر محکمہ ہذا کے نادرہ موجود ہیں۔ تو ان کے نام مع مکمل کوائف ایوان میں پیش کئے جائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) سال 1999 تا جون 2003 محکمہ ہذا نے ضلع راولپنڈی کے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے اپریٹی ٹیکس کی مد میں مندرجہ ذیل ٹیکس وصول کیا۔

24,79,90,005

1999-2000

23,90,13,015

2000-2001

21,42,97,703

2001-2002

26,20,30,565

2002-2003

(ب) تحصیل نیکلا کے نلابند گھن کی فہرست جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر، جی، ضمنی سوال؛

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جڑ (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ 1999-2000 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں تقریباً 24 کروڑ روپے وصول ہوئے، 2001-02 میں تقریباً 23 کروڑ وصول ہوئے، 2001-02 میں 21 کروڑ وصول ہوئے یعنی یہ decline ہے اور پھر 2002-03 میں 26 کروڑ وصول ہوئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان دو سالوں میں کمی کیوں آئی ہے؟
جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر آبکاری و محصولات؛

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! ٹیکس کی تفصیلات ہر تین سال بعد ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایبلوں کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ ہمارے قانون میں یہ بات موجود ہے کہ اگر ہم کسی سے زیادہ ٹیکس لے لیں گے اور ایبل میں ہمارا appellant officer مطمئن ہو جانے کہ ہم نے ٹیکس زیادہ لگایا ہے تو ہم refund بھی دیتے ہیں اور اگلے سالوں کے لئے اس ٹیکس کو کم بھی کر دیتے ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ یہ کمی کس وجہ سے آئی ہے؟ کیا یہ کمی نلابندگی کی وجہ سے آئی ہے؟ کیا یہ کمی ٹیکس میں پھوٹ کی وجہ سے آئی ہے یا ratio کم یا زیادہ کرنے کی وجہ سے آئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ پچھلے سال کے مقابلے میں وصولی میں کمی کیوں آئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب والا! میں نے عرض کیا ہے کہ اس کے مختلف عوامل ہیں۔ ایک تو یہ عرض کیا ہے کہ ٹیکس کی fixation ہے۔ دوسرا claims میں اور تیسرا نلابندہ کا بھی ہے۔ جڑ (ب) نلابندگی کے متعلق بھی ہے۔ جن لوگوں نے ٹیکس نہیں دیئے ان کی لسٹ بھی ہم نے دی ہوئی ہے۔ یہ نیچے پوری لسٹ موجود ہے اس کا کوئی بھی factor ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ساڑھے سالوں میں اس سال کی نسبت کمی کیوں آئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکر! اگر ہم نے پہلے سال ٹیکس زیادہ لے یا ہے اور ایبلوں کے فیصلے بعد میں آرہے ہیں عام طور پر لوگ معمول کے مطابق 31 جولائی تک ٹیکس جمع کروا دیتے ہیں کیونکہ ہم نے 5 فیصد مہموت دی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے بعد لوگ ایبلوں میں بھی جاتے ہیں۔ ایبلوں کا فیصد ہونے پر یا تو انہیں refund کر دیا جاتا ہے یا ان کا ٹیکس کم کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ کمی ہوتی ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکر! ایسا نہیں ہوتا۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ محکمہ لوگوں کو نوٹس دیتا ہے مثلاً کسی کو نوٹس دیتا ہے کہ تمہارا میچاس ہزار روپے پر اپنی ٹیکس بن رہا ہے وہ بے چارہ تمہیں کرنا شروع کر دیتا ہے اور کہیں سے سٹارٹیں لانی شروع کر دیتا ہے۔ اس طرح محکمے کے ساتھ اس کی ڈیلنگ شروع ہو جاتی ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ 25 ہزار پر بات ختم ہو جاتی ہے اور بعض اوقات 35 ہزار پر بات ختم ہو جاتی ہے۔ اصل میں اس کا ٹیکس کبھی اوپر چلا جاتا ہے اور کبھی نیچے آ جاتا ہے۔ یہ کرپشن کی نشاندہی کر رہا ہے کہ جس پر ان کا ہاتھ پڑتا ہے اس سے تو زیادہ وصول کر لیتے ہیں اور جو کوئی ان کی جیب گرم کر دیتا ہے اور باہر سے ہی پانچ ہزار روپے دے دیتا ہے تو اس سے کم لے لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پاس کوئی ٹیکس constant نہیں رہتی۔ اصل میں اس کو ختم کرنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کریں گے؟

جناب قائم مقام سیکر، جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکر! assessing authority بالعموم اسسٹنٹ ایکسائز ٹیکسشن آفیسر ہوتے ہیں اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر ہمارے ای ٹی او صاحبان ٹیکس assess کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی اپیل معمولی اضلاع میں ای ٹی او جنہیں اب ڈسٹرکٹ آفیسر کہتے ہیں اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر ڈائریکٹر ہوتا ہے لیکن اس کو بھی ہم ڈسٹرکٹ آفیسر کے نام سے ہی پکارتے ہیں وہ اس کے خلاف اپیلیں سنبھالے۔ اگر اس سے بھی کوئی مطمئن نہ ہو تو پھر ای ڈی او (آر) کے پاس further اپیل کر سکتا ہے اور اپنے حق کے لئے وہاں جاسکتا ہے۔ جن جن مراحل پر اگر کوئی اپیل منظور ہو جاتی ہے اور ٹیکس میں کمی ہوتی ہے تو محکمہ اس کو honour کرتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال نمبر (A) 3689 میں غلط محمد صاحب کا ہے۔۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی (B) 3689 میں غلط محمد صاحب کا ہے۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے disposed of اگلا سوال 1649 رانا آفتاب احمد خان کا ہے Not present۔ لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4923 شکیل الرحمان صاحب کا ہے Not present۔ لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر سوال نمبر 4923۔

بہاولپور شہر، ٹیکس سروے سے پیدا شدہ عوامی مسائل

اور حکومتی اقدامات

* 4923، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔۔ (الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر میں چند نئے قبل محکمہ ایکسٹرا اینڈ۔ نیکسٹن کی طرف سے ٹیکس سروے کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مرتبہ ٹیکس عد نے بہاولپور شہر کے بعض علاقوں جن میں جبرل بس سٹینڈ کے عقب کا بھی کچھ علاقہ شامل ہے۔ اس حساب سے سروے نمبر شماری کی ہے کہ مکانات کے ساتھ نمبر تبدیل ہو گئے ہیں۔ جب کہ ایسی پرائیویٹ آبادیاں جہاں باقاعدہ مکانات کے نمبرات نہیں ہیں۔ عوام اپنے شناختی کارڈ اور دیگر تمام دستاویزات میں محکمہ ایکسٹرا اینڈ۔ نیکسٹن کے جاری کردہ سروے اپنی۔ ٹی ون نمبر کو ہی بطور اپنا مکمل نمبر استعمال کرتے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ایکسٹرا اینڈ۔ نیکسٹن کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت جاری کی گئی ہے یا یہ ایکسٹرا کے کارندوں کی محض لاپرواہی اور نالاشی کی وجہ سے ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابکاروں کی اس کوتاہی کی وجہ سے حائرہ آبادی کے عوام کو اپنے شناختی کارڈ و دیگر تمام دستاویزات میں درستگی کرانے کے لئے مختلف محکمہ جات کے دفتروں کے چکر کھانے کے ساتھ ساتھ اصلاحی اخراجات کا بوجھ بھی برداشت کرنا پڑے گا؟

۱۵) کیا ٹنڈہ کی طرف سے عوام کی اس تکلیف کے ازالہ کے لئے کوئی حکمت نامہ جاری کیا جا رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) یہ درست ہے کہ بہاول پور ریٹنگ ایریا میں ٹیکم جولائی 2003 سے پراپرٹی ٹیکس کا سروے کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ جنرل بس سٹینڈ کے غلب اور دیگر علاقہ جات میں دوران سروے کوئی نمبر تبدیل نہ کیا گیا ہے اور سابقہ سروے کے نمبروں کو ہی بحال رکھا گیا ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کی طرف سے اس قسم کی کوئی ہدایت جاری نہ کی گئی ہے۔ تاہم پانچ سلاہ سروے پراپرٹی ٹیکس کی ضرورتیں تیار کر کے مشترکہ دی گئی ہیں۔ نمبر کی تبدیلی کے ضمن میں تاحال کوئی اعتراض موصول نہ ہوا ہے اور نہ ہی سوال اسمبلی میں کسی نمبر کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(د) جزو (الف) اور (ج) میں دئے گئے جوابات کی روشنی میں عوام کو ایسے کسی مسئلے کا سامنا نہ ہے۔ چونکہ دفتر ایکسٹرنل ٹیکسٹیشن میں عذر داری بابت سروے وصول کر کے اس کی درستگی بغیر کسی معاوضہ کے کی جاتی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں عوام کو دیگر کسی محکمہ کے پیکر لگانے کی ضرورت نہ ہے۔ مزید یہ کہ 30-جون کے بعد بھی اپیل میں اس طرح کی درستگی کرائی جاسکتی ہے۔

(ہ) جزو (د) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، 1923، جناب سپیکر! جیسے ہی یہ سوال اسمبلی کے roll کے اوپر آیا تو محکمے نے بھاگ دوڑ کر کے مجھ سے رابطہ بھی کیا اور جو rectification کرنی تھی وہ انہوں نے کر دی ہے اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ جی، اس کو 'dispose of' کرتے ہیں۔ Next question

5002 is چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر، جی! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2002 تا حال، صوبہ میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی،

سہولیات اور ٹارگٹ کی تفصیل

- *5002، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن محکمہ ہذا کو سال وار اور ضلع وار ہوئی ہے؟
- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس محکمہ کا وصول کرنے کا ٹارگٹ تھا اور کتنا وصول ہوا ہے۔ جن اضلاع میں پراپرٹی ٹیکس ٹارگٹ سے کم وصول ہوا۔ ان اضلاع کے نام اور ٹیکس کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) اس عرصہ کے دوران جن ملازمین کے خلاف ٹیکس کی وصولی میں کوتاہی برتنے پر جھانڈ کارروائی کی گئی، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) محکمہ ہذا پراپرٹی ٹیکس کن وجوہات کی بنا پر وصول کرتا ہے اور اس ٹیکس کی وصولی پر عوام کو کیا ریٹیف دیتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات

- (الف) یکم جنوری 2002 سے جون 2004 تک پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جتنی آمدن محکمہ ہذا کو سال وار اور ضلع وار ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل جمنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار جتنا پراپرٹی ٹیکس محکمہ کا وصول کرنے کا ٹارگٹ تھا اور جتنا وصول ہوا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سل	ٹارگٹ	وصولی پراپٹی ٹیکس
2002-03	2,100,000,000/-	1,919,038,530
2003-04	2,200,000,000/-	2,051,156,108
میزان	4,300,000,000/-	4,050,194,638/-

اور جن اضلاع میں پراپرٹی ٹیکس ٹارگٹ سے کم وصول ہوا۔ ان اضلاع کے نام اور ٹیکس کی رقم کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران جن ملازمین کے خلاف ٹیکس کی وصولی میں کوتاہی برتنے پر جھانڈ کارروائی کی گئی ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ بڈا پراپرٹی ٹیکس مخصوص شہری علاقوں (ریٹنگ ایریاز) میں عوام کو سہولت ہم پہنچانے کی غرض سے درکار مالی وسائل پورے کرنے کے لئے وصول کرتا ہے۔ وصول شدہ رقم کا پچاس فی صد متعلقہ ترقیاتی ادارے ائی۔ ایم۔ ایز کو ترقیاتی کاموں کے لئے دے دیا جاتا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پراپرٹی ٹیکس سے ہونے والی آمدنی کا مصرف کیا ہوتا ہے اور یہ کہاں صرف ہوتی ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر ایکسائز!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سیکرٹری! پراپرٹی ٹیکس کی collection ٹی۔ ایم۔ ایز کو دی جاتی ہے تاکہ وہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کرے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! گوجرانوالہ میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہو رہا بلکہ وہیں کی ساری سڑکیں نوٹی پھوٹی ہوتی ہیں اور سیوریج کا کام بھی ہونے والا ہے سیوریج ڈالنے کے لئے ساری سڑکوں کی کھدائی کر دی ہے اور سڑکیں ویسے ہی نوٹی پھوٹی ہیں تو وزیر موصوف فرمائیں کہ یہ کب تک کام مکمل ہوگا؟

MR ACTING SPEAKER: You should ask that from T.M.A. What can he say?

وہ تو کہتے ہیں کہ فنڈز جمع ہو جاتے ہیں تو آپ ٹی ایم اے سے پتا کریں کہ ان کے پاس فنڈ ہے تو وہ خرچ کیوں نہیں کرتے؟

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی راجہ بھارت صاحب سے پوچھا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو جرنلوا میں 20 کروڑ روپے کا فنڈ سیوریج کی مد کے لئے دے کر آئے ہیں۔ پہلی قسط 4 کروڑ روپے کی ابھی جاری ہوئی ہے جس سے انہوں نے پیپیز کالونی اور سارے شہر میں کام شروع کئے ہیں لیکن آئندہ وہاں کوئی فنڈ نہیں دیا جا رہا جس سے شہری بڑی پریشانی اور تکلیف میں ہیں۔ کیونکہ وہ تمام سڑکیں اسی طرح نوٹی بھونٹی ہیں اور گڑے پڑے ہوئے ہیں چونکہ چھ چھ فٹ کھدائی کی ہوئی تھی تو پچھلے دنوں جب بارش ہوئی تو ایک جگہ ایک مزدور بیچارہ سائیکل پر جا رہا تھا اس میں گرا اور فوت ہو گیا۔ یہ تقریباً دو ماہ پہلے کی بات ہے۔ ابھی تک سارے شہر کی سڑکیں اور خاص طور پر ضلع کچھری کے ارد گرد کی سڑکیں بھی نوٹی بھونٹی ہیں۔ ان میں سیوریج ڈال دیا گیا ہے لیکن اس کے اوپر مٹی وغیرہ نہیں ڈالی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر! لیکن It is nothing to do with Excise and Taxation وہ کیا کریں۔ there should be a separate question on that محکمہ آبکاری و محصولات کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ پیسے جمع ہو گئے ہیں باقی development کا مسئلہ ہے۔ اگر کام نہیں ہو رہا تو اس کے لئے T.M.A یا پھر لوکل باڈیز پر question ہوئے تو اس میں آپ raise کریں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب صاحب کی کوجرنلوا کے لئے اعلان کردہ فنڈ کی دوسری قسط کب جاری کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، زاہد صاحب! That is a separate subject آپ اس کا اب نہ پوچھیں وہ جس وقت آنے کا تو اس وقت پوچھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، سٹیٹمنٹری سوال ہے۔

جناب قائم مقام سٹیٹکر، جی، فرمائیے!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سٹیٹکر! پراپرٹی ٹیکس کی رقم ارب کے قریب وصول ہوئی ہے۔ آگے جز (د) میں ہے کہ وصول شدہ رقم کا 85 فیصد متعلقہ ترقیاتی ادارے کو ترقیاتی کاموں کے لئے دے دیا جاتا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو 85 فیصد ٹی ایم اے کو دینا ہے تو کیا منجانب حکومت نے وہ فنڈ ان کو دے دئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سٹیٹکر! ہم نے وہ فنڈ دے دئے ہیں۔

جناب قائم مقام سٹیٹکر، اگلا سوال 5049 لاکھ ٹھیکریں الرحمن صاحب!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سٹیٹکر، اس کے بعد floor آپ کو دیتا ہوں۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، جناب سٹیٹکر! اسی سوال سے متعلقہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب قائم مقام سٹیٹکر، جی، فرمائیں!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، جناب سٹیٹکر! جب کوئی ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر ہو تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اسے floor دینے کے پابند ہیں یا آگے کسی اور کو فلور دے سکتے ہیں؟ اس بارے میں آپ کی روٹنگ چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سٹیٹکر، یہ میری discretion ہے کہ میں کسی کو فلور دوں یا نہ دوں۔ That is allow my discretion I will not even allow you میری فراہمی ہے کہ میں آپ کو allow کرتا ہوں۔

مہر اشتیاق احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سٹیٹکر، جی، فرمائیں!

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! میں حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اہمی وزیر موصوف نے فرمایا کہ ہم 20 سے 25 فیصد تک پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ایک طرف تو ہم یہاں پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف جب ہم انکم ٹیکس کی ریٹرن دیتے ہیں تو یہ انکم وہاں پر بھی add ہوتی ہے تو جناب والا! پہلے ہی 25 فیصد اتنا قلم ہے اور اس کے بعد دوبارہ یہ دوہرا ادوہرا ٹیکس لگاتے ہیں تو میں راجہ بشارت صاحب اور وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ مہربانی کر کے اس دوہرے ٹیکس سے ہماری جان بچرائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! یہ دوہرا ٹیکس ہر گز نہیں ہے۔ جب یہ اپنی income کے گوشوارے دیتے ہیں تو اس میں یہ بطور اثراہات کو show کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم repair کے نئے بھی جو 10 فیصد الاؤنس دیتے ہیں اس کے اندر ساری چیزیں mention ہوتی ہیں۔ یہ دوہرا ٹیکس نہیں ہے۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! اس کے بعد وہ income پھر add ہو جاتی ہے اور آپ لوگ بے شک check کر لیں۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! اگر 100 روپیہ آمدن ہے تو 25 روپے انہوں نے پہلے دے دیے ہیں تو وہ منہا ہو گئے تو ان کی آمدن میں وہ کیسے شمار ہوں گے؟

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر! اس کے بعد sources میں پھر add ہو جاتے ہیں۔ 25 فیصد ٹیکس کوئی تھوڑا نہیں ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، ضمنی سوال۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں؟

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں صرف وزیر موصوف سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سروس رولز کے تحت ایکسٹرنل ڈائریکٹرز میں یہ بات نہیں ہے کہ one of the Directors 'ڈی جی گے کا تو یہ ڈی جی کس سروس رولز کے تحت انہوں نے یہاں پر لگانے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: This is fresh question

اگلا سوال 5049 لالہ شکیل الرحمن صاحب!

لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 5049 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جنتاب قائم مقام سیکرٹری، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات 2003-2004: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی

سے متعلقہ تفصیل

*5049، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گجرات سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ

اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تقصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف

محکمہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) گجرات سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ درج ذیل ہے۔

سال	ٹارگٹ
2002-03	45,500,000/-
2003-04	47,775,000/-
میزان	93,275,000/-

(ب) گجرات سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	45,501,151/- روپے
2003-04	50,060,511/- روپے
میزان	95,561,662/- روپے

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال	اخراجات
2002-03	1,250,937/- روپے
2003-04	1,514,893/- روپے
میزان	2,765,830/- روپے

(د) تفصیل بھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف

کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

لاہ حکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، شکرہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ اس عرصے کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف جھانڈے کارروائی کی گئی ہے؟ اکثر و بیشتر یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹیکس کی صحیح طور پر تخصیص نہیں کی گئی اور ایسی بہت سی شکایات عام تھیں لیکن وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ کسی کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ routine کا جواب دے دیا گیا ہے حالانکہ گورنواں میں ان کے خلاف شکایات کے انبار لگے ہوئے ہیں لیکن ان کی کسی بھی قسم کی دادرسی نہیں ہو رہی۔ جن کا ٹیکس نہیں بھی بنتا مثلاً دو مرد مکان کے مالک رہائشی کو غلط تخصیص کر کے انہوں نے کرانے پر دیا ہوا ہے تو انہیں بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ ایسی شکایات عام ہیں تو اس کے لئے وزیر موصوف کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر ایکسٹرا اینڈ ریفلیکشن!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! یہ 5049 کے بارے میں پوچھ رہے ہیں تو یہ سوال ضلع گجرات میں اٹکھے ہونے والے پراپرٹی ٹیکس سے متعلق ہے اور ہم نے اس کے متعلق جواب دیا ہے جبکہ یہ بات گوجرانوالہ کی کر رہے ہیں۔ گوجرانوالہ کا سوال گزر چکا ہے اگر یہ اس وقت بات کرتے تو میں جواب دیتا کہ کیا کیا کارروائی ہم نے کی ہے، ٹیکس وصولی کے حوالے سے ضلع گجرات ایک مطلق ضلع ہے۔ جواب آپ کے سامنے ہے کہ ہمارا ٹارگٹ 45 ملین 500 ہزار تھا اور ہمیں وہاں سے 45 ملین 501 ہزار روپے ملا جبکہ دوسرے سال ہمارا ٹارگٹ 47 ملین 775 اور اس کے مقابلے میں ہمیں 50 ملین مل رہا ہے۔ جب ہمارا عملہ صحیح طور پر کام کر رہا ہے اور ہمارے ٹارگٹ اور ہمارے اہداف پورے ہو رہے ہیں تو ہم مطمئن ہیں۔

لادھکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ ایسے مالکان جن کے مکان تین مرلے یا پانچ مرلے سے نیچے ہیں ان کو بھی ٹیکس بطور مالک اور کرایہ دار لگا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ جن ملازمین نے غلط تشخیص کر کے کہ یہ پراپرٹی کرائے پر دی ہوئی ہے تو ایسے ملازمین کے خلاف یہ کیا کارروائی کر رہے ہیں؟ میرا سوال یہ ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! جنرل بات کرنا اور بات ہے۔ میں بار بار یہ اعلان کر چکا ہوں اور ایک بار پھر یقین دہانی کروا تا ہوں کہ کسی ملازم کے خلاف کوئی ایسا ثبوت لائیں جس میں یہ چیز ثابت ہو جائے تو ہم ہر طرح کا ایکشن لینے کے لئے تیار ہیں حتیٰ کہ اسے نوکری سے نکالنے کے لئے تیار ہیں تو جنرل الزام بازی کا تو کوئی قاعدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب سپیکر! بقیہ سوالوں کے جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، بقیہ سوالات کے جواب ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ناز عصر کے لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ کیا گیا۔)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ ایکسائز میں گریڈ 12 اور اس سے اوپر افراد کی بھرتی

*129، بیگم رحمانہ جمیل۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
سال 1999 تا 1 اکتوبر 2002 محکمہ ہڈانے گریڈ بارہ اور اس سے اوپر کے کتنے لوگوں کو
بھرتی کیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کا میرٹ اور گریڈ بین فرمائیں۔ بھرتی کمیٹی اور
ممبران کے نام، عمدہ اور موجودہ تعیناتی اور جس اخبار میں بھرتی کا اشتہار دیا گیا اس اخبار کا
نام اور تاریخ بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

محکمہ ایکسٹرا اینڈ ٹیکسٹس میں سال 1999 تا 1 اکتوبر 2002 گریڈ بارہ اور اس سے اوپر کوئی
بھرتی نہیں کی گئی۔

شیخوپورہ شہر۔ سروے برائے پراپرٹی ٹیکس

عملہ اور ریش کی تفصیلات

*3689(A) میں خالد محمود؛ کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) شیخوپورہ شہر کا سروے برائے پراپرٹی ٹیکس آخری بار کب کیا گیا؟
(ب) شیخوپورہ شہر میں پراپرٹی ٹیکس کے جو ریٹ اس وقت لاگو ہیں وہ بتاتے جائیں؟
(ج) شیخوپورہ میں اس وقت محکمہ آبکاری و محصولات کا کل کتنا عملہ ہے۔ ان کے نام، عمدہ اور
مدت تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) از اس 01-01-2002 (سال 2001-2002)۔

- (ب) رینٹ بطور Annexure(A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 رینٹ بطور Annexure(B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ج) تفصیل Annexure(C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع شیخوپورہ۔ گاڑیوں کی ٹوکن فیس

اور جرمانے سے حاصل آمدن کی تفصیلات

- * (B) 3689، میاں خالد محمود، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) ضلع شیخوپورہ میں 1999 سے آج تک گاڑیوں کی ٹوکن فیس کی مد میں کتنا روٹو اکٹھا ہوا اور کتنی گاڑیوں کو ٹوکن فیس کی ادائیگی نہ ہونے پر بند کیا گیا؟
 (ب) ٹوکن فیس ادا نہ کرنے والی کتنی گاڑیاں ایسی ہیں جو افسران نے اپنی صوابدید پر معذور دیں۔ ان کی تعداد بتائی جائے؟
 (ج) ضلع شیخوپورہ میں 1999 سے نومبر 2003 تک ٹوکن ادا نہ کرنے کی وجہ سے کتنے گئے جرمانہ کی کل رقم کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

رقم ٹوکن ٹیکس	کل بند گاڑیاں	(الف)
7,44,04,010	3556	
NIL	NIL	(ب)
6,66,961		(ج)

محکمہ آبکاری و محصولات۔ ٹرانسفرز میں امتیازی رویہ

* 4669: رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20-مارچ 2004 کو سیکرٹری ایکسٹرا اینڈ ٹیکسٹن نے 34 انسپکٹرز اور 9 اسسٹنٹ ایکسٹرا اینڈ ٹیکسٹن آفیسرز کو تبدیل کیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ انسپکٹرز اور A.E.T.O کو تعیناتی کا عرصہ 3 سال مکمل ہونے کی بناء پر تبدیل کیا گیا جبکہ پانچ سال اور اس سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات معاشی اور سیاسی اثر و رسوخ والے انسپکٹرز اور A.E.T.O کو تبدیل نہ کیا گیا ہے؟
- (ج) اگر جزو ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو تبدیل کئے گئے متذکرہ اہلکاران و آفیسران کے علاوہ صوبہ میں 3 سال سے زائد عرصہ سے تعینات انسپکٹرز A.E.T.O اور E.T.O کے ناموں کی فہرست تفصیل نیز مقام تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جانے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

- (الف) درست ہے۔ مذکورہ احکامات ڈائریکٹر جنرل 'ایکسٹرا اینڈ ٹیکسٹن پنجاب نے جاری کئے ہیں۔
- (ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے مورخہ 23-03-03 کے صوبائی کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں ہر قسم کے تبادلوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ تاہم محکمہ ہڈانے ایک ہی جگہ پر عرصہ تین سال یا زیادہ عرصہ تعینات انسپکٹرز اور A.E.T.O کی تبدیلی کا معاملہ مجاز اتھارٹی کو پیش کیا اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے مطابق پہلے مرٹے میں ایسے تمام انسپکٹرز اور A.E.T.O کو جو عرصہ مسلسل 3 سال یا زائد عرصہ سے سابقہ ڈویژن ہیڈ کوآرڈرز کے اضلاع کی موثر برانچ یا ایکسٹرا برانچ میں تعینات تھے۔ تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ موثر برانچ اور ایکسٹرا برانچ میں وصولی بالعموم رخصا کارانہ ہے جبکہ پراپرٹی ٹیکس پروفیشنل ٹیکس، کائنات فیس، ہوٹل ٹیکس، تفریحی ٹیکس اور Real Estate Agents / موثر وہیل ڈیز کے سلسلہ میں افسران کو انفرادی توجہ دینا پڑتی ہے۔ باقی تمام افسران کے تہلے 30-جون 2004 تک موخر کئے گئے ہیں۔ ہذا یہ غلط ہے کہ کچھ اہلکاروں کو اثر و رسوخ کی وجہ سے تبدیل نہیں کیا گیا۔

(ج) تاہم صوبہ میں مونز برانچ اور ایکسٹرنل برانچ کے علاوہ تین سال سے زائد ایسے A.E.T.O اور انسپکٹرز کے ناموں کی تفصیل اور مقام تعیناتی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ، 2001 تاحال، پراپرٹی ٹیکس کا ہدف

وصولی اور سٹاف کی تفصیل

*4834، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نواز شہید فرمائیں گے کہ۔

(الف) 2001 سے آج تک گوجرانوالہ سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل تحصیل وائر فرام کی جائے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس اس ضلع سے اکٹھا کرنے کا target تھا

(ج) مذکورہ ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے جو ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ مع عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) یکم جولائی 2001 سے 30 جون 2004 تک گوجرانوالہ سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا۔ اس کی تفصیل تحصیل وار درج ذیل ہے۔

تحصیل کا نام	2001-02	2002-03	2003-04	میزان
	(روپے)	(روپے)	(روپے)	(روپے)
گوجرانوالہ	71,941,000/-	101,034,000/-	93,109,000/-	266,084,000/-
وزیر آباد	9,737,000/-	10,174,000/-	9,376,000/-	29,287,000/-
کاسوگی	2,974,000/-	5,144,000/-	4,741,000/-	12,859,000/-
میزان	84,652,000/-	116,352,000/-	107,226,000/-	208,230,000/-

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار جتنا پراپرٹی ٹیکس اس ضلع سے اکٹھا کرنے کا جو ہدف تھا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مقرر کردہ ہدف (اصل)

میزان	2003-04	2002-03	2001-02
(روپے)	(روپے)	(روپے)	(روپے)
346,218,000/-	140,490,000/-	133,800,000/-	71,928,000/-

(ج) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

گوجرانوالہ، 2003، 2004 پراپرٹی ٹیکس

کی وصولی سے متعلقہ تفصیل

*5053، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) گوجرانوالہ سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متین ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) گوجرانوالہ سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ درج ذیل ہے۔

سال	مارگٹ
2002-03	133,800,000/-
2003-04	140,490,000/-
میزان	274,290,000/-
(ب)	گوجرانوادر سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔
سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	116,351,874/- روپے
2003-04	107,225,524/- روپے
میزان	223,577,398/ روپے
(ج)	اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔
سال	اخراجات
2002-03	2,514,000/- روپے
2003-04	2,830,000/- روپے
میزان	5,344,000/ روپے
(د)	تفصیل بمطابق (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ه)	اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر "دو" ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

بہاولپور، 2003، 2004 پراپرٹی ٹیکس

کی وصولی سے متعلقہ تفصیل

*5057، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بہاولپور سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگٹ کیا مقرر کیا تھا؟

- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟
- (ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟
- (د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تشخیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف مہمہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) بساوی پور سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا نارگٹ درج ذیل ہے۔

سال	نارگٹ
2002-03	35,540,000/- روپے
2003-04	37,317,000/- روپے
میزان	72,857,000/- روپے

(ب) بساوی پور سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	34,616,874/- روپے
2003-04	32,566,357/- روپے
میزان	67,183,231/- روپے

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال	اخراجات
2002-03	1,460,000/- روپے
2003-04	1,773,767/- روپے
میزان	3,233,767/- روپے

- (د) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

ملتان۔ 2003، 2004 پراپرٹی ٹیکس

کی وصولی سے متعلقہ تفصیل

- *5058، ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ملتان سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا رگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟
- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟
- (ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟
- (د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام 'حمدہ' گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف محمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

- (الف) ملتان سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا رگٹ درج ذیل ہے۔

سال	رگٹ
2002-03	98,000,000/- روپے
2003-04	102,900,000/- روپے
میزان	200,900,000/- روپے

- (ب) ملتان سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

وصولی پراپرٹی ٹیکس	سال
86,933,706/- روپے	2002-03
115,766,456/- روپے	2003-04
202,700,162/- روپے	میزان

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔

اخراجات	سال
3,730,500/- روپے	2002-03
3,945,000/- روپے	2003-04
7,675,500/- روپے	میزان

(د) تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف

کوئی شکایت موصول نہ ہوئی، اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

راولپنڈی۔ 2003، 2004 گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس

اور رجسٹریشن کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*5063 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر آبکاری و محصولات اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) راولپنڈی سے ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 2003 اور 2004 میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) اس عرصہ میں ان ٹیکسوں کی وصولی پر حکومت کی طرف سے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کے نام 'عہدہ' گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) گاڑیوں کی رجسٹریشن پر کس حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ه) کیا گاڑیوں کی دو نمبر رجسٹریشن کرنے پر ملازمین کے خلاف محکمہ اور قانونی کارروائی کی

گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

آمدن	سال	(الف)
162,279,835	2002-03	
194,835,920	2003-04	
3,668,501	2002-03	(ب)
3,217,000	2003-04	
(ج) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔		
1%	1000 سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا	(د)
2%	1000 سی سی سے زائد کی گاڑیوں کی مالیت کا	
4%	2000 سی سی سے زائد کی گاڑیوں کی مالیت کا	
Pension With held	ETO(Rettd)	(ه) 1- سید شوکت اقبال شاہ
Dismissed	Superintendent	2- ملک عمر دراز
Dismissed	Junior clerk	3- زاہد سرفراز
Dismissed	Junior clerk	4- پرویز مجاز
Dismissed	Junior clerk	5- سجاد حیدر
Dismissed	Junior clerk	6- رقم دین
Dismissed	Junior clerk	7- محمد شعیق

جہلم، 2003-2004۔ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی

سے متعلقہ تفصیلات

*5064، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) جہلم سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا

- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کٹا پر اپنی ٹیکس وصول ہوا؟
- (ج) اس عرصہ کے دوران پر اپنی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟
- (د) اس عرصہ کے دوران پر اپنی ٹیکس کی وصولی کے نئے متعین ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) اس عرصہ کے دوران پر اپنی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف چھانڈ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) جہلم سے پر اپنی ٹیکس کی وصولی کس سال 2003 اور 2004 کا نارگن درج ذیل ہے۔

سال	نارگن
2002-03	20,500,000/- روپے
2003-04	21,525,000/- روپے
میزان	42,025,000/- روپے

(ب) جہلم سے جتنا پر اپنی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پر اپنی ٹیکس
2002-03	24,671,487/- روپے
2003-04	27,421,195/- روپے
میزان	52,092,682/- روپے

(ج) اس عرصہ کے دوران پر اپنی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال	اخراجات
2002-03	7,51,403/- روپے
2003-04	10,24,851/- روپے
میزان	17,76,254/- روپے

- (د) تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی، اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

سیالکوٹ 2003، 2004 گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس

اور رجسٹریشن کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

5065^ا، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سیالکوٹ سے ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 2003 اور 2004 میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) اس عرصہ میں ان ٹیکسوں کی وصولی پر حکومت کی طرف سے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

- (د) گاڑیوں کی رجسٹریشن پر کس حسب سے فیس وصول کی جاتی ہے؟
- (ه) گاڑیوں کی دو نمبر رجسٹریشن کرنے پر ملازمین کے خلاف محکمہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات :

آمدن	سال
60,000,090	2002-03
83,717,366	2003-04
آمدن	سال
9,11,712	2002-03
10,34,388	2003-04

(ج) تفصیل جمنڈی (الف) ایوان میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) 1 تا 1000 سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا 1%
- 1000 تا 2000 سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا 2%
- 2000 سی سی سے زائد کی گاڑیوں کی مالیت کا 4%
- (ه) اس عرصہ کے دوران کوئی ایسا واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

فیصل آباد، 2003، 2004۔ پراپرٹی ٹیکس

کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5066، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) فیصل آباد سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگت کیا مقرر کیا گیا تھا؟

- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟
- (ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟
- (د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور جگہ تعییناتی کی تفصیل فراہم کی جانے؟
- (ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف حکمتہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) فیصل آباد سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگت درج ذیل ہے۔

سال	مارگت
2002-03	291,500,000/- روپے
2003-04	306,075,000/- روپے
میزان	597,575,000/- روپے

(ب) فیصل آباد سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	268,297,762/- روپے
2003-04	257,488,817/- روپے
میزان	525,786,579/- روپے

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال	اخراجات
2002-03	6,024,149/- روپے
2003-04	6,331,378/- روپے
میزان	12,355,547/- روپے

(د) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

فیصل آباد، گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز کی نیلامی

سے متعلقہ تفصیلات

*5287 ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک فیصل آباد میں گاڑیوں کے کن کن نمبروں کی الاٹمنٹ

بذریعہ نیلام عام ہوئی؟

(ب) سب سے زیادہ رقم کس نمبر سے موصول ہوئی؟

(ج) مذکورہ نیلامی میں حصہ لینے والے افراد کے نام پتہ جات اور بولی کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) مذکورہ نیلامی کن کن افسران کے زیر نگرانی ہوئی۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) کیا یہ نمبر سب سے زیادہ بولی دینے والے افراد کو الٹ ہونے۔ اگر دوسرے یا تیسرے بولی دہندہ کو الٹ ہونے تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

- (الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک فیصل آباد میں مندرجہ ذیل گاڑیوں کے نمبروں کی الاٹمنٹ بذریعہ نیلام عام ہوئی۔

1,2,3,4,5,6,7,8,9,10,11,12,14,15,21,23,31,32,41,46,47,50,51 FSA

52,56,63,64,67,71,72,75,77,80,82

85,87,88,92,94,99,111,222,333,444,

555,777,786,888,999,1111,4444,5555,7777,

1,2,3,4,5,7,9,10,11,12,14,15,16,18,20,21,22,23,31,32,34,41 FSB

50,52,54,55,56,88,100,333,777,786,1111,4444,7777,9999

1,2,3,4,5,6,7,8,9,10,11,12,13,14,15,16,18,20,21,22,23,31,32,33 FSC

34,41,42,44,50,52,54,55,56,58,61,67,70,71,75,77,78,82,85,86,

88,91,92,95,99,100,222,333,444,555,777,786,888,999,1111,

4444,5000,7777,9999

- (ب) سب سے زیادہ رقم مبلغ دو لاکھ روپیہ FSB-1 کی نیلامی سے وصول ہوئی۔
- (ج) مذکورہ نیلامی میں حصہ لینے والے افراد کے نام، یہ جات اور بولی کی رقم کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مذکورہ نیلامی جن افسروں کی زیر نگرانی ہوئی۔ ان کے نام و عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریز	نام آئینہ	عہدہ گریڈ
FSA	چوہدری شوکت علی	ڈائریکٹر
	اطہر علی عنایت	انڈر سیکرٹری (ایکسٹرنل)
	چوہدری فرہان مسعود	ایکسٹرنل اینڈ ٹیکسٹیشن آفیسر
FSB	ایضاً۔	
FSC	ایضاً۔	

(ہ) تمام نمبر سب سے زیادہ بولی دینے والے افراد کو الٹ ہونے۔

پورے صوبہ اور فیصل آباد میں 2003 تا 2004 پراپرٹی ٹیکس

کی آمدن اور سٹاف کی تفصیلات

- *5288 ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں صوبہ میں سال 2003 اور 2004 میں کتنی آمدن محکمہ کو ہوئی؟
- (ب) ضلع فیصل آباد سے کتنا پراپرٹی ٹیکس ان سالوں کے دوران موصول ہوا۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟
- (ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے ضلع فیصل آباد میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں۔ گریڈ گیارہ سے اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی۔ نیز اس ضلع میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) مذکورہ سالوں کے دوران ضلع فیصل آباد میں پراپرٹی ٹیکس کا target کیا تھا اور کتنا موصول ہوا؟
- (ہ) اگر پراپرٹی ٹیکس target سے کم موصول ہوا تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات :

(الف) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں صوبہ میں جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا۔ اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	1,919,038,530/- روپے
2003-04	2,051,156,108/- روپے
میزان	4,050,194,638/- روپے

(ب) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ضلع فیصل آباد سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	268,297,762/- روپے
2003-04	257,488,817/- روپے
میزان	525,786,579/- روپے

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے نئے ضلع فیصل آباد میں 107 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ گریڈ

11 سے اوپر کے ملازمین کی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) مذکورہ سالوں کے دوران ضلع فیصل آباد میں پراپرٹی ٹیکس کا نارگٹ اور وصولی درج ذیل ہے۔

سال	نارگٹ	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	291,500,000/- روپے	268,297,762/- روپے
2003-04	306,075,000/- روپے	257,488,817/- روپے
میزان	597,575,000/- روپے	525,786,579/- روپے

(ہ) مارگٹ سے کم وصولی کی وجوہات۔

- 1- بعض جائیداد بوجہ خاندانی تنازعات بند پڑی ہیں۔ مالکوں کا علم نہ ہو سکے کی بناء پر وصول نہ ہو سکی۔
- 2- وہ جائیدادیں جن کے تنازعات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔
- 3- ایسی جائیدادیں جو کہ کالعدم قرار دیئے جانے والے مالی اداروں "Defunct Corporations" کی ملکیت تھیں۔
- 4- ایسی جائیدادیں جو کہ مالیاتی اداروں کے پاس رہن ہیں اور ان کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔
- 5- سٹاف کی تعداد کم ہے۔

وہاڑی، گاڑیوں کی رجسٹریشن و ٹوکن فیس سے آمدن،

ملازمین اور عرصہ تعیناتی کی تفصیلات

*5378، چودھری خالد محمود چوہان، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن فیس میں صوبہ میں سال 2003 اور 2004 میں کتنی آمدن محکمہ کو ہوئی؟

(ب) ضلع وہاڑی سے اس سلسلہ میں کتنا ٹیکس ان سالوں کے دوران موصول ہوا۔ تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ ٹیکس کی وصولی کے لئے ضلع ہذا میں جو ملازم کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی، نیز اس ضلع میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) کتنے ملازم عرصہ تین سال سے اس ضلع میں کام کر رہے ہیں نیز عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی ضلع میں ان کو تعینات کرنے کی وجوہت کیا ہیں؟
- (ه) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع ہذا میں گاڑیوں کی غلط رجسٹریشن اور نوکن فیس میں خوردبرد کرنے کے سلسلہ میں کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی اور کتنوں کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) (بابت صوبہ پنجاب)

1,747,993,030	2002-03
2,410,948,848	2003-04

(ب) (بابت ضلع وہاڑی)

23,832,442	2002-03
33,061,253	2003-04

- (ج) 1- جام سراجدین E.T.O BPS-17 ضلع وہاڑی 2 سال 11 ماہ
- 2- محمد انوار الحق A.E.T.O BPS-14 موزر برانچ 3 سال 1 ماہ
- 3- محبوب احمد Inspector BPS-11 موزر برانچ 3 سال 3 ماہ
- 4- لیاقت علی Junior Clerk BPS-5 موزر برانچ 25 سال

- (د) فہرست ملازمین مجسڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز تین سال سے عرصہ زائد تعیناتی کی بنیادی وجہ تبادلوں پر غائب پابندی ہے۔
- (ه) مذکورہ عرصہ ضلع ہذا میں گاڑیوں کی غلط رجسٹریشن اور نوکن فیکس میں خوردبرد کا کوئی واقعہ نوٹس میں نہ آیا ہے۔ لہذا کسی کے خلاف کارروائی نہ چل رہی ہے۔

ضلع ملتان۔ 2002-04 پراپرٹی ٹیکس وصولی کا ٹارگٹ

اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5567، ملک محمد ارشد راء، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع ملتان میں سال 2002-03 اور 2003-04 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن

ہوئی ہر سال کی تفصیل الگ فراہم کی جائے؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے سرکاری ملازم کام کر رہے ہیں۔ انسپکٹر اور E.T.O

کے نام و گریڈ کے علاوہ اس ونگ میں عرصہ 3 سال سے زائد ڈیوٹی دینے والوں کے نام اور

گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ 2 سالوں میں محکمہ کا پراپرٹی ٹیکس میں ٹارگٹ کیا تھا اور کتنا وصول ہوا اگر کم

وصول ہوا تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ضلع ملتان میں سال 2002-03 اور 2003-04 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جتنی آمدن

ہوئی اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

رضولی پراپرٹی ٹیکس

سال

86,933,706/- روپے

2002-03

115,766,456/- روپے

2003-04

202,700,162/- روپے

میزان

(ب) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے 92 سرکاری ملازم کام کر رہے ہیں۔ انسپکٹر اور E.T.O

کے نام و گریڈ کے علاوہ اس ونگ میں عرصہ تین سال سے زائد ڈیوٹی دینے والوں کے

نام اور گریڈ کی تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ دو سالوں میں محکمہ کارپوریٹ ٹیکس میں ٹارگٹ 20 کروڑ نو لاکھ روپے تھا اور 20 کروڑ 27 لاکھ ایک سو 62 روپے وصول ہوا۔

ملتان 2002-03 تاحال گاڑیوں کے رجسٹریشن نمبرز

کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

*5568، ملک محمد ارشد ران، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سال 2002-03 سے آج تک ملتان میں گاڑیوں کے کن کن نمبروں کی الاٹمنٹ بذریعہ نیلام عام ہوئی؟

(ب) سب سے زیادہ بولی کس نمبر سے وصول ہوئی؟

(ج) مذکورہ نیلامی میں حصہ لینے والے افراد کے نام، پتے اور جن افسران کے زیر نگرانی نیلامی ہوئی۔ ان کے نام، عمدہ و گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ نمبر سب سے زیادہ بولی دینے والوں کو ہی الاٹ ہوئے، اگر دوسرے اور تیسرے نمبر والوں کو الاٹ ہوئے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) 2002-2003 سے آج تک ملتان میں گاڑیوں کے جن نمبروں کی الاٹمنٹ بذریعہ نیلام عام ہوئی۔ اس کی فہرست جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سب سے زیادہ بولی 1-1 MLA مبلغ 1,01,000 روپے وصول ہوئی۔

(ج) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ نمبر سب سے زیادہ بولی دینے والوں کو ہی الاٹ کئے گئے ہیں۔

(جناب قائم مقام سپیکر 5 بج کر 15 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحریریں التوائے کار

محکمہ بہبود آبادی میں میڈیکل آفیسرز کو نئی شرائط

پر تجدید کنٹریکٹ کی پیشکش

(--- جاری)

جناب قائم مقام سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اب تحریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔

697/04 جناب محمد وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب والا! اس کا صرف جواب آتا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ It has been moved. بیگم صاحبہ آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔ منسٹر پارلیمنٹ۔

وزیر بہبود آبادی، جناب سیکرٹری! 1998 سے 2003 کے مطابق گریڈ 17 کے میڈیکل آفیسرز

کو زیادہ سے زیادہ سکیل کی تنخواہ دی جا رہی تھی۔ اب موجودہ پالیسی کے تحت تمام کنٹریکٹ پر بھرتی

ڈاکٹرز کو پی۔سی ون 2003 سے 2008 کے مطابق تنخواہ 15 ہزار روپے ماہوار تجویز کی گئی ہے اور

اس کے مطابق یکم جولائی 2004 سے تنخواہ کی ادائیگی شروع کر دی گئی ہے۔ یہ بھی تجویز کیا گیا

ہے کہ تمام ڈاکٹروں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ریگولر کرتے ہوئے ان کی تنخواہ

date of appointment on contract basis سے مقرر کی جانے۔ اب جبکہ P.C-I 2003

2008 وفاقی حکومت سے منظور ہونے کے بعد ان کی تنخواہ از سر نو مقرر ہونے پر ان کی شکایت کا

ازالہ کیا جائے گا۔ contract basis پر بھرتی ڈاکٹر صاحبان کی ہر سال تجدید کی جاتی ہے اور پنجاب

گریڈ کے مطابق ان کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ اب انہوں نے ڈاکٹر صاحبان سے بھی بات کر لی ہے اور

انہیں کہا گیا ہے کہ آپ کو regular کر رہے ہیں اور اس امتحان کے بعد ان کی جو تنخواہ گورنمنٹ

کی طرف سے آنے گی وہ اس وقت سے ہوگی جب سے وہ وہاں پر اپنے job پر ہیں۔ اس وقت سے

ان کی باقاعدہ appointment بھی ہو جائے گی اور ان سے اس سلسلے میں بات بھی ہو گئی ہے اور

اس پر وہ خوش ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جناب وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، شکریہ جناب سیکرٹری! اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ 1995 میں پورے پنجاب سے 14 عواتین اور 3 مرد ڈاکٹر Population Welfare Department نے hire کئے اور ان کو contract پر بھرتی کیا۔ ان کو جو terms and conditions دیں وہ گریڈ 17 کے مطابق تمام الاؤنسز سمیت تھیں۔ 2003 میں ان کا جو contract ہے یعنی پچھلے دس سال سے وہ renew ہوتا تھا۔ لیکن اس سال جولائی سے انہیں وہ contract نہیں دیا گیا بلکہ ان سے یہ کہا گیا کہ ہم آپ کو نئی terms and conditions پر رکھتے ہیں۔ وہ یہ تھا کہ صرف 15 ہزار روپے آپ کو دیں گے۔ اس طرح ہر ڈاکٹر کی پانچ سے چھ ہزار روپے تنخواہ میں کمی واقع ہو گئی۔ جس طرح محترمہ فرما رہی ہیں کہ انہیں regularise کیا جانے گا۔ تو یہ ایک خوش آئند بات ہے میں اس کو appreciate کرتا ہوں لیکن اس میں ان کی length of service بھی count ہوگی؟ ایک تو یہ بات ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ Public Service Commission کے امتحان کی شرط کیوں رکھی گئی ہے؟ کیا دس سال کا ان کا تجربہ اس بات کے لئے کافی نہیں ہے کہ ان کو اسی بنیاد پر مستقل اور regular کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر پاپولیشن ویلفیئر!

وزیر بہبود آبادی، جناب سیکرٹری ریگولر کرنے کے لئے یہ امتحان پاس کرنا ضروری ہے اور اس پر وہ راضی ہیں۔ انہیں راضی کر لیا گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے آپ ہمیں اس طرح ریگولر کر دیں تو ہمیں یہ بات منظور ہے۔ جہاں تک یہ ہوا ہے دو دن پہلے ہی ٹھکے سے تجویز منظور ہوتی ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات رہ جاتی ہے تو یہ میرے پاس چیئرمین میں آئیں میں ان کو جواب دے دوں گی۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری! اگر منسٹر صاحبہ یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ان کی دس سال کی سروس ضائع نہیں جانے گی اور دوسرا میرے علم میں یہ آیا ہے کہ جب یہ تحریک اتوار اسمبلی میں آئی اور پھر ٹھکے سے جواب مانگا گیا تو ان ڈاکٹرز کو pressurize کیا گیا تو میں آپ کے توسط سے یہ

ضمانت چاہوں گا کہ انہیں پریشان نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ ان کا جمہوری حق تھا کہ وہ ایک مسئلے کو لے آئیں تو بہت شکر ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو رہا ہے لیکن انہیں پریشان بھی نہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ جب انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ وہ اس بات پر خوش ہیں تو پھر آپ اس کو پریس نہ کریں۔ Let me dispose of

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری وزیر صاحبہ length of service کے بارے میں بتادیں۔

وزیر بہبود آبادی، جناب سیکرٹری میں انہیں یقین دلاتی ہوں کہ وہ قائم رہے گی۔

جناب محمد وقاص، بہت شکر ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، It has been disposed of، اعلیٰ تحریک التوا، نمبر 738/04- سید احسان اللہ وقاص، جناب ارشد محمود بگوا، ڈاکٹر سید وسیم اصغر، چودھری اصغر علی گجر، چودھری محمد شوکت، جناب محمد وقاص، سید اعجاز حسین بخاری کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں قیدی کی ہلاکت سے ہنکامہ آرائی

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”جنگ“ مورخہ 3- ستمبر 2004 کی خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں جیل حکام کے تشدد سے ایک حوالتی بلاک ہو گیا جس پر قیدیوں نے ہنگامہ کر دیا اور بیر کیں توڑ دیں۔ تصادم میں اہلکاروں سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ ہنگامہ اس قدر شدید تھا کہ جیل انتظامیہ کو ہنگامی حالت کا اعلان کرنا پڑا۔ تفصیل کے مطابق قیدیوں نے 5 اہل کاروں کو زخمی کیا اور مشقت قیدیوں پر قابو پانے کے لئے پولیس نے فائرنگ، آنسو گیس اور لافٹی چارج کیا۔ ایسٹ فورس اور پنجاب پولیس نے جیل کو گھیرے میں لے لیا اور ڈی۔ پی۔ او سرگودھا کی زیر قیادت جیل پولیس کے حوالے کر دی گئی۔ امن عامہ کی اس انتہائی اہتر اور پریشان کن صورتحال کے باعث عوام شدید غم و غصے میں مبتلا ہیں اور تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے

کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ آج سے چند دن پہلے اسی issue پر ایک Call Attention Notice بھی دیا گیا تھا اور اس پر ہم نے ایک بڑا تفصیلی جواب دیا تھا۔ لیکن جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ایک دن میں دو Call Attention Notice take up ہوتے ہیں تو اس دن وہ Call Attention Notice take up نہیں ہو سکا لیکن dispose of ضرور ہو گیا تھا تو اس وقت میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے کیونکہ ہم نے اس کا جواب فائل سے نکل دیا تھا کیونکہ وہ Call Attention Notice dispose of ہو گیا تھا۔ میری جناب سے استدعا یہ ہے کہ اگر معزز رکن مصلحت نہیں اور یہ مزید معلومات چاہتے ہیں تو اس کو کل کے لئے pending فرمائیں، میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔ right now میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ کل تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 739/04۔
حاجی محمد اعجاز!

لاہور شہر سے مویشیوں کا انخلاء

حاجی محمد اعجاز، شکرپہ، جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لگانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہوا ہے کہ گائے بھینس پالنے والے حضرات لاہور شہر سے باہر گوالا کالونی میں اپنے جانور منتقل کر دیں لیکن ان واضح احکامات کے باوجود لاہور شہر میں بالخصوص محل پورہ، رام گڑھ، ساہو وازی میں گائے بھینس دہنائی پھرتی اور جگہ جگہ گوبر پھیلتی اور باغات کو تباہ کرتی ہوئی نظر آتی ہیں علاوہ ازیں ٹریفک کے نظام کو درہم برہم کرتی رہتی ہیں۔ یہ سب کچھ محکمہ کی غفلت کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ متعلقہ محکمے کی توجہ بار بار اس طرف دلوانی گئی لیکن محکمے کے

کانوں پر جوں تک نہیں رہیں اور لاہور شہر کے عوام ان گانے بھینسوں کی وجہ سے پریشانی اور مصیبت کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحفاظہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔ اے۔ منسرا

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ شہری حدود میں مویشیوں کا پالنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ TMA شالار ماؤن ممنوع علاقوں میں مویشی پالنے والے افراد کے خلاف عرصہ دراز سے کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔ پہلے ساہہ ایم۔ سی۔ ایل کا زونل سٹاف مویشیوں کے اختلا کی کارروائی کرتا تھا اور اب ماؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کا تہہ بازاری سکواڈ یہ کارروائی کرتا ہے۔ ٹی۔ ایم۔ اے کے سکواڈ نے اب تک ریڈ 90 کر کے تقریباً 3900 بھینسوں کو کاغی ہاؤس میں بند کیا اور 3,56,500 روپے جرمنہ وصول کیا۔ اس کے علاوہ 45 گواہوں کے چالان کئے گئے جو کہ سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ TMA شالار ماؤن نے ساہو وائی رام گڑھ، مغل پورہ سے گاہے بگاہے بھینسوں کے رکھنے کی شکایات موصول ہونے پر 28 ریڈ کئے اور 112 مویشی پکڑ کر کے کاغی ہاؤس میں بند کئے جن پر مبلغ 98,000 روپے جرمنہ عائد کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان گواہوں کے چالان کئے گئے۔ تہہ بازاری سکواڈ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جانوروں کے اختلا کی کارروائی کو مزید تیز کریں اور جہاں کہیں سے بھی ان کو یہ شکایت ملے یا ان علاقوں میں جہاں جانور رکھنے ممنوع قرار دیا گیا ہے وہاں اگر جانور رکھنے کی شکایت موصول ہو تو وہ موثر کارروائی کرے۔ میں معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسا علاقہ ہے کہ جہاں پر اس وقت بھی جانور پالنے جاتے ہیں تو یہ بتائیں ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حاجی محمد اجاز، جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے بالکل نمیک فرمایا ہے لیکن بات یہ ہے کہ جو پارٹیاں جانوروں کو پکڑنے کے لئے raid کرتی ہیں وہی ان گواہوں سے منتہیاں وصول کرتی ہیں۔ جب انہیں پتا چلتا ہے کہ کارپوریشن یا TMO نے raid کرنا ہے تو وہ انہیں ایک دن پہلے ہی اطلاع دے دیتے ہیں اور وہ لوگ وہاں سے اپنے جانور لے جا کر گوالا کالونی میں بند کر دیتے ہیں اور

دوسرے دن پھر واپس لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بات میں اس لئے آپ سے کہہ رہا ہوں کہ منزل پورہ سے لے کر جلو پارک تک اس شہراہ کو V.I.P کا درجہ حاصل ہے۔ ہمارا جو کوئی معزز رکن 'وزیر اعلیٰ پنجاب' ہو یا کوئی دوسرا بارڈر پر جاتا ہے یا انڈیا سے آنے والے لوگ اسی روڈ کو استعمال کرتے ہیں۔ اس نہر پر گلے بھینسوں کو نہلایا جاتا ہے اور انہیں P.H.A کے Parks سے کھاس چرائی جاتی ہے وہ سڑک کو کراس کرتی ہیں اور انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں آپ سے یہ اٹھاس کرتا ہوں کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ نہ صرف یہ روڈ کا معاملہ ہے بلکہ یہ Parks کا بھی معاملہ ہے کیونکہ P.H.A کے Parks تباہ ہو رہے ہیں۔ ٹکے کے بے چارے کمزور چوکیدار ان Parks کی حفاظت کے لئے ان گواہوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے لہذا اس پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ میں راجا صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو بتایا وہ ٹھیک ہے لیکن اس میں بہت زیادہ بہتری لانے کی ضرورت ہے تو جناب والا! اس میں بہتری لائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ لہٰذا منسٹر صاحب نے آپ کو اس بارے میں وضاحت کر دی ہے کہ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو انہیں بتادیں، وہ ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔ In that

case I dispose of this

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی، چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! یہ بھینسوں اور گاٹیوں کا مسئلہ گوجرانوالہ میں بھی تقریباً اسی طرح کا ہے۔ نوشہرہ اور حافظ آباد روڈ پر سینکڑوں ہزاروں بھینسیں گجر باہر لے کر جاتے ہیں اور خام تین بجے آتے ہیں اور گھنٹہ گھنٹہ ٹریفک بلاک رہتی ہے۔ وزیر محترم حکومت و دیہی ترقی سے میری یہ استدعا ہے کہ گوجرانوالہ میں گواہ کالونیاں بنائی جائیں اور ساری بھینسیں اس گواہ کالونی میں حفت کی جائیں۔ کیونکہ وہ لوگ ان کا سارا گوبر سیوریج میں بہا دیتے ہیں جس سے سیوریج بھی بند ہو جاتا ہے اور پھر گند پانی بھی کھزار بنتا ہے اور دوسرا ٹریفک بھی بلاک رہتی ہے۔ ماحول ایسا ہوتا ہے

کہ ہمیں ہی ہمیں جاری ہوتی ہیں اور کوئی پتا نہیں ہوتا کہ وہاں سے ٹریک گزرتی ہے یا نہیں گزرتی؟ یہ گوجرانوالہ کی حد تک بہت گھمبیر مسئلہ ہے اس کو بھی حل کیا جانا چاہیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ اس سے relate تو نہیں کرتی لیکن آپ کی طرف سے انہیں information مل گئی ہے جس پر وہ ایکشن لیں گے۔ اگلی تحریک 740- لاد شکیل ارا من ایڈووکیٹ چودھری زاہد پرویز اور چودھری محمد اشرف کبوتر صاحب کی ہے۔

شاہ عالم ہاؤس کیٹ لاہور میں گیارہ منزلہ پلازہ

کی ناجائز تعمیر

چودھری زاہد پرویز، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ ہے کہ روزنامہ "جہریں" لاہور مورخہ 3- ستمبر 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں چار پانچ منزلہ سے بلند کوئی عمارت نہیں بن سکتی مگر اب گیارہ منزلہ پلازہ تعمیر ہو رہے ہیں۔ بااثر افراد یہ پلازہ غیر قانونی اور بغیر نقشے منظور کروانے اور پارکنگ کی جگہ چھوڑے بغیر تعمیر کروا رہے ہیں۔ سنی گورنمنٹ لاہور کے اس بارے میں کوئی کارروائی نہ کرنے سے صوبے بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب والا! مجھے ٹھکے کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ D.G.I.D.A was not in the country وہ ایک دو دن ہو گئے ہیں واپس آنے ہیں۔ میں نے ان کو صبح وضاحت کے لئے بلایا ہے۔ میرے پاس ویسے تو جواب ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ کل تک pending ہو جانے تاکہ میں صبح جواب دے سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، کیا اسے کل تک pending کر دیا جائے؟

چودھری زاہد پرویز، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اچھی تحریک اتوانے کار 7.11 لاء شکیل الرحمن ایڈووکیٹ، چودھری زاہد پرویز اور چودھری محمد اشرف کمبود صاحب کی ہے۔

یونین کونسلز گوجرانوالہ کو فنڈز کی عدم دستیابی

لاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ مورخہ 3 ستمبر 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ نیامالی سال شروع ہونے کے باوجود گوجرانوالہ کی یونین کونسلوں کو اثراہات اور تعمیر و ترقی کے لئے فنڈز جاری نہ ہونے سے ملازمین کے گھروں میں تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے قاعدہ کشی یونین کونسلوں کے ناموں اور نائب ناموں کو اعزازیہ نہ مل سکا۔ یونین بزم جمع نہ ہونے سے دفاتر کی بجلی بھی کٹ گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے گوجرانوالہ کی یونین کونسلوں کو فنڈز جاری نہ کرنے سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا جائے گا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر سٹافی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ مورخہ 3 ستمبر 2004 میں شائع ہونے والی خبر میں کوئی صداقت نہ ہے اور یہ حقیقت پر مبنی نہ ہے۔ ماہ جولائی 2004 کی گرانٹ گوجرانوالہ ضلع کی جمہور یونین کونسلوں کو جاری کر دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے ماہ اگست 2004 کی grant release ہو چکی ہے۔ جو ان کو جاری ہو چکی ہے۔ اس خبر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور متعلقہ یونین کونسلوں کو grant مل چکی ہے۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، اس خبر کے شائع ہونے کے بعد grant جاری ہوئی ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر، آپ کو پتہ لگ گیا ہے کہ جاری ہو چکی ہے۔ اس طرح آپ کا مسئلہ تو حل
ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ dispose of ہوتی ہے۔

چودھری خلیفہ پرویز، جناب سپیکر! میں متعلقہ وزیر سے یہ عرض کرتا ہوں کہ "ایکسپریس" اخبار
نے لکھا ہے اور اگر اس نے غلط خبر شائع کی ہے تو اس اخبار کے خلاف یہ کیا کارروائی کرتے ہیں؟
اس سے گورنمنٹ کی بدنامی تو ہو گئی۔ مہینے کا 62 ہزار روپیہ یونین کونسل میں آتا ہے۔ میں بھی
ناظم رہا ہوں اس سے تنخواہیں ملتی ہیں اور ناظم اور نائب ناظم کو بھی اعزازیہ ملتا ہے اور تھوڑے
بہت ترقیاتی کام بھی گورنمنٹ میں ہوتے ہیں۔ اگر "ایکسپریس" اخبار نے خبر یہ غلط شائع کی ہے
تو اس کے خلاف یہ کیا کارروائی کریں گے کہ وہ کیوں غلط خبریں شائع کرتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، معزز رکن بتائیں کہ وہ کیا تجویز کرتے ہیں کہ جنھوں نے
ایک اخباری خبر پڑھ کر تحریک اتوانے کا دے دی۔ اگر وہ تحریک اتوانے کا دینے سے پہلے حقائق
معلوم کر لیتے تو شاید یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔ بہر حال میں نے ایوان میں یہ کہا ہے کہ اس خبر کا
حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جولائی اور اگست کی گرانٹ ریٹیز ہو چکی ہے۔ اس لئے اب اخبار
کے خلاف کارروائی کرنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ انھوں نے غلط خبر شائع کی ہے میں سمجھتا ہوں
کہ یہی بات کافی ہے کہ on the floor of the House یہ بات کہی جا رہی ہے کہ ان کی خبر
حقیقت پر مبنی نہیں تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر، اچھی تحریک اتوانے کا 742 للا شکیل الرحمن ایڈووکیٹ چودھری زاہد
پرویز اور چودھری محمد اشرف کبہ صاحب کی ہے۔

(اذان مغرب)

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی کی طالبات کو تقریب

میں جبراً شمولیت کروانا اور رقص پر مجبور کرنا

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" گوجرانوالہ مورخہ 3-ستمبر 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ زکریا یونیورسٹی شعبہ ایم بی اے کے زیر اہتمام طلبہ و طالبات کو ٹگشت کالونی میں واقع ایک ریسٹورنٹ میں ایک تقریب میں جبراً شرکت کے لئے مجبور کیا گیا اور ان سے فی کس 250/- روپے بھی لئے گئے اور نہ آنے والوں کو جرمانہ اور دھمکیاں بھی دی گئیں۔ اس تقریب میں طالبات کو رقص پر مجبور کیا گیا۔ اس واقعہ پر بچوں کے والدین نے سخت احتجاج کیا ہے۔ طالبات کو رقص پر مجبور کرنے کی خبر شائع ہونے سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید اضطراب پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! معزز ممبر کی تحریک جب ہمیں موصول ہوئی تو ہم نے یونیورسٹی سے اس کا جواب طلب کیا۔ دو چار لائنوں کا جواب ہے اگر اجازت دیں تو پڑھ دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی نے کسی ہوٹل میں کوئی ایسا پر گرام منہ نہیں کیا، جس میں یونیورسٹی کے Business Administration Department کے طلبہ و طالبات نے شرکت کی ہو اور طالبات کو ڈانس کرنے پر مجبور کیا گیا ہو۔ البتہ کچھ پرائیویٹ طالباتوں نے ایک مٹھی ہوٹل میں dinner کا اہتمام کیا جس میں یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی اداروں کے طالباتوں نے شرکت کی لیکن اس موقع پر بھی کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا اور نہ ہی کوئی تحریری شکایت والدین یا طالباتوں کی طرف سے موصول ہوئی۔ پرنس ایڈمنسٹریشن کے طلبہ و طالبات نے اجلاس منعقد ہونے والی اس غلط خبر کی شدید مذمت کی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اس کی انکوائری بھی کروائی اور وائس چانسلر صاحب سے دریافت کیا ہے کہ اگر اس ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایسا نوٹس جاری کیا ہو، دعوت نامے نجی یا سرکاری طور پر جاری کئے ہوں۔ تو اس قسم کا کوئی بھی دعوت نامہ اس ڈیپارٹمنٹ سے طلبہ و طالبات کو نہیں گیا۔ یہ چند ایک طالب علموں نے پرائیویٹ طور پر ڈنر آرگنائز کیا تھا اور ہمیں اس معاملے میں کوئی ایسی شکایت پچرز کی طرف سے اور نہ ہی ان کے والدین کی طرف سے موصول ہوئی ہیں تو ہم نے کسی بھی طالب علم کو مجبور نہیں کیا۔ اس لئے میں محرک سے کہوں گا کہ براہ مہربانی اس کو پرہیز نہ کریں، اگر پرائیویٹ طور پر کچھ ہوا ہے تو ہم لوگ اس کے as such ذمہ دار نہیں ہیں لیکن ہمیں ایسی کوئی بھی شکایت کسی کی طرف سے بھی موصول نہیں ہوئی۔ شکریہ

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ واضح طور پر اخبدا میں اس طرح خبر لگائی گئی ہے کہ ایم بی اے کی طالبات کو رقص کرنے پر مجبور کیا گیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میرا تعلق گوجرانواد سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگر ملتان میں واقعہ ہوا ہے تو ملتان والوں میں سے کسی نے آواز نہیں

اٹھائی۔ That's mean, it is baseless

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! یہ بڑا serious issue ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جب انہوں نے وضاحت کر دی ہے اور ملتان والوں میں سے کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا اس کا مطلب ہے کہ ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ملتان والے اس خبر سے غمخ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگر ملتان والے اس کو پیش کر دیتے تو تھیک تھا۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! کیا ملتان اس صوبے کا حصہ نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری یہ بات سمجھنے کی ہے کہ اگر ایسی تشویش کی بات تھی تو آخر وہاں بھی لوگ رستے ہیں جن کو اعتراض ہونا چاہیے تھا لیکن انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا واقعہ ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولائی، جناب سیکرٹری! کیا اس صوبے کا کوئی بھی ممبر ملتان کی بات نہیں کر سکتا؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، میں تحریک اتوائے کار کی بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی سے انہوں نے معلوم کیا ہے کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ اگر کوئی تھوڑا بہت پرائیویٹ طور پر طلباء نے کیا ہے تو اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے اور اس میں کوئی رقص نہیں ہوا یا ایسی کوئی نازیبا حرکت نہیں کی گئی۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! لادھ گیل الرمن صاحب سے کہوں گا کہ ٹھیک ہے انہوں نے تحریک ایک اخبار کی خبر پر مبنی پیش کی ان کی اطلاع اخباری خبر تک ہی محدود ہے۔ ہمیں اخبار والے بھائیوں کا احترام ہے۔ ٹھیک ہے انہوں نے یہاں پر اس کو mention کیا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جو issue اٹھائے ہیں ہم نے اس کی باقاعدہ انکوائری کروائی ہے اور ہم نے دو تین parallel independent agencies سے بھی انکوائری کروائی ہے کیونکہ ایک سرسر کے تحت ہم نے نلچ گانے کو اپنے کالج میں بند کروایا ہوا ہے کہ کسی بھی ڈگری کالج میں کسی بھی پروگرام پر نلچ گانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کو ensure کروانا ویسے بھی ہماری پالیسی ہے۔ میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ یہ واقعہ نہیں ہوا۔ کوئی specific شکایت ان کو کسی طلباء کے والدین کی طرف سے آئی ہو تو اس کو ہم address کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میری درخواست ہوگی کہ وہ اس کو press کریں۔

لادھ گیل الرمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ سنسر صاحب نے فرمایا کہ independent ذرائع سے انکوائری کروائی ہے۔ وہ independent ذرائع کون سے ہیں؟ اخبار نے یونیورسٹی انتظامیہ پر ایک serious allegation لگایا ہے تو محکمہ اس رپورٹ کے خلاف

اسنا serious allegation لگانے پر کارروائی کیوں نہیں کرتا؟ ایک تو میری یہ بات ہے۔ دوسرا اس میں واضح طور پر یہ لکھا ہوا ہے والدین نے اس پر شدید احتجاج کیا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پہلے بھی محترم بھائی کی جو تحریک اتوانے کا تھی وہ بھی اسی اخبار سے متعلق تھی۔ میری ان سے یہ استدعا ہوگی کہ آپ اخبار تبدیل کر لیں تو غلط فہمی نہیں پیدا ہوگی۔ محترم شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، محترم! فرمائیے۔

محترم شمیم اختر، جناب سپیکر! اس واقعہ کے متعلق میرے علم میں کچھ حقائق ہیں۔ میرا تعلق ملتان سے ہے اور گلگت کالونی میں میری رہائش ہے۔ میں نے بھی یہ خبر اخبار میں پڑھی تو اس کے متعلق تحقیقات کروائیں تو پتا چلا کہ کچھ طلباء نے پرائیویٹ طور پر function کیا اور کسی طالب علم کا birthday function تھا تو انہوں نے گلگت کے ایک مقامی ہوٹل میں ڈنر کا اہتمام کیا تھا۔ انہوں نے ایک male میوزیکل گروپ بلایا تھا۔ اس کے علاوہ اخبار نے ویسے ہی مرچ مصالحہ لگا کر خبر شائع کی ہے اس میں اس قسم کے کوئی حقائق موجود نہیں تھے نہ کسی والدین نے احتجاج کیا اور نہ ہی اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آیا ہے۔ جس علاقے کا یہ واقعہ ہے وہیں پر میری رہائش گاہ ہے، اس لئے اس کے متعلق مجھے پتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، میں یہ تحریک dispose of کرتا ہوں۔ اب تحریک اتوانے کا ختم کی جاتی ہیں۔ اب ناز کے لئے آدھ کھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ناز مغرب کا وقفہ ہوا)

(ناز مغرب کے وقفے کے بعد 7 10 پر جناب قائم مقام سپیکر)

کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

بحث

سیاحت پر عام بحث

جناب قائم مقام سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ آج کے ایجنڈے کا آٹھم سیاحت پر عام بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز وزیر سیاحت کی تقریر سے ہو گا۔

وزیر سیاحت، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میں آپ کا اور اس ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے آج Tourism Department کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا۔ پونے دو سال کے عرصے میں اب تک ہم نے Tourism کے حوالے سے جو progress کی ہے اور اس میں جو عملی اقدامات کئے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ میں وہ معزز ایوان کو جاسکوں۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کے Tourism کے vision کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں نور ازم کے حوالے سے جو پانچ نکلی ایجنڈا دیا میں آگے جا کر اس کی تموزی سی تفصیل جاؤں گا۔ میں جانا چاہوں گا کہ اس وقت پوری دنیا کے اندر نور ازم انڈسٹری تیسری بڑی Industry ہے۔ پہلے نمبر پر آئل اس کے بعد آٹو موبائل اور پھر تیسری بڑی انڈسٹری نور ازم کی ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں نور ازم کی earning ان کی اپنے ملک کے اندر دوسری پروڈکشن سے زیادہ ہے۔ مثلاً مصر میں تیل نکلتا ہے تو وہ اس کا ایک بہت بڑا حصہ سیاحت سے کما رہے ہیں۔ اسی طرح انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگا پور، سری لنکا بھی اپنے ملک کی بیشتر G.N.P سیاحت سے حاصل کر رہے ہیں لیکن اگر ہم اپنے ملک میں دیکھتے ہیں تو ہمیں وہ چیزیں نظر نہیں آتیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آج تک ہمارے ملک میں اس حوالے سے اتنا کام نہیں ہو سکا کہ ہم اپنے ملک کی نور ازم کو بہتر طریقے سے promote کر سکیں۔ میں سابقہ حکومتوں میں رہنے والوں کو blame نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس نکلنے کو آج سے دس سال پہلے اس level پر لانا چاہیے تھا کہ آج ہم کہہ سکتے کہ نور ازم کا ڈیپارٹمنٹ چاہے وہ فیڈرل لیول پر ہے یا چاروں صوبائی حکومتوں میں ہے ہم بہت بڑا حصہ سیاحت سے کما رہے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے ایسی پالیسیز نہیں بنائی گئیں کہ ہم پاکستان میں Tourism کو promote کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو چند ایک figures بتانا چاہوں گا۔ ہم نے ایک مجموعی سی figure کو base کیا ہے کہ 1970 میں 180 ملین لوگوں نے دنیا میں travel کیا۔ 2000 میں یہ تعداد بڑھ کر 700 ملین ہو گئی۔ یعنی اس میں چار سو فیصد اضافہ ہوا۔ 2002 میں یہ تعداد بڑھ کر 714.6 ملین ہو جاتی ہے۔ اس طرح اندازہ ہے کہ 2020 میں تقریباً 1.6 billion tourists دنیا میں ایک جگہ سے دوسری جگہ travel کریں گے۔ ورلڈ ٹورازم آرگنائزیشن کے مطابق اگر سال 1995 کو base بنایا جائے تو 2020 تک سیاحوں کی تعداد 4 565 ملین سے بڑھ کر 1 1561 ملین ہو جاتی ہے۔ اگر دنیا کے اندر ٹورازم اتنی promote ہو رہی ہے تو پاکستان میں کیوں نہیں ہو رہی؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ ہمیں یہ وجوہات جاننے کی ضرورت ہے۔ آیا گورنمنٹ level پر ایسی پالیسی نہیں بن رہی کہ ٹورازم کو زیادہ promote کیا جائے؟ کیا ہم دنیا میں اپنا صحیح message convey نہیں کر رہے؟ کیا ہم نہیں چاہتے کہ اپنے ملک میں ٹورازم کو promote کریں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ آج ہم بہت پیچھے ہیں؟ ہمیں اس کی وجوہات دیکھنی پڑیں گی۔ ہمیں سوچنا پڑے گا کہ پاکستان کے اندر ہر چیز ہونے کے باوجود ہم بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے پاس پاکستان یا پنجاب میں tourists کی attraction کے لئے کون سی چیز نہیں ہے؟ دنیا کی ہر نعمت اس پاکستان کے اندر ہے۔ ہمارا اپنا گلچر بھی tourist کے لئے ایک guideline ہے وہ آ کر دیکھ سکتا ہے۔ ہماری تہذیب و تمدن ہے۔ ہمارے ہاں جو قدیمی ثقافت ہے اسے دیکھا جاسکتا ہے۔

جناب والا! میں 1998 کے حوالے سے ایک figures بیان کروں گا کہ 4 لاکھ 28 ہزار 8 tourists پاکستان کے اندر آنے اور ہم نے اس سے 97.9 ملین ڈالرز مبادہ سمایا لیکن 2002 میں tourists کی تعداد یہی رہی۔ جب 9/11 کا واقعہ ہوا تو اس کے بعد ہمیں بھی یہ امید نہیں رکھنی چاہیے تھی کہ یہاں پر کوئی international tourist آنے گا۔ اس کے بعد پھر تعداد کھٹنی شروع ہوئی اور آج پاکستان کے اندر بہت کم international tourist آتا ہے۔ آپ کے special events ہو رہے ہیں وہ ان پر آتے ہیں۔

جناب والا! اس وقت domestic tourism کے حوالے سے پاکستان میں تقریباً 40 ملین tourist count کئے گئے ہیں جو پاکستان میں travel کرتے ہیں۔ ان میں سے 78 فیصد بذریعہ

سڑک 9 فیصد بذریعہ ریل اور ایک دوئی صد کے قریب جہاز پر سفر کرتے ہیں۔ 1983 سے پہلے پورے ملک کے اندر مرکزی حکومت کے تحت نور ازم کے نکلنے کو چلایا جاتا تھا۔ لیکن مئی 1983 کے اندر ایک Directorate of Tourism قائم کیا گیا۔ جس کے بعد مئی 1987 کے اندر T.D.C.P کے نام سے ایک ادارہ بنایا گیا۔ اب اس ادارے کے تحت ہم نور ازم کے ڈیپارٹمنٹ سے جو حاصل کرنا چاہتے تھے وہ حاصل نہیں ہوا۔ رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا پھر آج اس حکومت نے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے پہلی دفعہ اس ڈیپارٹمنٹ کو ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ تسلیم کروایا جس کا علیحدہ Administrative Secretary بنایا اس کے نیچے اب دو خود مختار ادارے کام کر رہے ہیں۔ ایک نیومی ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے ایک T.D.C.P ہے۔ ان دونوں اداروں کا اپنا اپنا کام ہے۔ یہ دونوں ادارے کوشش کر رہے ہیں کہ وہ future کے اندر نور ازم کو promote کریں۔ چیف منسٹر صاحب نے بحث کے اندر پانچ نکاتی vision دیا۔

پہلا پوائنٹ development of tourist resorts کہ ملک میں صوبہ پنجاب کے اندر سیاحوں کے لئے اچھے سے اچھے resorts بنانے چاہئیں۔ اس حوالے سے کہ اگر کوئی tourist پھر سے آتا ہے تو وہ ابھی جگہ پر اپنی فحشی کے ساتھ رہ سکے اور اس کو ہم entertain کر سکیں۔ دوسرا vision انہوں نے promotion of hotels chain کا دیا یعنی ملک کے اندر نور ازم کے حوالے سے اچھے ہوٹل ہونے چاہئیں۔ جہاں پر اگر کوئی ایک ٹائوسٹار ہوٹل let's say کسی ایک بڑے شہر کے اندر بنتا ہے تو آپ اندازہ کریں کہ اس ایک ہوٹل کے بننے سے کئی ہزار لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ ہم وہاں کتنے skilled لوگوں کو accommodate کرتے ہیں؟ کتنے لوگ ٹرانسپورٹ کے حوالے سے وہاں پر accommodate ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح ان سے related وہاں پر جتنی بھی انڈسٹری ہے وہ اس نکلنے کے ساتھ کام کرتی ہے۔ ایک ہوٹل کے بننے سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔

تیسرا پوائنٹ promotion of entertainment industry ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے نزدیک ابھی تک ہماری سوسائٹی کے اندر یہ ایک missing facility کے طور پر گنا جاتا تھا۔ نور ازم میں اگر ہم رات کو اپنی فحشی کے ساتھ باہر نکلتے ہیں تو سوائے اس کے کہ کسی

اچھے ہوٹل میں یا ریسٹورنٹ میں بچوں کو کھانا کھلائیں ہماری پاس کوئی entertainment نہیں رہتی۔ ضرورت اس چیز کی تھی کہ بڑے شہروں کے اندر کوئی اس طرح کے پارکس یا theme parks یا amusement parks جس کا concept ہمیں دیا گیا ہے ہم اس vision کے مطابق اس کو بنائیں تاکہ فیملی کے ساتھ جب بندہ باہر نکلتا ہے تو وہ صرف کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ تک محدود نہ ہو جائے بلکہ وہ کسی اچھی جگہ پر جا کر اپنے بچوں کے ساتھ آرام کے ساتھ بیٹھ کر کوئی تفریح بھی کر سکے۔ یہ ضروری تھا اس کے مطابق چیف منسٹر صاحب نے Jullo theme park کے نام سے ایک پراجیکٹ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو assign کیا ہے جو کہ آنے والے وقت میں انشاء اللہ تعلقانہم نے کرنا ہے۔ جس پر paper work ہو رہا ہے۔ وہ ایک بہترین مثال ہو گا۔ Jullo Border کے قریب جلو پارک کے ایریا میں 461 ایکڑ اراضی پر مشتمل ایک amusement entertainment park بنایا جائے۔ جس میں بھی ہوں اور ہماری ثقافت کی reflection کے ساتھ ساتھ اسلامی ثقافت کی reflection بھی ہو اور جہاں ہماری قدیم ثقافت کی reflection بھی ہو۔

چوتھا پوائنٹ development of theme park ہے۔ ہم چاہتے نہ صرف لاہور کے اندر بلکہ پورے پنجاب کے اندر لوگوں کو door step پر ان کے گھروں کے قریب اور ضلع کے اندر اس طرح کے پارک اور theme park بنا کر دیں کہ وہ اپنے بچوں کو وہاں پر entertain کر سکیں۔ تاکہ دور دراز کے علاقوں کے اندر احساس محرومی کو کم کیا جائے۔ سب سے بڑی بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صاحب نے theme park کے حوالے سے meeting کو chair کیا تو انہوں نے ہمیں direction دیں، نوزام ڈیپارٹمنٹ کو directions دیں تو انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آپ نے common man کو entertain کرنا ہے۔ آپ نے ان پارکس یا theme park یا amusement park کے اندر آپ دوسروں سے اگر ٹکٹ کے حوالے سے compare کرتے ہیں تو آپ کی ٹکٹ ان کے حوالے سے چوتھا حصہ ہونی چاہیے۔ اگر وہ سو روپیہ چارج کرتے ہیں ہم نے پچیس روپے لینے ہیں۔ تاکہ عام آدمی کو اس کا کامدہ پہنچے اور اسے احساس ہو کہ گورنمنٹ ان کے لئے کچھ کر رہی ہے۔ Vision میں پانچواں پوائنٹ general promotion of tourism میں نوزام کے حوالے سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی structure یہاں پر بیان کرنا

چاہوں گا۔ آج سے پہلے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے اندر تین جی۔ ایم تھے۔ ایک جی۔ ایم فنانس دوسرے جی۔ ایم آرٹس اور جی۔ ایم ایڈمنسٹریشن ہیں۔ ہم نے اس department کو purely اسے marketing lines پر چلانے کا ارادہ کیا۔ ہم نے اس میں Marketing Department کو علیحدہ کیا اس کا head علیحدہ بنایا۔ نمبر 2 sales and tour promotion department علیحدہ بنایا۔ نمبر 3- advertisement department بھی علیحدہ بنایا۔ نمبر 4 ہم نے Transport department بھی علیحدہ بنایا۔ نمبر 5 ہم نے اس میں resort کو handling کرنے کا ڈیپارٹمنٹ علیحدہ بنایا۔ آج تک اس میں کبھی بھی کوئی اس طرح کا cell قائم نہیں ہوا۔

Tourism Department میں calendar activities chart نہیں تھا۔ ہم نے سب سے پہلے اس پر کام شروع کیا۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں جو activities ایک سال کے دوران ہوتی ہیں۔ ان کا ایک چارٹ بنایا گیا جس کو ہم Advertisement Department میں بھیجا۔ وہ اس کے مطابق اپنے اپنے brochure اپنا printing material تیار کر کے وہ cell اپنے اپنے material کو Sales and Tour Promotion Department میں بھیجتے ہیں۔ وہاں پر ہمارے sales executive لڑکے باہر جا کر اپنے اس پیکیج کو sell کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے اندر awareness پیدا ہو کہ لوگ کس موسم میں کس جگہ پر فہمی کے ساتھ جاسکتے ہیں۔ ہم نے یہ پہلی دفعہ سارے پیکیج بنائے، بچوں کے لئے اور عام سرکاری سکول کے ناٹ پر بیٹھنے والے بچوں کے لئے بھی school tourism کا انتظام کیا ہے۔ ہم اس کو break even point پر کرتے ہیں تاکہ ایک common man کا بچہ ہے اپنے چیف منسٹر کے vision کے مطابق اس کو بھی entertain کر سکے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب والا! اس کے بعد کالج نوزائم، یونیورسٹی نوزائم، mulu national tourism اور فیسی نوزائم ہے۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم کوشش کر رہے تھے کہ اس پر کام کر کے ان کا result دیں۔ اب ان کو آپ result اور ہم کس طرح سے measure کر سکتے ہیں؟ اس کو measure کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے یا تو آپ اپنی profitability ratio دیکھیں کہ وہ کتنی increase یا decrease ہوئی ہے؟ یا ڈیپارٹمنٹ میں آپ نے جو steps لئے ہیں ان کا پبلک کی طرف سے آپ

کو کیا response ملا ہے؟ یہ دونوں چیزیں دیکھنے والی ہیں۔ میں آگے جا کر آپ کو بیان کروں گا کہ عرصہ دراز سے یہ ڈیپارٹمنٹ لاکھوں روپے کے قرضے تلے دبا ہوا تھا اور نقصان میں جا رہا تھا آج ہم اس کا بل ہونے ہیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی بیساکھیں بنا کر اس کو ٹانگوں پر کھڑا کیا ہے۔ آج ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ اگر ہمارا ڈیپارٹمنٹ کوئی پراجیکٹ کرنا چاہتا ہے تو ہم خود بھی کر سکتے ہیں۔ پچھلے دو سال میں 1,39,00,000 روپے کا profit tourism promotion سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو دیا ہے۔ (نعرہ ہانپتے تمسین)

جناب والا! TDCP کے پاس اس وقت assets میں ہمارا main source of

income پتربانہ چیز لفت ہے۔ میں اس بارے میں جانتا چلوں کہ ایک وقت تھا کہ یہی چیز لفت لاکھوں روپے میں lease out کی جاتی تھی۔ اب اس وقت ہم اس کو 4 کروڑ اور 33 لاکھ روپے پر lease out کر رہے ہیں۔ آپ اس سے اس چیز کو measure کر سکتے ہیں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے اندر کتنی transparency آئی ہے۔ اب 2005 میں جب ان کی lease ختم ہو گی تو ہم نے اس کا ایک ٹارگٹ fix کیا کہ ہم نے اس کو پانچ کروڑ یا اس سے زیادہ amount پر lease out کرنا ہے۔

جناب والا! Julo Tourist Resort لاہور کی اپ گریڈیشن کے لئے بھی وزیر اعلیٰ

صاحب نے ہمیں کچھ پیسے دئے ہیں۔ اسی طرح چھانگا، ٹانگا، لال سوہانگا، کھر کھار اور کھاریاں کا ہمارا ایک assets liquidation board کے پاس پڑا تھا۔ ہم نے وہ واپس لے کر اس کو revive کر کے اسلام آباد اور لاہور کے درمیان ایک mid way بنایا ہے اور یہ ایک اچھی مثال ہے کہ ہم نے اپنا asset واپس لے کر اسے نئے سرے سے revive کیا ہے جس سے بسوں پر، جی ٹی روڈ پر سفر کرنے والے لوگ accommodate ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ صاحب کے vision کے مطابق میرے ڈیپارٹمنٹ اور میری اپنی desire رہی ہے کہ فورٹ منرو کو بہتر طریقے سے develop کرنا ہے۔ میں نے اپنے سٹاف کے ساتھ خود فورٹ منرو کا visit کیا وہاں پر ایک comprehensive

report بنا کر وزیر اعلیٰ صاحب کو submit کی گئی اور ان کی direction کے مطابق اس کی development کے حوالے سے ہم نے تین چار proposals بنا کر دیں۔ اس کی widening of roads وہاں پر in line tree plantation کی۔ اس کے بعد پینے کے پانی کے مسئلے کے حل کے

لئے request کی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر ساؤتھ بیٹ کے لوگوں کے لئے مری کی طرز پر چیز لٹ بنانے کے لئے request کی گئی۔

جناب سپیکر! ایک بندہ جو متان یا ڈی جی فلن سے اپنی فہمی کے ساتھ چلتا ہے تو 9/10 کھٹنے کے اندر مری پہنچتا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم ان لوگوں کو انہی کی جگہ پر اور انہی کے ڈسٹرکٹ کے اندر accommodate کریں تاکہ وہ اتنے لمبے سفر کی صعوبتوں سے بچ سکیں اور انہیں وہ سہولیات ان کے اپنے شہر میں بھی دی جاسکیں۔ اس کے لئے ہم paper work کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے 6/7 ماہ کے اندر ہم south والے دوستوں کو ابھی خبر دیں گے۔

جناب والا! نو مری ٹاؤن شپ پتریانہ کے لئے اس سال بجٹ میں 2-ارب روپے allocate کئے گئے ہیں۔ اس کے لئے اسمبلی نے بل بھی پاس کر دیا اب اس پر paper work ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش ہوگی کہ مری میں اس town کی جگہ پر لوگوں کے ذہنوں میں جو درخت کانٹے کی بات آرہی ہے تو مری کی natural beauty کے لئے ہم کوشش کریں گے کہ کم سے کم درخت کانٹے جاتیں تاکہ درختوں کی وجہ سے مری کا حسن بحال رہ سکے۔

جناب والا! گھر کھار کی خوبصورتی کی ایک وجہ اس کی جمیل بھی ہے لیکن بد قسمتی سے وہاں کے لوگوں نے اس جمیل کے اندر اپنے گھروں کے سیوریج پائپ ڈالے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خراب ہونی شروع ہو گئی لیکن اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کی گئی جس پر انہوں نے وہاں personally وزٹ کیا اور اس جمیل کی abctment کے لئے فنڈ دینے اور وہاں کے لوگوں کی سیوریج کی مشکلات دور کرنے کے لئے ایک ڈرین بنانے کے لئے بھی فنڈ دینے اور آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہاں پر اس جمیل کو محفوظ کرنے کے لئے 16.9 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کی abctment کا کام تقریباً 60% ہو چکا ہے باقی ہو رہا ہے۔

جناب والا! ہم وہاں پر گھر کھار کی resort کو بھی بہتر کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں پر 12 کمرے اس سٹینڈرڈ کے نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ وہاں پر کوئی international tourist جا کر رہ سکتا ہے۔ ہم اس کی اپ گریڈیشن کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ انڈیا پاکستان کے بہتر ہوتے relationship کے پیش نظر واہگہ کے قریب بھی ہم نے 6 کنال اراضی لے کر ایک

'tourist resort' ایک ریسورٹ اور کانفرنس روم، کار پارکنگ اور بچوں کے لئے چھوٹے سے joy land کے لئے بھی proposal ہو چکی ہے اس کے فٹرز بھی مل چکے ہیں ہم اس کے ایک دو ماہ میں اس کا کام شروع کرنے والے ہیں۔ میں نے پہلے آپ سے گزارش کی ہے کہ جلو پارک کے لئے ہم نے بجٹ میں ایک ارب روپیہ رکھا ہے تاکہ اس کو مٹی جامہ پہنایا جاسکے۔

جناب والا! ہماری گورنمنٹ آنے سے پہلے ڈیپارٹمنٹ کے اندر یہ قسمتی رہی کہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کا چار لائنوں کا لکھا ہوا چارٹر جو گائیڈ کرتا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ نے آنے والے وقت کے اندر کیا کرنا ہے؟ وہ ان کے پاس نہیں تھا۔ ہم نے اس کے اوپر دو دن کی workshop conduct کروائی اور اچھے سپیکرز کو بلایا کہ آپ formulation of tourism policy بولیں اور ہمیں گائیڈ کریں کہ ہم نے اسے کس طرح سے بنانا ہے تاکہ پنجاب کے اندر بہتر طریقے سے نوازیم کو promote کیا جاسکے۔ نوازیم پالیسی تیار ہو چکی ہے انشاء اللہ تعالیٰ وزیر اعلیٰ صاحب اس کا باقاعدہ اعلان کریں گے کہ آنے والے وقت کے لئے ہمارے targets کیا ہیں۔

وزیر سیاحت،۔ جناب سپیکر! اسی طرح ویب سائٹ جیسا کہ آپ کے دور میں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کسی بھی برنس کے لئے۔۔۔۔۔

ملک جلال دین ڈھکو، پوائنٹ آف آرڈر۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ کچھ باتیں وائٹڈ اپ کے لئے رکھ لیں۔ انہوں نے وائٹڈ اپ بھی کرنا ہے۔ اب اتنی لمبی تقریر پہلے کر دی تو شاید wind up کے لئے کچھ زنج سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرا خیال ہے کہ وہ اپنی تقریر کے بعد وائٹڈ اپ بھی انشاء اللہ کریں گے۔

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! ان کو کچھ جتاؤں گا تو پھر یہ کچھ سوالات کر سکیں گے۔ جب میں انہیں جتاؤں گا ہی نہیں تو یہ سوال کیسے کریں گے؟ آج سے پہلے نوازیم ڈیپارٹمنٹ پر پچھلی حکومتوں میں کبھی بحث ہی نہیں ہوئی۔ آج ہمیں موقع ملا ہے تو بولنے دیں۔

جناب سیکر! میں آپ کو ویب سائٹ کے بارے میں بتا رہا تھا کہ ہم نے اپنے پنجاب ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ کو بھی اپ ڈیٹ کیا ہے تاکہ جو tourist اور ملک سے باہر بیٹھے ہیں یا جو لوگ پاکستان کے اندر پنجاب میں آنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ویب سائٹ پر جا کر ہمارا calendar of events دیکھیں اور اس کے مطابق پنجاب کے اندر کس موسم کے اندر کون سا event ہے تو وہ ویب سائٹ سے download کر کے ہمارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں، E-mail بھیج سکتے ہیں اور اس کے مطابق ہم ان کو جواب بھی دیتے ہیں۔

جناب سیکر! اس حلقے میں نے ہم کو سش کی ہے کہ ہر آدمی یا عاتون کے پاس کوئی ٹیلیفون کال آنے تو وہ اس کو صحیح طریقے سے attend کر سکے۔ پہلے یہ تھا کہ وہ جس resort پر بیٹھا ہے صرف اسی resort کی انفارمیشن دیا کرتا تھا۔ آج ماہلی دفہ ہم نے یہ کیا ہے کہ ان سب کو اکٹھا کر کے ان کی ٹریننگ کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر tourist پاکستان میں کسی بھی جگہ پر جانا چاہتا ہو، کسی بھی event کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو وہ متعلقہ آدمی اس کی انفارمیشن دے گا۔ اس کے لئے ہم نے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر TIC بنایا ہے، 4-A لائسنس روڈ پر بنایا ہے، 140 شادمان II میں بنایا ہے، اس کے علاوہ مال روڈ اور لپنڈی میں کنٹونمنٹ پلازا ریلوے روڈ ملتان کینٹ میں، ساہوال میں اور کھر کھر میں بنایا ہے۔ اب نکلنے صاحب میں بھی انڈیا یا یورپ سے آنے والے سکھ یا تری، اگر وہ اپنی متعلقہ یاترا کے علاوہ پنجاب میں کہیں بھی جانا چاہتے ہیں تو ان کو proper guidance مل سکے کیونکہ شاہی قلعہ اور شالمار باغ ابھی حال ہی میں حکومت پنجاب کو handover ہونے ہیں۔ یہاں پر بھی ہم نے دو انفارمیشن سنٹر بنائے ہیں۔

جناب والا! ہم وقت کے ساتھ ساتھ یومیہ بنیاد پر بھی سنی ٹورازم کا انتظام کرتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی، کوئی لاہور کے اندر آتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ لاہور کا ایک دن کا visit کرے تو اس کے لئے بھی ہم اسے accommodate اور entertain کرتے ہیں۔ World Tourism Day 27-ستمبر کو ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے یہ ہوا کرتا تھا کہ چلڈرن کمپلیکس میں چند بچوں کو اکٹھا کر کے کوئی painting کی نمائش کروالی جاتی تھی اور یہ بیخام دیا جاتا تھا کہ ہم نے Tourism Day بڑے اچھے طریقے سے منایا ہے۔ اب کی بار ہم اس کو بہتر انداز سے کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے اس Tourism Industry کے اندر جن لوگوں نے serve کیا ہے چاہے وہ کسی ہوٹل کا بندہ ہے چاہے وہ کوئی نوازیم کی کتاب لکھنے والا ہے یا وہ ٹرانسپورٹرز ہے جو لوگوں کو ابھی سروسز مہیا کرتا ہے۔

(اذان عشاء)

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! ابھی میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین اسمبلی کو اپنے انیسویں ہوٹل مینجمنٹ کے بارے میں تھوڑا سا آگاہ کرنا چاہوں گا کہ TDCP کا ادارہ 1997 میں بنایا گیا۔ جہاں مختلف کورسز کروانے جاتے ہیں جن میں،

- 1) Diploma in Tourism and Hotel Management
- 2) Short Language Courses
- 3) Textile and Dressing Designing Courses
- 4) Air Ticketing Courses
- 5) Beautition Courses
- 6) Short Computer Courses

جن میں یہ کورسز ہم لاہور، منٹن، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں کروا رہے ہیں۔ کامیاب ہونے والے طلباء میں سے 60 فیصد مختلف فائیو سٹار ہوٹلوں میں کام کر رہے ہیں جن میں پی۔سی، آواری اور شیر مین کے علاوہ مختلف ریسورٹ اور ٹریولز ایجنسیاں ہیں۔ اسی طرح ان میں سے بعض طالب علم ڈگری لے کر باہر کے ممالک میں بھی داخلہ حاصل کرتے ہیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ گزارش کروں گا کہ ایوان میں اس پر بحث کے لئے ممبران سے کہا جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، اب میں سمیع اللہ خان صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! سب سے پہلے میں میاں اسلم اقبال صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج ان کی یہ تقریر سننے کے لئے بچاس سے زائد ایم۔پی۔ایز یہاں پر موجود ہیں جب کہ کل ہم یہاں محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ کے پرعزم خیالات سن رہے تھے تو صرف اتحادہ ممبر اس ایوان

میں موجود تھے۔ اس حوالے سے میں میاں اسلم اقبال صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔
محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! اٹھارہ ارکان نے تقریر کی تھی۔ میرے بھائی غلط بیانی
کر رہے ہیں۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! جب منسٹر صاحب بات کر رہے تھے تو ہم نے کوئی
بات نہیں کی۔ بات کو مکمل ہونے دیا کریں کیونکہ interruption اچھی نہیں ہے۔ حالانکہ منسٹر
صاحب نے اچھی خاصی قابل اعتراض باتیں کی تھیں لیکن ہم نے کوئی بات نہیں کی لہذا ہمیں بات
مکمل کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان، اس میں ایک وقت میں اٹھارہ ممبران تھے۔ انہوں نے خود quote کیا
تھا کہ اس ہاؤس میں بارہ ممبر ہیں۔ جب محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ بات کر رہی تھیں تو انہوں نے خود
quote کیا تھا۔

نورازم پر بات کرنے سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ میں صاحب کو میں نوٹ کر
رہا تھا کہ ان کی تقریر میں "کا" کا لفظ 18 بار تھا، "گے" کا لفظ 24 بار تھا اور "گی" کا لفظ 41 بار تھا۔ یعنی یہ
"گے" اتنی زیادہ تعداد میں ان کی تقریر میں تھے۔ جب کسی بھی جگہ پر actual debate ہوتی
ہے تو اس میں اگر ہم دنیا سے کن کر کسی شے کو دیکھیں اور یہاں کہا جاتا ہے کہ ایجوکیشن پر
بڑی ڈویژن ہو رہی ہے، ہیومن ڈویژن پر بہت کام ہو رہا ہے لیکن جب انٹرنیشنل اداروں کی
رپورٹس آتی ہیں تو پھر ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہم دنیا میں 141 ویں یا 145 ویں نمبر پر ہیں۔ پھر وہ
حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اسی طرح نورازم کی صنعت جس طرح میں صاحب
نے فرمایا کہ نورازم کی صنعت آج کی گلوبل اکاؤمی میں تیسرے نمبر پر اپنے آپ کو place کر چکی
ہے۔ میں کچھ انٹرنیشنل مگزرز رکھوں گا۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین! نورازم کی صنعت ایسی ہے کہ آج دنیا میں 3.4 trillion dollar یہ انڈسٹری generate کرتی ہے۔۔۔۔

چودھری عارف محمود گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

چودھری عارف محمود گل، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی سمیع اللہ صاحب خوش نہ ہوں کہ تالیاں ان کے لئے لگی ہیں۔ تالیاں تو آپ کے لئے لگی تھیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! میں تو بلکہ دو سال سے اسی بات پر خوش ہوں کہ ان کی کتنی تالیاں لگانے پر ہی ہے، چاہے وہ چیئرمین صاحب کے لئے ہے۔ اس بات سے میں خود خوش ہوں کہ دو سال سے آپ یہی کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں ذکر کر رہا تھا کہ نورازم کی جو انڈسٹری ہے یہ آج کی دنیا میں تیسرے نمبر پر، جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا اور یہ انڈسٹری 3.4 trillion dollar دنیا میں generate کر رہی ہے۔ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اس انڈسٹری سے دنیا کے 20 کروڑ نفوس وابستہ ہیں، یہ انڈسٹری ان کو روزگار مہیا کر رہی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ نت نئی ایجادات اور سہولیات پر دنیا میں 693 بلین ڈالر سالانہ انوسٹمنٹ ہو رہی ہے۔ اسی طرح اس انڈسٹری میں 655 بلین ڈالر direct یا indirect نیکسز دنیا کی مختلف حکومتوں کو contribute ہو رہے ہیں۔ یہ میں نے اس لئے کہا کہ اس ایوان میں سنجیدگی سے غور کیا جانے کہ دنیا میں یہ انڈسٹری کہاں کھڑی ہے؟ اور اس کے مقابلے میں، اس کے حساب سے یہ مختلف روزگار کا حجم ہے، اس انڈسٹری سے انوسٹمنٹ کے نیکسز کا حجم، اپنے ملک کے حجم کے حوالے سے ہمارا شیئر کیا ہے اس لئے میں نے یہ انٹرنیشنل ٹیکرز رکھے ہیں۔ میں صرف مختصر بات کروں گا کہ دنیا میں دو پرندے ایسے ہیں کہ جو کسی ملک کے سیاسی استحکام کے بغیر اس ملک کا رخ نہیں کرتے۔ اس میں ایک پرندے کو سرمائے کا نام دیا جاتا ہے اور دوسرے پرندے کو tourist کہا جاتا ہے۔ جس ملک میں سیاسی استحکام نہ ہو، جس ملک میں امن نہ ہو، جس ملک کے معاشرے میں برداشت نہ ہو، قتل نہ ہو، جس معاشرے میں رواداری نہ ہو تو اس

معاشرے میں یہ دونوں پرندے نہیں آتے ہیں اور اس ملک میں سرمایہ کاری ہوتی ہے اور نہ ہی اس ملک میں سیاحت کے لئے کوئی آتا ہے۔ آج بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارا ملک 9/11 کے بعد ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے 'جہاں سے نورازم کی سند ترقی کر سکتی ہے۔ جب تک ہم اس بنیاد پر نہیں جائیں گے اس وقت تک نورازم کی سند پاکستان میں ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے آپ کہیں کہ ہم موجودہ صورتحال میں عراق کو سیاحت کے لئے ایک آئیڈیل ملک بنا دیں گے۔ جس ملک میں خبریں انٹرنیشنل میڈیا پر اس طرح سے flash ہو رہی ہوں کہ وانا میں مہتمف ا-جنسیوں کے آپریشن کے ذریعے اتنے افراد ہلاک ہو گئے۔ آپ انٹرنیشنل میڈیا کو اٹھا کر دیکھیں کہ اس میں پاکستان کی کیا تصویر ہے؟ میرا یہ انتہائی سنجیدہ سوال ہے کہ کوئی ملک جو عراق جیسی صورتحال کا شکار ہونا شروع ہو جائے اس ملک کو آپ سیاحت کے لئے جنت کیسے بنا سکتے ہیں؟ سیاحوں کے لئے وہ جنت ہوتے ہوئے بھی جنت نہیں بنتی۔۔۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! میرے بھائی سمیع اللہ خان نے اپنے نریک سے تھوڑا سا جھنا شروع کر دیا ہے۔ بات نورازم پر ہو رہی ہے۔ ماشاء اللہ دو دفعہ ان کی لیڈر بھی پرائم منسٹر رہیں، نواز لیگ والے بھی رہے تو انہوں نے نورازم کے لئے کیا کیا؟ وانا کو چھوڑیں، وانا ہمارا حصہ ضرور ہے، قبائل میں دہشت گردی ہو رہی ہے۔ اس کو روکنا ہمارا اطلاق فرض ہے۔ وانا کا نورازم کے ساتھ کوئی clash نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ دو دفعہ ان کی حکومت رہی تو انہوں نے نورازم کے لئے کیا کیا؟ اب یہ تجاوز دے رہے ہیں تو یہ حقائق پر مبنی تجاوز دیں۔ اگر آپ نورازم کی طرف جائیں گے تو پھر ہمارے ایم۔ ایم۔ اے والے دوست اس پر اعتراض کریں گے۔ آپ 1980 میں بٹاکا کی طرف چلے جائیں تو وہاں آپ ایک روپیہ کے عوض سو ادو mark ملتے تھے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر سمیع اللہ خان صاحب نے نورازم پر بحث کرنی ہے تو ہم ان کے ساتھ ہیں، یہ کھل کر دلائل دیں کہ ملک میں نورازم کیسے پروان چڑھ سکتی ہے، نورازم کی کیسے ترقی ہو سکتی ہے؟ یہاں ان لوگوں کے

پاس باہر کا تو کوئی آیا نہیں۔ یہاں پر ہم باہر کے tourists کو کیا ایسی چیز دے سکتے ہیں کہ جس پر وہ یہاں کا رخ کرے اور ہماری نورازم پروان پڑے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ یہ وانا کو بھجوزیں اور مناسب تجویز دیں۔ اگر ان میں جگہ گروہ ہے تو میں ان کا ساتھ دیتا ہوں اور نورازم پر بحث کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! نجف صاحب نے میرے خیال میں interrupt کرنے کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں مثبت تجاویز دینی چاہئیں کہ اس صوبے میں نورازم کو کس طرح ترقی دی جاسکتی ہے؟ تھوڑی دیر پہلے یہاں پر وقفہ سوالات کے دوران سنٹر ایکسٹریٹس بات کر رہے تھے تو ہمارے ایم۔ ایم۔ اے والے دوستوں نے بھی بات کی۔ شراب کی پابندی کے حوالے سے سنٹر صاحب کا استدلال تھا کہ غیر مسلموں کے لئے شراب پر پابندی نہیں ہے باقی مسلمان بھائیوں کے لئے اس کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔ اس وقت بھی ان کا خیال یہ تھا اور جس طرح اب صلیح اللہ صاحب بات کر رہے ہیں۔ عام طور پر تاثر یہ ہے کہ باہر سے جو tourists آتے ہیں ان کی اکثریت غیر مسلم ہوتی ہے۔ جیسے ایم۔ ایم۔ اے کے بھائیوں نے کہا، میرے خیال میں کوئی بھی مسلمان شراب کے حق میں بات نہیں کر سکتا، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کرنی چاہیے۔ لیکن میری ان سے صرف یہ استدعا ہوگی کہ ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں کہ شراب ایک غلط چیز ہے اس پر پابندی ہونی چاہیے۔ لیکن جب ہم نورازم کو develop کرنے کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمیں اس کے متبادل کوئی تجویز دینی چاہیے۔ آپ کو تجویز دینی چاہیے کہ شگنہیں کو عام ہونا چاہیے، یہ ساری تجویز آپ دیں تاکہ on record آئیں۔ چونکہ آپ نے پابندی کی بات کی ہے تو ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں کہ پابندی ہونی چاہیے۔ لیکن اس کے متبادل بھی tourists کو attract کرنے کے لئے کوئی تجویز ہونی چاہیے۔ گئے کے رس کی بات کریں کہ اس کو زیادہ عام کرنا چاہیے۔ اس لئے کوئی مثبت تجاویز آئی چاہئیں۔ (نعرہ ہاتے تحسین)

جناب چیئرمین، سمیع اللہ خان صاحب۔۔۔

جناب نجف عباس سیال، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، نجف صاحب! بلینز! آپ تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس سیال، یہ غیر مسلم کے لئے allowed ہے۔ تمام قانونی مدارج ہو سکتے ہیں۔ جو باہر سے foreigners آئیں میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ کھل کر بات کریں۔ پاکستان میں نوازیم کی ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟ ہم تو کولمبو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔ یہاں پر کون نوازیم والا آنے کا؟ میں نے منسٹر صاحب کی بھی تقریر سنی ہے لیکن اگر نوازیم کو بڑھانا ہے تو پھر positive بات کریں۔ وانا کو بھجوز دیں۔ نوازیم میں وانا کوئی ایٹو نہیں ہے۔ صرف نوازیم پر discuss کریں۔ آپ تجاویز دیں کہ being پاکستانی نوازیم کی ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین، نجف صاحب! براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ میں تمام ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ چونکہ آپ کے پاس وقت تھوڑا ہے اور ہر مقرر اس بات کا خیال رکھے کہ پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہ لیں اور مناسب نہیں لگتا کہ میں کسی کو کہوں کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے براہ مہربانی از خود خیال رکھیں اور کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں ہو رہی۔ ہاں! یہ بات درست طور پر آپ نے پوانٹ آؤٹ کی ہے کہ اگر صحیح سمت میں بات کی جائے گی تو جلدی بات ختم ہو جائے گی اور آپ اپنا point of view زیادہ بہتر طریقے سے پیش کر سکیں گے۔ میں یہی کہوں گا کہ سمیع اللہ خان صاحب اور باقی مقررین پانچ منٹ میں اپنی بات کو wind up کرتے جائیں تاکہ صحیح طریقہ سے ایوان کی کارروائی چل سکے۔ اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ کے لئے بڑھا دیا گیا)

جی سمیع اللہ خان صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! عکریہ درحقیقت جب میں یہ بات کر رہا تھا تو اس وقت میرے فاضل دوست نے محسوس کیا۔ میں اس وقت سیاسی طور پر بات نہیں کر رہا تھا۔ 9/11 کا واقعہ میرے خیال میں پاکستان کی کسی سیاسی جماعت کی کوشش سے رونما نہیں ہوا اور اس کے جو اثرات

پوری دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں میرے خیال میں اس میں بھی کسی سیاسی جماعت کا کوئی بہت اہم کردار نہیں ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا domestic tourism کیسے promote ہو سکتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ آپ سنجیدگی سے اس بات کو لیں اور تیسری دنیا کا کوئی ملک مجھے دکھا دیں کہ جس نے domestic tourism سے اپنی انڈسٹری کو مضبوط کیا ہو۔ اب پھر آپ کہیں گے کہ یہ سیاسی بات کر رہا ہے مگر یہ سیاسی بات نہیں ہے۔ اس بات سے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے کہ جس معاشرے میں رواداری نہیں ہوگی، جس معاشرے میں اتہا پسندی ہوگی، جس معاشرے میں ایک دوسرے کی بات کو برداشت نہیں کیا جانے کا، جس معاشرے میں امن نہیں ہوگا، جس معاشرے میں سیاسی استحکام نہیں ہوگا۔ مگر آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ کوئی مثبت تجویز نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہی بنیاد ہے کہ جس کے track پر جا کر آپ نورازم کو اس ملک میں مضبوط کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی shortcut نہیں ہے، آپ کہہ لیں کہ نیومری بنایا ہے تو نورازم آگے چلی جانے گی یا بلو تقسیم کر دی ہے تو نورازم آگے چلی جانے گی۔ جناب! دوست نے بالکل درست کہا میں comparison نہیں کر رہا۔ 50 سالوں سے یہی ہو رہا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ جب تک اس ملک میں اس معاشرے کو ٹھیک نہیں کر دوں گے۔ میں نے کہا کہ دو پرندے دنیا میں کسے جاتے ہیں کہ نہ سرمیہ کاری آتی ہے اور نہ tourist آتا ہے۔ جس ملک میں ایسا ٹھہر نہ ہو۔

جناب والا! میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اس ایٹو کو کیونکہ نورازم کوئی ایسی مشین نہیں ہے، کوئی انڈسٹری نہیں ہے کہ ہم کوئی ایسی لوہے کی بنی ہوئی چیز ہے کہ جس کو ہم نے باہر سے لانا ہے۔ یہ ٹھہر کی، اس ملک میں رہن رہن کی جس طرح کہ وزیر قانون نے بالکل درست کہا کہ ہمیں وہ ماحول پیدا کرنا ہو گا کہ جو بین الاقوامی سیاحوں کو attract کر سکے۔ میں اس سمت کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ مشرف صاحب نے یہاں پر بہت اچھی تجاویز رکھی ہیں اور ادھر سے بھی تجاویز آئیں گی لیکن میں تو اس بنیادی آئیڈیا پر جا رہا ہوں کہ جب تک ملک اس ٹریک پر نہیں جانے کا میرے خیال میں، میں نے اسی لئے کہا کہ وہ کوئی دیوانہ ہی ہو گا جو یہ کہے کہ موجودہ صورتحال میں عراق کو ہم سیاحوں کی جنت بنا دیں گے۔ وانا کے حوالے سے دوست محسوس کر رہے ہیں۔ میں اس حوالے سے نہیں کہہ رہا کہ پرویز مشرف صاحب وہاں پر کچھ

کر رہے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب انٹرنیشنل میڈیا میں پاکستان کی ایسی تصویرہ صحیح ہے یا غلط۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن، جناب چیئرمین! بست ٹکریہ۔ میرے بھائی سمیع اللہ خان پھر اس طرف آنے کے جس کے بارے میں ان کو کہا تھا کہ اس حوالے سے بات نہ کریں۔ پھر بھی باتیں نکلیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ 9/11 کے واقعہ سے پہلے کیا پاکستان کی مساجد میں نمازیں پھرے میں پڑھی جاتی تھیں؟ کیا رانے ونڈ روڈ پر جب بم دھماکہ ہوا تھا اس وقت 9/11 کا واقعہ ہو چکا تھا؟ جب میر مرتضیٰ بخٹو کو شہید کیا گیا تھا اس وقت یہ واقعہ ہو چکا تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ جو ضل منٹلے ہوئی گئی تھی آج وہ کالی جا رہی ہے انہیں چاہیے کہ یہ حکومت کی امداد کریں۔

جناب چیئرمین، اعلان صاحب! وقت کم ہے آپ مہربانی فرمائیں اور تشریف رکھیں۔ خان صاحب! آپ wind up کریں۔ آپ کو تقریر کرتے دس منٹ ہو چکے ہیں

جناب سمیع اللہ خان، ٹکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا وقت اس طرف چلا جاتا ہے۔ آخر میں میں یہی کہنا چاہوں گا کہ اب اگر ان کو محسوس ہوتا ہے تو میں سچ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے درست نشاندہی کی ہے کہ اس سے پہلے مساجد میں فرقہ واریت کے حوالے سے لوگ ایک دوسرے کو مذہب کا غلط نام استعمال کر کے ایک دوسرے کو مارتے تھے لیکن آج صورتحال یہ ہے کہ ریاست دہشت گردی کر رہی ہے۔ آپ اس فرقہ کو محسوس کریں۔ اب اس پر بھی بڑی بات ہو گی کہ جناب! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ پہلے اس ملک میں فرقہ وارانہ انداز سے مذہبی جماعتوں کا نام آتا تھا مگر آج یہ flash ہو رہا ہے کہ وزیرستان اور وانا میں ریاست دہشت گردی کر رہی ہے۔ اس ملک میں خود حکومت ریاستی دہشت گردی کر رہی ہے اور ریاستی ادارے کر رہے ہیں۔ اس ماحول میں میاں اسلم اقبال کی کوششیں قابل تحسین ہیں لیکن جب تک آپ معاشرے کو اور ملک کو اس طرف نہیں لے کر جائیں گے میرے خیال میں سیاست کا حقیقی مسنوں میں فروغ نہیں ہو سکتا۔

چودھری زاہد پرویز، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، جناب چیئرمین! یہاں پر حکومتوں کی بات سنی ہے جیسا کہ میرے معزز دوست نے یہاں کہا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ یہاں پر سب سے زیادہ ضیاء الحق کا دور رہا ہے۔ جس کے دور میں کلاشکوف کھچر آیا۔

جناب چیئرمین، آپ بحث چلنے دیں 'براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ جی حاجی صاحب!

حاجی محمد اعجاز، جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب میاں اسلم اقبال وزیر سیاحت نے فرمایا کہ سیاحت ایک بہت بڑی انڈسٹری ہے۔ میرے بھائی سمیع اللہ خان صاحب نے بھی فرمایا کہ یہ پوری دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔

جناب چیئرمین، آپ اگر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جن دوستوں کے نام پہلے آنے ہیں۔ پہلے ان کو بولنے کا موقع دیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا! مجھے دو منٹ بات کر لینے دیں میں نے ایک ضروری کام جانا ہے۔

جناب چیئرمین، ابھی آپ کی باری نہیں ہے! آپ تشریف رکھیں۔ جی مزمل عباسی صاحب!

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! ہمارے معزز وزیر نے فورازم کو develop کرنے کے لئے ایک تفصیلی پروگرام بنایا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے فورازم کو develop کرنے کے لئے vision کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ میں معزز وزیر کی خدمت میں اپنی چند گزارشات پیش کروں گا۔ گو کہ ہماری حکومت کی پالیسی ہے جو یہاں پر ایک آواز بلند ہوتی ہے کہ جنوبی پنجاب کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس حساب سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نے جنوبی پنجاب کی آواز کو سنا اور اس پر عمل کرتے ہوئے فورٹ منرو کی طرف توجہ دی جو کہ ایک اچھی بات ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ جس طرح سے مری، کھرکھار، فورٹ منرو اور جلو پارک میں ہمارے معزز وزیر نے نشانہ ہی کی ہے کہ ہماری حکومت اس طرف توجہ دے رہی ہے میں

ان کی توجہ بہاولپور کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ بہاولپور ڈویژن چولستان کہلاتا ہے۔ اس کا کئی علاقہ چولستان اور صحرا کا ہے اور یہ صحرا دریائے ہاکڑہ کی بیٹ پر ہے۔ یہاں تقریباً 56 فورٹس ہیں جو کہ آثارِ قدیمہ کی فہرست میں شامل ہیں ' National Heritage میں شامل ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ہماری حکومت اور ہمارے وزیر سیات اپنے ٹکٹے کی توجہ اس طرف دلائیں کہ ہم کوئی ایسے tours arrange کریں کہ ہم اپنے اس National Heritage کو اجاگر کریں ' International Tourism کو attract کریں۔ میری یہ submission ہو گی کہ آئندہ آنے والے وقت میں جہاں ہم North اور Central Punjab کو Tourism کے حوالے سے develop کر رہے ہیں تو میں چاہوں گا کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے جبکہ ہمارے بہاولپور میں لال سہارہ کے مقام پر W.W.F کی طرف سے سیاہ برن کا ایک International Breeding Centre ہے اس پر پروگرام بھی چل رہا ہے۔ یہ سیاہ برن کی ایک نایاب نسل ہے جس پر ہماری حکومت توجہ دے رہی ہے اور میں چاہوں گا کہ اس سٹر کو مزید develop کیا جائے۔ بہاولپور میں جہاں تک سیات کا حساب ہے اور ہماری حکومت کا یہ Moto بھی ہے کہ family entertainment parks develop کئے جا رہے ہیں۔ لال سہارہ کو ایک family entertainment park کے حساب سے بھی develop کیا جاسکتا ہے اور یہ ہمارے honourable Minister کے نوٹس میں ہے اس بارے انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو ایک پالیسی بھی float کی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اسی طرح سے بہاولپور میں بھی ایک family entertainment park بنایا جائے کیونکہ بہاولپور میں ایسی کوئی recreation کی جگہ نہیں ہے کہ جس میں شام کو یا weekend پر جس طرح کہ لاہور میں ایک trend ہے کہ اپنی فنی کے ساتھ وہاں جا کر اپنے بچوں کو entertain کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے میں ایک proposal بھی معزز وزیر کو float کر چکا ہوں اور اپنے معزز وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی اس قسم کی ایک proposal float کر چکا ہوں۔ میں چاہوں گا کہ ہماری حکومت ایسی proposals اور programmes پر ان علاقوں میں توجہ دے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، احسان الحق نولانیا صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولانیا، شکریہ جناب چیئرمین! میں پہلے تو honourable member سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر respectable Minister صاحب کی بات کو ہم نے پوری یکسوئی کے ساتھ سنا ہے تو ضروری نہیں کہ انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ ساری درست تھیں۔ ابھی ہم نے ان کی وضاحت بھی کرنی ہے، انہیں oppose بھی کرنا ہے لیکن ہم نے پوری یکسوئی کے ساتھ اس بات کو انہیں سنا لیکن جب اپوزیشن کی طرف سے ممبرز بولتے ہیں تو انہیں بھی اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ جب کسی ممبر کی باری آئے تو وہ اسے oppose کرے کہ یہ بات غلط ہے یا صحیح ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب انہوں نے کوئی غلط بات کی تو ہم نے وقت مانگا کہ ہم اس کی وضاحت چاہتے ہیں تو ہمیں وقت نہیں ملا جبکہ Treasury Benches کی طرف سے 6/7 افراد کو پھر بھی وقت دے دیا گیا کہ آپ اس کی وضاحت کریں۔

جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا کہ پوری دنیا کے اندر جس طرح Tourism کے معاملے میں اگر یہ ایک انڈسٹری کے طور پر ابھر رہی ہے تو اگر صرف ان causes کا مطالعہ کیا جائے جس کی وجہ سے پوری دنیا میں فورازم کے ذریعے سے آنے والی رقم ہمیں نہیں مل رہی تو یہ بات زیادہ effective ہو گی۔ بجلانے اس کے کہ ہم یہ کہتے پھریں کہ گورنمنٹ کیا کرتی ہے اور کیا نہیں کرتی؟ اور سمیع اللہ خان صاحب نے تو بڑی دلانی تھی کہ اگر law & order situation بہتر نہیں ہو گی، اگر بین الاقوامی حالات supportive نہیں ہوں گے اور اگر سیاح جو کہتے ہیں کہ fatigue کی صورتحال کو ختم کرنے کے لئے سیر کے نقطہ نظر سے آتے ہیں اور اگر انہیں خود اپنا تحفظ یقینی نہ ہو تو لا محالہ وہ کبھی بھی ایسی جگہ پر سیر کے لئے نہیں جائیں گے۔ اور انہوں نے وانا کا حوالہ کوئی بے جا نہیں دیا ہے۔ اگر اس پر تنقید کی جاتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تنقید غلط کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں وہ حالات نہیں ہیں کہ tourists یہاں پر آئیں حالانکہ پاکستان کے موسمی حالات ایسے ہیں کہ دنیا کے اندر کوئی ایسی آب و ہوا نہیں جو پاکستان میں موجود نہ ہو۔ لہذا حصر میں 'سمندر کا ساحل ہے یا حسین وادیاں ہیں تو کوئی ایسی چیز

ناکمل نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے میں ایک تو political instability ہے دوسری law & order کی situation ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ لوگوں کے facilitate کرنے کے معاملے میں negligence کی جاتی ہے۔ اگر ان باتوں پر توجہ دی جائے تو یقیناً یہاں پر tourists آئیں گے۔

جناب سیکرٹری! Southern Punjab کے حوالے سے میں منتر موصوف کی تقریر کے کچھ حوالے دوں گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جلو کے لئے یہ کر رہے ہیں، مری کے لئے یہ کر رہے ہیں، نٹل کے لئے یہ کر رہے ہیں لیکن جب Southern Punjab کی باری آئی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے فورٹ منرو کو under consideration رکھا ہوا ہے یہ تو وہی بات ہے کہ،

درخت جلاں پر عذاب رت تھی
نہ برگ جاگے نہ بھول آنے
اور بہر وادی سے پختے بیٹھی
ادھر کو آنے طول آنے

پارلیمانی سیکرٹری برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری! انہوں نے ابھی بات فورٹ منرو کی ہے کہ اس کو under consideration رکھا ہوا ہے تو ایسا نہیں ہے بلکہ recently وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے تو اگر یہ وہاں سے belong کرتے ہوں تو انہیں چاہونا چاہئے کہ Water supply کے لئے ہم نے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے۔ یہ بات نہیں کہ ہم نے اس کو under consideration رکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، جی، احسان الحق نولائیا صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سیکرٹری! یہی بات میں ابھی کر رہا تھا کہ "ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں" کہ جب آپ کی باری آئے تو ضرور وضاحت کریں کہ ہم نے ایک کروڑ رکھا

ہے لیکن ایک فرد کو اگر floor دیا گیا ہے تو اس کو وضاحت کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔
جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ۔

درخت جان پر عذاب رت تھی
نہ برگ جلے نہ بھول آنے
اور بہار وادی سے بیتے پہنچی
ادھر کو آنے ملول آنے
اور وہ جتنی خوشیاں تھیں اس نے چاہیں
انھا کے جھولی میں اپنی رکھ لیں
اور ہمارے حصے میں
عذر آنے، جواز آنے، اصول آنے
(نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! اگر دریائے پاکرا کی وادی پولستان کا تذکرہ کیا جائے تو یہ وہ وادی ہے جو
کئی صدیوں تک under cultivation رہی ہے۔ اس کی زمین کے بارے میں آج بھی ماہرین
زراعت یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی انتہائی زرخیز ترین علاقوں میں سے ایک ہے۔ اگر پولستان کے
درمیان میں سے ایک motorway type سڑک گزار دی جائے تو وہاں سینکڑوں موجود قلعے جو
ہمارے تاریخی ورثہ ہیں، پر تحقیقات کے لئے جو tourists آنا چاہتے ہیں، وہ صرف وہاں کے حالات
کی وجہ سے وہاں پر نہیں آ رہے۔ میں اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں، اگرچہ میرا بہت سا وقت
Treasury Benches نے بھی خراب کیا ہے تو منسٹر صاحب نے جو کہا ہے کہ ہمارے سامنے
ننگانہ صاحب کے حالات ہیں تو ہم وہاں پر tourists کے لئے کچھ پیسا خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری
حکومت پر پہلے اور بھی بڑے الزامات ہیں تو کسی خاص برادری کے بارے میں چونکہ وہ ایک place
ہے اس لئے اس کو زیادہ develop کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ ایک اور blame لگا دیا جائے
گا۔ شکریہ

جناب چئیرمین، عارف محمود گل صاحب!

جناب عارف محمود گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چئیرمین! ہمارے منسٹر صاحب نے بہت اہمگی تقریر کی ہے اور نور ازم کے بارے میں انہوں نے جو تجاویز دی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب نور ازم کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جو کریں گے وہ سب کے سامنے ہو گا۔ یہ صرف ہماری حکومت نے ایسا کیا ہے۔ اس سے پہلے آنے والی حکومتوں نے صرف باتیں کی ہیں۔ یہ اپوزیشن والے صرف تنقید برائے تنقید کر سکتے ہیں۔ ہمارے بھائیوں نے کوئی تجاویز نہیں دیں صرف تقریر کی ہے۔ تقریر سے یہ سسٹم نہیں چل سکتا۔ انہیں چاہئے کہ یہ ہمارا ساتھ دیں اور اچھے مشورے دیں تاکہ اس ملک کی بہتری کے لئے کوئی کام ہو سکے۔ میں تقریر لمبی نہیں کروں گا چونکہ باقی بھی میرے دوست بیٹھے ہیں۔ آپ نے جو تجویز دی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ وہ اس ملک کے سامنے ہے۔ ہم جو کہتے ہیں کہ اس ملک کے لئے جو کام یہ گورنمنٹ کر رہی ہے نہ کوئی اور گورنمنٹ کرے گی اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی گورنمنٹ نے تو کبھی کیا ہی نہیں تھا۔ یہ ہماری گورنمنٹ کا کام ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ نور ازم بہت ترقی کرے گا۔

جناب چئیرمین، محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ!

وزیر خصوصی تعلیم، جناب چئیرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ، وزیر سیاحت نے بہت اہمگی تقریر کی ہے۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گی کیونکہ بہت سے معزز ممبر تقریر کرنا چاہتے ہیں لیکن میری گزارش یہی ہے کہ tourism industry 21 ویں صدی میں متعارف ہو رہی ہے اور تیسری دنیا میں بھی وہ as economic activity کے لحاظ سے متعارف ہو رہی ہے۔

Tourism, trade and economic activity. These are inter-related things.

اس حوالے سے میں یہاں پر چند ممالک کا ذکر کرنا چاہوں گی، آپ سنٹرل یورپ کو دیکھ لیجئے، جب سنٹرل یورپ سوشلسٹ سویت یونین کے under تھا تو اس وقت وہ poor country ہوتے ہوئے بھی tourism کی انڈسٹری میں سب سے زیادہ rich تھے اس کے باوجود انہوں نے اپنی

economy کو stabilize کیا اور اسے stable رکھا کیونکہ ان کی tourism industry ٹھیک چل رہی تھی۔ آپ ہانگ کانگ دیکھ لیجیے ہانگ کانگ کی tourism and construction دو بنیادی انڈسٹریز ہیں اور اس نے کتنی زیادہ ترقی کی ہے؛ ملائیشیا کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگلے چند دنوں میں International event ہو رہا ہے۔

Annual observance of world tourism day will be officially celebrated in Malaysia on 27 September 2004.

یہ وہ ممالک ہیں جنہوں نے tourism کو انڈسٹری سمجھتے ہوئے اہمیت دی۔ جب انہوں نے اس کو فروغ دیا تو ان کی economy بھی بہتر ہوئی۔ میں معزز وزیر کو یہ رائے دینا چاہتی ہوں کہ electronic media پر آپ کا tourist -----

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، سیال صاحب! میرے خیال میں ہمارے پاس بہت کم وقت ہے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! میں نے متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب چیئر مین! برائے مہربانی میری ایک بات سن لیں۔

جناب چیئر مین، جی! آپ فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب چیئر مین! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی منسٹر اجلاس کے دوران تجاویز دے سکتا ہے۔ لیکن یہاں یہ بات ہوتی ہے کہ جو بھی کوئی وضاحت کرنا چاہے اپنے اپنے وقت کے اندر وضاحت کرے۔ آپ انہیں پہلے بھی وقت دے چکے ہیں اور انہوں نے ناجائز وقت ضائع کیا ہے۔

جناب چیئر مین، جی! نجف صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جو محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ بات کر رہی تھی میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہانگ کانگ اور ملائیشیا انڈسٹریٹ بنے تو میں ان کی خدمت میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وضاحت کرتی جائیں کہ وہ انڈسٹریٹ کیسے بنے؟ جب تک tourism

میں آپ liberal نہیں ہوں گے اب آپ دیکھیں ملائیشیا بھی مسلمان ہے، ترکی بھی مسلمان ہے اور دینی بھی مسلمان ہے۔ یہ سارے مسلمان ممالک ہیں۔ تمام لوگ سیاحت کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ پاکستان میں سیاحت کے لئے کیوں نہیں آتے؟ وزیر صاحب اس کی وضاحت کرنی چاہئیں۔

جناب چیئرمین، سیال صاحب! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے کسی بھی مقرر کا حق ہے کہ وہ جیسے چاہے اپنی تقریر کرے۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گی کہ یہ وضاحت کرنا میری نہیں بلکہ وزیر سیاحت کا کام ہے اور وہ یہ وضاحت اپنی wind up speech میں کر دیں گے۔ میں اپنی suggestions ایوان اور وزیر صاحب کو دینا چاہ رہی ہوں۔

جناب نجف عباس سیال، جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری بات سنیں۔ جب تک یہ liberalism میں liberal نہیں ہوں گے آپ کی انڈسٹری ترقی نہیں کر سکتی۔۔۔۔

جناب چیئرمین، سیال صاحب! آپ روز کی ظرافت و رزی کر رہے ہیں آپ صرف چیئر کو address کر سکتے ہیں کسی ممبر کو آپ address نہ فرمائیں، آپ ذرا مہربانی فرمائیں۔ جی قدسیہ لودھی صاحبہ!

وزیر خصوصی تعلیم، جناب چیئرمین! اگر شارجہ کی مثال لے لی جائے تو شارجہ مسلمان ملک ہے لیکن اس نے liberalism کا وہ point of view اختیار نہیں کیا جس کی نجف صاحب explanation چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین، نجف صاحب! آپ تشریف رکھیں، اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو آپ یہ تمام باتیں اپنی تقریر میں کر سکتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔ نجف صاحب! براہ مہربانی ایوان کو disturb نہ کریں، آپ تشریف رکھیں۔۔۔۔ آپ اپنی باری پر تقریر کر سکتے ہیں لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنا شروع کر دیں۔

جناب احسان الحق احسن نولانیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ عمران پارٹی کے تمام ممبرز کو بولنے کا سلیقہ سکھایا جائے اور یہ کوئی غلط بات نہیں ہے اس طرح انہیں آہستہ آہستہ بولنے کا طریقہ آجانے کا۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ کوئی بھی بلاوجہ پوائنٹ آف آرڈر نہ raise کریں اور اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو وہ چٹ بھیجے ہم اس کو وقت دیں گے ہم ایوان کا وقت بڑھا دیں گے۔ جی، محترمہ قدسیہ لودھی!

وزیر خصوصی تعلیم، جناب چیئرمین! شارج کو boost up کرکٹ میچز سے ملتا ہے۔ جب انہوں نے اپنے ملک میں سٹیڈیم بنا کر کرکٹ میچز کرانے تو ایسا سٹیڈیم شارج جیسے desert country میں بنانا ممکن تھا لیکن dip irrigation system کے ذریعے وہ وہاں پر یہ system لے کر آئے تھے

اور وہاں سے ان کی انڈسٹری کو boost up ملتا ہے۔ projection of electronic media آپ کے tourism کے لئے بہت ضروری ہے آپ انٹرنیشنل میگزین اٹھا کر دیکھ لیجیے، آپ کوئی بھی ٹی وی چینل دیکھ لیجیے جب تک آپ اپنے electronic media پر projection نہیں کریں گے جو کہ اس وقت 21 ویں صدی میں سب سے powerful ہے۔ آپ کا tourism کا message نہیں پہنچ

سکتا۔ آپ اس پر documentary بنائیے۔ پنجاب کے tourism کے spots چاہے وہ فورٹ منرو ہے، مری ہے یا نیو مری ہے اس پر documentaries بنائیے۔ اس کے علاوہ وزیر تعلیم یہاں تشریف رکھتے ہیں میں چاہوں گی کہ سلیبس میں بھی tourism کے بارے میں chapter ہونا

چاہیے۔ تین ماہ کی summer vacation میں اگر بچے والدین کے ساتھ جب Tourism spots جائیں تو ان کو پتا ہونا چاہیے کہ کیا کیا spots ہیں؛ میں آخر میں market intelligence and

promotion کے حوالے سے یہ عرض کرتی چلوں کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنے علاقے میں study conduct کریں کہ کس علاقے کے لوگوں کا رجحان کس spot کی طرف ہے اور ان کے نزدیک spot کو develop کر دیں اور آخر میں میری اپنی ایک approach کے مطابق جو

mission statement, Ministry of Tourism کی منجانب میں ہونی چاہیے میں عرض کرتی ہوں اگر وزیر سیاحت کو پسند آئے تو وہ اپنی پالیسی میں ڈال سکتے ہیں کہ:

Marketing Punjab as a destination of excellence and to make the Tourism Industry a major contributor to the Socio Economic development of the nation

شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ! اگھے مقرر ہیں ملک صاحب!

ملک شعیب اعوان، بِنِمْ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ شکریہ۔ جناب چیئرمین! وزیر سیاحت نے وزیر اعلیٰ صاحب کا جو پانچ نکاتی Vision بتایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہاں پر حکومت کی بہت سی ترجیحات بتائی ہیں اور ان پر کام ہو رہا ہے کیونکہ آج یہاں پر بات کرنے کا موقع مل رہا ہے اور ہمیں یہاں تجاویز دینی چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے tourists کو attract کرنے کے لئے ہمارے معاشرے میں اتنا tolerance اور patience ہونا چاہیے اور اسے liberal معاشرہ ہونا چاہئے جب liberal معاشرہ ہو گا تو اس میں باہر سے بھی لوگ آئیں گے اور جن مقلات کو وہ دیکھنا چاہتے ہیں وہ وہاں پر easily جا سکیں گے۔ انہیں وہاں رستے کے لئے سہولیات ملنی چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح شارجہ میں کرکٹ سنڈیم بنا اور وہاں پر tourists گئے۔ ہمارے پاس منجانب میں تین ایسے مقام ہیں جہاں پر اگر سنڈیم بنایا جائے تو گرمیوں میں لوگوں کو ہم میچ دے سکتے ہیں۔ اس میں مری، فورٹ منرو اور وادی سون کی اچھلی جمیل کے ساتھ علاقہ ہے۔ یہاں پر گرمیوں میں میچز کرائے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ باہر سے بھی لوگ آئیں گے اور ہمارے اپنے یہاں کے رستے والے عوام بھی وہاں جائیں گے اور وہاں آپ attraction دے سکتے ہیں۔ جب آپ وہاں پر سنڈیم بنائیں گے تو وہاں پر ہونٹل بھی ہوں گے اور شاپنگ سنٹرز بھی بنیں گے۔ ایک تو وہاں کے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کا اور دوسرا وہاں پر لوگ

بائیں گے اور attract ہوں گے۔ جیسا کہ نیو مری شہر بن رہا ہے اگر وہاں پر شہر کے ساتھ ایک خوبصورت سٹیڈیم بنا دیا جائے تو وہاں پر میچز کرانے جاسکتے تھے۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

ملک شعیب اعوان، اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری ان تجاویز پر غور فرمایا جائے تو Tourist کے لئے اور وہاں کے لوگوں کے لئے جو غربت اور کمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں ان میں بھی تبدیلی آنے کی اور ٹورزم میں بھی ایک ایچا sign سامنے آتے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ، تشریف رکھیں۔ حاجی محمد اعجاز صاحب!

ملک محمد اقبال چٹڑ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! اس سے پہلے ایک لسٹ آپ کے پاس گئی تھی جس میں میرا نام بھی تھا، ڈاکٹر صاحب کا نام بھی تھا، میرا خیال ہے کہ وہ آپ محمود گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ out of turn لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، اس میں سید اللہ خان صاحب کا نام تھا۔

جناب چیئرمین، وہ سب سے پہلے تھا۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، اسی پٹ میں میرا نام بھی تھا اور ڈاکٹر صاحب کا بھی تھا۔

جناب چیئرمین، وہ پٹ چونکہ پہلے کال ہو چکی تھی۔ پھر دوسری طرف چلی گئی تھی۔ میں نے نہیں پڑھی۔ اب اس کے بعد آپ کو باری دیں گے۔ جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز، جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ سیات کی انڈسٹری ایک بہت بڑی انڈسٹری ہے۔ باتیں تو یہاں بہت ہو چکیں، وزیر موصوف نے بڑی اچھی باتیں کیں، بڑا اچھا وژن دیا، ماشاء اللہ کافی جوان منشر ہیں، امید ہے کہ اس پر عمل بھی کروائیں گے۔

جناب چیئرمین! سب سے اچھی بات یہ ہے کہ آپ کے ملک میں امن و امان قائم ہو۔ ایک اچھا معاشرہ آپ دنیا کو دے سکیں۔ پوری دنیا نے پاکستان کے مستقبل اپنے انٹرنیشنل میڈیا پر اپنے

عوام میں یہ تصور قائم کر دیا ہے کہ پاکستان ایک دہشت گرد ملک ہے، جہاں دھماکے ہوتے ہیں، ہمیں اس تصور کو ختم کرنا ہو گا۔ کونسا ایسا ملک ہے کہ جہاں دھماکے نہیں ہو رہے، جہاں قتل نہیں ہو رہے، جہاں چوریاں نہیں ہو رہیں؛ امریکہ جو کہ اس وقت دنیا میں سب سے بڑی سپر پاور ہے، وہاں بھی قتل ہو رہے ہیں، اگر وہاں بھی جلی جاتی ہے تو لوگ لوٹ مار شروع کر دیتے ہیں، پاکستان میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ پاکستان میں تو روٹین کی بات ہے کہ لائٹ جاتی ہے، آ جاتی ہے، کوئی ڈکیتی نہیں ہوتی، کوئی چوری نہیں ہوتی لیکن امریکہ میں اگر لائٹ جاتی ہے تو لوگ لوٹ مار کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں اس انٹرنیشنل میڈیا کو استعمال کرنا ہو گا، اس الیکٹرانک میڈیا کو استعمال کرنا ہو گا اور لوگوں کو یہ باور کرانا ہو گا کہ پاکستان ایک liberal ملک ہے۔ پاکستان ایک اچھا ملک ہے، وہاں کوئی دہشت گردی نہیں ہو رہی، وہاں کوئی دھماکے نہیں ہو رہے بلکہ ہمیں اپنے کھچر کو متعارف کرانا چاہیے۔

جناب والا! لاہور کسی وقت باغوں کا شہر ہوا کرتا تھا، آج یہاں باغ نام کی چیز نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ لاہور میں بہت کچھ بن چکا ہے، میں کہتا ہوں کہ لاہور میں ابھی بہت کچھ بنا چاہیے۔ یہاں بہت سارے باغات کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ گھر بن گئے ہیں، آبادیاں بن گئی ہیں۔ ہمیں لاہور کو بھی develop کرنا ہو گا، لاہور کے کھچر کو بھی develop کرنا ہو گا، ہمیں لوگوں کو یہ بتانا ہو گا کہ ہمارا کھچر مکنی کی روٹی اور ساگ ہے۔ لاہور کا کھچر سری پائے ہیں۔ آوازیں، نورست کے لئے شراب کا متبادل بنائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ایم۔ ایم۔ اے شراب کے خلاف ہے تو پھر نورست کے لئے شراب کا متبادل کیا ہے؟ (قہقہے)

حاجی محمد اعجاز، جناب چیئرمین! ابھی میرے دوست راجہ بشارت صاحب نے فرمایا کہ ایم ایم اے شراب کے خلاف ہے، میں یہ بات کہتا ہوں کہ ہم بالکل شراب کے خلاف ہیں۔۔۔ جناب چیئرمین، ممبران سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی خاموشی سے بیٹھیں۔

حاجی محمد اعجاز، شراب اس معاشرے کا نامور ہے۔ مسلمانوں کے لئے شراب حرام ہے۔ شراب نہیں پینا چاہیے اور نہ اس کی اجازت دینی چاہیے لیکن اگر ٹورسٹ کو دینی ہے تو ان کا اپنا ایک مذہب ہے کہ ان کے مذہب میں استعمال کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس سے قطع نظر ہمیں ان کو provide کرنی چاہیے اس لئے کہ اس میں ہمارے ملک کی بے عزتی کا مسئلہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، متبادل جاتیں۔

حاجی محمد اعجاز، متبادل کیا ہے؟ لسی تو وہ پینے سے رہے، لسی تو وہ نہیں پینا چاہتے، آپ کی بھینسوں کا دودھ بھی وہ نہیں پینا چاہتے۔ (قتضے)

وزیر زراعت، انہیں شکر کا شربت پلانا چاہئے۔

حاجی محمد اعجاز، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ملک کو ایک جمہوری ملک بنائیں۔ یہاں امن و امان قائم رکھیں۔ ہمیں ایک انسان دوست رویہ اپنانا چاہیے۔ شکر کا شربت تو انہیں ضرور پلانا چاہیے کیونکہ یہ بھی لاہور کی سوغات ہے۔

جناب چیئرمین! اصل بات یہی ہے کہ یہاں جمہوری ادارے مضبوط ہونے چاہئیں۔ یہاں انسانیت کی تلاح ہونی چاہیے۔ انسان کو انسان سمجھنا چاہیے۔ تبھی جا کر یورپ والے لوگ یہ تصور کریں گے کہ پاکستان واقعی ایک اچھا اور امن و امان والا ملک ہے۔

جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اہمی اور کٹنی comprehensive تقریر کی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ عزیز اپنی باتوں پر عمل بھی کریں گے۔ یہ اکثر و بیشتر اخبارات بھی پڑھتے رہتے ہیں میری یہ رائے ہے کہ لاہور میں پاکستان پارٹی گیمپ کا محکمہ ان کو دے دیا جائے تاکہ یہ لاہور میں باخ بنا سکیں اور نہر کے کنارے جو ایل۔ ڈی۔ اے کے پارک اس وقت تباہ ہو رہے ہیں ان کو بھی سنوار سکیں۔ بہت مہربانی، شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ ملک محمد اقبال چتر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

وزیر آبکاری و محصولات، جناب چیئرمین! ممبر موصوف نے ملک میں امن و امان کے سلسلے میں بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ ایم ایم اے بھی دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے حکومت کا ساتھ دے تاکہ یہاں امن و امان قائم ہو اور نوازیم زیادہ سے زیادہ فروغ پاسکے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی، ملک صاحب!

ملک محمد اقبال چتر، جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں وزیر موصوف کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھی تقریر کی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا Vision بتایا ہے جو کہ Vision لہ پنجاب کے لئے ہے، کلہا کے لئے ہے، نیومری کے لئے ہے، واہگ بارڈر کے لئے ہے، جلو پارک کے لئے ہے۔ شاید یہ نیشنل پارک لال سہانہ بھول گئے ہیں۔ لال سہانہ نیشنل پارک نورست کے لئے ایک بہت اچھی جگہ ہے۔ منسٹر صاحب نے ایک دفعہ وہاں کا وزٹ بھی کیا تھا اور انہوں نے وعدہ بھی فرمایا تھا کہ بہاولپور سے لال سہانہ نیشنل پارک تک ایک ٹرانسپورٹ چلے گی تو میں آپ کے توسط سے ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ اس ٹرانسپورٹ کو اپنے بجٹ میں شامل کریں اور انہوں نے وزیر اعلیٰ کے Vision میں بہاولپور کو بالکل نظر انداز کیا ہے۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے لال سہانہ نیشنل پارک کے لئے ٹرانسپورٹ جو وعدہ کیا تھا وہ اپنا وعدہ بھی نبھائیں۔ یہ اس پارک کی حالت زار بھی دیکھ کر آنے تھے۔ کہ جس کے کمروں کے قالین بھٹ چکے تھے اور وہاں ہارڈویئر کے حساب سے کوئی پودے نہیں لگے ہوئے تھے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ دوبارہ ایک دفعہ پھر وہاں کا وزٹ کریں اور اس لال سہانہ پارک کو دیکھیں کہ اس کی حالت زار کیا ہے؟ اس کے ساتھ ہی میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے چولستان میں بہت سے قلعے ہیں۔ قلعہ ڈراور ہے، موج گڑھ ہے، دین گڑھ ہے، یہ ان کو قومی ورثے کے حساب سے محفوظ کریں تاکہ جو نورست آئیں وہ دیکھیں کہ ریاست بہاولپور کی کیا حیثیت تھی؟ اسی طرح گلزار محل ہے، دربار محل ہے جو کہ بہاولپور ریاست کی ایک نشانی ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب کو یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہماری سٹیٹ کے وقت کے محلات کو بھی یہ محفوظ رکھیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شگریہ جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب رہ گئے ہیں، وہ بھی بات کر لیں تو پھر
اگر ادھر سے کسی دوست یا محترم نے بات کرنی ہو تو وہ کر لیں تاکہ پھر منسٹر صاحب wind up
کر لیں۔ ڈاکٹر صاحب کو نام دے دیں۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب چیئرمین! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولالیا، جناب چیئرمین! ادھر سے وضاحتیں ختم کریں۔ ورنہ ہم نے بھی
ابھی وضاحتیں کرنی ہیں۔

محترمہ ظل ہما عثمان، جناب چیئرمین! میں ایک explanation کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ explanation کی ضرورت نہیں ہے۔ آخری مقرر ہے۔

محترمہ ظل ہما عثمان، جناب چیئرمین! ابھی انھوں نے کہا کہ گھڑا محل، ممتاز محل، نور محل بیگ
کے لئے open ہوتے ہیں۔ نور محل، ممتاز محل اور گھڑا محل کا زبردست interior ہو رہا ہے اور وہ
اب بالکل open ہیں۔

جناب چیئرمین، ہمارے پاس ڈاکٹر صاحب کے علاوہ چار نام ہیں لیکن صرف ڈاکٹر صاحب کو نام

دیا جا رہا ہے اس کے بعد منسٹر صاحب wind up کریں گے۔ جی! ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! نورازم کے حوالے سے جو گفتگو کا

آغاز منسٹر صاحب نے کیا ہے اور internal tourism کے حوالے سے بہت سارے منصوبے ان

کے زیر غور ہیں جن پر یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ہم دعا گو ہیں کہ یہ ان کو سر سے چڑھا دیں۔

میں مختصر سے وقت کے اندر اس حوالے سے دو چار باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ

گرمیوں کی چھٹیوں میں ساڈتھ اور سندھ کی طرف رسنے والے لوگ پہاڑوں کی طرف آنا چاہتے ہیں جبکہ اس طرف کے لوگ سمندر کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے اطلاعات اور information کافی lack کرتی ہیں۔ لوگوں کے پاس وسائل نہیں ہیں ان کے پاس بڑی بڑی گاڑیاں نہیں ہیں وہ بھی سوچتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو اچھے مہلت پر لے کر جائیں۔ وہیں جا کر enjoy کریں 'خدا کی طرف سے جو تحن پاکستان کو ملا ہوا ہے اسے دیکھیں۔ اس حوالے سے information اور اطلاعات میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ محکمہ سیاحت کو اس طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ میں ساڈتھ کے حوالے سے بات کروں گا۔ جنوبی پنجاب کے اندر فورٹ منرو ایک spot ہے جس کے بارے میں ایک قرار داد ہماری طرف سے آئی اور پھر حکومتی پیجز کے 20/25 اراکین جو کہ Southern Punjab سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے بھی ایک قرار داد tender کی ہوئی ہے۔ حکومتی پیجز کے ممبران اور اپوزیشن کے ممبران جو کہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں ہم جب انہیں میں ملتے ہیں تو اس پر ٹاکی ہوتے ہیں کہ اس حوالے سے ہمیں ignore کیا جا رہا ہے۔ فورٹ منرو ایک بہترین spot ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پولستان جو کہ صحرا نہیں ہے۔ یہ بھی ایک فورسٹ spot ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ Gulf States سے ان کے بلاٹاہ اور شہزادے پولستان کے اندر کئی کئی ہفتے گزارتے ہیں۔ وہاں پر charm اور دستوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہاں پر آنے والے مختلف پرندوں کا شمار کر کے enjoy بھی کرتے ہیں۔ اس حوالے سے ضرورت اس بات کی ہے کہ وہاں مزید توجہ دی جائے۔ جب باہر سے لوگ آ کر وہاں پر enjoy کر سکتے ہیں تو ملک کے اندر رسنے والے لوگوں کے لئے بھی وہاں پر سولیت ضرور مہیا ہونی چاہیے۔ پولستان سے ٹھنڈے لال سہارا پارک کو بہت بڑے رقبے پر بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن یہ بھی فورٹ منرو کی طرح ignore ہوتا چلا آ رہا ہے۔ جمہلی حکومت کے دور میں اعلان کیا گیا تھا کہ وہاں پر ایک سٹاری پارک بنایا جائے گا لیکن وہ بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ وزیر سیاحت صاحب نے بھی فورٹ منرو اور Southern Punjab کے لئے حسب معمول وہی راگ "گا، گے، گی" کا گایا ہے۔ کہا ہے کہ ہم اس بات سوچ رہے ہیں لیکن ہم اس حوالے سے ان کے کوئی عملی اقدام نہیں دیکھ رہے۔ نیو مری کے لئے 2۔ ارب روپے، جھلو پارک کے لئے ایک ارب روپیہ لیکن بجٹ کے اندر فورٹ منرو کے لئے

ایک لیڈی پیٹیا بھی نہیں رکھا گیا۔ ہمارے ساتھ جو سلوک روار کھا جا رہا ہے میں اس کی مذمت کرتا اور گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح North کے اندر وسائل کی فراوانی ہے اس کو uplift کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ اسی طرح Southern Punjab کے سیاحتی مہلات ہیں ان کی ترقی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

جناب چیئرمین، ممبران ایوان کے decorum کا خیال رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! میں ایک دو باتیں external tourism کے حوالے سے بھی کروں گا۔ میرے دوستوں نے دو چار باتیں کی ہیں اس پر ہمارے حکومتی مندرجہ کی طرف سے اعتراضات آنے ہیں اور یہ اعتراضات بالکل بے جا ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ tourism اور امن و امان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جس ملک کی picture میڈیا کی طرف سے National and International scenario کے اندر یہ ہو کہ اس ملک کی Air Force اور اس کی امنی فوج اپنے ہی علاقے کے اوپر بڑھائی گئے کھڑی ہو۔ جناب والا! کراچی کسی زمانے میں روشنیوں کا شہر کہلاتا تھا آج وہاں پر صورتحال آپ سب کے سامنے ہے۔ ایجنسیوں نے ہی ایک دہشت گرد تنظیم ایم۔ کیو۔ ایم کو develop کیا اور پھر جو حشر انہوں نے کراچی کا کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ یہاں کے لوگ وہاں جانا پسند نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں گزارش یہ کروں گا کہ tourism کے حوالے سے معزز رکن تجاویز دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی سیاسی جماعت کو اس طرح condemn کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے میری استدعا ہو گی کہ ایک سیاسی جماعت پر کی گئی جو تنقید کارروائی سے حذف کی جائے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! آپ موضوع سے نہ ہٹیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب بین الاقوامی میڈیا میں ہمارا posture یہ جانے گا کہ سربراہ مملکت پر دو خودکش حملے ہونے ہیں۔ ایک دفعہ ان کے راستے میں ناٹم

ہم کا کریل کو اڑایا گیا۔ جس ملک میں ایکشن میں جانے والے وزیراعظم پر خود کشی عمل ہو۔ ہم سب نے اس کی مذمت کی ہے۔

جناب چیئرمین، اجلاس کا وقت 10 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میں ڈاکٹر صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ صدر صاحب پر عمل ہوا، نامزد وزیراعظم صاحب پر عمل ہوا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج پوری قوم اور ہمارے ملک کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ دنیا کا دہشت گرد پاکستان سے گرفتار ہو رہا ہے۔ چلیں آج ہم مل کر ان تمام قوتوں کی مذمت کریں جو اس ملک میں دہشت گردی کو پھیلا رہے ہیں۔ آئیں ہمارے ساتھ تعاون کریں اور ان دہشت گردوں کی مذمت کریں اور جو لوگ دہشت گردوں کو پناہ دے رہے ہیں ان کی بھی مذمت کرنی چاہیے اور ان کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ ہمارے لئے آئیں، آگے بڑھیں۔ جب آپ بین الاقوامی دہشت گردوں کو پناہ دیں گے تو پھر کون سے نورس یہاں پر آئیں گے؟

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! آپ موضوع سے نہ ہٹیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے بات کی ہے تو دہشت گردی کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دہشت گرد کی تعریف کس نے کی ہے۔ جب افغانستان کے اندر روس کے خلاف C.I.A اور دوسری ایجنسیوں کو مسلحانہ مجاہدین کی ضرورت تھی تو انہیں ساری دنیا سے اکٹھا کر کے لایا گیا۔ انہیں مجاہدین قرار دیا گیا، ان کو حریت پسند قرار دیا گیا اور ان کے ذریعے سے روس کو نکال دینے کے بعد آج انہوں نے اس کی تعریف کو بدل دیا ہے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں اس موضوع پر آپ کسی اور وقت بات کر لیجئے گا زیادہ بہتر ہو گا کہ ابھی آپ اصل موضوع کی طرف آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: آج جب انہوں نے اس کی تعریف کو بدلا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ مجاہدین تھمیں نے اپنی ماڈن، بسوں کو کٹوایا، اپنے بھائیوں کو کٹوایا انہیں آج امریکہ دہشت گرد قرار دے رہا ہے اور ہماری حکومت بھی ان کو دہشت گرد قرار دے رہی ہے۔ جناب! اگر یہی صورت

حال رہے گی تو tourism اس ملک کے اندر نہیں چل سکتی۔

جناب نجف عباس سال: پرواتنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

جناب نجف عباس سیال: جناب والا! کیا شوکت عزیز صاحب پر حملہ کرنے والے بھی مجاہدین تھے؟ ڈاکٹر صاحب کیا بات کر رہے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ دہشت گردی MQM کے وقت شروع ہوئی، میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ میری نظر میں دہشت گردی اب شروع ہوئی ہے۔ اگر یہ پہلے تحریک میں تھے پہلے کشمیر میں تھے تو اب وہ track سے اتر گئے ہیں۔ اب یہ انسانوں کا خون کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، نجف سیال صاحب تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں آپ نے کافی بات کر لی ہے۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں تو wind up کرنے لگا تھا لیکن درمیان میں مداخلت ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین، مجلس آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! راجہ صاحب نے بات شروع کی ہے اور پھر نجف عباس صاحب نے دوبارہ اس کو پھیرا ہے۔ اگر راجہ صاحب نے اس پر debate کرنی ہے تو میں تیار ہوں۔ میں اس کے سادے پس منظر پر بات کر سکتا ہوں۔ اس وقت موجودہ صورت حال پر میں بات کر سکتا ہوں اور آج ملک کے اندر بد امنی کی تمام تر ذمہ داری جنرل مشرف کی پالیسیوں پر عائد ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین، شکر یہ۔ تشریف رکھیں۔ چونکہ اب وقت بہت کم ہے لہذا میرے خیال میں وزیر سیاحت کو فلور دیا جائے۔

جناب طالب حسین چودھری: جناب چیئرمین! مجھے صرف دو منٹ عنایت فرمادیں۔

جناب چیئرمین، مجلس دو منٹ آپ اور دو منٹ حفیظ اللہ نوانی صاحب بات کر لیں۔ اس سے زیادہ وقت آپ نہیں لیں گے۔

جناب طالب حسین چودھری: شکر ہے۔ جناب والا! ہمارے محترم وزیر سیاحت نے جو بات کی ہے۔ یہ بہت قابل تحسین ہے کہ لاہور جلو پارک میں 461 ایکڑ رقبہ پر تعمیر پارک بنے گا۔ اس بات یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا وہ ملازمن پارک بنے گا یا ویسے ہی ایک ارب روپیہ خرچ کر دیا جائے گا۔ اس 461 ایکڑ رقبے میں اس مطالبے کا پارک ہونا چاہیے کہ جب انڈیا یا دوسرے ممالک سے لوگوں کو بلایا جائے تو وہ اسے دیکھنے آئیں۔ tourism کو فروغ دینے کے لئے liberal ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ moderate ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر liberal ہو کر نور ازم کو promote کرنا ہے تو پھر دوسرے ممالک ہم سے آگے ہیں اور لوگ وہاں پر جانا پسند کریں گے۔

جناب نجف عباس سیال، آپ کس قسم کا چاہتے ہیں؟

جناب طالب حسین چودھری، moderate چاہتے ہیں لیکن آپ کو سمجھ نہیں ہے۔

جناب چیئر مین، No cross talk please. طالب صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب طالب حسین چودھری، جناب والا! جلو پارک سے دور بلکہ واہگہ بارڈر کے پانچ سو گز کے فاصلے پر T.D.C.P کا ایک resort بنایا جا رہا ہے جہاں سے 4/5 کلو میٹر پر جلو پارک ہے۔ تو میری تجویز ہے کہ وہاں پیسے لگانے کی بجائے جلو پارک کے resort کو بہتر کر لیں چونکہ رات کو تو بارڈر پر کسی نے نہیں جانا۔ اگر وہاں نہیں تو پھر راوی سینٹر کو develop کر لیں تاکہ منجانب اور خصوصاً لاہور کے لوگوں کے لئے ایک نیا resort بن جائے گا اور لوگ دور دور سے اسے دیکھنے آئیں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم باہر والے لوگوں کے لئے اہتمام کریں کہ ہم نے ان کو دکھانا ہے۔ ہم اپنے لوگوں کے لئے بھی تو کر سکتے ہیں۔ ایک صوبہ دوسرے صوبوں کے لوگوں کے لئے اہتمام کر سکتا ہے تاکہ نور ازم کے فروغ کے ساتھ ساتھ بھائی چارہ اور امن بھی قائم ہو سکے۔

جناب چیئر مین، شکر ہے! آپ کی تجاویز منسٹر صاحب نے نوٹ کر لی ہیں۔ اب میں حفیظ اللہ نوالی صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب چیئر مین! میں نے منسٹر صاحب کی بڑی اہم باتیں سنی ہیں۔ ان سے میری گزارش ہے کہ نور ازم کو لاہور سے باہر بھی لے جائیں۔ منجانب کے اور صوبے بھی ہیں جیسے

میرے ضلع بھکر کی تحصیل منکیرہ ہے وہاں پر ایک بست پر انا قلم موجود تھا لیکن محکمہ نور ازم کے کسی افسر کو یہ پتا ہی نہیں ہو گا کہ وہاں ایک بست پر انا قلم موجود ہے۔ جسے اب لوگوں نے تقریباً ختم کر دیا ہے۔ اگر محکمہ نور ازم اب بھی توجہ دے تو وہ بچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھکر میں ایک تازہ سخی باغ ہے جسے دلکش باغ کہتے ہیں جسے ہمایوں بلاسٹا نے بنوایا تھا۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ محکمہ سیاحت کے کسی افسر کو پتا نہیں ہو گا کہ اس علاقے میں کھجور کا ایک بست خوبصورت باغ ہے جہاں بست اعلیٰ کھجور پیدا ہوتی ہے۔ یہ باغ اور ایک محل ہمایوں بلاسٹا نے تعمیر کرایا تھا۔ محل تو سارا ختم ہو گیا لیکن باغ موجود ہے۔ پٹلے سے اب اس کی حالت بہتر ہے لیکن محکمہ نور ازم نے کوئی توجہ نہیں دی۔

جناب والا! منسٹر صاحب نے کھر کھار کی بات کی تو چونکہ میرا گھر کھر کھار میں ہے اس لئے میں ان سے کہتا ہوں کہ وہاں خوبصورت جمیل موجود ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پروفیسر الدین باہر کا ایک تخت بھی موجود ہے جسے تخت باری کہتے ہیں۔ جو خود اس نے بنوایا تھا اس میں ایک باغ صاف بھی موجود ہے لیکن اس محکمے نے کوئی توجہ نہیں دی۔ انہوں نے وہاں پر T.D.C.P کا ایک ہوٹل بنوایا ہے وہ اتنا سنگا ہے کہ وہاں کوئی آدمی نہیں جا سکتا۔ جس میں عام آدمی چلنے کی ایک پیالی تک نہیں پی سکتا۔ وہاں قیام نہیں کر سکتا۔ وہاں سیاح آتے ہیں لیکن وہ دن کھڑے واپس جھانگتے ہیں کہ وہاں رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ اس پر توجہ دیں اور وہاں چیزیں اور رہائش سستی کریں تو وہاں بست سارے لوگ آئیں گے۔ جناب والا! میں یہ بھی عرض کروں گا کہ تحصیل چو اسیدن شاہ ضلع جکوال میں ایک کھاس کا مقام ہے جو ہندوؤں کی بڑی متبرک جگہ ہے۔ وہاں بست پرانے مندر اور عمارتیں موجود ہیں لیکن آہستہ آہستہ وہ کھنڈر بن رہے ہیں۔ میں وہاں رہتا ہوں اور حلفاً کہتا ہوں کہ آج تک محکمہ سیاحت کا کوئی افسر یا اہلکار وہاں نہیں گیا۔۔۔

محترمہ گلشن ملک، جناب چیئرمین اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، گلشن بی بی! آپ اپوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہیں؟

محترمہ گلشن ملک، جی! جناب میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب والا! محترم کھڑی ہیں یا بیٹھی ہیں؟

جناب چیئرمین، خان صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی، محترم فرمائیں۔

محترم گلشن ملک، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اپنے وزیر سیاحت کو ان کی تقریر پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ نے تو تقریر شروع کر دی ہے۔ آپ پہلے خان صاحب کی بات مکمل ہونے دیں۔

محترم گلشن ملک، میں نے تقریر نہیں کرتی۔ میں نے تو صرف دو تجاویز دینی ہیں۔

جناب چیئرمین، محترم بیڑا! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ پہلے خان صاحب کو بات مکمل کر لینے دیں اس کے بعد آپ اپنی تجاویز دے لیں۔ جی، خان صاحب! آپ اپنی بات wind up کریں۔

جناب حفیظ اللہ خان، بی بی! پہلے مجھے تو بات مکمل کرنے دیں۔

جناب چیئرمین، سیشن کا ٹائم دس منٹ اور بڑھایا جاتا ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان، ان کی بات ایک کھنٹے میں پوری نہیں ہو سکتی لیکن آپ دس منٹ بڑھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، خان صاحب فرمائیں۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب والا! میں منسٹر صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا کہ میں راج کھاس کی بات کر رہا تھا کہ آپ وہاں سیاحوں کے لئے کوئی ہوٹل بنائیں تاکہ وہ وہاں قیام کر سکیں۔ ہر سال وہاں پر انڈیا سے یا تری ہی آتے ہیں۔ وہ جگہ ان کے لئے بہت مہتر کہ ہے لیکن ان کے لئے وہاں کوئی سولت نہیں ہے لہذا میری گزارش ہے کہ ان کو یہ سولتیں پہنچانی جائیں۔

جناب چیئرمین، گلگریہ۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب نے آپ کے سارے پوائنٹ نوٹ کر لئے ہیں لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترم گلشن صاحب! آپ ایک منٹ میں اپنی تجویز پیش کریں۔

محترم گلشن ملک، شکرہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جہاں ہمارے وزیر اعلیٰ نئی چیزیں بنا رہے ہیں وہاں میں پرانی عمارتوں کی طرف بھی آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ کیونکہ لاہور میں بہت زیادہ تاریخی عمارتیں ہیں۔ اب لوگ انڈیا میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم آگرہ کا تلج محل دیکھنے آئے ہیں۔ ہمارے پاس مقبرہ جہانگیر اور مقبرہ نور جہاں جو کہ ایک کھنڈر بنا ہوا ہے۔ جہاں نہ کوئی مہ ہے نہ کوئی ملی اور نہ ہی کوئی کام کرنے والا ہے۔ اگر ان کی طرف توجہ دیں۔ اگر ان پر کوئی پیسا لگایا جائے تو tourist کے لئے یہ بہت اچھی جگہیں ہیں کیونکہ یہاں پر international tourists کے لئے آتے ہیں اس لئے میں آپ کی وساطت سے ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں۔ شکرہ۔

جناب چیئرمین، جی، شکرہ۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ زاہدہ سرفراز، جی میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ کا نام تو مقررین کی لسٹ میں نہیں ہے بلکہ ایک منٹ کے لئے بات کر لیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز، شکرہ جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ضلع ساہیوال میں ایک پرتاب باغ ہے جو بچوں اور عورتوں کے لئے عید festival اور دوسرے اسلامی تہواروں کے موقع کے لئے بہت بڑی تفریح گاہ تھی۔ لیکن ضلعی ناظم نے ایک آرڈر کے ذریعے اس کی چار دیواری گرا دی ہے اور وہاں دکانیں تعمیر کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب اس بات کا فوری نوٹس لیں اور بچوں اور عورتوں کی اس تفریح گاہ کی چار دیواری کو تعمیر کیا جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب چیئرمین، شکرہ۔

وزیر زراعت، جناب چیئر مین! غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس باغ کے لئے 50 لاکھ روپیہ earmark کیا ہے۔ ہم اسے renovate کر رہے ہیں اور محفوظ کر رہے ہیں۔ اس پر کسی نے کوئی قبضہ نہیں کیا۔ جناب چیئر مین، شکریہ۔ اب منسٹر صاحب wind up کریں گے۔

وزیر سیاحت، شکریہ جناب چیئر مین! جن کا ضل دوستوں نے اس بحث میں اچھی تجاویز دی ہیں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کچھ دوستوں نے تنقید برائے تنقید کی ان سے گزارش کروں گا کہ اگر مجھے تجاویز دیتے تو وہ میرے ٹکٹے کے لئے بہتر ہوتا۔ ایوزیشن کی طرف سے ہر بندے نے امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے جو باتیں کی ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ نے اپنے ملک کے اندر نورازم کو promote کرنا ہے تو پھر اپنے رویوں میں تبدیلی ضرور پیدا کریں۔ اگر آپ اپنے رویوں میں تبدیلی کر لیں تو آپ یقین جانیں کہ پاکستان کے اندر پنجاب کے اندر بہت tourist آسکتے ہیں لیکن اگر آپ اسی طرح میڈیا کے ذریعے اپنے ملک کا image خراب کرتے رہے تو پھر آپ کی domestic tourism بھی بیٹھ جانے گی اور کوئی بندہ گھروں سے پھر نہیں نکلے گا۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب والا! سمیع اللہ خان صاحب نے کہا کہ یہاں پر domestic tourism کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانا چاہوں گا کہ کسی بھی ملک کے اندر جب نورازم promote کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو سب سے پہلے اس کے domestic tourism پر concentrate کیا جاتا ہے۔ اس کا infrastructure بہتر کیا جاتا ہے اور ادھر کے لوگوں کو educate کیا جاتا ہے تاکہ جب وہ اپنے ملک سے پھر کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو وہ سفیرین کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے اندر کیا کیا چیزیں ہیں اور ہمارے ملک کے اندر آپ آئیں اور یہاں پر اپنی فہمی کے ساتھ آئیں۔ یہاں پر آپ enjoy بھی کریں گے اور آپ کو سکیورٹی بھی provide کریں گے۔ بہر حال سمیع اللہ خان صاحب کی طرف سے یہاں پر جو تنقید کی گئی ہے میں اس کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا میں اتنا ضرور کہوں گا کہ جو domestic tourism ہے۔ Domestic tourism is the

launching pad for international tourism. اس کو تھوڑا سا مد نظر رکھا گیا ہے۔ منزل عباسی صاحب نے اپنے علاقے بہاولپور چولستان کے حوالے سے بت کی ہے۔ تو میں ابھی ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا چھپا ہوا brochure دکھا رہا تھا انہوں نے desert کے حوالے سے بت کی ہے۔ دو پروگرام ایک دسمبر میں desert Safari کے نام سے وہیں پر ہم ایک رہنمی کر رہے ہیں اور دوسرا وہیں کے لئے ہم tour package بنا رہے ہیں اس tour package کا نام Deep in the desert رکھا گیا ہے کہ desert میں موجود fort کو explore کیا جائے۔ اس کے لئے ہم انتظامات کر رہے ہیں۔ عباسی صاحب کی طرف سے آنے والی proposal میں نے اپنے concerned Department کو بھجوا دی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی بہاولپور کی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے proposal پر ہم ضرور غور کریں گے۔ احسان الحق صاحب نے امن و امان کی صورتحال کے بارے میں کچھ زیادہ ہی بتایا ہے اسی طرح انہوں نے بھی بیان فرمایا ہے جس طرح سے سمیع اللہ خان صاحب نے بتایا تھا۔ اگر یہ تجاویز دیتے تو اس پر ضرور غور کیا جاتا۔ اس طرح سے قدسیہ لودھی صاحبہ کی تجاویز جس میں اینکرائٹ میڈیا کے متعلق کہا ہے کہ اس کے ذریعے projection کی جانے والی بالکل صحیح بت ہے۔ انہوں نے documentary movie کے بارے میں بھی بتایا۔ میں آپ کو جانتا چلوں کہ ابھی تک آج سے دو سال پہلے تک کوئی بھی documentary movie T.D.C.P نے نہیں بنائی تھی۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ Welcome to Lahore کے نام سے ہم نے ایک documentary movie بنائی ہے لاہور کی خوبصورت sights ہیں جو نورازم کے حوالے سے tourist کے لئے attraction کا باعث ہو سکتی ہیں وہ ہم نے cover کی ہیں۔ لیکن وہ اتنی standard کی نہیں ہیں ہم نے اس سے بہتر standard کے لئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کر دی ہیں۔ لاہور میں ہارس اینڈ کینٹل شو ہے، جشن بہاراں ہے، بہت فیسٹیول ہے اور اس طرح کے مختلف festival اس میں شامل کئے جائیں گے اور ان تجاویز پر عمل کیا جانے کا اور ایک بہتر documentary movie بنائی جانے گی۔

مدھی اعجاز صاحب نے بہر حال بڑی ابھی باتیں کی ہیں ڈاکٹر شفیق صاحب نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ میں ابھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں دوسرے ایوزیشن ارگن سے گزارش کروں

کا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اپنے رویوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے رویوں کو ٹھیک کرتے ہیں تو آپ اپنی domestic tourism کو international tourism میں promote کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے میں ملٹی ایجنڈا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈاکٹر وسیم صاحب نے جس طرح فورٹ منرو کے بارے میں بات کی ہے تو میں انہیں جانتا ہوں کیونکہ میں جب تقریر کر رہا تھا تو سارے ہی کہہ رہے تھے کہ تموزی تقریر مختصر کر دیں تو اس کے بارے میں اس کی details آپ مجھ سے لے سکتے ہیں کہ فورٹ منرو کے لئے ہم وہاں پر کیا development کرنے جا رہے ہیں؟ آپ اس کی detail مجھ سے لے سکتے ہیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اپنے سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

آخر میں میں اپنے حلقے کے لوگوں کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے اس ڈیپارٹمنٹ کو manage کیا ہے اور وہ بڑے اچھے طریقے سے اس ڈیپارٹمنٹ کی look after کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا۔ لہذا اب اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 24 ستمبر 2004 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 24 - ستمبر 2004

1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

2 - سوالات (تکلیفیات اور امداد ہائی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3 - سرکاری کارروائی

ایگریکچر مارکیٹنگ پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

جمعہ المبارک، 24 - ستمبر 2004

(یوم الجمع، 8 شعبان الحکم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس، اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ

پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ صاحبزادہ قاری انصار الدین نے پیش کیا۔

اغْوِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْطِنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّكَ الْذِي

جَعَلَ فِي السَّمَاوَاتِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خُلْفَةً لِّكَ اِنَّا اَنَّا نُبَدِّكُ

اَرَادَ اَدْكُورًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَشُوْنُ عَلٰى الْاَرْضِ

هُنَا وَاِلٰذَا خَاطَبْتُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبْتَوٰنَ

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَاءَتْ

مُسْتَقَرًا وَمَعَامًا ۝

سورۃ آیات 61 تا 66

بست ملاحظین ہے وہ جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس میں ایک پرانے اور نورانی چاند بنا دیا، اور وہ وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنا دیا اس شخص کے لئے جو گھنٹا چاہے یا ٹنگر ادا کرنا چاہے، اور (مدانے) رحمن کے (فاس) بندے وہ ہیں جو زمین پر فردوسی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں میرے اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ و قیام میں گئے رستے ہیں، اور وہ جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اسے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھو کہ بے شک اس کا عذاب پوری تباہی ہے اور بے شک وہ (جہنم) بڑا لگنا ہے اور (برا) مقام ہے ۝

وما علینا الا البلاغ ۝

سوالات (حکومت سیات و امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سیکرٹری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجلاس پر حکمت سیات اور امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتی، ان کا سوال 'dispose of' ہوا۔۔۔ اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف صاحب کا ہے۔ Not present, disposed of. اگلا سوال جناب محمد وقاص صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص، سوال نمبر 3365۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جواب پڑھا گیا تصور کیا جاتا ہے۔

کو آپریٹو فنڈس کارپوریشنز کے متاثرین کو ادائیگی کی تفصیلات

*3365، جناب محمد وقاص، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو فنڈس کارپوریشن کے ذمہ غریب لوگوں کی 13۔ ارب سے زائد رقم تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے 8۔ ارب سے زائد رقم ابھی تک واجب الادا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً 60 ہزار سے زائد افراد ایسے ہیں جنہیں ابھی تک ایک روپیہ بھی موصول نہیں ہوا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے کچھ ایسی کارپوریشنز ہیں جن کے کوئی اثاثہ ملت نہیں اور نہ ہی مالکان موجود ہیں؟

(ه) اگر ایسا ہے تو پھر وہ متاثرین جو حصہ (د) کے کارپوریشنز کے متعلق ہیں ان کو ادائیگی کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے جس وقت کو آپریٹو سکینڈل جا کو آپریٹو فنانس کارپوریشنز کے ذمے تقریباً 13 ارب 10 کروڑ 70 لاکھ روپے کی رقم تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ابھی تقریباً 8 ارب 40 لاکھ روپے سے زائد رقم واجب الادا ہے۔ تاہم اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ 170178 متاثرین کو مکمل ادائیگی کی صورت میں 2 ارب 98 کروڑ اور جزوی طور پر 35338 متاثرین کو 2 ارب 12 کروڑ 40 لاکھ روپے کی رقم ادا کی گئی۔ اس کے علاوہ consortium loan جو کہ 2 ارب روپے تھا اس میں سے 1 ارب 45 کروڑ روپے بنکوں کو ادا کئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے لیکن یہ متاثرین مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ جنہوں نے مختلف اضادات میں متعدد بار یاد دہانیوں کے باوجود اپنے کاغذات تاحال جمع نہیں کروائے ہیں۔

2۔ بعض کے حکیم ریکارڈز کے مطابق تصدیق نہ ہو سکے۔

3۔ متعلقہ C.F.C میں فخر نہ ہونے کی وجہ سے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے 14 کارپوریشنز ایسی ہیں جن کے کوئی اثاثہ جات نہ ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔ البتہ مالکان اڈائریکٹرز موجود ہیں۔

فہرست کارپوریشنز جن کے کوئی اثاثہ جات نہ ہیں۔

1۔ آدم انڈسٹریل امیوزمنٹ کو آپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ۔

2۔ کیپٹل کو آپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ

3۔ پاک کریسنٹ کو آپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ

4۔ دی پاک انڈسٹریل کو آپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ

5۔ پنجاب ایگریکلچرل کو آپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ

6۔ یونین انڈسٹریل کو آپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ

7۔ اربن کو آپریٹو ٹرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ

- 8- فیڈرل انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
 - 9- وطن کرشل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
 - 10- پنجاب انڈسٹریل کوآپریٹو لمیٹڈ
 - 11- ڈی سٹیٹ انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ
 - 12- فروگل کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
 - 13- یونائیڈ ایگریکلچرل کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ
 - 14- اومان کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- مندرجہ بالا C.F.Cs میں سے مندرجہ ذیل کارپوریشنز کے معاملات نیب پنجاب کو آپریٹو ونگ کے پاس زیر تفتیش ہیں۔

- 1- آدم انڈسٹریل ایوزمنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ۔
 - 2- کیپٹل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
 - 3- ڈی پاک انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
 - 4- یونین انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
 - 5- پنجاب انڈسٹریل کوآپریٹو لمیٹڈ
 - 6- فروگل کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- (ہ) لیکوڈیشن عمل کے دوران متعلقہ کارپوریشنز جن کے اثاثہ جات ہیں اس میں سے متاثرین کو ان کے حصہ رسدی کے برابر ادائیگی کی جاتی ہے۔ تاہم کالعدم C.F.C کے اگر اثاثہ جات نہ ہوں تو پھر ادائیگی نہ کی جاسکتی ہے۔ ان اداروں کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار اراکین سابقہ انتظامیہ کے خلاف انکوائری و آڈٹ رپورٹ کی روشنی میں کارروائی بمطابق سیکشن 50 (A) کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 دفعہ 7 (C) اور ناپسندیدہ انجمن ہائے امداد باہمی (زیر انصرام) کا ایکٹ 1993 عمل میں لا کر وصولی کی جارہی ہے اور اس وصول شدہ رقم سے امانت داروں کو ادائیگی کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! یہ سوال بڑا اہم ہے اور میں چاہوں گا کہ آپ مجھے اس پر دو تین ضمنی سوال کرنے کی اجازت دیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جڑ (د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "جی ہاں یہ درست ہے کہ 14 کارپوریٹرز کے کوئی اثاثہ جات نہ ہیں" یعنی ان لوگوں نے پیسے لئے اور ان کے پاس کوئی اثاثہ نہیں ہے تو اب آپ نے ان سے پیسے نکلوانے اور لوگوں کو دینے کا کیا طریقہ کار اختیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! جن کے اثاثہ جات نہ ہیں ان سے وصولی کا طریقہ کار یہ ہے کہ ان کے مالکان اور ڈائریکٹرز موجود ہیں۔ ان کی جائیدادیں بھی ہیں۔ لہذا سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 50(A) کے مطابق کارروائی کر کے ان کے خلاف مقدمات چلانے جا رہے ہیں۔ رجسٹرار کی عدالت میں مقدمات چل رہے ہیں اور اس کے تحت ان کے عہدیداران یا قرض کے تادبند گن کی جائیدادوں کی فروختی سے جیسے جیسے رقم وصول ہوتی وہ ادائیگی کر دی جائے گی۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! یہاں پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ 60 ہزار افراد ایسے ہیں کہ جن کو claim کا ایک روپیہ بھی ابھی تک واپس نہیں ملا اور یہ رقم تقریباً 8 ارب روپے بنتی ہے۔ اس کو دس بارہ سال ہو چکے ہیں تو حکومت پنجاب نے اس کے لئے کیا strategy بنائی ہے؟ ان کے پاس اثاثہ جات بھی نہیں ہیں، وہ لوگ بھی باہر پھر رہے ہیں۔ مقدمات تو ایک lengthy process ہے۔ جن لوگوں نے ایک دو یا چار چار لاکھ روپے اپنی جمع پونجی جمع کروائی تھی وہ تو ٹوٹ گئے لیکن ان کو رقم واپس دلانے کے لئے کیا حکومت پنجاب کے پاس کوئی ایسا پروگرام ہے کہ جس سے ان لوگوں کو کچھ ریلیف مل سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! یہ جو 60 ہزار سے زائد افراد ہیں ان کی کچھ وجوہات ہیں کہ اخراجات میں اشتہار بھی دینے گئے اور یاد دہائیں بھی کرانی گئیں اس کے باوجود انہوں نے آج تک کیم کے کاغذات جمع نہیں کرانے اور جو کیم جمع کرانے گئے ہیں ان کی ریکارڈ کے مطابق تصدیق نہیں ہو سکی اور بعض جگہوں پر متعلقہ C.F.C میں فخر نہ ہونے کی وجہ سے یہ ادائیگیاں نہیں ہو سکیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں 1990-93 میں صوبائی اسمبلی کا ممبر تھا۔ اس وقت یہ کوآپریٹو سکینڈل بنا جس پر ایک کمیٹی بنی اور میں بھی اس کا ممبر تھا۔ اس کی 50 سے زیادہ مینٹلز ہوئیں اور میں نے ہر مینٹل attend کی اور اس سارے معاملے کو بڑی تفصیل کے ساتھ review کیا۔ ایک دفعہ مینٹل کے دوران ایک ایڈیشنل سیکرٹری صاحب نے کہا کہ لوگوں نے پیسے کیوں جمع کروانے ہیں؟ میں نے کہا کہ گورنمنٹ نے باقاعدہ ان کو رجسٹریشن دی ہے اور یہ کوئی جمل نہیں ہے۔ جب حکومت رجسٹریشن دیتی ہے اور وہ بڑے بڑے عالی شان دفاتر جلتے ہیں تو ظاہر ہے اس میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے معمولی معمولی رقمیں جمع کرائی تھیں کہ چلو یہاں کاروبار ہو جانے کا۔ ہماری روزی بن جانے لگی اور ہر مہینے کچھ نہ کچھ ہٹتا رہے گا لیکن ایسا نہ ہوا اور یہ اربوں کی پراپرٹی لوٹ لی گئی۔ ابھی بھی بہت سارے لوگوں کے حکیم موجود ہیں لیکن انہیں پیسے نہیں دیئے گئے۔ گورنمنٹ نے رجسٹرڈ کیا ہے تو یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ گورنمنٹ اس چیز کی ضمانت ہے۔ اس میں غریبوں کا کیا تصور ہے؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ گورنمنٹ خود یا بنکوں سے borrow کر کے غریب لوگوں کی داد دے کرے اور پھر ان سے وصولی کرتی رہے تو میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ گورنمنٹ خود یا بنکوں سے borrow کر کے ان غریبوں کی ادائیگیاں کیوں نہیں کرتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب والا! جیسے ہمارے دوست نے فرمایا ہے میں عرض کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنا پورا زور لگا کر کوشش کر رہی ہے۔ میں یہ بھی جانتا چلوں کہ 9/10 اور 10/11 کو تقریباً 29000 افراد کو 28 سے 30 کروڑ روپیہ دیا جا رہا ہے۔ یہ گورنمنٹ کی کوشش کا ہی نتیجہ ہے کہ ان لوگوں کو پیسے مل رہے ہیں۔ اسی طرح N.A.B اور National Accountability Court اور رجسٹرار کے ذریعے کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ 2005 تک تقریباً مکمل ادائیگیاں ہو جائیں گی۔ (نعرہ ہٹے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! مجھے یہ معلوم ہے کہ گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے۔ جب سب کچھ ہو جاتا ہے تو پھر گورنمنٹ کی آنکھ کھلتی ہے۔ اب ہاؤسنگ سوسائٹی کا سکینڈل شروع تھا تو

الحمد للہ اپوزیشن نے بروقت point out کیا اور راجہ بشارت صاحب نے بھی نوٹس لے لیا ورنہ اس میں بھی بہت سارے غریبوں کا سرمایہ لٹ جانا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کوشش کر رہے ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ جن غریبوں کی جمع پونجی کو لوٹا گیا ہے ان کا تو کوئی قصور نہیں ہے لہذا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنے خزانے سے یا بنکوں سے borrow کر کے ان غریبوں کو ادائیگیں کر دے اور پھر گورنمنٹ وصول کرتی رہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اپنی طرف سے یا بنکوں سے borrow کر کے یہ ادائیگیں کرنے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، نہیں۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے کہ بنکوں سے borrow کر کے کریں۔ میں یہ جانتا چلوں کہ یہ 1991 کا واقعہ ہے۔ اس وقت نواز شریف صاحب کی حکومت تھی اور اس وقت کے وزیر کوآپریٹو نے یہ بیان دیا تھا کہ ہم ان کے ذمہ دار نہ ہیں۔ یہ جو سوسائٹیاں بنی تھیں یہ نہ ساری صحیح تھیں اور نہ غلط تھیں۔ ان میں بہت زیادہ غلط تھیں اور ان میں سے زیادہ لوگ non-professional تھے۔ انھوں نے غلط طریقے سے بکنگ کا کاروبار شروع کیا تھا جو کہ ناجائز تھا اور کسی قانون کے تحت بھی نہیں تھا۔ یہ سب غلط طریقہ تھا اس لئے یہ سارا محران پیدا ہوا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! یہ صرف بتادیں کہ گورنمنٹ تیار ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سیکرٹری! ہم ادائیگیں کر رہے ہیں لیکن جو ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں یہ کوئی ٹھیک طریقہ نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری! ہر آدمی اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ نواز شریف کی حکومت تھی۔ حالانکہ یہ تو کوئی جواز نہیں بنتا کل یہ نہیں ہوں گے تو کسی اور کی حکومت ہو گی۔ حکومتیں تو آتی جاتی رہتی ہیں۔ حکومت غریبوں کے اربوں روپے کھا گئی تھی اور اسمبلی کے اندر مذاق سے

بات ہو رہی ہے۔ یہ پیسے کون دے گا؟ ایک ذکیت کے خلاف تو پولیس کے پاس پرچہ ہو سکتا ہے لیکن گورنمنٹ کے خلاف کون پرچہ کرے گا؟ کیا یہ ذکیتی نہیں ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ نواز شریف کے ایک وزیر نے کہہ دیا تھا کہ ہم ذمہ دار نہیں ہیں لہذا یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ذمہ دار نہیں ہیں؟ جناب والا! یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ یہ ادائیگیاں کریں۔ اگر کل کو یہ سارے پیسوں کا انکار کر دیں گے تو کون ذمہ دار ہو گا؟ جو بھی گورنمنٹ ہے وہ پچھلے کئے دھرے کی ذمہ دار ہے۔ بنکوں میں جو پچھلے پیسے جمع ہونے ہیں اس کی ذمہ داری آج کی گورنمنٹ قبول کرے گی اور جو انہوں نے کام کئے ہیں وہ کل آنے والی حکومت قبول کرے گی۔ اس نے یہ اس کی ذمہ داری قبول کریں اور ایوان کے اندر گارنٹی اور security دیں کہ 10-ارب روپے اتنے عرصے کے اندر عوام کو واپس ہوں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بات بتائیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، اصل میں بات یہ ہے کہ آپ نے پہلے ایک پوائنٹ raise کیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ان 60 ہزار آدمیوں کے بارے میں claims کی تحقیقات کی جا رہی ہیں کیونکہ وہ صحیح کاغذات داخل نہیں کر سکے۔ گورنمنٹ ان کو ادائیگیاں کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ ان کے claims یا کاغذ صحیح نہیں آئے اس لئے گورنمنٹ اس سے قاصر ہے۔ جب تک وہ درست نہیں ہوں گے گورنمنٹ ان کو کیسے ادائیگیاں کرے گی؟

جناب صہبت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! میرے خیال میں گجر صاحب بذریعہ تشدد جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، تشدد کی بات نہیں ہے۔ وہ ایک اور عہدے میں بات کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں وضاحت کرنا چاہوں گا۔ میرے بھائی چودھری اصغر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ حکومت کو یہ چاہیے کہ اس سلسلے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے تو میں صرف ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن سے یہ کوآپریٹو سیکنڈل سلسلے آیا ہے اس کے بعد سے جو بھی حکومت تھی irrespective of the fact کہ کس کی حکومت تھی۔ اگر آپ ادائیگیوں کا تناسب دیکھیں تو سب سے زیادہ ادائیگیاں ہمارے اس موجودہ دور میں ہوئی ہیں

اور ادائیگیوں کے اس process میں تیزی آئی ہے۔ ہم جس رفتار سے ادائیگیاں کر رہے ہیں اگر اسی طرح جاری رہیں اور جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ نیب میں کیسز چل رہے ہیں ان کی properties confiscate ہو رہی ہیں اور اس سے جو رقم حاصل ہوں گی وہ کھاتے داروں کو ملیں گی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت جلد یہ سلسلہ ختم ہو جانے کا لیکن اس بات کو appreciate کرنا چاہیے کہ موجودہ حکومت کے دور میں ادائیگیوں کا تناسب بڑھا ہے۔ میں یہ بات criticism کے حوالے سے نہیں بلکہ comparison کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! اس میں 14 کارپوریٹرز کی لسٹ دی گئی ہے کہ ان کے اثاثہ جات نہیں ہیں۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 14 کارپوریٹرز میں سے کتنی کارپوریٹرز کے ڈائریکٹر یا ملاکن اس وقت زیر حراست یا زیر تفتیش ہیں؟

MR ACTING SPEAKER: This is a fresh question

آپ نیا سوال دیں پھر وہ ان کی تفصیل بتائیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! ان کے پاس جواب ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ جن کارپوریٹرز کے assets نہیں ہیں ان کے ملاکن کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دس سال گزر گئے ہیں۔ کیا کوئی مالک ایسا بھی ہے جس کے خلاف کارروائی تکمیل کے مراحل طے پا گئی اور اس کو سزا ہو گئی؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب والا! National Accountability Court سے

سزائیں ہوتی ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اس کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ جو لوگ اندر چلے گئے ہیں اب نہ وہ stay لے سکتے ہیں نہ قبضہ گروپ جا کر قبضہ کر سکتا ہے اور نہ ساری کارروائی حکومت کی طرف سے ہو رہی ہے تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر، Now, we move to Question No. 3373 محترمہ نور النساء ملک صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال 3374 بھی محترمہ نور النساء ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال نمبر 3384 محترمہ تمیز نوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے سوال نمبر 3385 بھی محترمہ تمیز نوید صاحبہ کا ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3529 رانا آفتاب احمد خان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 3902 again جناب محمد وقاص! شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

مغلیہ باغات واہ ضلع راولپنڈی کے انتظامی امور، تزئین و آرائش

اور بجٹ کی تفصیلات

*3902 جناب محمد وقاص، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مغلیہ باغات واہ ضلع راولپنڈی اس وقت کس کے control میں ہیں؟

(ب) یہاں کے انتظام و انصرام کی کیا صورت ہے؟

(ج) حکومت ان باغات کی دیکھ بھال اور تزئین و آرائش کے بارے میں گزشتہ پانچ سال میں

کیا کرتی رہی ہے؟

(د) ان باغات کے نئے سالانہ 04-2003 میں کتنا بجٹ مختص ہے؟

وزیر سیاحت،

(الف) مغلیہ باغات واہ ضلع راولپنڈی پنجاب ٹورازم کے زیر انتظام نہ ہیں۔ بلکہ یہ وفاقی حکومت

کے محکمہ آثار قدیمہ کے زیر انتظام ہیں۔

(ب) سوال غیر متعلقہ ہے۔

(ج) سوال غیر متعلقہ ہے۔

(د) سوال غیر متعلقہ ہے۔

جناب محمد وقاص، شکر یہ جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، چونکہ محرک جواب سے مطمئن ہیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3953 سید احسان اللہ وقاص!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! سوال on his behalf نمبر 3953 جناب والا! میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھ کر سنادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں نہیں۔ یہ تو محکمہ سیاحت کے بارے میں ہے اور سیاحت کے وزیر موجود ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جو بھی متعلقہ ہے اس کا جواب پڑھ کر سناؤں۔

جناب قائم مقام سپیکر، لیکن آپ تو پہلے بھی دو سوال پوچھ چکے ہیں۔ اب on his behalf کوئی اور پوچھ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 3953۔ (سزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایما پر دریافت کیا)

فورٹ منرو میں سہولیات کی فراہمی

اور وفاق سے تعاون کی تفصیل

*3953، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صحت افزا مقام فورٹ منرو کو نورٹ سٹی بلڈنگ کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) کیا اس وقت فورٹ منرو میں محکمہ سیاحت کے زیر اہتمام کوئی سہولیت مہیا کی گئی ہیں؟

تو وہ کیا کیا ہیں اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(ج) اس محکمہ کا وفاقی ادارہ نوازیم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ کوئی رابطہ ہے۔ ان سے کیا تعاون حاصل کیا جاتا ہے۔ کیا محکمہ انہیں کوئی سہولیت مہیا کرتا ہے۔ تفصیلات فرام کی جائیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) فورٹ منرو کو سیاحوں اور سیاحت کامر کرنے والوں کے لئے ایک جامع منصوبہ زیر غور ہے۔ جس میں گردو سے کھر اور کھر سے فورٹ منرو تک سڑک کی مرمت اور چوڑائی، مظہر گڑھ سے فورٹ منرو تک سڑک کنارے سیدہ دار درخت، فورٹ منرو میں ماہل دار درختوں کی شجرکاری، T.D.C.P کی ریزارٹ کی توسیع اور بھیل کو مزید خوبصورت بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

(ب) فورٹ منرو میں محکمہ سیاحت کے زیر انتظام ایک خوبصورت ریزارٹ ہے۔ جہاں ایک ریستوران اور 5 کمروں کا ایک ہوٹل بھی موجود ہے نیز جنوبی پنجاب سے فورٹ منرو کے لئے بیچ ٹورز کا انتظام کیا جاتا ہے۔

(ج) پنجاب نوازیم کا وفاقی ادارہ نوازیم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ رابطہ ہے۔ محکمہ پنجاب نوازیم اور وفاقی ادارہ P.T.D.C کے مابین سیر و سیاحت کے معاملات مثلاً بیچ ٹورز، گروپ ٹورز میں رابطہ اور تعاون رہتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس حوالے سے محکمے نے بڑی vague سی بات کر دی ہے۔ کل جب وزیر سیاحت جناب اسلم اقبال صاحب اپنی wind up تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ اس سلسلے میں full package یا جو بھی منصوبہ ہے وہ میرے پاس فائل میں موجود ہے جس کو بھی ضرورت ہے وہ مجھ سے لے سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جس پورے منصوبے کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ منصوبہ زیر غور ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنی رقم کا یہ منصوبہ ہے اور یہ کب پایہ تکمیل تک پہنچے گا؟ دو مختصر سی باتیں یہ مجھے بتادیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جناب سیکرٹری! میں اس میں تھوڑا سا جواب add کرنا چاہوں گا جو میرا خیال ہے کہ ایوان کے لئے۔۔۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ allocation کتنی کی گئی ہے۔

وزیر سیاحت، جی! میں اس سلسلے میں آپ کو بتانا چاہوں گا اور تھوڑا سا جواب بھی پڑھنا چاہوں گا۔ حکومت پنجاب سیاحت کی ترقی کے لئے یکساں طور پر مربوط منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر وزیر سیاحت پنجاب نے ایم۔ ڈی۔ ٹی۔ ڈی۔ سی۔ پی کے ہمراہ 03-7-19 کو فورٹ منرو کا تفصیلی دورہ کیا۔ ملتان سے فورٹ منرو موزوں مقامات کا سیاحتی اور دیگر سہولیات مہیا کرنے کے لئے مختلف محکمہ جات سے رابطہ کرنے کے بعد ایک action plan ترتیب دیا گیا اور اس کی رپورٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی گئی۔ ان اقدامات کو باقاعدہ عملی جامہ پہنانے کے لئے متعلقہ محکمہ جات سے کارکردگی کی تفصیل حاصل کرنے کے بعد ایم۔ ڈی۔ ٹی۔ ڈی۔ سی۔ پی مورخہ 04-1-14 کو چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں تفصیلی presentation دی۔ چیف سیکرٹری پنجاب نے ملتان سے فورٹ منرو تک ترقیاتی کاموں اور سیاحتی سہولیات مہیا کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ جات کو ہدایات جاری کیں۔ مزید برآں 04-5-13 کو چیف سیکرٹری پنجاب کی زیر صدارت مذکورہ بالا ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔ محکمہ جنگلات فورٹ منرو اور مظفر گڑھ سے فورٹ منرو تک سڑک کنارے سلیہ دار درختوں کی شجرکاری کرے گا۔ محکمہ مواصلات کھر سے فورٹ منرو تک 7 کلومیٹر تک سڑک کی تعمیر کرے گا۔ ڈی۔ جی ہاؤسنگ فورٹ منرو میں زیادہ سے زیادہ سیاحوں کو لانے کے لئے متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے ماسٹر پلان تیار کرے گا۔ محکمہ انہار پانی کی فراہمی کے لئے پک ڈیم تعمیر کرے گا اور اس ضمن میں ڈی۔ جی ہاؤسنگ اور ایم۔ ڈی۔ ٹی۔ ڈی۔ سی۔ پی سے مشاورت کرے گا۔ ٹی۔ ڈی۔ سی۔ پی فورٹ منرو resort کے ساتھ کیپٹنگ گراؤنڈ اور پبلک ہالٹ تعمیر کرے گا۔ میں تھوڑی سی اور information بھی دینا چاہ رہا ہوں۔ T.D.C.P سیاحوں کو تفریحی اور دیگر سہولیات بہم پہنچانے کے لئے عملی اقدامات کر رہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی حکومت سے مظفر گڑھ و ڈیرہ غازی خان سے رابطے کے

بعد تین موزوں جگہوں پر مسافروں اور سیاحوں کو سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

- 1- جناب پارک ضلع مظفر گڑھ سے برائے تعمیر tourist resort دو ایکڑ زمین عرصہ تیس سال کے پنے پر حاصل کرنے کے لئے مہلہ بورڈ آف ریونیو میں زیر غور ہے۔
- 2- غازی کھٹ پل ڈیرہ غازی خان کے مقام پر حصول اراضی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
- 3- سٹی سرور ڈیرہ غازی خان کے مقام پر بھی حصول اراضی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
- 4- لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں موجودہ tourist motels میں سہولیات مزید بہتر بنائی جائیں گی۔
- 5- مستقبل میں چولستان میں tourist village قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی ایک specific amount ایوان کو بتادی جانے تو میں نے گزارش کی ہے کہ ابھی اس پر working ہو رہی ہے۔ جیسے ہی اس کی planning اور estimation میرے پاس آجائی ہے میں ایوان کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری بڑا اہم سوال ہے۔ تھوڑی جہیں سافٹ لفت کروادو تاکہ ایسے تے کوئی جامع قسم دی گل بات ہو جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ آپ نے وزیر موصوف کا پورا جواب سنا ہے۔ برقرے کے آخر میں "کا" "جے" "گی" ہے۔ زیر غور ہے۔ "کیا جانے گا۔" "کوشش ہو رہی ہے۔" "بورڈ آف ریونیو کے اندر مہلہ پیش ہے۔" یعنی یہی ساری باتیں اس حوالے سے آپ نے سماعت کی

ہیں۔ اب اگر میں ان سے یہ معلوم کروں کہ انہوں نے نیو مری کے منصوبے کے لئے تو 2-ارب روپے کی block allocation ہے۔ مگر اس کی کوئی تفصیل ایوان میں نہیں آئی کہ کیا کیا چیزیں اس میں استعمال کی جا رہی ہیں۔ وہ بھی زیر غور ہوں گی۔ اسی طرح جلوپارک کے لئے کل انہوں نے بتایا کہ ایک ارب روپیہ ہم نے یہاں پر رکھا ہے اس کی بھی تفصیلات طے ہو رہی ہوں گی۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جب آپ نے 2 block allocation-2-ارب روپے نیو مری کے لئے کی ہے۔ block allocation میں ایک ارب روپیہ جلوپارک کے لئے بھی رکھا ہے۔ تو یہ جو سلوک جنوبی پنجاب کے اہم ترین مقام کے ساتھ ہے میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں اور ایسا کیوں نہیں ہے کہ اس کے لئے بھی یہ اعلان فرمادیتے یا گورنمنٹ رقم مختص کر دیتی کہ فورٹ منرو کے لئے بھی ہم ایک ارب روپیہ block allocation کر رہے ہیں؛ فنڈ رکھ دیتے سال کے اندر منصوبہ بندی ہو جاتی تو وہ پائیدار تکمیل کو پہنچتا اور اس سے ہماری بھی تسلی ہو جاتی۔ وزیر موصوف کے جواب سے ہم قطعاً مطمئن نہیں ہیں۔ یہ اس طرح کی کالغذی باتیں اور "کا" "گے" "گی" کے راگ سے ہم مطمئن نہیں ہوتے اور جنوبی پنجاب کی طرف سے اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ اپنے سوال کو دوبارہ دہرائیں۔

چو دھری اصغر علی گجر، میں سوال دہراتا ہوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ اپنا سوال دہرائیں آپ نے سوال ہی غلط کیا ہے تو اس کا جواب وہ کیا دیں؛ اگر آپ سوال کرتے کہ اس کے لئے کتنی allocation کی ہے تو اس کا وہ جواب دیتے۔ آپ نے سوال ہی اور کیا ہے جس کا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جب سیکرٹری سوال یہ ہے کہ فورٹ منرو پر block allocation کیوں نہیں رکھی گئی؛ یہ مجھے اس کا جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یہ بھی غلط سوال ہے۔ آپ یہ پوچھیں کہ کتنی allocation کی گئی ہے؛ اصل سوال تو یہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، چلیں یہی کر لیں کہ کتنی allocation اس بجٹ میں کی گئی ہے؛ اب

ٹھیک ہے۔ جناب سیکرٹری!

جناب قائم مقام سیکرٹری، وزیر موصوف فرمائیں کہ کتنی allocation کی گئی ہے۔

وزیر سیاحت، جناب سیکرٹری! میں نے پہلے گزارش کی ہے جب میں نے بہاولپور کا visit کیا تھا تو میرے محترم دوست ساتھ ہی تھے ایم۔ ایم۔ اے کے دوست بھی میرے ساتھ تھے۔ جب میں نے مری کا visit کیا تھا اس وقت عباسی صاحب بھی میرے ساتھ تھے گورنمنٹ کی پالیسی ہے اور میری بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ سب دوستوں کو ساتھ لے کر چلا جائے۔ ہر کام کرنے کا ایک طریق کار ہے اس پر ابھی paper work ہو رہا ہے جب paper work complete ہو گا اس کی estimation ہو گی اس کے بعد اس پر جو بھی لاگت آنے گی وہ ایوان کو بتادی جائے گی کہ اس کے لئے اب اتنے فنڈ رکھے گئے ہیں۔ اب یہ at the spot پوچھ رہے ہیں کہ آپ بتائیں کتنے فنڈ رکھے گئے ہیں؟ آج میں figure بتاتا ہوں کل وہ revise ہو جاتی ہے تو وہ مناسب نہیں لگتا۔ جو perfect figure میرا ڈیپارٹمنٹ مجھے دے گا وہی عرض کروں گا۔ چیف سیکرٹری صاحب کی زیر صدارت اجلاس کے بعد estimation ہو رہی ہے ایوان کو اس کی information provide دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، مطلب یہ ہے کہ It is in the process.

وزیر سیاحت، جی ہاں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ It is in the process. گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ہم نے جنوری میں میننگ کی اور اس میں planning کے منصوبے تیار کئے ہیں کہ یہ کام ہو گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میننگ کے بعد آج اس بات کو بھی آٹھ نو بیسے گزر چکے ہیں۔ اس کے بعد آج تک جو progress ہوئی ہے وہ بتادیں۔ اس میننگ میں جن منصوبوں کا پروگرام بنایا گیا اس میں جو progress ہوئی ہے وہ بتادیں۔

وزیر سیاحت، جناب سیکرٹری! مظفر گڑھ سے اس روڈ کی widening ہو رہی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! اس روڈ پر تو سارے چلتے ہیں۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے فورٹ منرو جو ایک پہاڑی علاقہ ہے اس کے لئے کیا کیا ہے؟
ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! اب اگر یہ بتائیں کہ لاہور سے روڈ کی widening شروع ہے اور یہ فورٹ منرو تک جانے کی تو سبحان اللہ۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! میں ان سے ایک ضمنی سوال کرتا ہوں کہ ایک سال کے دوران اس اسمبلی کے اندر فورٹ منرو پر بڑی بحث ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک یا دو سال کے اندر فورٹ منرو کے اس پہاڑی علاقے کے لئے کتنے پیسے خرچ کئے ہیں؟
جناب قائم مقام سپیکر، جی منسٹر نور ازم!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! اس میں آپ کی کافی دلچسپی لگ رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، لاجلہ وہ میرے علاقے سے ہے تو میں نے دلچسپی لینی ہے جی۔

وزیر سیاحت، مجھے خوشی ہے کہ آپ اس پر question کر رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! میں آپ کو فریج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے حق کے لئے ہمارے سوال پر دلچسپی ظاہر کی جو بحیثیت سپیکر آپ کا فرض بھی بنتا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Not being a Speaker, as a MPA of that area.

محترمہ شمناز سلیم، جناب سپیکر! وزیر صاحب درختوں، روڈز اور ہونٹوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اصل بات وہاں پانی کی shortage ہے وہاں پر جب تک پانی مہیا نہیں ہوگا اس وقت تک وہاں کوئی منصوبہ بنایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے وائس چیمبر کے بارے میں کوئی بات نہیں کی جو کہ وہاں کے لئے بہت ضروری ہے۔ وزیر صاحب جب فورٹ منرو گئے تھے تو ان کے علم میں ہے کہ اس وقت بھی وہاں پر پانی موجود نہیں تھا۔

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! متعلقہ ایم۔ اے کے ساتھ مل کر وہاں پر 14 کروڑ روپے سے پینے کے صاف پانی کا پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا لیکن وقت کے ساتھ یہ ہوا کہ اس کی maintenance

نہیں کی گئی جس کی وجہ سے فورٹ منرو تک پانی پہنچانے کا حکومت کا منصوبہ مکمل طور پر کھلیب نہیں ہو سکا۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ راستے میں جن لوگوں کو پانی نہیں ملتا انہوں نے ان پائپ لائنوں میں سوراخ کر کے اپنی لائنیں کھینچ لی تھیں۔ اب وہاں تک پانی پہنچانے کے لئے ہم نے ٹی ایم اے کے ساتھ مل کر feasibility جا رہے ہیں کہ کس طرح اس کی rehabilitation کی جا سکتی ہے تو جیسے ہی یہ تفصیل مکمل ہو کر میرے پاس آتی ہے میں ایوان کو آگاہ کر دیتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! ایک میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ فورٹ منرو کا منصوبہ زیر غور ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک ہوتا ہے فیل، ایک ہوتا ہے پاس۔ سکول کی ایک term ہے کہ یہ بچہ زیر غور ہے، زیر غور کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو درمیان میں ٹھکایا ہوا ہے۔ وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ فورٹ منرو کو tourist city بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ مجھے صرف یہ بتادیں کہ وہ کیا منصوبہ ہے جس پر یہ غور فرما رہے ہیں کہ یہ اس پر کیا کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ اس پر assessment کی جارہی ہے اور اس کے بعد وہ فیصلہ دیں گے۔

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! آپ ڈاکٹر صدیقی صاحب سے کہیں کہ یہ ٹائم پر آیا کریں اس سے پہلے میں نے جواب پڑھا ہے۔ یہ ٹائم پر ایوان کے اندر آیا کریں اور صرف حاضری لگانے کے لئے نہ آیا کریں۔ شکریہ

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! وزیر موصوف ایوان میں یہ یقین دہانی کرا دیں کہ یہ آئندہ بجٹ میں فورٹ منرو کے لئے ایک کروڑ، دو کروڑ یا تین کروڑ کے فنڈز ضرور رکھیں گے۔ یہ اس کی یقین دہانی کرا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کا جواب تو ہمارے فنانس منسٹر دے سکتے ہیں۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟
آئرجنٹ تو انہوں نے پیش کرنا ہے۔

چو درہری اصغر علی گجر، جناب والا! منصوبے تو انہوں نے دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جانیں جی! اس بارے میں۔

وزیر سیاحت، ہم جو پراجیکٹ بنا رہے ہیں ہم cabinet meeting میں اس پر discuss کر کے
ہمارے سی ایم صاحب جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کی development کے لئے بجٹ کا کچھ
portion رکھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! محترم!

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! منسٹر موصوف نے یہ کہا کہ بہاولپور میں جو لال سوہنرا
پارک ہے اس کا بھی ہم estimate لگا رہے ہیں تو میں ان سے صرف یہی پوچھنا چاہتی ہوں کہ
جب میں نواز شریف نے وہ لال سوہنرا پارک بنایا اس کے بعد انہوں نے وہاں یہ ایک پیسے کی
بھی ڈویلپمنٹ نہیں کی۔ وہ پارک اب بالکل اجڑ گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! یہ fresh question ہے لہذا وہ اس میں نہیں آسکتا۔ یہاں پر
فورٹ منرو کا مسئلہ discuss ہوا ہے اگر آپ نے لال سوہنرا پارک کو discuss کرنا ہے تو آپ

fresh question لائیں۔ اگلا سوال 4328- جناب محمد نواز ملک!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، سوال نمبر 4328 (معزز رکن نے جناب محمد نواز ملک کے ایام پر طبع شدہ
سوال دریافت کیا)

محکمہ امداد باہمی 2002 تاحال بھرتی کی تفصیل

*4328، جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ امداد باہمی میں جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ذومی سائل مہیا کئے جائیں؟
- (ب) اگر ان افراد کو بھرتی کرنے کے لئے میرٹ بنایا گیا تو میرٹ لسٹ اور میرٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، پتا، عمدہ کیا ہے؟
- (ج) اگر بھرتی سے قبل اخبارات میں تشہیر کی گئی، تو اخبارات کے نام مع تاریخ بتائی جائیں؟
- (د) کتنے افراد کو روزانہ نومی کر کے بھرتی کیا گیا۔ اگر روزانہ نومی کی گئی ہیں تو اس کی وجوہت بیان کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی،

- (الف) یکم جنوری 2002 سے لے کر 31 جنوری 2004 تک 88 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ (جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
- (ب) حکومت پنجاب کی مقرر کردہ ضلع وار کمیٹیوں اور صوبائی کمیٹی نے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتیاں کی ہیں۔ (ان سلیکشن کمیٹیوں میں شامل افسران کے نام، پتا، عمدہ اور میرٹ لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
- (ج) بھرتی سے قبل اشتہارات اخبارات میں دیئے گئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) کسی بھی ضلعی سلیکشن کمیٹی یا صوبائی سلیکشن کمیٹی کی طرف سے روزانہ نومی کر کے کسی فرد / افراد کو ملازمت دینے کی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! محکمے نے اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ انہوں نے 88 افراد بھرتی کئے ہیں۔ اس کے اندر distribution of post کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا کہ گجرات سے 9 بندے بھرتی کئے گئے ہیں اور بہاولپور سے صرف تین آدمی بھرتی کئے گئے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! جو لوگ merit پر آتے ہیں انہیں بھرتی کیا جاتا ہے اور جو لوگ merit پر نہ آئیں ہم انہیں کیسے بھرتی کریں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور پہلے تو یہ بات ایوان کے اندر آئی رہی ہے کہ جنوبی پنجاب کے بہت سارے اضلاع بہت پسماندہ ہیں اور ماحی کے اندر ایسا ہوتا رہا ہے کہ پنجاب کے دو زون بنائے جاتے تھے اور جنوبی پنجاب جس کے اندر راجن پور، ذیرہ، غازی خان، وہاڑی، یہاں پور اور بہاولنگر ان اضلاع کے لئے ایک دوسرا زون ہوتا تھا۔ یہاں ہاؤس کے اندر یہ بات وزیر تعلیم نے بھی فرمائی اور قائد ایوان نے جب یہاں کھڑے ہو کر بات کی تو انہوں نے اس بات کو admit کیا تھا کہ یہ علاقے تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہیں اور ظاہر ہے یہاں ایجنڈا سن کرلج کے طلباء کو جو سوئیاٹ میسر ہیں وہ انہیں وہاں میسر نہیں ہیں۔ یہ ساری بات میں نے انہیں اس لئے یاد کرانی ہے کیونکہ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس تعلیمی پسماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے جنوبی پنجاب کے لئے ملازمتوں کے اندر کوئی خصوصی کوٹا رکھا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! بھرتی ضلع وار کمیٹیوں اور صوبائی کمیٹی کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتی ہے اور یہ چیز جواب میں بھی لکھی ہوئی ہے اسے آپ پڑھ سکتے ہیں۔ باقی یہ بات کہ کسی کا کوٹا مقرر کرنا ہے تو یہ پالیسی نہیں ہے۔ تمام بھرتیاں merit پر ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ جو جنوبی پنجاب کے پسماندہ اضلاع ہیں، کیا ان کے لئے اس حوالے سے کوئی special treatment ہو جائے۔ کیا ایسی کوئی پالیسی حکومت کے زیر غور ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ ضلعوں کے حساب سے ہوتی ہے۔ اس طرح اس میں جنوبی پنجاب بھی آجاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ایک خاص مد تو ضلع کی سطح تک ہوتی ہے۔ اس کے اوپر کے سکول کے لئے پورے پنجاب کا اکٹھا merit بنتا ہے۔ اس میں ہم رُل جاتے ہیں۔ ہمارا کہیں نام

نہیں ہوتا، عداوتوں والے سارے لاہور بیٹھے ہوتے ہیں۔ |*****| تو جو جموںی جموںی
بمحملیاں وہاں پر ہیں ان کا کیا بنے گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری لاہور کو کس طرح بدنام کیا جا رہا ہے۔ جب کہ انھاسی آدمیوں میں
سے لاہور کے صرف چار آدمی ہیں اور بقیہ سارے گجرات، سیالکوٹ اور پٹانہیں کہاں کہاں سے
ہیں۔ لاہور کو بس خالی بدنام کیا جا رہا ہے اور دیا کچھ نہیں جا رہا۔ میں نے کل عرض کی تھی کہ لاہور
باغوں کا شہر ہے اور اس میں مزید باغ بننے چاہئیں۔ پی ایچ اے کے بھی انھوں نے اس جھکے کو دے
دیا ہے لیکن کوئی لاہور والوں کی بات سنتا ہی نہیں ہے۔

چو دھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری جی۔

چو دھری اصغر علی گجر، جناب سیکرٹری جو سوالات چل رہے ہیں اس سے غیر متعلقہ پوائنٹ آف
آرڈر ہے لیکن چونکہ بڑا اہم معاملہ ہے اور وزیر آبپاشی یہاں پر موجود ہیں۔ میں نے کل ایک پوائنٹ
آف آرڈر پر یہ شہر کی دریا سے کٹاؤ کے متعلق گزارش کی تھی۔ جس کا راجہ صاحب نے جواب دیا تھا
کہ وہ معاملے ہو جانے کا اور وہ ہو رہا ہے۔ اس پر وزیر موصوف نے چیف انجینئر کو ٹیلیفون پر
کہا کہ موقع پر جائیں اور کٹاؤ دیکھیں کہ شہر کو اس سے کیا خطرات ہیں اور کیا نقصانات ہو رہے
ہیں؛ لیکن بد قسمتی سے مجھے چیف کا پیغام ملا ہے اس لئے میں ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا
ہوں کہ انھوں نے کہا ہے کہ وہ میرا حلقہ نہیں ہے۔ ڈی۔ جی۔ خان کے چیف کو کہیں یا جو بھی
متعلقہ چیف ہے اس سے کہیں۔ ایکس ڈی۔ جی۔ خان وہاں پر پہنچے کیونکہ ابھی میری وزارت صاحب
سے ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی تو انھوں نے کہا ہے کہ یہ میرا حلقہ نہیں ہے اس لئے آپ منسٹر
صاحب سے کہیں کہ وہ متعلقہ آدمیوں کو کہیں۔ میرے پاس ابھی بھی فیکس پڑی ہوئی ہے۔

* بحکم جناب قائم مقام سیکرٹری الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اس پر لوگوں کو بڑی پریشانی ہے۔ سٹات کلو میٹر کا رقبہ دریا نے کاٹ دیا ہے۔ اس لئے آپ مہربانی کریں اور جو متعلقہ چیف انجینئر ہے اس کو کہیں کہ وہاں پر جا کر دیکھے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میرے خیال میں اگر آپ اس سلسلے میں ان کے چیئرمین مل لیں تو وہ آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس دن لاہور منسٹر صاحب نے بھی آپ کو اس کی وضاحت کی تھی۔ اگر ایک کی range نہیں ہے تو وہ دوسرے کو ہدایات دے دیں گے۔

چو دھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ اہم معاملہ ہے۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! چو دھری صاحب نے ذاتی طور پر میرے ساتھ بات کی تھی اور میں نے ان کو یقین دہانی کرائی تھی پھر میں نے چیف انجینئر انہار سرگودھا کو کہا تھا۔ اگر وہ ان کے متعلقہ نہیں تھا تو یہ میرے ساتھ ذاتی طور پر بھی بات کر سکتے ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کو حل کر رہا ہوں۔ پوائنٹ آف آرڈر ویسے ہی متعلقہ نہیں ہے۔ یہ میرے ساتھ ویسے ہی بات کر لیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو انہوں نے کہا ہے کہ غیر متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ذیرہ غازی خان کے چیف انجینئر کو ہدایت دے دیں گے تو وہ اس کو take up کرے۔ اب اگلا سوال 4439 رانا سرفراز احمد خان صاحب کا ہے، موجود نہیں ہیں اس لئے یہ

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 4497 ملک محمد اقبال چتر صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، سوال نمبر 4497۔

P.T.D.C سے متعلقہ معلومات

*4497، ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب نواززم ڈویلپمنٹ کارپوریشن میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گریڈ وائز اور اسامی

وائز کتنی ہیں؟

(ب) اس وقت اس ادارہ میں کتنے ملازمین ڈپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس ادارہ میں جنرل منیجر کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں۔ ان پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے مستقل محکمہ جات کے نام کیا ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) پنجاب نوزائیم ڈیپارٹمنٹ کارپوریشن میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 182 ہے گریڈ واٹر اور اسامی واٹر تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت اس ادارے میں 7 ملازمین ڈپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، بنیادی سکیل اور گراس تنخواہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	بنیادی سکیل	تنخواہ
1- جناب رئیس عباس زیدی	مینیجنگ ڈائریکٹر	20	49622/-
2- جناب طارق احمد شاہ	جنرل منیجر (ایمن)	19	50428/-
3- جناب خالد محمود	جنرل منیجر (فنانس)	18	36735/-
4- جناب قرظی	منیجر (آڈٹ)	18	32475/-
5- جناب شازیہ اکرم	منیجر (فنانس)	17	21017/-
6- جناب اعجاز رسول	سینیئر نوزائیم آفیسر	11	12251/-
7- جناب عس حاتم	پرائیویٹ سیکرٹری	16	15002/-

(ج) اس ادارے میں جنرل منیجرز کی منظور شدہ تین اسامیاں ہیں۔ ان پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے مستقل محکمہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	سکیل	مستقل محکمہ
1- جناب طارق احمد شاہ	جنرل منیجر (ایمن)	19	پنجاب منرل ڈیپارٹمنٹ کارپوریشن
2- جناب خالد محمود	جنرل منیجر (فنانس)	18	پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس
3- جناب خالد محمود کے	جنرل منیجر (ایمن)	18	سرورس گروپ TDCP

انتقال کی وجہ سے اسامی خالی ہے۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے ہے کہ جنرل منجر کی اسامی کتنے گریڈ کی ہے۔

وزیر سیاحت، جناب سپیکر اسامی تفصیل دی ہوئی ہے۔ یہ 19 گریڈ کی ہے۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، اگر 19 گریڈ کی ہے تو نمبر 3 پر خالد محمود جنرل منجر ہے یہ 18 سکیل کا آدمی ہے اور انہوں نے اس کو 19 سکیل پر post کیا ہوا ہے۔ کیا یہ قانونی ہے یا یہ غیر قانونی طور پر کام کر رہا ہے۔

وزیر سیاحت، اس کی eligibility ہے کہ یہاں پر 18 سکیل کا بندہ بھی post ہو سکتا ہے۔ ویسے ہی وہ repatriate ہو کر اپنے محکمے میں چلے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال 4498 راجہ ارشد محمود صاحب کا ہے، موجود نہیں ہیں اس لئے یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 4570 ملک محمد اقبال چٹڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، سوال نمبر 4570۔

ملتان و دیگر اضلاع میں پنجاب پراونشل کو آپریٹو بینک کی برانچوں

قرضہ جات اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4570، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان میں پنجاب پراونشل کو آپریٹو بینک کی کتنی شاخیں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ شاخوں کے سال 2002 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ شاخوں کے ذریعے سال 2003 سے آج تک کتنے لوگوں کو کس کس مفید کے لئے قرض کس mark up پر دیا گیا ہے؟

- (د) مذکورہ ٹانگوں کے کتنے ڈیفالٹرز ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول کرنی ہے؟
 (ه) ان ڈیفالٹرز سے وصولی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) مٹان، بہاولپور، رحیم یار خان، اضلاع میں پنجاب پراونشل بینک لمیٹڈ کی 15 شاخیں کام کر رہی ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ٹانگوں کو سال 2002 سے آج تک مبلغ -/13,78,43,534 روپے آمدن ہونی ہے اور اخراجات مبلغ -/9,50,25,752 روپے ہوتے ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹانگوں کے ذریعے سال 2003 سے آج تک 30665 افراد کو جن مختلف مقاصد اور شرح مارک اپ پر قرضہ جاری کیا گیا ہے، اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ٹانگوں کے 940 مقرضان ڈیفالٹرز ہیں اور ان سے مبلغ -/13,02,22,299 روپے وصول کرنے ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) اس سلسلے میں محکمہ امداد باہمی کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 22-A اور 50-A اور 54-A کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ سب سے زیادہ کس فرم کو قرضہ دیا گیا ہے اور یہ بھی بتائیں کہ کاشتکاروں کو زیادہ قرضہ دیا گیا ہے یا جو صنعتی یونٹ ہیں ان کو زیادہ قرضہ دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، کاشتکاروں کو زیادہ قرضے دینے جانتے ہیں۔

ملک محمد اقبال چتر، انھوں نے اپنے جواب میں ذکر کیا ہے کہ ہم ڈیفالٹروں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ کتنے ڈیفالٹرز صنعتی یونٹوں کے ہیں اور کتنے ڈیفالٹرز کاشتکار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، یہ نیا سوال بنتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ منجانب پراونشل بینک کس قسم کے قرضہ جات فراہم کرتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، زراعت 'انڈسٹری' عواتین کی ایسوسی ایشنز کی بھلائی کے لئے 'لائوسٹاک' کے لئے قرضے دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان کا مقصد ہے کہ زرعی قرضے کس کس قسم کے ہوتے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، ایک ضمنی قرضے ہوتے ہیں جو فصل خریف اور ربیع پر دیئے جاتے ہیں۔ یہ 'کھاد' بیج اور ادویات وغیرہ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ اس میں زرعی ترقیاتی فنڈ بھی ہوتے ہیں جو ٹریڈنگ اور نیوب ویل کے لئے بھی دیئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا یہ قرضے غیر سودی ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، ان پر mark up ہوتا ہے۔ پہلے 14 فیصد تقاب کم کر کے 9 فیصد کر دیا گیا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، ڈیفانڈوں سے کب تک ریکوری کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کسی ڈیفانڈ کے بارے میں پوچھیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سپیکر! انھوں نے ڈیفانڈوں کی لسٹ نہیں دی۔

حاجی محمد اعجاز، معزز رکن کا مطلب ہے کہ ڈیفانڈوں سے کب تک ریکوری کی جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے جو ڈیفانڈ ظاہر کئے ہیں۔ ان سے کب تک ریکوری کی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، ڈیفانڈوں سے ریکوری ریونیو ایکٹ 1967 کے سلیشن 80 سے 86 کے تحت کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ کے 22A, 30A, 51A کے ذریعے کارروائی کر کے ہمارا امد وصولی کرتا ہے۔ اس کی fix date تم نہیں دے سکتے۔ آج کل تو جنرل مشرف صاحب کی نئی پالیسی بھی آگئی ہے لیکن وہ ادھر لاگو تو نہیں ہے۔ بہر حال نرمی کی جاتی ہے اور سختی نہیں کی

جاتی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! دو تین سوالوں میں انہوں نے یہی لکھا ہے کہ ڈیفالٹروں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے اور ایک کا بھی حوالہ دیا ہے۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کتنے ڈیفالٹروں کے خلاف کارروائی مکمل ہوئی ہے اور کیا کیا سزائیں ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے امداد باہمی، یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، any how اگلا سوال 4572 لالہ شکیل الرحمن:

لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 4572۔

گوجرانوالہ و دیگر اضلاع میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنکوں

کی برانچوں، قرضہ جات اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4572۔ لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گوجرانوالہ، حافظ آباد، سیالکوٹ اور گجرات میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی کتنی شاخیں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ شاخوں کے سال 2002 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ شاخوں کے ذریعے سال 2003 سے آج تک کتنے لوگوں کو کس کس مفید کے لئے قرض کس mark.p پر دیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ شاخوں کے کتنے ڈیفالٹرز ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول کرنی ہے؟

(ه) مذکورہ ڈیفالٹرز سے وصولی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) گوجرانوالہ، حافظ آباد، سیالکوٹ اور گجرات اضلاع میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ

کی 14 شاخیں کام کر رہی ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ خانوں کو سال 2002 سے آج تک مبلغ -/820,32,12,11 روپے آمدن ہوئی ہے اور اخراجات مبلغ -/16,642,8,71 روپے ہوئے ہیں۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ خانوں کے ذریعے سال 2003 سے آج تک 25705 افراد کو جن مختلف مقاصد اور شرح مادک اپ پر قرض جاری کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ خانوں کے 474 مقروضان 'ڈیفالٹرز' ہیں اور ان سے -/538,21,3,71 روپے وصول کرنے ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس سلسلے میں محکمہ امداد باہمی کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ '22-A' اور '50-A' اور '54-A' کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو mark up ہے یہ مختلف شرح کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ کسی کو 9 فیصد کے حساب سے قرض دیا گیا ہے کسی کو 12 اور کسی کو 14 کے حساب سے دیا گیا ہے یہ اتنا difference کیوں ہے اور کس وجہ سے ہے؟ میرا سوال یہ ہے کہ کس مہد کے لئے اور کتنے mark up پر قرض دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ پہلے 14 فیصد پر دیا جاتا تھا پھر کچھ 12 فیصد ایسے ہوتے ہیں جہاں 12 فیصد درمیانی مدت پر ہوتا ہے اور اب ہمارے چیف منسٹر صاحب کی نئی پالیسی کے تحت اب 9 فیصد رہ گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر! اب کیا 9 فیصد سے وصول کئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جو اب قرضے جاری ہوں گے وہ 9 فیصد پر جاری ہوں گے۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا اس میں سوال یہ ہے کہ پہلے چند آدمیوں کو 9 فیصد پر دیا گیا پھر 14 پر دیا گیا، 9 پر دیا گیا اور 12 پر دیا گیا یہ کس کس آدمی کو نوازنے کی خاطر 9 فیصد پر دیا گیا ہے یا تو یہ ہوتا کہ ایک سیریل میں ان کو 9 فیصد کے حساب سے دیا جاتا لیکن

پہلے سالوں میں 9 فیصد پر دیا گیا، پھر 14 پر دیا گیا اور اب ان کے درمیان پھر 9 فیصد پر دو آدمیوں کو دیا گیا۔ اس کے بعد پھر 14 اور 12 کی شرح کے حساب سے چلتے رہے اور پھر 9 پر آ گیا۔ جناب قائم مقام سپیکر، اب ان کی 9 فیصد کی پالیسی واضح ہو گئی ہے۔

حاجی محمد اعجاز، ضمنی سوال؛

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! جن لوگوں کو 12 یا 14 فیصد کے mark up سے قرضہ دیا گیا۔ اب 9 فیصد پر دے رہے ہیں۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جن لوگوں کو 11 یا 12 فیصد پر دیا گیا ان کو کوئی ریٹیف دینا پسند کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو اس پالیسی میں نہیں آئیں گے۔ جب سے یہ پالیسی بنی ہے اس کے بعد کی بات ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! یہ ان کو کوئی ریٹیف تو دے سکتے ہیں کہ ان کو زیادہ mark up پر دیا گیا ہے۔ اب جو کم mark up پر دیا جا رہا ہے اس میں ان کو کوئی ریٹیف ملے گا یا نہیں؟ جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو ایک علیحدہ issue ہے۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

لاد شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! ج (ہ) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 50A، 22A اور 51A کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ اب تک ان تین سالوں میں کیا کارروائی کی گئی ہے؟ ان دفعات کے تحت ان کے خلاف کیا کارروائی ہوتی ہے اور قرضوں کی وصولی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں جنہوں نے ابھی تک قرضہ ادا نہیں کیا۔ تقریباً 1 کروڑ کا قرضہ ابھی تک کوآپریٹو سوسائٹی کا واجب الادا ہے۔ لیکن صرف یہ کہہ دیا گیا ہے کہ ان کے خلاف محکمہ کارروائی کر

رہا ہے۔ کیا کارروائی کر رہا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! میں دونوں کا جواب دے دیتا ہوں۔ انہوں نے پہلے جزیں پوچھا ہے کہ یہ percentage کیوں مختلف ہے، کسی کو 11، کسی کو 12 پر دیا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ قرضوں کی مختلف اقسام ہیں، کوئی فصلی مدت کے تحت، کوئی درمیان مدت کے ہوتے ہیں اور ان کے عرصے اور عجم کے حساب سے یہ mark up لیتے ہیں، اسی وجہ سے mark up میں difference آتا ہے۔ باقی انہوں نے پوچھا کہ ان کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے؟ یہ جو ہم کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت وصولیاں کرتے ہیں۔ یہ زیادہ تر کارروائی لینڈ ریونیو لا کے under ہی ہوتی ہے اور اس کے طریق کار سے یہ کارروائی کرتے ہیں۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا ان سے دوسرا سوال یہ ہے کہ جن سے رقم وصول نہیں ہوئی ان کے خلاف یہ کہہ رہے ہیں کہ محکمہ کارروائی کر رہا ہے؟ میں اس کی تفصیل جانتا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ لینڈ ریونیو لا کے تحت ان کے خلاف action لیا جاتا ہے۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! یہی میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف آج تک کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو مختلف اضلاع میں جو لینڈ کمشنرز ہوتے ہیں وہ کر لیتے ہیں۔

للا شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی تک کسی قسم کی کوئی تفصیل نہیں بتائی کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، اگر آپ اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو وہ fresh question بنتا ہے۔

للا شكیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب لینڈ ریونیو کے تحت کن کن کے خلاف ایکشن ہوا ہے اس کی تفصیل تو ان کے پاس نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ لینڈ ریونیو کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔

للا شكیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کارروائی ہو رہی ہے؟ جناب قائم مقام سپیکر، کیونکہ کاشتکاروں کی زمین ہوتی ہے اس لئے وہ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت ان کے خلاف ایکشن کیا جاتا ہے۔ وہ لینڈ ریونیو والے اس پر جملہ لگا دیتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

للا شكیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، سوال کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

للا شكیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس کا صحیح جواب نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے صحیح جواب دیا ہے اور لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت ایکشن ہو رہا ہے؟

للا شكیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا ہو رہا ہے یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر، اگر آپ اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ fresh

question دیں کہ اس میں کس کس کے خلاف کتنا لینڈ ریونیو ہے وہ بتائیں گے؟

للا شكیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! یہی تو سوال کیا ہوا ہے اور اسی کا جناب پارلیمانی

سپیکر ٹری صاحب نے جواب دینا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، بدایا ہے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔ پلینز! آگے
پلیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ملک کی 97 فیصد سے زائد آبادی مسلمانوں
پر مشتمل ہے۔ یہ اسلامی جمہوریہ ملک ہے۔ میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ کل بھی شراب کے
حوالے سے بات ہوتی، آج سود کے حوالے سے ہو رہی ہے۔ ہماری شریعت کے اندر سود قطعاً حرام
ہے اور یہ جو بالکل غیر شرعی اور غیر اسلامی کام ہے، حکومت اس کی سرپرستی کر رہی ہے۔ میرا
ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ غور یہ معاملہ ہے کہ آئندہ سے کسانوں کو قرضے
غیر سودی فراہم کئے جائیں گے؟ اس کا جواب دیں۔

MR ACTING SPEAKER: This is again a fresh question.

پارلیمانی سپیکر نری برائے امداد باہمی، جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ یہ سوال دیں
ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، This is again a fresh question اکھا سوال لاد گلپل ارمن
صاحب!

چودھری مشتاق احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے۔

چودھری مشتاق احمد، جناب سپیکر! اس وقت ملک میں جو قرضے جاری کئے جا رہے ہیں، کوئی
قرضہ بھی 12 فیصد پر نہیں دیا جا رہا۔ کوئی بنک اس وقت 12 فیصد سود پر قرضہ جاری نہیں کر رہا۔
انڈسٹری کے لئے 3 فیصد تک سود پر قرضے دیتے جا رہے ہیں تو جو کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں یہ معمولی
زمینداروں کے لئے ہیں۔ ان سے اگر 12 فیصد پر سود لیا جائے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ میری
گزارش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ 7 فیصد سود کیا جائے کیونکہ اس سے زیادہ زمیندار afford نہیں کر
سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر، پارلیمانی سپیکر نری صاحب! وہ کہتے ہیں کہ 12 فیصد پر وصول کئے جا رہے

ہیں جو کہ بہت زیادہ ہیں۔ انڈسٹریل لیول پر 3 فیصد ہیں اور کاشتکار 12 فیصد alford نہیں کر سکتے۔ زیادہ سے زیادہ 7 فیصد سے وصول کیا جائے۔ اس کے بارے میں کوئی پالیسی ہے تو بتائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، کوئی پالیسی تو نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ان کا مقصد یہ ہے کہ 9 فیصد کے باوجود 12 فیصد وصول کئے جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، 12 فیصد سے تو وصول نہیں کئے جا رہے۔ جس پالیسی کا ہم نے اعلان کیا ہے اسی کے تحت ہی کام کر رہے ہیں اور 9 فیصد ہی وصول کر رہے ہیں۔ جہاں کہیں زیادتی ہو رہی ہے تو آپ ہمیں بتائیں ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگر کہیں 12 فیصد پر وصولی ہو رہی ہے تو ان کے نوٹس میں لائیں، وہ ایکشن لیں گے۔ اگلا سوال لالہ شکیل الرحمن صاحب 4723۔

T.D.C.P کے لاہور میں دفاتر، سٹاف

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

- *4723۔ لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) نوازیم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب کے لاہور میں کتنے دفتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔ ان دفاتر کا سالانہ خرچ اور آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کتنے ملازم کنٹریکٹ پر کب سے کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کنٹریکٹ پر ملازمین کس کے حکم کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں؟
- (ه) کتنے کنٹریکٹ ملازمین خصوصی package کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) نوزام ڈومینٹ کارپوریشن آف پنجاب کے ضلع لاہور میں چھ دفاتر ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- بیڈ آفس 82 حلامان II لاہور، آمدن 41.99 ملین، خرچ 23 20 ملین
 - 2- آپریشن ڈیپارٹمنٹ 140 حلامان II لاہور، آمدن 0 008 ملین، خرچ 5 43 ملین
 - 3- نورسٹ انٹارمیشن سنٹر 4-A لارنس روڈ لاہور، آمدن 0 15 ملین، خرچ 4 07 ملین
 - 4- انسٹیٹیوٹ آف نوزام اینڈ ہوٹل مینجمنٹ 140 حلامان II لاہور، آمدن 2 89 ملین، خرچ 3 87 ملین
 - 5- نورسٹ انٹارمیشن سنٹر شاہی امام دہلی گیت لاہور، آمدن نہ ہے، خرچ 0 56 ملین
 - 6- نورسٹ انٹارمیشن سنٹر علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ لاہور، آمدن نہ ہے، خرچ 0 10 ملین
- ان دفاتر کا سالانہ خرچ اور آمدنی بموجب مالی سال 2002-03 درج ذیل ہے۔

نوٹل آمدن	نوٹل خرچ
45.03 ملین	37 23 ملین

نوٹ، نوزام ڈومینٹ کارپوریشن پنجاب ایک کمرشل ادارہ ہے۔ جس میں سال 2002-03 کے دوران 10 23 ملین کا خالص منافع ٹیکس کی ادائیگی کے بعد کمایا۔ اس ادارہ کا بیڈ آفس لاہور میں ہے۔ جس میں آپریشن اور فنانس سیکشن بھی شامل ہیں۔ تمام کمرشل اداروں کی طرح بیڈ آفس، آپریشن اور فنانس سیکشن اپنے ذیلی دفاتر کو انتظامی خدمات مہیا کرتے ہیں اور خود کسی قسم کی آمدن حاصل نہ کرتے ہیں۔

(ب) تفصیل پر ہم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ج) محکمہ سیاحت میں کوئی بھی ملازم کنٹریکٹ پر کام نہ کر رہا ہے۔ البتہ حسب ضرورت روزانہ اجرت پر کچھ ملازم رکھے گئے ہیں۔

(د) محکمہ سیاحت میں کوئی بھی ملازم کنٹریکٹ پر بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ه) محکمہ سیاحت میں کوئی بھی ملازم خصوصی package پر بھرتی نہیں کیا گیا۔

لادہ کھلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اس میں اگر میں ضمنی سوال کروں گا تو وہ بھی fresh question ہو جانے کا۔

جناب قائم مقام سپیکر، کیوں ہو جانے کا؟ آپ سوال کریں۔ کیا آپ اس پر جواب لینا چاہتے ہیں؟

لادہ کھلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، نہیں جناب!

جناب قائم مقام سپیکر، سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 4793 یکم رجسٹرڈ جمیل کا

ہے۔ تشریف نہیں لکھتیں - dispose of کیا جاتا ہے۔ 4889 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

تشریف نہیں رکھتے۔ dispose of کیا جاتا ہے۔ 4960 چودھری زاہد پرویز کا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، سوال نمبر 4960۔

ضلع گوجرانوالہ، 2003 تاحال امداد باہمی

اور ماتحت اداروں میں بھرتی کی تفصیل

*4960- چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک امداد باہمی اور اس کے ماتحت اداروں ضلع گوجرانوالہ میں جن

افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، قابلیت، ذمہ سائل اور پتاجات

کی تفصیل فراہم کی جانے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجازت میں تشریح کر کے کی گئی تو ان اجازت کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) یکم جنوری 2003 سے لے کر 31 مئی 2004 تک محکمہ امداد باہمی ضلع گوجرانوہ میں 3 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ جس میں ایک سب انسپکٹر، ایک ڈرائیور اور ایک ملی شامل ہیں۔ (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ب) گوجرانوہ ضلعی حکومت نے ان افراد کی حکومت پنجاب کی بھرتی امیرٹ پالیسی 2003 کے مطابق بھرتی کی ہے۔ (تفصیلات پالیسی اور میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) حکومت پنجاب کی مقرر کردہ ضلع گوجرانوہ کی ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام و پتہ، گریڈ و دیگر کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔

(د) بھرتی سے قبل اجازت اجازت میں دینے گئے تھے۔ نقول اشتہادات مع تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔

(ه) ضلع گوجرانوہ سلیکشن کمیٹی کی طرف سے رولز میں نرمی کر کے کسی فرد افراد کو ملازمت دینے پر کسی جانب سے شکایت موصول نہیں ہوئی۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! باقی جواب سے تو میں مطمئن ہوں۔ مگر جزوہ "کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ضلع گوجرانوالا سلیکشن کمیشن کی طرف سے رولز میں نرمی کر کے کسی فرد کو ملازمت دینے پر شکایت موصول نہیں ہوئی۔" میرا یہ سوال نہیں ہے کہ شکایت موصول ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؛ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کو رولز میں نرمی کر کے کیوں بھرتی کیا گیا ہے؟
جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے امداد باہمی، نہیں، جناب سپیکر! کوئی شکایت ہی موصول نہیں ہوئی۔ اگر رولز میں نرمی کی گئی ہوتی تو پھر ہی شکایت ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال نمبر 5048 جناب مسیح اللہ خان صاحب کا ہے۔۔۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 5306 ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 5406 انجینئر جاوید اکبر ڈھلون صاحب کا ہے۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلون، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 5406 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

رحیم یار خان رجسٹرز کو آپریٹو سوسائٹیز، امدادی رقوم

اور ڈیفالٹرز کی تفصیلات

* 5406 انجینئر جاوید اکبر ڈھلون، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع رحیم یار خان میں حکمہ ہذا کے تحت رجسٹرز کو آپریٹو سوسائٹیز کی تفصیل تحصیل وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان کو آپریٹو سوسائٹیز کو یکم جنوری 2003 سے آج تک کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟

- (ج) اس وقت اس ضلع میں جو کوآپریٹو سوسائٹیز ڈیپالٹر ہیں ان کے نام اور ان کے ذمہ قرضہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) یکم جنوری 2003 سے آج تک ضلع ہذا میں جو کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ کی گئی ہیں ان کے نام اور ممبران کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ہ) یہ سوسائٹیز رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی کا نام 'امدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع رحیم یار خان میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تحصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

تعداد انجمن	تحصیل رحیم یار خان
2	جرل ٹن کرینٹ
329	زرعی
6	دیگر زرعی
1	غیر زرعی
-	دیگر غیر زرعی
<u>338</u>	<u>میزان</u>
	<u>تحصیل صادق آباد</u>
-	جرل ٹن کرینٹ
409	زرعی
7	دیگر زرعی
-	غیر زرعی
-	دیگر غیر زرعی
<u>416</u>	<u>میزان</u>

تحصیل خان پور

8	جرل نان کریڈٹ
266	زرمی
	دیگر زرمی
16	غیر زرمی
2	دیگر غیر زرمی
292	میزان

تحصیل لیاقت پور

2	جرل نان کریڈٹ
327	زرمی
13	دیگر زرمی
-	غیر زرمی
-	دیگر غیر زرمی
342	میزان
1388	کل میزان

(ب) ان کو آپریٹوز سوسائیز کو یکم جنوری 2003 سے حکومت نے کوئی رقم نہیں دی۔ تاہم دی

پنجاب پراونشل کو آپریٹوز بنک لمیٹڈ نے حسب ذیل قرضہ جات فراہم کئے ہیں۔

نمبر حشر نام	تحصیل تعداد	انجمن ہائے	ایڈوانس کل	قرضہ برائے فصل	قرضہ برائے ٹریڈر
1- رحیم پور خان	316	1048.48	30.18	1078.66	
2- صادق آباد	404	2033.19	18.53	2051.72	
3- خان پور	265	792.94	16.30	809.24	
4- لیاقت پور	314	1082.82	44.67	1127.49	
میزان	1299	4957.43	109.68	5067.11	

(ج) ضلع رحیم یار خان میں ذیاعتر سوسائیز کے نام اور ان کے ذمہ قرضہ کی تفصیل پر ہم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جنوری 2003 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں کل دس کوآپریٹو سوسائیز دیہی تنظیم برائے فروغ پیداوار لیئڈ رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔ جن کی تفصیل پر ہم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) مذکورہ بالا انجمنوں کو جمعیۃ اہل ذمہ سٹرکٹ انیسر کوآپریٹو رحیم یار خان نے رجسٹرڈ کیا تھا جو کہ گریڈ 17 کے انیسر تھے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

انجینئر جاوید اکبر ڈھلون، جناب سیکرٹری! اس میں ذیاعتر سوسائیز کی ایک لسٹ دی گئی ہے اور اس میں جو رقم چٹنی گئی ہے۔ یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ figure کیا ہیں؟ 74، 753۔ یہ کیا جڑ ہے یہ ملین میں ہیں یا کس جڑ میں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سیکرٹری! یہ millions میں ہیں۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلون، جناب جعفر مین! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ان ذیاعتر سوسائیز کا اس وقت سٹینڈ کیا ہے؟ آیا یہ کام کر رہی ہیں یا یہ suspended ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ جن سوسائیز کی لسٹ آپ نے دی ہے آیا وہ سوسائیز بحال ہیں یا suspended ہیں۔ ان کا سٹینڈ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سیکرٹری! یہ سوسائیز کام کر رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ سوسائیز ذیاعتر ہیں تو پھر یہ کیسے کام کر رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سیکرٹری! آپ نے ذیاعتر کے متعلق پوچھا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی ہاں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سیکرٹری جو ڈیپلٹرز ہیں ان کو قرعے نہیں دیئے جا رہے ہیں۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، ان سوسائٹیوں کا اس وقت آپ کے پاس کیا status ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جو ڈیپلٹرز ہیں ان کو قرعے نہیں دیئے جا رہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ اپنے سوال کو دوبارہ دہرائیں۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب سیکرٹری سوال کے جز "ج" میں ہے کہ جو سوسائٹیاں ڈیپلٹرز ہیں

ان کے متعلق لسٹ دی جانے۔ انہوں نے جواب میں 125 ڈیپلٹرز سوسائٹیز کی لسٹ دی ہے۔ میرا

ضمنی سوال یہ ہے کہ ان سوسائٹیوں کا اس وقت status کیا ہے؟ کیا یہ کام کر رہی ہیں یا ان کو

روک دیا گیا ہے؟ یا ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو سوسائٹیاں under default ہیں اور جو بند

پڑی ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کی کیا پالیسی ہے کہ آپ ان کو پھلانگیں گے بند کریں گے یا

منسوخ کریں گے یا کسی اور کے حوالے کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، جناب سیکرٹری یہ suspended ہیں اور ان کے خلاف

کارروائی جاری ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ان کے بارے میں آئندہ آپ نے کیا کرنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، سب سے پہلے تو ہم نے وصول کرنی ہے اور اس کے بعد

جو وصولی جلدی کروادیں گے تو پھر ان کو دوبارہ کام کرنے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ تو

policy matter ہو گا جو بعد میں بنایا جائے گا۔

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا یہ sure ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس وقت کام نہیں کر رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد باہمی، کوئی کام نہیں کر رہی۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی کام نہیں کر رہی۔ اگلا سوال نمبر 5418 شیخ عزیز اسلم کا ہے۔

شیخ عزیز اسلم، سوال نمبر 5418، جناب سیکرٹری! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے؟

ضلع رحیم یار خان کو آپریٹو بینک کی برانچوں

اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*5418، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے۔

(الف) ضلع رحیم یار خان پر اوپنل کوآپریٹو بینک (لیینڈ) کی کتنی شاخیں کس کس جگہ کام کر رہی

ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2003 سے آج تک ان برانچوں سے کسوں اور عوام الناس کو کتنی مالیت

کے قرضہ جات کن کن مفاد کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) یہ بینک کن کن مفاد کے لئے عوام کو قرضہ جات فراہم کرتا ہے؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران قرضہ جات کی کتنی درخواستیں اس بینک کو موصول ہوئی

ہیں۔ کتنی مسترد ہوئیں اور کتنی پر قرضہ جاری کیا گیا ہے؟

(ه) ان قرضہ جات کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی

جانے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب پر اوپنل کوآپریٹو بینک کی چار شاخیں ہیں اور یہ تحصیل ہیڈ

کوارٹر پر یعنی صلاح آباد، رحیم یار خان، خان پور اور لیاقت پور میں کام کر رہی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2003 سے مورخہ 19-07-04 تک مبلغ 56,27,49,700/- روپے کے قرضہ جات

درج ذیل مفاد کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔

- 1- کھلیج کے لئے Rs.46,50,17,400/-
 2- دودھیلے جانوروں کے لئے Rs.93,75,500/-
 3- ٹریکٹر زرعی آلات کے لئے Rs.8,13,99,400/-
 4- کمپیوٹر کی خرید کے لئے Rs.18,50,300/-
 5- سونے کے زیورات کے عوض Rs.51,07,100/-
- (ج) یہ بینک کسانوں اور عوام الناس کو درج ذیل مقاصد کے لئے قرضہ جات فراہم کر رہا ہے۔

1- برائے خرید کھلیج زرعی ادویات وغیرہ

2- دودھیلے جانور

3- برائے خرید ٹریکٹر زرعی آلات

4- برائے خرید کمپیوٹر (سرکاری ملازمین)

سونے کے زیورات کے عوض قرضہ

- (د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران قرضہ جات کی 3373 درخواستیں وصول ہوئیں۔ ان کی برائج کے حساب سے تفصیل درج ذیل ہے۔

برائج	کل درخواستیں	جن کو قرضہ بہا دی ہوا	سترہ
رمہ یادگان	979	975	4
ملاق آباد	1068	1040	28
ٹانپور	627	627	-
بیاقت پور	699	694	5
میزان	3373	3336	37

(ہ) 1- برائج میجر (بنک گریڈ) 6، 2- ڈسٹرکٹ میجر (بنک گریڈ) 7

3- زونل چیف (بنک گریڈ) 8

جناب قائم مقام سپیکر، جی آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے۔

شیخ عزیز اسلم، جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلا سوال نمبر 5561 ملک محمد ارشد ران کا ہے۔۔۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5616 ملک محمد ارشد ران کا ہے 'وہ تشریف نہیں رکھتے۔۔۔

dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 5693 رانا تجمل حسین کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے سوال

dispose of کیا جاتا ہے سوالات ختم ہو گئے لہذا وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ میں محکمہ سیاحت کی کارکردگی .

*1586، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع اوکاڑہ میں محکمہ سیاحت کی کیا کارکردگی ہے اور کون کون سے منصوبہ جات زیر طور

ہیں اور کون سے منصوبہ جات پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ کیا کوئی پراجیکٹ ضلع میں شروع

کرنے کا ارادہ ہے تاکہ یہاں کی عوام میں شور پیدا کیا جاسکے۔ آمدن بھی بڑھ سکے اور

لوگوں کو تفریح کے مواقع بھی میسر ہو سکیں؟

وزیر سیاحت،

ضلع اوکاڑہ میں دیپال پور کے نزدیک بہت پرانے مندر موجود ہیں اور ریلا خورد کے

تذیک سر میکم ہیل کا افتتاح کردہ ایک خوبصورت پاور ہاؤس لوئر باری دو آب کینال پر

موجود ہے۔ محکمہ سیاحت کی دلچسپی کے لئے ان کی بحالی اور نور پروگراموں میں ان کی

شمولیت کا ارادہ رکھتا ہے۔ سیاحت کی آمدورفت سے یہاں کے عوام میں شور پیدا ہو گا

نیز آمدن اور تفریح کا سبب بھی بنے گا۔

میلہ منعقدہ باغ جناح کے مثالوں کی تعمیر و آرائش کا خرچ اور بکنگ سے آمدن کی تفصیل

- *1921. جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) باغ جناح لاہور میں مارچ 2003 میں مید جن ہمارا منانے کا منصوبہ کس کے حکم سے تیار کیا گیا۔ کس اقداری نے منظوری دی اور اس پر کتنی لاگت آئی۔ مکمل تفصیل بیان فرمائی جانے؟
- (ب) میلے کے لئے محکمہ زراعت اور P.H.A لاہور کو کتنی رقم ادا کی گئی۔ الگ الگ تفصیل فراہم کی جانے؟
- (ج) میلے کے لئے مثالوں کی بکنگ تعمیر و آرائش کے لئے کن کن اداروں / فرموں / افراد کو ٹھیکہ لاث کیا گیا۔ ان کے نام، پتہ جات اور ادا کردہ رقم کے علاوہ ہر مثال کی بکنگ کی رقم اور عرصہ اسٹال لگانے والوں کے نام، پتہ جات، الگ الگ تفصیلاً فراہم کئے جائیں؟
- وزیر سیاحت،

- (الف) باغ جناح لاہور میں مارچ 2003 میں مید جن ہمارا منانے کا فیصلہ لاہور شہر میں جن ہمارا منانے کی تقریبات کا دائرہ ریس کورس پارک سے بڑھانے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس کا انعقاد وزیر سیاحت پنجاب کے حکم سے کیا گیا اور باضابطہ منظوری سیکرٹری محکمہ زراعت سے حاصل کی گئی، تاہم اس پر اٹھنے والے اخراجات پرائیویٹ پارٹی نے برداشت کئے۔ کسی محکمہ کا کچھ بھی نہ خرچ ہوا۔
- (ب) میلے کے لئے محکمہ زراعت یا P.H.A کو کوئی رقم ادا نہیں کی گئی البتہ یہ طے پایا تھا کہ محکمہ زراعت مید شروع ہونے کے دن سے ختم ہونے کے دن تک یومیہ دس ہزار روپے وصول کرے گا۔ مگر عراق کی صورت حال کے پیش نظر اس میلے کو افتتاح کے دن ہی سے بند کرنا پڑا۔

(ج) صلے کے تمام لتقلات اور اخراجات میسرز سٹی انٹرپرائزز 49- خواجہ روڈ، ٹیمن آباد لاہور نے اٹھانے اور انہوں نے ہی تمام سال وغیرہ لگانے۔ محکمہ نے براہ راست سالانہ لگوانے۔

ضلع فیصل آباد۔ محکمہ امداد باہمی کے جاری کردہ

قرضہ جات اور دیگر تفصیلات

- *3373، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ فوارش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) اس وقت ضلع فیصل آباد میں کسٹومرز کو قرضہ فراہم کرنے کے لئے کتنی کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیز کام کر رہی ہیں۔ ان کی تحصیل وار تعداد کیا ہے؟
- (ب) سال 2000 سے تا حال ان سوسائٹیوں کے ذریعے سالانہ کتنی رقم کسٹومرز کو بطور قرضہ فراہم کی گئی۔ تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) یہ قرضہ جات کس شرح سود پر فراہم کئے گئے ہیں اور ان کی وصولی کا کیا طریقہ کار ہے۔ تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع فیصل آباد میں جو کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹیز ایک سال میں اوسطاً پنجاب پر ادائیگی کوآپریٹو بینک لیٹڈ سے قرضہ جات حاصل کر رہی ہیں ان کی تحصیل وار تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمارہ	تحصیل	اوسطاً سالانہ تعداد
1-	فیصل آباد	410
2-	جڑانور	339
3-	سندری	596
	ٹوٹل	1345

(ب) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فصلی قرضہ جات (گزشتہ 7 فصلات) اور درمیانی مدت کے قرضہ جات (گزشتہ 3 سال) کی شرح مارک اپ درج ذیل ہے۔

فصلی قرضہ جات

نمبر شمار	نام فصل	شرح مارک اپ	بروقت ادائیگی پر Rebate
1-	خریف 2000	14 فیصد	4 فیصد
2-	ربیع 2000-01	14 فیصد	4 فیصد
3-	خریف 2001	14 فیصد	4 فیصد
4-	ربیع 2001-02	14 فیصد	-
5-	خریف 2002	14 فیصد	-
6-	ربیع 2002-03	14 فیصد	1 فیصد
7-	خریف 2003	09 فیصد	-

درمیانی مدت کے قرضہ جات

نمبر شمار	سال	شرح مارک اپ	بروقت ادائیگی پر Rebate
1-	2000	14 فیصد	4 فیصد
2-	2001-02	16 فیصد	-
3-	2002-03	16 فیصد	-
4-	01-07-03	12 فیصد	-

فصلی قرضہ جات کی پالیسی سٹیٹ بینک آف پاکستان کی مجموعی ہدایت کی روشنی میں محکمہ امداد باہمی مرتب کرتا ہے۔ جس میں عمدہ شرائط برائے قرضہ حاصل ہوتی ہیں۔ پالیسی قرضہ برائے فصل ربیع 2003-04 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فصل خریف کے قرضہ کی واپسی کی آخری تاریخ عموماً مارچ آئندہ سال اور فصل ربیع کے قرضہ کی واپسی جولائی اسی سال ہوتی ہے۔ ان قرضہ جات کی مدت واپسی تقریباً 8 تا 10 ماہ ہوتی ہے۔ ان قرضہ جات کی وصولی محکمہ امداد باہمی کا فیلڈ عمدہ کرتا ہے۔ جن کے پاس کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت وصولی کے اختیارات ہیں۔

کو آپریٹو کارپوریشنز کے متاثرین کو مکمل ادائیگی کا طریق کار

اور ڈائریکٹرز کے خلاف کارروائی کی تفصیل

*3374، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند سال قبل کو آپریٹو کارپوریشنوں کے بحران میں لاکھوں افراد

متاثر ہونے اور ان کے اربوں روپے ڈوب گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاکھوں متاثرین میں سے صرف ہزاروں متاثرین کو بھی

بزدی طور پر رقم کی ادائیگی کی گئی ہے اور ابھی کئی ارب روپے جتائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ کو آپریٹو کارپوریشنز ایسی بھی ہیں جن سے ابھی تک کوئی

تقد رقم یا امداد جات وصول نہیں ہونے؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت متاثرین کو کب تک مکمل ادائیگی کر

دے گی اور کو آپریٹو کارپوریشنوں کے ڈائریکٹرز یا ملاکن کے خلاف اب تک حکومت نے

کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ بارہ سال پہلے کو آپریٹو کارپوریشنوں کے بحران میں تقریباً

266605 سے زائد افراد متاثر ہونے اور ان کی تقریباً 13۔ ارب 10 کروڑ 70 لاکھ روپے کے

قریب رقم ان کارپوریشنوں میں ڈوب گئی۔

(ب) ان متاثرین میں سے 170178 کو مکمل ادائیگی پر 2۔ ارب 98 کروڑ اور بزدی ادائیگی کی

صورت میں 35338 متاثرین کو 2۔ ارب 12 کروڑ 40 لاکھ روپے کی رقم ادا کر دی گئی ہے

اور ابھی 8۔ ارب روپے واجب الادا ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ارب 45 کروڑ روپے کنسورٹیم

یون کی مد میں بٹکوں کو ادا کئے گئے۔

(ج) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔ 14 کارپوریشنز ایسی بھی ہیں۔ جن کے کوئی امداد جات نہیں تھے۔

ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

فہرست کارپوریٹرز جن کے کوئی اثاثہ جات نہ ہیں۔

- 1- آدم انڈسٹریل امیوزمنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ۔
- 2- کیپٹل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 3- پاک کریسنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 4- دی پاک انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 5- پنجاب ایگریکلچرل کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ
- 6- یونین انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 7- اربن کوآپریٹو تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ
- 8- فیڈرل انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 9- وطن کمرشل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 10- پنجاب انڈسٹریل کوآپریٹو لمیٹڈ
- 11- دی سٹیٹ انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ
- 12- فروگل کوآپریٹو ڈومیسٹک کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 13- یونائیٹڈ ایگریکلچرل کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ
- 14- اوپن کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ

مندرجہ بالا C.F.Cs میں سے مندرجہ ذیل کارپوریٹرز کے معاملات نیب پنجاب کوآپریٹو ونگ کے پاس زیر تفتیش ہیں۔

- 1- آدم انڈسٹریل امیوزمنٹ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ۔
- 2- کیپٹل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 3- دی پاک انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 4- یونین انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
- 5- پنجاب انڈسٹریل کوآپریٹو لمیٹڈ
- 6- فروگل کوآپریٹو ڈومیسٹک، کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ

(د) کارپوریشنوں/سوسائٹیوں کے خدائے کے مقدمات میں ڈائریکٹرز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور انہیں نیشنل اکاؤنٹیبلٹی کورٹ کی طرف سے سزائیں سنائی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کارپوریشنز/سوسائٹیوں کی جائیدادیں بھی فروخت کی جا رہی ہیں۔ ان کارپوریشنوں کے حمدیداران اور قرض دہندگان سے جیسے جیسے رقم کی وصولی ہو گی۔ سٹارٹین کو ادائیگی کی جاتی رہے گی۔ تاہم مکمل ادائیگی جون 2005 تک متوقع ہے۔

کوآپریٹو بینکوں کی تعداد، قرضہ جات

اور شرح سود کی تفصیلات

*3384، محترم حمینہ نوید، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں صوبائی کوآپریٹو بینکوں کی تعداد کیا ہے۔ پچھلے دو سالوں میں متذکرہ بینکوں نے کسوں کو کتنی مالیت کے قرضہ جات فراہم کئے ہیں اور کس شرح سود پر؟

(ب) کیا کوآپریٹو بینک موجودہ شرح سود میں کسی کھسے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا اس سلسلے میں حکومت نے کوئی عملی اقدامات اٹھانے ہیں؟

(ج) کیا صوبائی کوآپریٹو بینک رجسٹرڈ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو بھی اپنے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لئے قرضہ جات فراہم کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) صوبہ پنجاب میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی شاخوں کی تعداد 161 ہے۔

II - متذکرہ بینک نے کسوں کو سال 2001-02 میں مبلغ 5126.238 ملین روپے

جبکہ سال 2002-03 میں 5594.706 ملین روپے مالیت کے قرضہ جات فراہم

کئے ہیں۔

III۔ شرح سود برائے فصل خریف 2001 '14 فیصد اور بروقت ادائیگی پر 4 فیصد کی مجموعیت ہے۔

شرح سود برائے فصل ربیع 2001-02 '14 فیصد ہے۔

شرح سود برائے فصل خریف 2002 '14 فیصد ہے۔

شرح سود برائے فصل ربیع 2002-03 '14 فیصد ہے اور بروقت ادائیگی پر 4 فیصد مجموعیت ہے۔ شرح سود برائے خریف 2003 '9 فیصد ہے۔

(ب) کوآپریٹو بینک نے حال ہی میں حکومتی ہدایات پر شرح سود 14 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دی ہے۔

(ج) صوبائی کوآپریٹو بینک رجسٹرڈ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو اپنے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لئے قرضہ جات فراہم نہیں کرتے ہیں۔ جس کی وجہ فنڈز کی دستیابی میں کمی ہے۔

فنانس کارپوریشنز سے متعلقہ تمام تفصیلات

*3385، محترمہ شہینہ نوید، کیا وزیر امداد باہمی اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں کے بحران میں کتنے افراد متاثر ہوئے؟

(ب) اس بحران میں متاثرین کی مجموعی کتنی رقم ڈوبی؟

(ج) کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں کے نام اور پتہ جات کے ساتھ ساتھ مالکان اڈانٹریکران کے نام اور پتہ جات کی تفصیل تحریر کی جائے؟

(د) کیا کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں میں بحران کی اصل وجوہات سے عوام کو آگاہ کیا گیا تھا۔ وجوہات جانتے کے لئے حکومت نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں تاکہ مستقبل میں مزید کسی بحران سے دوچار نہ ہونا پڑے؟

(ه) حکومت بھیا متاثرین کو کب تک ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی،

- (الف) کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں کے بحران میں کل 266,605 افراد متاثر ہوئے۔
- (ب) اس بحران میں متاثرین کی مجموعی رقم تقریباً 13-ارب 10 کروڑ 770 لاکھ روپے ذہنی اس میں سے تقریباً 5-ارب 10 کروڑ 440 لاکھ روپے ادا کر دیئے گئے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

رقم	متاثرین کی تعداد	
2,980,000,000	170,178	کلی طور پر ادائیگی
2,124,000,000	35,338	جزوی طور پر ادائیگی
5,104,000,000	205,516	مجموعی ادائیگی

اس کے علاوہ Consortium Loan جو کہ دو ارب روپے تھا اس میں سے ایک ارب 45 کروڑ روپے بنکوں کو ادا کئے گئے ہیں۔

- (ج) دستیاب ریکارڈ کے مطابق 65 کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں کے نام 'پتہ جلت اور ہلاکوں / ڈائریکٹران کے نام اور پتہ جلت کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 37 فنانس کارپوریشنوں کو wind up کر دیا گیا ہے۔ جن کے نام 'ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں میں بحران کی وجوہات جلتے کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے 06-11-1991 کو جسٹس محمد افضل لون کی سربراہی میں سرکاری کمیٹی تشکیل دیا گیا۔ جس نے اپنی مضمحل رپورٹ 07-03-1992 حکومت کو پیش کی۔ اس رپورٹ میں تفصیل سے اس ملی بحران کی اصل وجوہات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جس کی تشہیر وقتاً فوقتاً ذریعہ الیکٹرانک میڈیا ہو چکی ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں حکومت پنجاب کا تجویز

کردہ Punjab Undesirable Cooperative Societies (Dissolution) Act,

1993 صوبائی اسمبلی نے منظور کیا۔ اس قانون کے تحت 102 ایسی فنانس کارپوریشنوں کو ختم کر دیا گیا اور ان کے متاثرین کو پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کے ذریعے

سے ادائیگیوں کا سلسلہ شروع کیا گیا جو اب تک جاری ہے۔ عوام کے علاوہ کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی کارپوریشنوں کی رجسٹریشن پر عمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ تاکہ مستقبل میں پھر ایسے بحران سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

(ہ) مٹائیں کو آپریٹو کو ادائیگی ایک Continuous Process ہے۔ جس کی تعمیل کے لئے کارپوریشنوں / سوسائٹیوں کی جائیدادیں فروخت کی جا رہی ہیں۔ ان کارپوریشنوں کے عہدیداران اور قرض تادبند گن سے جیسے جیسے رقم کی وصولی ہو گی مٹائیں کو ادائیگی کی جاتی رہے گی۔ اس کے علاوہ کچھ کو آپریٹو کارپوریشنوں کے مٹائیں کو 100 فیصد ادائیگی کی جا رہی ہے۔ تاہم مکمل ادائیگی جون 2005 تک متوقع ہے۔

ٹورازم آفیسرز کی بھرتی اور میرٹ کی تفصیل

*3529، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
 (الف) محکمہ T.D.C.P میں کل کتنے ٹورازم آفیسر / اسسٹنٹ ٹورازم آفیسر کس کس قابلیت کے، کب بھرتی ہوئے۔ کیا ان کی بھرتی میرٹ پر ہوئی تھی۔ اگر ہاں تو اسسٹنٹ ٹورازم آفیسر، اسسٹنٹ ٹورازم آفیسر اور سینئر ٹورازم آفیسر کی بھرتی کا میرٹ کیا تھا۔
 (ب) محکمہ ہذا میں بھرتی کئے گئے ٹورازم آفیسرز میں سے کتنے آفیسر deputation پر دوسرے محکموں میں کب سے، کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) محکمہ T.D.C.P میں 13 سینئر ٹورازم آفیسرز، 60 ٹورازم آفیسرز اور 136 اسسٹنٹ ٹورازم آفیسرز کام کر رہے ہیں۔ ان کی بھرتی مروجہ پالیسی پر جم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور بھرتی کی تفصیل مع قابلیت پر جم "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سب کی بھرتی میرٹ پر سلیکشن کمیٹی پنجاب ٹورازم کے انٹرویو لینے کے بعد ہوئی۔

(ب) حکمہ ہذا میں بھرتی کئے گئے نوزام آفیسرز میں سے 5 نوزام آفیسرز درج ذیل محکموں میں deputation پر کام کر رہے ہیں۔

30-04-1995	بتاریخ	حکمہ لوکل گورنمنٹ	1- جاوید اقبال باجوہ
21-12-2002	بتاریخ	حکمہ او کاف پنجاب	2- راجہ سعد اللہ خان
27-06-2003	بتاریخ	حکمہ لوکل گورنمنٹ	3- محمد اسلم بودہ
27-06-2003	بتاریخ	حکمہ لوکل گورنمنٹ	4- اشفاق احمد ڈوگر
24-05-2003	بتاریخ	حکمہ لوکل گورنمنٹ	5- میں سہیل انور

ضلع قصور کا لادم فنانس کارپوریشنوں کے متاثرین

اور ادائیگیوں کی تفصیل

*4439، رانا مسر فر از احمد خان، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع قصور میں مختلف کالدم فنانس کارپوریشنوں اور سوسائٹیوں کے کتنے متاثرین ہیں اور ان میں سے کتنے متاثرین کو رقوم واپس کی جا چکی ہیں اور کتنے متاثرین کی ایسی تک رقوم بتایا ہیں؟

(ب) حکومت مذکورہ متاثرین کو کب تک ان کی رقوم واپس کرانے گی؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع قصور کے مختلف کالدم فنانس کارپوریشنوں اور سوسائٹیوں کے 5741 متاثرین ہیں۔

جن کی کل رقم 25 کروڑ 32 لاکھ 80 ہزار روپے واجب الادا تھی۔ جن میں سے 3005

متاثرین کو 6 کروڑ 68 لاکھ 50 ہزار روپے کی مکمل ادائیگی کی جا چکی ہے۔ 787 متاثرین

کو 5 کروڑ 94 لاکھ 70 ہزار کی جزوی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ اس طرح سے کل ادائیگی 12

کروڑ 63 لاکھ 20 ہزار روپے ہو چکی ہے اور 2736 متاثرین کی 12 کروڑ 69 لاکھ 70 ہزار

روپے کی رقم واجب الادا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع قصور کا عدم فنانس کارپوریشنوں کے متاثرین اور ادائیگیوں کی تفصیل

کارپوریشن کا نام		کل متاثرین	ادائیگی کی تفصیل	تجاہات	کارپوریشن کا نام	
رقم	متاثرین	رقم	رقم	متاثرین	رقم	متاثرین
74,140,000	1326	108,320,000	2455	182,460,000	3779	نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن
3,640,000	83	6,480,000	171	9,520,000	254	نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن
1,950,000	72	3,440,000	188	5,390,000	260	پابن کوآپریٹو فنانس کارپوریشن
8,600,000	131	5,730,000	167	14,330,000	298	سرورسز کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن
39,240,000	1126	2,335,000	24	41,580,000	1150	60 مہوئی فنانس کارپوریشن
126,970,000	2736	126,320,000	3005	253,280,000	5741	میزان

کچھ متاثرین کو ادائیگی نہ ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- ان میں سے اکثر متاثرین نے متعدد بار یاد دہانیوں اور اخبارات میں اشتہارات کے باوجود اپنے گھیم تامل جمع نہیں کرائے ہیں۔

2- وہ متاثرین جن کے گھیم تاخیر سے دائر کئے گئے ان کی تصدیق و ادائیگی کا عمل جاری ہے۔

3- کچھ متاثرین کے گھیم متعلقہ ریکارڈ موصول نہ ہونے کی وجہ سے تصدیق نہیں ہو سکے ہیں۔ ایسے ریکارڈ کی بازیابی کی کوششیں جاری ہیں۔

تاہم نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن، نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ کارپوریشن، پابن کوآپریٹو فنانس کارپوریشن اور پاکستان ڈومیسٹک کوآپریٹو کارپوریشن کے 1631 متاثرین کو تقریباً 8 کروڑ 43 لاکھ 20 ہزار روپے کے واجبات کی 100 فیصد ادائیگی کے انتظامات کرائے گئے ہیں۔ جس کی ادائیگی انشاء اللہ تعالیٰ دو ماہ تک شروع ہو جائے گی۔ اس طرح تقریباً تمام متاثرین کو مکمل یا بطور حصہ رسدی ادائیگی ہو جائے گی۔

(ب) کارپوریشنوں کے واجبات کی وصولی کے لئے ذمہ دار ساجد ڈائرکٹران و قرض نلابند گن کے خلاف نیب کی وساطت سے کارروائی کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ جن اداروں کی جائیدادیں ہیں ان کو بھی فروخت کیا جا رہا ہے۔ ان کارپوریشنوں کے عہدیداران اور قرض نلابند گن سے جیسے جیسے وصولی ہو گی۔ سٹارٹین کو ادائیگی کی جاتی رہے گی۔

لاہور سگیاں ہل کے قریب چیئر لفٹ

کی تنصیب سے متعلقہ تفصیل

*4498، راجہ ارشد محمود، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سگیاں ہل لاہور کے قریب سری (ایویس) کی طرز پر چیئر لفٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر ایسا ہے تو اس منصوبے کا پراجیکٹ کس فرم نے تیار کیا۔ اس فرم کا نام و پتہ اور

کتنی مالیت کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ تفصیل اور نقشہ کی کاپی بھی میا کی جائے؟

(ج) یہ منصوبہ کتنے رقبے پر بنایا گیا ہے اور اس کو کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر سیاحت،

(الف) پنجاب نور ازم سگیاں ہل لاہور کے قریب چیئر لفٹ لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے اور نہ

ہی ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔

(ب) سوال غیر متعلقہ ہے۔

(ج) سوال غیر متعلقہ ہے۔

پنجاب پراونشل کو آپریٹو بینک لاہور

2003 تا حال، گاڑیوں کی خرید اور اخراجات کی تفصیل

*4793، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر امداد باہمی نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لاہور کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں؟
- (ب) ان گاڑیوں کی مرمت پر یکم جنوری 2003 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی گئی؟
- (ج) ان گاڑیوں کے ایندھن کے یکم جنوری 2003 سے آج تک کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) مذکورہ حرصہ کے دوران اس بینک نے کتنی نئی گاڑیاں کتنی مالیت میں کن کن کمپنیوں سے خرید کی ہیں؟
- (ه) بینک ہذا کی کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی official ڈیوٹی کے لئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت صوبہ پنجاب کی دوسری انجمن ہانے کی طرح ایک خود مختار رجسٹرڈ شدہ ادارہ ہے۔ اس کا اپنا بورڈ آف ڈائریکٹر ہے اور اس کی سپریم اتھارٹی صوبہ پنجاب انجمن ہانے امداد باہمی کے منتخب شدہ ڈبیکٹس پر مشتمل ہے جو بینک کا سالانہ بجٹ مع آمدن و اخراجات منظور کرتے ہیں اور بینک ہذا کا آڈٹ رجسٹرار کو آپریٹو پنجاب لاہور زیر دفعہ 22 کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت دیکر انجمن ہانے امداد باہمی کی طرح کرتے ہیں۔ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، سٹیٹ بینک آف پاکستان سے منظور کردہ ایک ہیڈ ولفڈ بینک بھی ہے جس کے نامتے سٹیٹ بینک آف پاکستان بینک ہذا کے حسابات کا سالانہ انسپکشن / آڈٹ کرتا ہے۔ بینک تمام اخراجات اپنے وسائل سے کرتا ہے اور کسی طور بھی کوئی ملی بوجھ حکومت پنجاب کے خزانہ پر نہ ہے۔ رپورٹ پیش خدمت ہے۔

(ب) - ایضاً۔

(ج) - ایضاً۔

(د) - ایضاً۔

(ه) - ایضاً۔

پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور۔ عہدیداران'

انتظامی کمیٹی اور دیگر متعلقہ مسائل کی تفصیل

*4889، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امداد باہمی نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی کے موجودہ عہدیداران اور انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کون ہیں۔ ان کا انتخاب کب ہوا۔ اس سوسائٹی کے موجودہ سیکرٹری کب اس سوسائٹی کے ممبر بنے اور ممبر بننے کے کتنے عرصہ کے بعد انہیں سوسائٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ آخری اجلاس عام کب منعقد ہوا؟

(ب) موجودہ انتظامیہ نے سابقہ انتظامیہ کے دور میں الاٹ کئے گئے کتنے پلاٹ منسوخ کئے ہیں۔

ان میں کتنے نئے سرے سے الاٹ کئے گئے اور یہ پلاٹ کس قیمت پر الاٹ کئے گئے؟

(ج) سوسائٹی کا سالانہ آڈٹ کب تک ہو چکا ہے اور سابقہ آڈٹ رپورٹ میں نفاذی کی گئی

مندرجہ ذیل اہم بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

I - محمد رمضان کی طرف سے -/9,93,899 روپے کی رقم کی خوردبرد اور سوسائٹی انتظامیہ کی طرف سے قیمت پلاٹ وغیرہ فہد کیش وصول کرنے

II - سوسائٹی کی خرید کردہ 352 کنال زمین میں سے 202 کنال زمین سوسائٹی کے نام نہیں تھی اور بعد میں اس زمین کو فروخت کر دینا لیکن بھلا واجب الوصول کروڑوں روپے کا وصول نہ ہوئے

III - /55,10,000 روپے کی غیر تصدیق شدہ نقد ادائیگی کی واپس وصولی؟

IV - تیس لاکھ روپے کی بٹارت علی اکبر کو ادائیگی اور رجسٹری پر فروخت کنندہ کے دستخط تک نہ ہوئے

(د) سوسائٹی انتظامیہ کے غلط اقدامات خوردبرد اور لوٹ مار کے خلاف زیر دفعہ 50A,22A کی

کارروائی کی عداش محکمہ کو آپرینو کی طرف سے کی گئی تھی۔ اب تک ڈسٹرکٹ آفیسر

کو آپرینو لاہور نے کیا کارروائی کی ہے؟

(ہ) کیانیب سے طلب کی گئی تفصیلات میں سوسائٹی انتظامیہ کی تصدیق شدہ بے ضابطگیوں سے "نیب" کو مطلع کیا گیا۔ نیب کے حکام نے اس بارے میں حکمہ کو کیا ہدایت کی ہیں اور حکمہ نے جو بھی کارروائی کی ہے اس کی تفصیل سے مطلع کیا جانے،
وزیر امداد باہمی،

(الف) لاہور کینٹ پارک ویو کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کے موجود عہدیداران کا انتخاب مورخہ 26 نومبر 2000 کو ہوا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی "اسے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سوسائٹی کے موجودہ سیکرٹری مورخہ 25 جون 1998 کو سوسائٹی کے ممبر بنے اور گزشتہ الیکشن میں وہ سوسائٹی کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ سوسائٹی کا آخری اجلاس عام مورخہ 6 اپریل 2003 کو منعقد ہوا۔

(ب) موجود انتظامیہ نے سابقہ انتظامیہ کے دور میں الٹ کئے گئے پلاٹ میں سے 180 ممبران کے پلاٹ منسوخ کئے۔ ان میں سے 42 ممبران کو ہوض 10 لاکھ روپے نئے سرے سے پلاٹ الٹ کئے گئے ہیں۔

(ج) سوسائٹی مذکورہ سالانہ آڈٹ مورخہ 30 جون 2002 تک ہو چکا ہے۔ سابقہ آڈٹ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی اہم بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ بمطابق رپورٹ سوسائٹی مسٹر رضوان علی (سوال میں سو اُ محمد رمضان لکھا گیا ہے) سابقہ اکاؤنٹنٹ نے مبلغ -9,93,899/- روپے کی جو رقم خوردبرد کی تھی۔

اس بابت سوسائٹی نے مورخہ 19-04-04 تھانہ شمالی چھاؤنی لاہور میں ایف۔

آئی۔ آر درج کروادی تھی۔ اس بابت پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ اس کے

علاوہ ڈسٹرکٹ آفیسر کو آپریٹو لاہور بھی زیر دفعہ 50-A کو آپریٹو سوسائٹیز

ایکٹ 1925 کے تحت عہد الٹی کارروائی کر رہے ہیں۔ جس کی آئندہ تدارک

ساعت 02-09-04 مقرر شدہ ہے۔

II - 352 کنال رقبہ انتظامیہ کمیٹی سوسائٹی نے دس سال پہلے موضع برہنس پورہ میں خرید اٹھا۔ جس میں سے 202 کنال رقبہ کا کیس ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے جس کا تاہل فیصد نہیں ہوا ہے۔ باقی ماندہ 150 کنال زمین میں محمد رمضان سوسائٹی نے فروخت کر دی ہے۔ جس کی کل رقم سوسائٹی نے وصول کر لی ہے۔

III - سوسائٹی مذکور نے مبلغ -/55,10,000 روپے ان لوگوں کو ادا کئے جن سے سالانہ اجلاس عام اکتوبر 2000 کے فیصد کے مطابق زمین کا قبضہ حاصل کیا گیا تاکہ ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ نہ پڑے۔ یہ رقم جن زمینداروں کو ادا کی گئی ہے۔ ان سے سوسائٹی نے تمام قانونی دستاویز، رسیدات وغیرہ حاصل کر کے قبضہ لے لیا ہے اور اس زمین پر ترقیاتی کام مکمل ہو چکا ہے۔

IV - درست نہ ہے۔ سوسائٹی ہذا نے مورخہ 11 جون 2001 کو بشارت علی اکبر کے ساتھ برائے خرید 10 کنال 6 مرد اراضی بشمول خسرہ نمبر ان 58-71 کھتونی نمبر ان 108-128 کھیوٹ نمبر 17 واقع موضع شیوپورہ کلان، تحصیل و ضلع لاہور کینٹ بھوض ستر لاکھ روپے معاہدہ بیچ کیا۔ جس میں سے بشارت علی اکبر نے مبلغ 30 لاکھ روپے بذریعہ چیک نمبر 0445622 مورخہ 11 جون 2001 اسے۔ بی۔ این۔ ایمروبنک مال روڈ لاہور سے وصول کئے۔ بعد ازاں مالکان اراضی نے مورخہ 5 ستمبر 2003 کو سوسائٹیز ہذا کے نام رجسٹری کروادی تھی۔ اس رجسٹری پر بھی بشارت علی اکبر کے دستخط موجود ہیں۔ کاپی معاہدہ بیچ و رجسٹری "سی" اور "ڈی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) آڈٹ رپورٹ برائے 2000-06-30 اور 01-06-30 کی بنیاد پر انتظامیہ کمیٹی سوسائٹی مذکور کے متعلقہ ممبران کو شوکاژ نوٹس زیر دفعہ 50-A کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 ڈسٹرکٹ آفیسر کو آپریٹو نے مورخہ 03-08-19 کو جاری کیا تاکہ سوسائٹی کو پہنچنے والے تفصیلات کا اندازہ اتعین ہو سکے۔ الزام علیہان (ماسوائے ایک کے) جواب موصول ہو چکا ہے۔

عدالتی کارروائی فی الحال زیر سماعت ہے اور بحث کے لئے مورخہ 02-90-04 کی تاریخ مقرر شدہ ہے۔

(ہ) انکوائری زیر دفعہ 43 آف کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی معلومات کی بنیاد پر ریفرنس برائے وصولی مبلغ -/01,58,79,920 روپے از صاحبزادہ حمید اران سوسائٹی مذکور کے سلسلہ میں نیب کو ترسیل کیا گیا۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر (انویسنس گیشن) نیب لاہور نے سوسائٹی ہذا کے صدر اور سیکرٹری کو دوران ماہ فروری 2002 کو فونس جاری کئے۔ اسی تک نیب سے محکمہ کو مزید کوئی ہدایت وصول نہ ہوئی ہے۔ تاہم محکمہ زیر دفعہ 50-A کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔ آئندہ تاریخ سماعت 02-09-04 روبرو عدالت ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو لاہور مقرر شدہ ہے۔

اقبال ایونیو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور:

الٹنٹ سے متعلقہ مسائل

*5048. جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1989 میں "اقبال ایونیو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی" لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ جس میں صرف سٹیٹ سینٹ کارپوریشن کے ملازمین کو ان کی ذاتی رہائش کے لئے پلاٹ الٹ کئے گئے تھے؟ الٹی ملازمین کی فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت چوبیس گراں میں سوسائٹی فیز III میں بننے والی سکیم میں بھی چند ملازمین کو دس مرے کے پلاٹ الٹ کئے گئے تھے۔ ان ملازمین کی فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیز III میں فوٹو نمبر 1066 میں جن ملازمین نے مختلف مراحل میں الٹ ہونے والے پلانوں کی رقوم جمع کروائی تھیں۔ ان کے پلاٹ منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ ایسا کن وجوہات کی بنا پر کیا گیا ہے اور اس کی ذمہ داری کن افسران پر عائد ہوتی ہے اور اب تک ان کے خلاف کیا محکمہ کارروائی کی گئی ہے۔ نیز متاثرہ ملازمین کے کب تک پلاٹ بحال کر دیئے جائیں گے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) یہ درست ہے کہ اقبال ایونیو کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کا قیام 1989 میں عمل میں آیا۔ لیکن یہ درست نہ ہے کہ سوسائٹی ہذا میں صرف سٹیٹ سینٹ کارپوریشن کے ملازمین کو ان کی ذاتی رہائش کے لئے پلاٹ الٹ کئے گئے تھے۔ سوسائٹی ہذا کے کل ممبران کی تعداد 1115 ہے۔ جس میں سے 634 ممبران کا تعلق سٹیٹ سینٹ کارپوریشن سے ہے۔ تفصیل ممبران "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔ سوسائٹی ہذا کے فیز III میں 120 ملازمین کو 10 مرہ کے پلاٹ الٹ کئے گئے۔ تفصیل "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ فیز III کے کل 780 ممبران میں سے سوسائٹی ہذا کی انتظامیہ کمیٹی نے اپنی سریم اتھارٹی یعنی جنرل ہاؤسنگ کے چاروں اجلاس منہ سال 2001-04 کے حصہ فیصد جات کی روشنی میں 78 ممبران فیز III کے پلاٹ بوجہ مسلسل نلابندگی کینسل کر دیئے۔ نلابندگی کو آخری تاریخ 3-3-2003 تحریری طور پر سوسائٹی نے دی تھی لیکن وہ نلابندگی دور کرنے میں ناکام رہے۔ چونکہ بلٹی لاز کے تحت سوسائٹی ممبران کے پلاٹ کینسل کر سکتی ہے اس لئے اس کا تعلق محکمہ کے افسران سے نہ ہے۔ جہاں تک منسوخ شدہ پلاٹس کی بحالی کا تعلق ہے یہ فیصلہ سوسائٹی کی جنرل ہاؤسنگ ہی کر سکتی ہے یا ایسے ممبران جو سوسائٹی کے اس فیصلہ کو غلط سمجھتے ہیں وہ محکمہ امداد باہمی سے داد رسی کے لئے زبردہ 54 کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 رجوع کر سکتے ہیں۔

ضلع فیصل آباد رجسٹرڈ کو آپریٹو سوسائٹیز تعداد

اور دیگر متعلقہ تفصیلات

- *5305، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کے تحت رجسٹرڈ کو آپریٹو سوسائٹیز کی تفصیل تحصیل وار فراہم کی جائے؟
- (ب) ان کو آپریٹو سوسائٹیز کو یکم جنوری 2003 سے آج تک کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟
- (ج) اس وقت اس ضلع میں جو کو آپریٹو سوسائٹیز ڈیپالٹر ہیں ان کے نام اور ان کے ذمہ قرضہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) یکم جنوری 2000 سے آج تک ضلع ہذا میں جو کو آپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ کی گئی ہیں ان کے نام اور ممبران کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) یہ سوسائٹیز رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع فیصل آباد میں رجسٹرڈ کو آپریٹو سوسائٹیز کی تفصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

تحصیل فیصل آباد / چک چھمرہ

تعداد انجمن	قسم انجمن
719	انجمن ہائے قرضہ
10	ڈوبینٹ سوسائٹی
2	سروس سوسائٹی
—	کارم سروس سینٹر
12	ہاؤسنگ سوسائٹیز
45	انجمن ہائے مستورات

178	صنعتی انجمن ہائے
37	دیگر انجمن ہائے
1003	میزان
	<u>تحصیل جٹانوالہ</u>
608	انجمن ہائے قرضہ
6	ڈویلپمنٹ سوسائٹی
46	سروس سوسائٹی
1	فارم سروس سینٹر
8	انجمن ہائے مستورات
17	صنعتی انجمن ہائے
18	دیگر انجمن ہائے
704	میزان
	<u>تحصیل سمندری / تاندلیانوالہ</u>
809	انجمن ہائے قرضہ
18	ڈویلپمنٹ سوسائٹی
1	سروس سوسائٹی
1	فارم سروس سینٹر
12	انجمن ہائے مستورات
13	صنعتی انجمن ہائے
63	دیگر انجمن ہائے
917	میزان
2624	کل میزان

(ب) ان کو آپریٹو سوسائٹیز کو یکم جنوری 2003 سے آج تک حکومت نے کوئی رقم نہیں دی۔ تاہم دی پنجاب پراونشل کو آپریٹو بینک لمیٹڈ نے انہیں حسب ذیل قرضہ جات فراہم کئے۔

I۔ برائے فصل ربیع 2002-03 مبلغ 1449.45 لاکھ روپے

II۔ برائے فصل خریف 2003 مبلغ 1529.09 لاکھ روپے

III۔ برائے فصل ربیع 2003-04 مبلغ 1609.45 لاکھ روپے

IV۔ برائے فصل خریف 2004 مبلغ 1314.01 لاکھ روپے

تیسری فصل کے قرضہ جات کی وصولی اور چوتھی فصل کے لئے قرضہ جات کی فراہمی ابھی جاری ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں ڈیپلائر سوسائٹیز کے نام اور ان کے ذمہ قرضہ کی تفصیل پریم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جنوری 2000 سے آج تک ضلع فیصل آباد میں صرف حسب ذیل دو کو آپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

I۔ دی ماڈل ایگریکلچرل کو آپریٹو سوسائٹی چک نمبر 118 ج۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد

II۔ دی ماڈل ایگریکلچرل کو آپریٹو سوسائٹی چک نمبر 254 ر۔ب تحصیل و ضلع فیصل آباد

ان سوسائٹیوں کے ممبران کی فہرستیں پریم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) مذکورہ بالا پہلی انجمن کو شیخ محمد اسحاق طاہر ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز فیصل آباد

نے رجسٹرڈ کیا تھا جو کہ گریڈ نمبر 18 کے آفیسر تھے۔ مذکورہ بالا دوسری انجمن کو

چودھری عبدالحمید ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کو آپریٹو سوسائٹی سرکل رجسٹرار فیصل آباد نے رجسٹرڈ

کیا تھا جو کہ گریڈ 17 کے آفیسر ہیں۔

ضلع فیصل آباد، پنجاب پراونشل کو آپریٹو بنک کی برانچوں

اور دیگر متعلقہ تفصیلات

- *5306، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع فیصل آباد، دی پنجاب پراونشل کو آپریٹو بنک (لیمنڈ) کی کتنی شاخیں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟
- (ب) یکم جنوری 2003 سے آج تک ان برانچوں سے کسوں اور عوام الناس کو کتنی مالیت کے قرضہ جات کن کن مقاصد کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟
- (ج) یہ بنک کن کن مقاصد کے لئے عوام کو قرضہ جات فراہم کرتا ہے؟
- (د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران قرضہ جات کی کتنی درخواستیں اس بنک کو موصول ہوئی ہیں۔ کتنی مسترد ہوئیں اور کتنی پر قرضہ جاری کیا گیا ہے؟
- (ه) ان قرضہ جات کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی،

- (الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کو آپریٹو بنک کی 8 شاخیں مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہی ہیں۔

- 1- فیصل آباد ریل بازار
- 2- سندری ہدمنڈی
- 3- ڈبکوت سندری روڈ
- 4- ماسوں کانچن ڈاکھ بازار
- 5- جٹوہہ واڑوہ کس روڈ
- 6- پک جھمرہ ہدمنڈی
- 7- تانہ پانوالہ ہدمنڈی
- 8- کھرڑ پانوالہ میں بازار

- (ب) یکم جنوری 2003 سے آج تک ان برانچوں سے کسوں اور عوام الناس کو کتنے قرضہ جات جاری کئے گئے ان کی مالیت اور مقاصد کی تفصیل ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بینک کسانوں اور عوام الناس کو درج ذیل مقاصد کے لئے قرضہ جات فراہم کر رہا ہے۔
1۔ فصلی قرضہ جات بابت ریج و ٹریف برائے پیداواری ضروریات بذریعہ انجمن ہائے امداد باہمی۔

2۔ ترقیاتی قرضہ جات برائے خرید ٹریکٹر، زرعی و دیگر آلات برائے تنصیب ٹیوب ویل وغیرہ بذریعہ انجمن ہائے امداد باہمی و انفرادی کاشتکاران

3۔ لائیو سٹاک قرضہ جات برائے خرید گوشت و دودھیلے جانور بذریعہ انجمن ہائے امداد باہمی و انفرادی کاشتکاران

4۔ سونے یا سونے کے زیورات کی کفالت پر قرضہ جات برائے زرعی مقاصد

5۔ سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس کے عوض قرضہ جات برائے زرعی مقاصد

انٹسٹریبل قرضہ جات کی تفصیل

1۔ ممبران کو آپریٹو سوسائٹیز کو برائے خرید مشینری و خام مال

برائے بہبود خواتین قرضہ جات

ممبران دستمن کو آپریٹو سوسائٹیز کو بیونی پارلر، یوشن سنٹر، سلائی کڑھائی مشین، بوتیک، جرنل سنور اور بھیڑ، بکری ٹارمنگ وغیرہ کے لئے قرضہ جات۔

سرکاری ملازمین بشمول مالیاتی اداروں کے ملازمین کے لئے قرضہ جات کی تفصیل

1۔ برائے خرید کمپیوٹر

2۔ برائے خرید کار

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران قرضہ جات کی 3049 درخواستیں وصول ہوئیں۔ جن میں سے

کسی بھی درخواست کو رد نہیں کیا گیا اور تمام وصول شدہ درخواستوں پر قرضہ جاری کیا جا چکا ہے۔

(ه) 1۔ برانچ منیجر (بنک گریڈ 6) 2۔ ڈسٹرکٹ منیجر (بنک گریڈ 7) 3۔ زونل چیف (بنک گریڈ 8)

ضلع ملتان، کوآپریٹو بینک کی برانچوں
اور قرضہ جات سے متعلق تمام تفصیلات

*5561، ملک محمد ارشد راول، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ملتان میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کی کتنی شاخیں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال 2002-03 میں کسانوں اور عوام کو کتنی مالیت اور کن کن مقاصد کے لئے قرضہ جات دئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کن کن مقاصد کے لئے قرضہ فراہم کرتا ہے۔ قرضہ کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد کیا ہے؟

(د) سال 2002-03 میں کتنی درخواستیں برائے قرضہ موصول ہوئیں۔ کتنی منظور اور مسترد کی گئیں۔ مسترد کرنے کی وجوہت کیا تھی۔ کون سی اٹھائی منظور یا نام منظور کرتی ہے۔ اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع ملتان میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کی پانچ شاخیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہی ہیں۔

1- ملتان	کچھری چوک ملتان
2- لاڑ	شجاع آباد روڈ لاڑ
3- قادر پور راول	جی۔ٹی روڈ قادر پور راول
4- شجاع آباد	گرین مارکیٹ شجاع آباد
5- جلال پور پیر والا	لودھراں روڈ جلال پور پیر والا

(ب) 2002-03 میں کسانوں اور عوام کو -/281846780 روپے کی مالیت کے قرضہ جات فراہم کئے گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قرضے کی نوعیت

مائیت

Rs-264018999/-

1- زرعی قرضہ جات

Rs-11215100/-

2- درمیانی مدت کے قرضہ جات

Rs-3764110/-

3- سونے کے زیورات کے عوض قرضہ جات

Rs-2818571/-

4- کمپیوٹر قرضہ

(ج) یہ بنک درج ذیل مقاصد کے لئے قرضہ جات کا اجرا کرتا ہے اور ان کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد کی تفصیل یہ ہے۔

مد قرضہ جات

قرضے کی نوعیت

کوآپریٹو ڈیپازٹ کی مقرر کردہ مد قرضہ کے مطابق

1- زرعی قرضہ جات

کوآپریٹو ڈیپازٹ کی مقرر کردہ مد قرضہ کے مطابق

2- درمیانی مدت کے قرضہ جات (سوسائیز)

چار لاکھ تک

3- درمیانی مدت کے قرضہ جات (انفرادی)

پانچ لاکھ تک

4- لائوسھاک (سوسائیز)

دو لاکھ تک

5- لائوسھاک پار ممبران کے لئے بذریعہ سوسائیز

ذریعہ لاکھ تک

6- لائوسھاک انفرادی

بچیس سے چھاس ہزار تک

7- کمپیوٹروں

سونے کی مارکیٹ ویلیو کے 70 فیصد تک

8- گورنوں

سرٹیفکیٹ کی 75 فیصد فیس ویلیو تک کے عوض

9- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اسپتال

سیونگ سرٹیفکیٹ

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران قرضہ جات کی 1156 درخواستیں وصول ہوئیں۔ جن میں سے کسی بھی درخواست کو رد نہیں کیا گیا اور تمام موصول شدہ درخواستوں کو قرضہ جات جاری کیا جا چکا ہے۔ درج ذیل اقدار نیز کو قرضہ جات کی منظوری دینے کا اختیار حاصل ہے۔

2- ڈسٹرکٹ مینجر (بنک گریڈ 7)

1- برانچ مینجر (بنک گریڈ 6)

3- زونل چیف (بنک گریڈ 8)

ضلع ملتان، رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز

اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

- *5616، ملک محمد ارشد راول، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع ملتان میں رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کے نام اور پتہ جات کی تفصیل بیان فرمائیں؛
- (ب) سال 2003-04ء میں مذکورہ سوسائٹیز کو حکومت پنجاب سے برائے قرضہ کتنی رقم فراہم کی گئی اور قرضہ سکیم کی تفصیل بیان فرمائیں؛
- (ج) ضلع میں ذیفائزر سوسائٹیز کے نام اور ان کے ذمہ قرضہ کی تفصیل بیان فرمائیں؛
- (د) گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلع میں جو نئی سوسائٹیز رجسٹرڈ کی گئی ہیں ان کے سربراہوں کے نام اور ان کے تعداد و ناموں کی تفصیل فراہم کی جانے اور رجسٹرڈ کرنے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کے علاوہ قواعد کی تفصیل بھی مہیا کی جانے؛

وزیر امداد باہمی،

- (الف) ضلع ملتان میں کل 1857 رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایگریکلچر کریڈٹ سوسائٹیز

1358	کریڈٹ ان لینڈ
11	آئی آر ڈی پی ویج فارمنگ سوسائٹیز
2	ڈویلپمنٹ سوسائٹیز
1	فارمنگ جنرل لائن
1372	نوشل

دیگر ایگریکلچر کریڈٹ سوسائٹیز

181	وانریوزر
57	سرورسز سوسائٹیز
8	ڈیری فارم سوسائٹیز
2	یوب ویل سوسائٹیز
1	سی سی سٹاپ

1	پولٹری فارم
1	سبزی اگاؤ
251	ٹوٹل
	نان ایگریکلچر کریڈٹ سوسائٹیز
72	ارین کریڈٹ سوسائٹیز لمیٹڈ
1	رورل کریڈٹ لمیٹڈ
73	ٹوٹل
	نان ایگریکلچر نان کریڈٹ سوسائٹیز
12	کوآپریٹو سنور
11	کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز
11	ڈرفٹ سوسائٹیز
34	ٹوٹل
	سینٹرل نان کریڈٹ سوسائٹیز
2	ایکسی کیوشن آف ایوارڈ یونین
1	ڈسٹرکٹ کوآپریٹو سپلائی اینڈ مارکیٹنگ فیڈریشن
1	فارم سروس سینٹر
1	LRDP یونین
5	ٹوٹل
	انٹسٹریبل کوآپریٹو سوسائٹیز
63	ویور کوآپریٹو سوسائٹیز
1	ٹو میک
1	فرنیچر سوسائٹیز
14	دیگر سوسائٹیز
79	ٹوٹل

	وین کو آپریٹو سوسائٹیز
22	صرف کو آپریٹو سوسائٹیز
7	انڈسٹریل و سمن سوسائٹیز
29	نوئل
14	ایگریکلچر کو آپریٹو سوسائٹیز
1875	نوئل

(ب) ان سوسائٹیز کے نام اور پتاجات کی تفصیل پر ہم (الف) ایوان کی میز پر رک دی گئی ہے۔ ان کو آپریٹو سوسائٹیز کو سال 2003-04 سے آج تک حکومت پنجاب نے کوئی رقم نہیں دی تاہم دی پنجاب پراونشل کو آپریٹو بینک لمیٹڈ نے انہیں حسب ذیل قرضہ جات فراہم کئے۔ یہ قرضہ جات برائے خریداری زرعی مداخل دیئے گئے۔

مبلغ 9 کروڑ 73 لاکھ 62 ہزار	2002-03	اصل ریج
مبلغ 10 کروڑ 2 لاکھ 32 ہزار روپے	2003	اصل فریف
مبلغ 10 کروڑ 11 لاکھ 27 ہزار روپے	2003-04	اصل ریج
مبلغ 10 کروڑ 34 لاکھ 71 ہزار روپے	2004	اصل فریف
مبلغ 40 کروڑ 21 لاکھ 92 ہزار روپے		میزان

یعنی ضلع ستان میں 4 ضلعت میں 40 کروڑ 21 لاکھ 92 ہزار روپے قرضہ جاری ہوا۔
(ج) ضلع ستان میں ڈیپارٹمنٹ سوسائٹیز کی تعداد اور ان کے ذمہ قرضہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قرض	سوسائٹیز	تفصیل
01 کروڑ 46 لاکھ 35 ہزار روپے	87	تفصیل ستان
02 کروڑ 73 لاکھ 36 ہزار روپے	221	تفصیل شجاع آباد / جلال پور
04 کروڑ 19 لاکھ 71 ہزار روپے	308	نوئل

ان سوسائٹیز کے نام اور ان کے ذمہ قرضہ جات کی تفصیل پر ہم (ب) ایوان کی میز پر رک دی گئی ہے۔

(د) گزشتہ دو سالوں میں ضلع ملتان میں صرف ذیل تین کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔

- 1- ہا مستورات انجمن امداد باہمی کفایت شہاری قرضہ لن لینڈ ڈاک فلڈ نواں شہر تحصیل ملتان
 - 2- عفت مستورات انجمن امداد باہمی کفایت شہاری و قرضہ گجر کھڑا ملتان
 - 3- سائین مستورات انجمن امداد باہمی کفایت شہاری قادر پور راں ملتان
- ان سوسائٹیز کے سربراہوں کے نام اور ارکان کی تعداد و ناموں کی فہرست پریم (ج) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- ذکورہ بالا تینوں انجمنوں کو ذکیہ بیگم لیڈی اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ملتان نے رجسٹر کیا تھا جو کہ گریڈ 16 کی آفیسر تھیں۔

ضلع لاہور۔ 03-2002 کو آپریٹو بینک کی مشاخوں

قرضہ جات اور متعلقہ دیگر تفصیلات

- *5693، رانا قجمل حسین، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع لاہور میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لینڈ کی کتنی شاخیں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟
- (ب) سال 03-2002 میں کتنی مالیت اور کن کن مقاصد کے لئے قرضہ جات دیئے گئے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) بینک کن کن مقاصد کے لئے قرضہ جات فراہم کرتا ہے اور قرضہ کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد کیا ہے؟

(د) سال 03-2002 میں کتنی درخواستیں برائے قرضہ موصول ہوئیں۔ کتنی منظور اور مسترد کی گئیں۔ مسترد کرنے کی وجوہات کیا تھیں۔ کون سی اقداری منظور یا نامنظور کرتی ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؛

وزیر امداد باہمی،

(الف) ضلع لاہور میں دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی ایک شاخ ہے جو کہ 41 جیل روڈ لاہور پر واقع ہے۔

(ب) 03-2002 میں کسانوں اور عوام کو جاری کردہ قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قسم قرضہ	رقم قرضہ	مقصد
فصلی قرضہ جات	RS-19706840.00	برائے خرید کھاد، بیج و زرعی ادویات
کمپیوٹرائزڈ	RS-849850.00	انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے
سولے پر قرضہ	.Rs-2189200.00	کاشت کاروں کی زرعی ضروریات کے لئے

(ج) بینک مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے قرضہ جات جاری کرتا ہے۔

نظام قرضہ	مقاصد قرضہ	جدد قرضہ
فصلی قرضہ جات	زرعی ضروریات پوری کرنے کے لئے	حکمرانہ ادائیگی کی سہولت کردہ کے مطابق قرضہ
درمیانی مدت کے قرضہ جات سوسائیز	برائے خرید زرعی مشینری و ٹریکٹر	حکمرانہ ادائیگی کی سہولت کردہ کے مطابق
درمیانی مدت کے قرضہ جات انفرادی	برائے خرید زرعی مشینری و ٹریکٹر	84 لاکھ روپے تک
لائوسٹاک سوسائیز	دودھیلے اور گوشت کے جانور خریدنے کے لئے	2 لاکھ روپے تک
پارمیرن کے لئے پذیر سوسائیز		
لائوسٹاک انفرادی	دودھیلے اور گوشت کے جانور خریدنے کے لئے	ذیرہ لاکھ روپے تک

کمیونٹیوں	برائے ترقی انعام میں ٹیکنالوجی	25 ہزار سے 50 ہزار تک
گولڈ لون	برائے زرعی ضروریات کا حصار	سونے کی مالیت کا 70 فیصد
انڈسٹریل لون	برائے ترقی انڈسٹری	حکمرانہ ادباجی کی ستر کردہ
		۷۷ کے مطابق
ڈیپنٹیسیونگ	زرعی ضروریات پورا کرنے کے لئے	سرٹیفکیٹ کی 75 فیصد فیس ویبویٹنگ
سرٹیفکیٹ اسٹیبل		کے عوض
سیونگ سرٹیفکیٹ		

(د) دوران سال 2002-03 درخواستیں وصول ہونے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

وصول کردہ درخواستیں	منظور کردہ درخواستیں	مسترد کردہ درخواستیں
182	182	کوئی نہیں۔

درج ذیل اقدار نیز کو قرضہ جات کی منظوری دینے کا اختیار حاصل ہے۔

1۔ برانچ منیجر (بنک گریڈ 6)

2۔ ڈسٹرکٹ منیجر (بنک گریڈ 7)

3۔ زونل چیف (بنک گریڈ 8)

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

سیاحت کے فروغ اور مری پر رش میں کمی

کے لئے نیا شہر آباد کرنے کا منصوبہ

160، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت سیاحت کے فروغ اور مری شہر پر رش کم کرنے کے لئے کسی نئے میکانزم پر عمل کرتے ہوئے کوئی نیا "شہر" آباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس خبر کی 'location' کتنے رقبے رلاگت تخمینہ 'زمین کے انتخاب کے طریق کار منصوبے کی نگرانی و عملدرآمد کس محکمہ کے ذریعے منصوبے کی منظوری کب ہوئی اور یہ منصوبہ کس مرحلہ پر ہے' کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا تحصیل کوٹلی ستیوں میں واقع بند و خوبصورت محلات و ٹیچے علاقے "پتربانہ" واقع یونین کونسل چاربان دھیرکوٹ ستیوں، و گمل، بن و کوٹلی ستیوں کے علاقے اس مجوزہ خبر کی مدد میں آئیں گے؟

وزیر سیاحت،

(الف) جی ہاں۔

(ب) پتربانہ کے پاس نیو ماڈرن شپ مری کا منصوبہ ابتدائی مراحل میں حکومت کے پاس زیر غور ہے۔ یہ منصوبہ ابھی تک مٹی کی مراحل میں ہے۔ لہذا رقبے 'لاگت' تخمینہ اور زمین کے انتخاب کے بارے میں تفصیلات فراہم کرنا قبل از وقت ہوگا۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ رقبہ اور زمین کے انتخاب کے بارے میں کچھ بیان کرنا قبل از وقت ہوگا۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر، اب تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ تحریک نمبر 56 ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی کی ہے۔

ملتان اینٹروپورٹ پر پولیس افسران کا عوامی نمائندے

کے ساتھ ناروا سلوک

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا

متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بروز منگل مورخہ 21/9/04 کو میں ملتان اینڈ پورٹ پر لاہور میں اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے جانے کا تو مجھے S.H.O سید اور D.S.P اعجاز شعیب نے روک لیا اور کہا آپ فلائٹ سے لاہور نہیں جاسکتے۔ میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایم۔ پی۔ اے ہوں اور مجھے اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور جانے دیا جائے۔ تو مجھے ایس ایچ او نے کہا میں کچھ نہیں جانتا بس مجھے اتنا پتا ہے کہ اس فلائٹ میں سید یوسف رضا گیلانی جا رہے ہیں کوئی اور نہیں جاسکتا۔ اس پر میں نے ٹیلی فون پر ایس۔ پی۔ سنی ملتان اشعرمد سے بات کی اس کو بتایا تو مذکورہ ایس۔ پی۔ نے مجھے کہا ٹھیک ہے آپ کو دس منٹ کے بعد اس جہاز میں بٹھا دیا جائے گا لیکن میں انتظار کرتا رہا اور فلائٹ چلی گئی۔ مجھے اسمبلی اجلاس میں شرکت سے رکاوٹ کرنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایس۔ ایچ۔ او اور ڈی۔ ایس۔ پی کے اس نامناسب رویہ اور اسمبلی اجلاس میں شرکت سے رکاوٹ ڈالنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باحفاظہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکریٹری! یہ ایچی ایچی circulate ہوتی ہے میں اس کا جواب منگوا رہا ہوں۔ جب جواب آجائے گا تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔ براہ مہربانی آپ اس کو pending فرمائیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکریٹری! میری گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں کہ پیر کو اجلاس ہے اور پیر تک اس کا جواب آجائے تو ٹھیک ہے کیونکہ بعد میں دو تین مہینے اور گزر جائیں گے اور مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی خدمت میں ایک عرض بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ جب بھی لاء اینڈ آرڈر پر بات ہوتی ہے تو میں نے ہمیشہ پولیس کے حقوق کی بات کی ہے، پولیس کی امداد کی بات کی ہے۔ ہمارے پاس ایک proper یہی اسمبلی کا forum ہوتا ہے کہ یہاں پر آکر ہم اپنی برادری میں اور اپنے بھائیوں میں اپنی عزت کا سوال رکھتے ہیں کہ آپ اس بارے میں غور کر لیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اگر یہاں پر بھی ہماری شہوانی نہ ہو تو ہمارے پاس کوئی دوسرا متبادل forum نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہے کہ اگر وہ مہربانی فرمادیں کہ پیر تک جواب منگوا دیں تو یہ کوئی اتنی دشمنی کا مسئلہ تو

نہیں ہے کم از کم ادارے تک یہ message چلا جانے کا کہ معزز رکن کو اس طرح روکا جانے تو تموزی سی پریٹنٹی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نہ تو ہماری کوئی انتظامی کارروائی ہے اور میں نے کوئی غلط بیانی بھی نہیں کی ہے۔ جو بات میں نے لکھی ہے میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔ میں نے یہ نہیں لکھا کہ میں کسی ایم۔ پی۔ اے کو نہیں جانتا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ جناب قائم مقام سپیکر، جب جواب آجانے کا تو میرا اس کو take up کر لیں گے۔ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! اگر میرے جواب آجانے تو مہربانی ہو گی۔ جناب قائم مقام سپیکر، وہ میرے جواب منگوانے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، بہت شکریہ جناب والا۔

جناب قائم مقام سپیکر، اگلی تحریک استحقاق نمبر 57 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔ جی۔

ایس۔ ایچ۔ او تھانہ سول لائن فیصل آباد کے اراکین اسمبلی

کے خلاف نازیبا الفاظ

شیخ اعجاز احمد، شکریہ جناب سپیکر! میں مل ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے SHO تھانہ سول لائن (فیصل آباد) میں میرے فون پر 13- اگست کی رات سول لائن پولیس کی طرف سے ایک شہری کے ساتھ کئے جانے والے ناروا سلوک اور تشدد سے متعلق رابطہ کیا اور کہا کہ بطور SHO اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے جان و مال کا تحفظ کرے اور تھانہ کے ذمہ دار اہلکاران سے اس کی باز پرس کرے۔ میری اس شکایت پر SHO مذکور نے جواب دیا کہ جس قسم کی زیادتی کی آپ شکایت کر رہے ہیں یہ تو پولیس کا روز کا معمول ہے اور آج کی رات تو اکثر شہریوں کی "طبیعت" صاف کی ہے۔ میں نے SHO مذکور سے کہا کہ آپ کا یہ فرمانا اعتراف جرم کے مترادف ہے جو کہ آپ ایک رکن صوبائی اسمبلی کے سامنے کر رہے ہیں۔ SHO مذکور نے کہا میں کوئی رضا کار نہیں ہوں رکن صوبائی اسمبلی کی کیا حیثیت ہے؟ SHO مذکور

نے اراکین صوبائی اسمبلی کے بارے میں مزید ریکارڈس دینے جس سے نہ صرف میرا بلکہ منتخب اداروں اور اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سیرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کوئی short statement دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جس طرح میرے ایک قاضی ممبر نے مجھ سے پہلے request کی ہے اور آج مجھ کو جب یہ circulate ہو چکی ہے اور میں نے اس بارے بات بھی کرنی ہے تو آپ کی وساطت سے میری لاہ منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس کا جواب بھی Monday تک منگوائیں تاکہ اسی دن کوئی فیصلہ ہو جائے اور اس کا کوئی منطقی نتیجہ سامنے آ سکے۔ میں اس سلسلے میں ان کا بڑا مشکور ہوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس کا جواب ابھی دینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب ابھی دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس کا جواب Monday تک منگوائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب موجود ہے اور میں ابھی جواب دینا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ اور بڑی قابل افسوس بات یہ ہے کہ جس طرح میرے معزز بھائی نے کہا ہے اور میں ہمیشہ یہ بات کہتا ہوں کہ یہ ایک traditional سی تحریک استحقاق دے دیتے ہیں ہمیں توڑا سا اس سلسلے میں اجتناب کرنا چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی روایتی بات نہیں کر رہا بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب میرے بھائی نے یہ لکھا ہے کہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو وہیں جو اس پولیس والے نے کیا ہے تو وہیں میرے بھائی نے بھی کیا ہے کہ جہاں آپ نے جب تحریک استحقاق دی تھی اور آپ یہ اس سے پہلے move کر چکے ہیں۔ اور اس معزز ایوان کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو جب آپ اس دن تشریف نہیں لائے تو پھر بھی اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو گیا کہ ہمیں گلیاں پڑتی رہیں اور اتنی important تحریک استحقاق تھی اور آپ اس دن

تشریف ہی نہیں لائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک استحقاق بھی ایک ضابطہ کار اور رولز کے مطابق ہی پیش کی جاسکتی ہے۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ

70. (c) The question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity.

تو جناب سپیکر! جہاں تک earliest opportunity کا تعلق ہے تو 13 اگست کا واقعہ ہے اور اس کے بعد معزز رکن نے تحریک استحقاق دی۔ یہ اجلاس 6 مارچ سے اب تک چل رہا ہے اور اس دوران ان کی تحریک استحقاق آئی بھی اور disposed of ہو گئی کیونکہ یہ تشریف نہیں رکھتے تھے۔ سو وہ earliest opportunity والا معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم بار بار ایک ہی تحریک کو دوہراتے رہیں۔ ایک دفعہ تحریک آئی اور میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم معزز رکن کے استحقاق کا بھی خیال رکھتے اور بات بھی کرتے لیکن پورے اجلاس میں معزز دوست کبھی آتے رہے اور کبھی نہیں آتے رہے لیکن یہ کوئی مناسب رویہ نہیں کہ جب چاہیں ہم تحریک دے دیں اور پھر اس ہاؤس سے یہ expect کریں اور آپ سے یہ expect کریں کہ آپ اس کو in order قرار دے دیں گے۔ سر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح پوری ایڈمنسٹریشن paralyse ہو کر رہ جائے گی۔

(اس مرحلے پر جناب چیئر مین ملک جلال دین ڈھکو

کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

میری استدعا ہو گی کہ یہ رولز، قواعد و ضوابط کے مطابق یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی اور ٹیکنیکل میں اسے oppose کر رہا ہوں اس لئے میری جناب سے استدعا ہے کہ اسے rule out فرمایا جائے۔ شکریہ

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو پہلی بات فرمائی۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ ہم روایتی طریقے سے جب پیش کرتے ہیں تو اس میں جب کسی ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو ساتھ ہی ایوان کا بھی ہونا چاہئے تو میری گزارش یہ ہے راجہ صاحب! کہ میں نے کوئی روایتی طریقہ اختیار

نہیں کیا۔ ایک مرتبہ ایک ممبر نے اپنی روداد لکھی تھی تو مجھے اس نے کہا کہ اگر آپ ممبر ہیں تو میں کیا سمجھتا ہوں ممبر کو، اس نے مجھے دھکے دینے، اس نے میرا گریبان پکڑ لیا، مجھے گلے دیں تو اس وقت بھی یہاں سے اٹھ کر کسی دوست نے فرمایا تھا کہ جی یہ تو ساری amicably طے کرنے والی باتیں ہیں تو ہاؤس کے اندر ہماری اپنی انڈر سٹینڈنگ ہونی چاہئے کہ آپ وہ واقعات مت لکھا کریں جن کی وجہ سے یہ بات ثابت ہو کہ ہمارے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا جب میں نے اس کو precise کیا ہے تو اس پر جب بحث ہو گی، متعلقہ ایس۔ ایچ۔ او جب پیش ہو گا اگر آپ چاہیں گے تو اس پر پھر میں ساری باتیں رکھوں گا کہ میں جو کہہ رہا ہوں کہ اس نے صوبائی اسمبلی کے اراکین کے متعلق نازیبا ریمارکس دیئے تو وہ بات سامنے آجانے لگی۔ تو مجھے اب افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اگر میں اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے راجہ صاحب سے پہلے مل کر اس سلسلے میں request نہیں کر لی تھی کہ جناب آپ اس کو ٹیکنیکی طور پر oppose نہ کیجیے گا تو یہ basic fundamental rights ہیں اور قانون یہ کہتا ہے اور یہ تو وزیر قانون ہیں کہ کسی ایسے رکن کے یا کسی بھی ایسے شہری کو اس پر ہائیکورٹ کی بے شمار اقتداریز ہیں کہ ٹیکنیکی کسی بات میں الجھا کر اس کے rights سے deprive نہیں کیا جاسکتا اور یہ تو کسی عام شہری کے لئے لاء کے اندر provision ہے کہ کسی کو technicality میں الجھا کر اس کے right کو deprive نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں تو ایک ممبر کا استحقاق مجرد ہوا ہے اور پولیس کو آپ نے بے لگام گھوڑا بنا دیا ہوا ہے اور اگر ہم یہاں پر یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نے نورازم کی ڈومینٹ کرنی ہے اور اربوں روپے ہم نے رکھ دیئے ہیں تو جب تک ہم پولیس کے بے لگام گھوڑے کو نہیں روکیں گے اور لاء اینڈ آرڈر کی situation کو ہم بہتر نہیں کریں گے تو اس وقت تک آپ نورازم پر ہتھے مرضی پیسے رکھ دیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ میں اگر ایک دن ہاؤس میں نہیں آیا یا دو دن ہاؤس میں نہیں آیا تو اس میں میری کوئی ذاتی مجبوری ہو سکتی ہے تو اس بات کو base جا کر technically اس کو ناک آؤٹ کرنا یہ رویہ بڑا قابل مذمت ہے۔ میں اپنے حلقے سے منتخب ممبر ہوں، میں نے وہاں پر جا کر لوگوں کو face کرنا ہے اگر یہ تحریک استحقاق آجانے لگی اور اس کو آپ

رکھیں گے اور اس پر جواب آجانے کا تو کوئی قیامت نہیں آنے والی اور اگر آپ نے اس پر یہ رویہ اختیار کرنا ہے تو پھر مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ اسے technically تاک آؤٹ کروانا چاہتے ہیں تو کروالیں۔ پورا پاؤس اس کا گواہ ہے اور پورا پراسس بھی اس بات کو سن رہا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم technicality میں الجھیں ہمیں یہ چاہئے کہ ہم اپنے ممبر کے استحقاق کا احترام کریں۔ گورنمنٹ نیچر کی جانب سے یہ رویہ درست نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب جنیر مین اردوئے کی بات آئی ہے۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہمیں اپنے رویے کے متعلق بھی سوچنا چاہئے اور اس کو درست کرنا چاہئے اور اسمبلی کو اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہی چلانا چاہئے۔ ابھی آپ کے سامنے ایوزیشن کے ایک معزز رکن نے تحریک استحقاق پیش کی ہے میں نے اس کو oppose نہیں کیا کیونکہ وہ قواعد و ضوابط کے مطابق ٹھیک تھی اور جب حکومت کی طرف سے جواب آنے کا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے positive response ملے گا۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات قطعی طور پر مناسب نہیں ہے کہ ہم جب چاہیں ایک مسئلے کو اٹھالیں اور جب چاہیں وہ dispose of ہو جائے پھر اس کو دوبارہ اٹھا کر لے آئیں۔ یہ کوئی مناسب طریقہ کار نہیں ہے۔ میں نے روزانہ قواعد و ضوابط کے مطابق یہ کہا ہے کہ اس کے لئے بڑے واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ earliest opportunity جو آپ کو available ہے اس پر آپ اس مسئلے کو اسمبلی میں لے کر آئیں۔ وہ ان کو available تھی انہوں نے تحریک استحقاق move کی اس پر وہ اس کے مطابق آئی میں قطعی طور پر اعتراض نہیں کرتا نہ ہی اس سے پہلے میرے دوست نے کبھی بات کی ہے تو میں نے اس طرح اعتراض کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس مسئلے کو جب بھی ایڈمنسٹریشن سے متعلقہ ہم اٹھا کر ساری ایڈمنسٹریشن کو ادھر fallen کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ردیے سے یا اس طریقہ کار سے ایڈمنسٹریشن paralyse ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہر چیز کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ پولیس والوں کے خلاف میں نے کبھی oppose بھی نہیں کیا۔ آج سے چند دن پہلے کی بات ہے کہ ایوزیشن کی طرف سے تحریک آئی اور میں نے اسے oppose ہی نہیں کیا اور اسے جانے دیا لیکن یہ ایک بات ہوئی۔ اس پر ہم نے جواب منگوا دیا اور پولیس والوں کو یہاں بلایا تاکہ ان سے بات کر کے جواب دیں۔ معزز رکن نہیں تھے تو بات ختم ہو

گئی۔ آج کافی دنوں کے بعد یہ تشریف لائے ہیں تو آج پھر اٹھایا۔ میں کل پھر ان کو بلاوں تو یہ سلسلہ ایک نہ ختم والا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ آئیں میرے ساتھ بیٹھیں، ابھی بیٹھ جاتے ہیں، میں اس آکسیس کو بلا بھی لیتا ہوں، اس کی سرزنش بھی کریں گے لیکن ہاؤس کی کارروائی کو ہمیں قواعد و ضوابط کے مطابق چلانی چاہئے۔ یہ تحریک قواعد و ضوابط کے مطابق بنتی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، میں معزز رکن اسمبلی سے درخواست کروں گا کہ ایوان کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا چاہئے۔ اگر یہ ٹیکنیکی رولز کے مطابق نہیں ہے اور راجہ صاحب نے ایک بڑی پیشکش کی ہے آپ ان کے چیئرمین تشریف لے جائیں وہاں مل بیٹھ جائیں آزاد ہو جانے کا ضروری نہیں ہے کہ یہ استحقاق کمپنی کے پاس جانے لگی تو اس کا آزاد ہو گا اس کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ چونکہ آپ کی تحریک قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں ہے۔۔۔۔

شیخ اعجاز احمد، جناب چیئرمین! اگر راجہ صاحب ٹیکنیکی میں الجھا کر یہ کہنا چاہتے ہیں جیسا انہوں نے دوبارہ اس بات کو دہرایا میں نے تو سمجھا کہ شاید یہ کوئی سخت فرمائش ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی انا کا مسند بنایا ہے۔ انہوں نے جو as earliest رولز کا حوالہ دیا ہے تو اگر کسی دن ممبر کو کوئی مسند ہو جاتا ہے اور وہ نہیں آسکتا تو کون سی قیمت آگئی ہے کہ اس کے بعد یہ take up نہیں ہو سکتی۔ اگر انہوں نے یہ کہنا ہے کہ میں ان کے چیئرمین میں چلا جاؤں اور یہ ایس۔ ایچ۔ او کی سرزنش کریں یہ جا کر ایس۔ ایچ۔ او کو کہہ دیں کہ معزز ممبر آئیں گے تو ان سے آپ sorry کر لیں ہو سکتا ہے کہ اس نے sorry کرنے کے لئے دس بندے بھجوانے ہوں لیکن میں اس سے sorry کروانے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ میں اس سلسلے میں چیئرمین جا کر ایس۔ ایچ۔ او سے بغل گیر ہونے کے لئے تیار ہوں۔ جناب والا! میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اگر انہوں نے اسے ٹیکنیکی ناک آؤٹ کرنا ہے تو یہ کر دیں جب آپ ان کے کہنے پر اسے ٹیکنیکی ناک آؤٹ کریں گے تو میں ان کے اس رویے پر واک آؤٹ کروں گا کیونکہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے میں بیٹھ کر amicably کرنا نہیں چاہتا اگر یہ take up کرنا چاہتے ہیں تو لیں ورنہ ان کی مرضی ہے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں شیخ صاحب! میں ان کے کہنے پر نہیں کرنا چاہتا پہلے آپ سن لیں۔ روز کی پابندی ہر رکن اسمبلی کے لئے ضروری ہے۔

شیخ اعجاز احمد، اگر اس سے پہلے dispose of ہونے کے بعد تحریک پر fresh notice پر انہوں نے take up نہیں کیا تو پھر تو بات ٹھیک ہے اگر یہ کرتے رہے ہیں اور اس ہاؤس کی روایت رہی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی قیامت والی بات ہے۔

جناب چیئرمین، چونکہ یہ ٹیکنیکی نہیں بنتی اس لئے اسے rule out کرتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب چیئرمین! میں اس پرواک آؤٹ کرتا ہوں۔

تحریریک التوائے کار

جناب چیئرمین، اب تحریریک التوائے کار کو take up کیا جاتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین، جی عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ پچھلے ہفتے Sunday کو مری میں ایک بس کا حادثہ ہوا جس میں سکول کے تقریباً 35،40 بچے جو ساتویں، نویں، دسویں جماعت کے تھے شدید زخمی ہوئے۔ آج بھی وہ بچے سول ہسپتال مری 'سی۔ ایم۔ ایچ اور پنڈی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ کسی بچے کے بازو کاٹ دینے گئے اور کچھ بے ہوش ہیں جناب والا! یہ غریب گھرانے کے بچے ہیں ایک اور حادثہ ہوا تھا اس میں کوئی تیس سے زیادہ لوگ مر گئے تھے۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے گزارش ہے کہ ان بچوں کے علاج و نگہداشت کے لئے معاوضہ وغیرہ ضرور دیا جائے۔ اگر کسی بڑے حادثے میں کوئی بچہ تیس افراد مر جاتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب ان کو معاوضہ دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ اس لئے میں حکومت کی توجہ دو حادثات کی طرف دلانا چاہتا ہوں ایک کوئٹہ اور دوسرا مری میں ہوا جس

میں 35 کے قریب بچے شدید زخمی ہوئے ہیں اور یہ تقریباً دس سکول کے بچے ہیں اگر آپ ان کے معاملات دیکھ سکتے ہیں تو ضرور دیکھنے کا۔

جناب چیئر مین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے جناب چیئر مین! اس کو دیکھ لیا جانے گا۔

جھنگ کی شہری زمین پر پولیس کا ناجائز قبضہ

(--- جاری ---)

جناب چیئر مین، یہ تحریک اتوانے کار 764 جناب نجف عباس سیال کی طرف سے ہے۔ یہ move ہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔ کیا نجف عباس سیال صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ جی وزیر قانون! وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! یہ move ہو چکی تھی اور میں نے اس کا جواب دینا تھا۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ متعلقہ محکمے سے میری بات ہونی ہے۔

جناب چیئر مین، برائے مہربانی ماموشی اختیار کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! میری متعلقہ محکمے سے بات بھی ہونی ہے اور جواب بھی لیا ہے اس میں کئی سارے معاملات ایسے تھے جو ریکارڈ سے متعلق تھے اور اس ریکارڈ کا ہم نے ملاحظہ کرنا تھا۔ میری جناب سے اسد جاہوگی کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں جو معزز رکن کا اور محکمے کا بھی موقف سن لے۔ پھر اس کمیٹی کی جو بھی recommendations آنے گی ہم اس کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جناب والا! اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں کمیٹی بنا دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین، ٹھیک ہے کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئر مین! پھر اس کو pending فرمایا جائے۔

جناب چیئر مین، اس کو pending کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں کمیٹی بنائی جائے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! ہمارے ایک معزز رکن اچھی واک آؤٹ کر کے گئے ہیں وہ اس پانس کا ایک اہم حصہ ہیں میری گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرماتے ہوئے وزیر صاحب کو بھیجیں تاکہ وہ ان کو منا کر لائیں۔

وزیر آپاشی و قوت برقی، جناب چیئرمین! وہ اپنی مرضی سے گئے ہیں اور ان کے رویے کے خلاف واک آؤٹ کر کے گئے ہیں اگر انہوں نے منانا ہے تو یہ اپوزیشن واسے خود جا کر منائیں ورنہ وہ خود ہی پانچ دس منٹ بعد آجائیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے بہت سے مرحلوں پر بڑی بردباری اور دھاک کا مظاہرہ کیا ہے تو ہم بھی انہی کے بھائی اور انہی کا حصہ ہیں اگر یہ وہاں چلے جائیں گے تو یقیناً کسی کی شان میں کوئی کمی نہیں ہوگی یہ ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی رویے ہوتے ہیں اور پیار محبت کے طریقے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین، معزز رکن بلاوجہ stress کر رہے تھے اور اس کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا کہ اس کو admit کیا جانے اور وہ اس کو خود سمجھ رہے تھے کہ وہ تین دن بعد آنے ہیں اور وزیر قانون نے اس دن سارا حکمہ بلایا ہوا تھا اور حکمہ جواب بھی لے کر آیا تھا اب تین دن بعد آج کیا ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! آپ کسی رکن کی ذیولٹی لگا دیں وہ جا کر ان کو لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ پھر آپ چلے جائیں اور ساتھ کچی صاحب کو لے جائیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب چیئرمین! وہ بیئر وزیر کے نہیں آئیں گے۔

وزیر پبلک اینڈ ہیلتھ انجینئرنگ، جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ چلا جاتا ہوں۔

(اس موقع پر مشتاق احمد کیانی اور ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی

صحیح اعجاز احمد کو منانے کے لئے گئے)

جناب چیئرمین، اگلی تحریک نمبر 738 ہے یہ move ہو چکی ہے۔ یہ سید احسان اللہ وقاص، جناب ارشد محمود بگو، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری اصغر علی کچر اور جناب محمد وقاص صاحب کی طرف سے تھی۔ برائے مہربانی خاموشی اختیار کریں اور کوئی cross talking نہ کریں۔ No noise, please۔

No cross talk, please. جی، وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! یہ move ہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

(اس موقع پر مشتاق احمد کیانی اور ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی

شیخ اعجاز احمد کو منا کر ہاؤس میں لانے)

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں قیدی کی ہلاکت سے ہنگامہ آرائی

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش ہے جیسا کہ میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ اس کا جواب بہت تفصیل کے ساتھ میرے پاس آیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے اسی تحریک اتوانے کار میں جو مسند زیر بحث ہے ایک Call Attention Notice بھی دیا گیا تھا اور میں نے عرض کی تھی اس اس Call Attention Notice کا بھی ہم نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا تھا۔ میں اب آپ کا تموزا وقت لینا چاہوں گا۔

(الف) مورخہ 02-09-2004 کو صبح تقریباً 9 بجے معمول کے معائنہ کے دوران سپرنٹنڈنٹ جیل کے حکم سے حوالاتیوں محمد اشرف علی خان ولد غلام نبی اور افضل مسیح ولد مسیح المسیح کی تلاش لی گئی اور تلاش کے دوران حوالاتی محمد اشرف سے نقد رقم مبلغ 525/- روپے اور حوالاتی افضل مسیح ولد مسیح المسیح سے بارہ فٹ لمبی خود ساختہ رسی برآمد ہوئی۔ ان دونوں ملزمان کو ہمراہ جاوید میسرہ Head Warden برائے پیشی روبرو سپرنٹنڈنٹ جیل دفتر

پکر میں لایا گیا ابھی یہ دونوں مزان پکر میں پہنچے ہی تھے کہ متوفی اشرف علی خان ولد غلام نبی نے اپنے سینے میں اپنا ناک درد محسوس کیا اور اس کے ساتھ ہی فرش پر گر گیا۔ اس وقت اس کے ساتھ دوسرا اعزام افضل مسیح بھی موجود تھا اس کو فوری طور پر چند قدم پر واقع نزدیک ہی جیل ہسپتال لایا گیا جہاں پر میڈیکل آفیسر موجود تھے جنہوں نے فوری طبی امداد دی لیکن حوالاتی اشرف علی خان باہر نہ ہو سکا۔ متوفی دل کے عارضہ کا مریض تھا اور حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال کر گیا۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سر گودھا کو سپرنٹنڈنٹ جیل نے از روئی قاعدہ نمبر 735 Pakistan Prisons Rules جوڈیشل انکوائری کے لئے درخواست کی جنہوں نے حافظ احمد طارق صاحب سول جج سرگودھا کو انکوائری آفیسر مقرر کیا اور ابھی جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔ انہوں نے جیل آ کر عہدہ جیل اور اسیران کے بین قہبند کئے۔ جوڈیشل انکوائری ابھی جاری ہے اور اس کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ میڈیکل بورڈ سے پوسٹ مارٹم کروایا جا چکا ہے۔ جس کے مطابق موت دل کا دورہ پڑنے سے واقع ہوئی ہے۔ متوفی کے جسم پر زخم کا کوئی نشان نہ پایا گیا ہے اور میڈیکل رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ No mark of injury present on the body لیکن متوفی کی اپنا ناک موت کا قاعدہ اٹھا کر کچھ شریک عناصر نے اپنے مخصوص محتاد کی خاطر گمراہ کن پرائیگنڈا کیا کہ متوفی حوالاتی اشرف علی خان کی موت جیل عہد کے تشدد کی وجہ سے ہوئی ہے حالانکہ یہ بات درست نہ تھی لیکن اسیران نے ان کے ہنگامے میں آ کر ہنگامہ کمزرا کر دیا۔

جناب چیئر مین! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی متوفی کی بیوی نے ایک درخواست دی تھی اور اسی کی درخواست پر مقدمہ بھی درج کیا گیا کیونکہ وہ کچھری میں موجود تھی اور اس کو جب اطلاع ملی کہ اس کے خاوند کی موت واقع ہو چکی ہے تو اس نے اس سلسلے میں مقدمے کے اندراج کے لئے درخواست بھی دی جس کے مطابق مقدمہ درج ہو چکا ہے۔

جناب چیئر مین! یہ بات درست نہ ہے کہ قیدیوں نے پانچ اہلکاروں کو یرغمال بنا لیا۔ قیدیوں کے ہنگامہ کرنے پر ضلع پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس نے آ کر جیل کی بیرونی دیوار

کی حفاظت کی جو نہی آئی جی جیل عذبات کو صورتحال کا پتا چلا تو انہوں نے فوری طور پر دو ذی آئی جی صاحبان عبدالستار حاجز اور ناصر محمود و زانج کو سر گودھا جیل سنبھنے کا حکم دیا جنہوں نے قیدیوں سے گفت و شنید کی اور جیل کے اندر بغیر کسی جانی نقصان کے امن و امان بحال کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ درست ہے کہ قیدیوں کے فرار کو روکنے کے لئے ہوائی کانٹرول اور آئسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ یہ جیل کے عملے نے کیا۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سر گودھا کے احکامات کے تحت جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔ ایک اس بندے کی موت کی جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ یہ جو جیل کا واقعہ ہوا ہے اس کی بھی جوڈیشل انکوائری سیشن جج صاحب کے آرڈر سے ہو رہی ہے۔ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت اہم اقدامات کر رہی ہے۔ جیلوں میں بد امنی کی بڑی وجہ جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنا ہے، یہ محتف و جہات اس میں دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے عمر کین بھائیوں کا concern صرف یہ تھا کہ جو واقعہ ہوا ہے، اس شخص کی ہلاکت ہوئی ہے وہ پولیس تشدد کے باعث ہوئی ہے۔ میں نے اس پر گزارش کی ہے کہ یہ پولیس تشدد کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے۔ دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی ہے۔ میڈیکل رپورٹ بھی آچکی ہے اور موتی کی بیوہ بھی یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ اس کی موت جیل میں تشدد کے باعث نہیں ہوئی بلکہ اس نے اپنے چند مخالفین کے متعلق کہا تھا۔ اس سلسلے کی تفتیش ہم اس کے بیان کے مطابق کر رہے ہیں کہ کہیں اس کے مخالفین نے اس پر تشدد کر کے یا اس کو زہر وغیرہ دے کر وہ ہلاکت کا باعث نہ بنے ہوں لیکن جہاں تک جیل کے واقعہ کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔ دونوں واقعات میں جو بھی اس جوڈیشل انکوائری کی recommendations ہوں گی، پہلے اس کی موت کے سلسلے میں پھر جیل incident کے سلسلے میں انشاء اللہ تعلق ان کے مطابق اقدامات اٹھانے جائیں گے اور اگر کوئی بھی سرکاری اہلکار خواہ وہ جیل کا ہو یا پولیس کا جو بھی اس میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیمبرمین راجہ صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اور مدلل اس کا جواب دیا ہے۔ اصل میں تحریک التوائے کار دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک خاص مسئلے کی طرف حکومت کو متوجہ کیا جائے۔ یہ جو واقعہ ہوا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ راجہ صاحب نے کروایا ہے یا ان کی گورنمنٹ نے کروایا ہے۔ ایک واقعہ ہو گیا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ مسئلے کی جو background ہے، یہ ایک واقعہ نہیں ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ تسلسل سے ہر دوسرے تیسرے مہینے کسی نہ کسی جیل کے اندر یہ واقعات رونما ہوتے ہیں اور سب سے بدترین افسوسناک واقعہ سیالکوٹ جیل کا ہوا۔ ابھی راجہ صاحب نے کہا کہ جو ڈیٹیل انکوائری چل رہی ہے۔ سیالکوٹ جیل کا جو بدترین واقعہ ہوا، جس میں بہت سارے بچ صاحبان بھی ہلاک کر دیے گئے۔ اس کا بھی ابھی چالان چل رہا ہے، کوئی عدالتوں میں پیش ہو گیا اور ابھی تک تھامال کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور چار دن پہلے اجادات میں لن کے لواحقین کی طرف سے آیا ہوا تھا کہ ہم تو قائلین اٹھا کر رٹل گئے ہیں۔ یہ جو صورت حال ہے کہ جب واقعہ ہو گیا تو اس کے بعد اس کو اتنے اچھے طریقے سے tackle کرنا چاہیے کہ deterrence ہو جائے اور آئندہ ایسے واقعات کا اعلاہ نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر زیادہ قیدی رکھے جاتے ہیں تو اس کا بندوبست کیا جائے اور نئی جیلیں تعمیر کی جائیں یا تو اس کا متبادل یہ ہے کہ اسلامی شریعت بلاذ کی جائے۔ اسلامی شریعت کے اندر اتنی لمبی سزاؤں کا تصور نہیں ہے۔ چوری حیات ہوتی ہے تو ہاتھ کاٹ کر واپس اس کو گھر بھیج دیا جاتا ہے۔ ایسے دو چار واقعات ہو جائیں گے تو اس کے نتیجے میں چوری کی سزا ہی قصہ کہانی ختم ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں کافی ریفیٹ مٹا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ جیلوں میں ظاہر ہے کہ جو لوگ آتے ہیں وہ مجرم ہوتے ہیں، ان کی ذہنیت مجرمانہ ہوتی ہے۔ ہماری جیلوں کے اندر جو اہلکار ہیں تو کوئی بھی معاملہ ہوتا ہے تو ان کے پاس اس کا علاج صرف ڈنڈا ہے۔ ان کو بڑے طریقے سے پیٹا جاتا ہے اور اہولان کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شکایت کرتا ہے تو اس کو مزید سزا دی جاتی ہے اور مارپیٹ کی جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ trends کا جائزہ لیا جائے۔ جیلوں میں psychologist بھی بھرتی کئے جائیں، psychiatrist بھی بھرتی کئے جائیں۔ ایک ایک قیدی کو دیکھا جائے تاکہ اس کا جو reaction مختلف معاملات میں ہے اس کو سمجھا جاسکے اور اس کے مطابق معاملات کو جیلوں

کے اندر چلایا جاسکے۔ یہ سارے محرکات ہیں۔ اس لئے یہ تحریک دی گئی ہے کہ ان سارے معاملات پر حکومت غور کرے اور کوئی منصوبہ بندی کرے۔ ہر تیسرے مہینے کوئی نہ کوئی بڑا واقعہ اخبارات کی زینت بنا ہوتا ہے اور اس کی رپورٹ یہی ہوتی ہے کہ جوڈیشل اکنوائزی ہو رہی ہے، آئیٹیل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اگلا واقعہ ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ باتیں میں نے عرض کرنی تھیں کر دی ہیں۔ میں راجہ صاحب کے جواب کی روشنی میں مزید press نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ یہ تحریک of dispose ہوئی۔

سید حسن مرتضیٰ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! اسی سے متعلقہ ایک میرا مسئلہ بھی ہے۔ 19 ستمبر کو ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں ایک آدمی expire ہو گیا۔ تین دن تک وہ شخص بیمار پڑا رہا، کسی نے اس کو ہسپتال shift نہیں کیا۔ اس کے ساتھ جو قیدی تھے انہوں نے بھی request کی کہ اگر آپ اسے ہسپتال نہیں بھجوا سکتے تو کم از کم ہمارے گھر اطلاع ہی بھجوا دیں۔

جناب چیئرمین، یہ آپ اسمبلی سے related business پر بات کر رہے ہیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ، نہیں، میں اس مسئلے سے related عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ اس کے لئے باقاعدہ move کریں۔ اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) تحریک اتوائے کار نمبر 740 یہ بھی move ہو چکی ہے۔

شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں گیارہ منزلہ پلازہ کی ناجائز تعمیر

(--- جاری)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہل ذی اسے کے بلڈنگ ریگولیشن کے مطابق شاہ عالم مارکیٹ جیسے علاقے میں 70 فٹ کی بندی تک تعمیر کی جاسکتی ہے۔ ایک منزل کی انچائی بشمول چھت دس فٹ تک ہوتی ہے۔ اس طرح 70 فٹ کی بندی تک سات منزلہ عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔ اس لئے یہ درست نہ ہے کہ شاہ عالم مارکیٹ میں چار منزلہ عمارت سے بندہ کوئی

مدت نہیں بن سکتی۔ خلاف قانون و بلا حصول اجازت تعمیرات کے خلاف قانون کے تحت اقداری کے پاس وسائل موجود ہیں۔ بلا امتیاز کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایسی تمام تعمیرات کے خلاف اقداری میں تعین سٹیبل مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان بھیجے جاتے ہیں تاکہ مابکان تعمیر کنندہ کے خلاف عدالتی کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔ اس ضمن میں مورخ 24-3-2004 سے مورخ 21-9-2004 تک بر خلاف نامہائز کنندہ 179 چالان مجسٹریٹ کی عدالت میں بمجوائے جا چکے ہیں۔ اس وقت مارکیٹ میں کوئی گیارہ مترہ بلازہ زیر تعمیر نہیں ہے۔ صرف ایک آٹھ مترہ مدت جس کے تین ترہ خانے ہیں پلاٹ نمبر 4 اور پلاٹ نمبر 48 بلاک B پر تعمیر ہوتی ہے۔ اس جگہ پر چار مترہ بلاک علاوہ ایک ترہ خانے کا نقشہ منظور شدہ ہے۔ نقشہ تعمیر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت آٹھ مختلف جگہوں پر پہلے سے موجود مدت کے اوپر خلاف منظور نقشہ جلت و بلا حصول اجازت تعمیر ہو رہی ہے۔ ان تمام مدت کے خلاف بھی کارروائی کی جارہی ہے۔ پلاٹ متذکرہ پر خلاف قانون تعمیر کرنے پر 16 چالان مجسٹریٹ صاحب کو بھیجے جا چکے ہیں۔

اس میں 'میں' عرض کرتا ہوں کہ کچھ لوگوں کے فرائض میں خلل کی وجہ سے یہ کام جو ہوا ہے اس میں ہم نے انسپکٹر فیاض اور عامر رحید کے خلاف ایک رپورٹ ایڈمنسٹریشن سیکشن ایل۔ ڈی۔ اے کو بمجوائی۔ جس پر متعلقہ بلاک انسپکٹروں کو suspend کرنے کے بعد قانونی کارروائی کرتے ہوئے سزائیں سنائی گئیں۔ فیاض کی دو عدد increments ختم کر دی گئیں اور عامر کی بھی دو عدد increments ختم کر دی گئیں ہیں۔ پھر مورخ 4۔ اپریل کو صبح چھ بجے ایک operation کیا گیا۔ اس operation میں پری محل چوک سے لے کر سوبھا بازار تک تمام تجاوزات کو مسدود کیا گیا اور چند تعمیرات کے خلاف بھی کارروائی عمل میں لائی گئی جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

پلاٹ نمبر 4 اور 48 کی اصلٹی فلور پر shuttering گرا دی گئی۔ دو مترہ مدت پلاٹ نمبر 19 بلاک B مسدود کر دی گئی۔ پلاٹ نمبر 12 بلاک G پر کارروائی کے دوران طبقہ بجلی کی تاروں پر گرنے سے بجلی کی تاریں ٹوٹ گئیں اور ٹرانسمارمر خراب ہو گیا تاہم ایک فلور کو جزوی طور پر مسدود کر دیا گیا۔ شاہ عالم مارکیٹ کے محلے کے محل کے لئے ضمنی مشاورتی کمیٹی لاہور نے 29۔ اپریل کو میٹنگ بلوائی تھی لیکن متعلقہ لوگوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک اس بابت میٹنگ

منفق نہیں ہو سکی۔ میں نے آج ہی ڈی جی کو یہ ہدایات دی ہیں کہ اس بلڈنگ کی جو چار منزلیں بن چکی ہیں ان کو گرانے سے امن و امان کی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے اور عمارت کے گرنے سے لوگ زخمی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسے ہم بلاک کروا کر جو ناجائز تعمیرات ہوتی ہیں انشاء اللہ تلافی انہیں گرا دیا جانے گا۔

جہاں تک پارکنگ کا مسئلہ ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ شاہ عالم مارکیٹ چونکہ باقاعدہ طور پر کمرشل ایریا ہے اور ایل۔ ڈی۔ اے کے بلڈنگ regulations کے تحت ایسی مارکیٹ میں ہر بلڈنگ کے لئے الگ سے پارکنگ جموں نا ضروری نہ ہے۔ تاہم پارکنگ کے مسئلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ایل۔ ڈی۔ اے نے ایک محیط رقبہ پر مشتمل ایک کثیر منزلیہ پارکنگ پلازہ ڈی پوائنٹ شاہ عالم مارکیٹ تعمیر کر رکھا ہے جس میں 500 گاڑیوں، 150 موٹر سائیکل اور 150 سائیکل پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں جواب کافی تفصیل سے آچکا ہے تو یہ تحریک of dispose کی جاتی ہے۔ اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ آج جمعہ ہے اور اگر پیکر مارکیٹنگ پر آج عام بحث بھی رکھی ہوتی ہے۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ وقت بہت کم ہے۔ اگر آپ اسے after Juma Prayer تک لے جانا چاہیں تو پھر سیر حاصل گفتگو ہو سکتی ہے otherwise بڑا تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ بہر حال جیسے آپ فرمائیں I am ready for that.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ زرعی مارکیٹنگ ایک بہت ہی اہم شعبہ ہے۔ پورا منجانب کسانوں پر مشتمل ہے اور یہاں ایوان کی اکثریت بھی کسانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اب وقت بھی ختم ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جمعہ کے بعد ہاؤس میں کورم کا پورا ہونا بہت مشکل ہو گا۔ اس تھوڑے سے وقت میں اس موضوع پر تسلی سے بحث بھی نہیں ہو سکے گی۔ لہذا میری

اتنا ہے کہ اس بحث کو پیر والے دن کر لیا جائے تاکہ سب تیاری بھی کر لیں اور تفصیل سے اس موضوع پر بات بھی ہو سکے گی۔

جناب چیئر مین، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب امیر والے دن کے لئے تو already -جنڈا موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا دن رکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ زرعی مارکیٹنگ کو پیر والے دن رکھ لیں اور environment کو آگے کوئی next تاریخ دے دی جائے۔

وزیر زراعت، جناب چیئر مین! پیر کو already ایک بحث fix ہے تو اس کو آپ کسی اور دن پر لے جائیں۔ اجمعی آدمہ کھٹنے میں اس پر کیا بحث ہو سکتی ہے۔ یہ ایک اہم موضوع ہے اور کافی لوگوں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب چیئر مین، ٹھیک ہے۔ زرعی مارکیٹنگ پر بحث ضرور ہوگی لیکن اس کے لئے کوئی اور دن مقرر کر لیا جائے گا۔ اب اجلاس 27-ستمبر 2004ء پر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 27 - ستمبر 2004

- 1- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2- سوالات (حکمرات اور پرورش حیوانات و ذیری ڈولپمنٹ اور بہبود آبادی)
نظن زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
غیر نظن زدہ سوال اور اُس کا جواب
- 3- توجہ دلاؤ نوٹس
ایگریکچرل مارکیٹنگ پر عام بحث
- 4- سرکاری کارروائی
تھظ ماحویات پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس)

پیر 27 - ستمبر 2004

(یوم الاثنین 9 - شعبان المعظم 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 38 منٹ

پر زیر صدارت جناب سیکر چو دھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْطِنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يَسْتَبْرِئُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۱ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

فِيْكُمْ كٰفِرًا وَّمِنْكُمْ مُّوْمِنًا ۝ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ۲ ۝

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوْرَكُمْ ۝

وَالِيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ ۳ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

مَا تُسْرُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ ۝ ۴ ۝

سورة آیات 4 تا 1

اللہ ہی کی یا کی بیان کرتی ہیں جو کچھ کہ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کی (بر) تعریف ہے، اور وہی ہر شے پر قادر ہے، وہ وہی ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا، سو بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض تم میں سے مومن، اور اللہ تمہارے (سارے) اعمال کو دیکھ رہا ہے، اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا، سو تمہارا (کیسا) اچھا نقشہ بنایا اور اسی کی طرف (سب کی) واپسی ہے، وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں، اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم پوچھ کر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو اور اللہ تو دلوں تک کی بات خوب جانتے والا ہے، وما علینا الالبلاغ ۝

سوالات (حکومت امور پرورش حیوانات و ذیری ڈولپمنٹ اور بہبود آبائی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سیکرٹری، بِنَمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈے پر حکمہ بات امور پرورش حیوانات و ذیری ڈولپمنٹ اور بہبود آبائی سے متعلق سوالات کے جوابات دینے جائیں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! پروانٹ آف آرڈر

جناب سیکرٹری، جی! شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! پہلے تو میں آپ کو اپنے ملک میں واپسی پر اور اس ایوان میں دوبارہ سیکرٹری شپ کا عہدہ سنبھالنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج اتفاق سے ہمارے پارلیمنٹری سال کے دن پورے ہو چکے ہیں۔ مجھے اتھارٹی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر یہی سوچ ہے کہ صرف دن پورے کرنے ہیں بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر پنجاب کی عوام کے لئے اور اداروں کے لئے کام کریں لیکن یہاں پر ذہنوں میں شروع سے ہی بٹھا دیا جاتا ہے کہ "صرف دن پورے کرنے ہیں"۔ جب دن ہی پورے کرنے ہیں تو پھر تو خدا ہی حافظ ہے۔ میں یہاں پر آپ کی وساطت سے یہ التجا کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرمائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی کرسی پر بیٹھنے کا موقع دیا ہے جو کہ یقیناً بہت بڑا اعزاز ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس concept کو ختم کیا جانے کہ "صرف دن پورے کرنے ہیں"۔

جناب سیکرٹری، شاہ صاحب! اس سلسلے میں پہلے سے ہی ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس کے ممبر رانا آفتاب صاحب اور رانا منار اللہ صاحب بھی ہیں اور ذہنی سیکرٹری صاحب convener ہیں تو جو نمبر کوئی فیصد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ پھر اس پر۔۔۔۔۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! ہماری گزارش صرف اتنی ہے کہ یہ ایک مہینہ لمبا اجلاس ہے ہم تمام دوست یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی کاشتکاری کرتا ہے کوئی دوسرا کام کرتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس کے علاوہ ہمیں روزگار کا بھی بندوبست کرنا پڑتا ہے تو احاطہ اجلاس کر کے پھر تین

تین مہینے اجلاس نہیں ہوتا تو اس trend کو بدلا جائے۔
 رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب سپیکر، جی رانا آفتاب احمد صاحب۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بہت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ
 یہ رولز آف پروسیجر کی بات ہے کہ آپ نے یہاں پر

Regarding Faisalabad District Council License Fee and Toll Fee

پر ایک تحریک اٹوانے کا پر انکوائری شروع کروائی تھی جو Rule 132 under یہاں پر منسٹر صاحب
 نے lay کر دی تھی اور اس lay ہونے کے بعد Rule under the اس میں بڑا واضح ہے کہ

The Speaker shall fix a date for discussion

اس کو انہوں نے mis-interpret کیا ہے میں نے کہا کہ کھ کر دیں اور انہوں نے لکھا ہے کہ،

The reports mentioned in Rule 132 of the Rules ibid are as under

اس میں رپورٹ Rule 132 کے تحت lay ہو گئی ہے اور انکوائری رپورٹ میں آپ کے شہر کے
 embezzlements and allegations prove correct ہوا ہے اگر
 آپ نے discussion نہیں کرنی تو پھر اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ
 any other report میں یہ کیسے fall نہیں کرتی کیونکہ یہ Rule 132 بہت واضح ہے کہ،

Any other report required to be laid in the House under

any law for the time being in force shall be so laid by the

Minister Mr Speaker! whether it is an inquiry report or it

is financial report

جو بھی ہے 'that was laid by the Minister' اور رول 133 کے تحت اس کو lay کرنا تھا

There was a misconception کہ آپ کے سیکرٹریٹ نے اس کو misquote کیا ہے۔ مجھے

بتائیں کہ یہ inquiry report کس میں fall کرتی ہے۔ Under which law the Minister

has laid this report?

جناب سپیکر: وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں؟ جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! دو دن پہلے جب آپ تشریف نہیں رکھتے تھے تو رانا آفتاب خان صاحب نے یہ issue raise کیا تھا جس کے جواب میں وزیر قانون نے جواب دیا تو یہ issue close ہو گیا تھا اور اس پر اس وقت سپیکر صاحب نے Ruling دے دی تھی کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اس کو close کر دیا گیا ہے یہ submit ہو چکی ہے۔ اگر اس کے بارے میں دوبارہ کوئی وضاحت چاہتے ہیں تو میری گزارش اور استدعا ہوگی کہ وزیر قانون صاحب دوبارہ تشریف لانے والے ہیں اس وقت اس کو take up کر لیا جائے لیکن اس کے ساتھ میری گزارش ہوگی کہ جو issue ایک دفعہ close ہو جانے پر اسے re-open کرنے سے احتیاط کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر: جی، آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے 132 رول quote کیا ہے کہ any other report تو اس میں یہ انکوٹری fall کرتی ہے۔ میں رول 132 دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! چودھری صاحب فرما رہے ہیں کہ اس پر سپیکر صاحب decision دے چکے ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ میرے پیچھے میں تشریف لے آئیں وہاں وزیر قانون صاحب کو بھی بلا لیں گے اور وہاں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ اگر اس معزز ایوان میں سپیکر صاحب Ruling دے چکے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں صرف آپ سے یہ Ruling لے رہا ہوں کہ یہ انکوٹری رپورٹ کس میں fall کرتی ہے؟ any other report میں یہ fall کرتی ہے۔ آپ دیکھیں رول 128 میں نیشنل فنانس کمیشن کی recommendations ہیں 'آڈیٹر جنرل اور پرنسپل آف پالیسی' کونسل آف اسلامک اڈیالوجی کی ہے۔ پھر any other report میں جو بھی رپورٹ اس ایوان میں آئی ہے وہ lay ہوگئی ہے۔ جناب والا! آپ اس کو بے شک re-open نہ کریں مجھے آپ any other report کے بارے بتادیں کہ آیا یہ fall کرتی ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں وہاں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ یہ سوال نمبر 1047 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

جناب نوید عامر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب نوید عامر، جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ ایمان اور عقیدہ کسی بھی انسان کے لئے سب سے بڑھ کر چیز ہوتی ہے۔ کسی بھی ریاست میں وہاں پر رہنے والے شہریوں کے جان و مال کا تحفظ کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتا ہے۔ ہم نے یہاں پر بار بار بات کی کہ پنجاب میں مذہبی اقلیتوں کے رہنماؤں اور ان کی عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے خصوصی اقدامات کریں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ حکومت نے اس پر سنجیدگی سے بالکل غور نہیں کیا ہے۔ ہمارے سکھ بھائیوں کے ساتھ تنگنا صاحب میں ہتھمراڈ کا جو واقعہ ہوا ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے مقدس مقام کی بے حرمتی ہے۔ اس سے پوری دنیا میں ہمارے سکھ بھائیوں کی ہونے والی دل آزاری کے اس واقعہ کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، اس پر تو وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑا سخت نوٹس لیا ہے۔ آپ نے اخبار میں بھی پڑھا ہو گا۔ اس کی انکوائری ہو رہی ہے اور جو بھی لوگ اس میں ملوث پائے گئے ان کو قانون کے مطابق سزا ملے گی۔ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کا آج کے اخبار میں بیان ہے۔

جناب نوید عامر، جناب سپیکر! اس پر ہمارا موقف یہ ہے کہ یہ blasphemہ ہے اور اس پر ان عناصر کے خلاف blasphemہ law کا پرچہ لگانا چاہیے۔ اس کے لئے اس پر نوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین جناب نوید عامر اور

جناب پرویز رفیق ایوان سے نوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! 'welcome back' اہلاً و سہلاً مرحبا۔ جناب! آپ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میرا سوال نمبر 4047 ہے۔

جناب سپیکر، جی، سوال نمبر 4047 جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؛ سید احسان اللہ وقاص، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور ویٹرنری ہسپتالوں، ڈاکٹرز

اور سالانہ بجٹ کی تفصیلات

*4047، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں اور ان میں کتنے ڈاکٹر full time job پر ہیں اور ہسپتالوں میں روزانہ اوسطاً کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ہر ہسپتال کا سالانہ بجٹ کیا ہے؟

(ب) کیا کسی ویٹرنری ہسپتال میں ملازم ڈاکٹر کو private practice کرنے کی اجازت ہے۔ اگر اجازت ہے تو کن شرائط کے ساتھ؟

(ج) لاہور میں قائم گواہ کالونیز میں گواہوں کو پرورش حیوانات اور ذیری ڈویلپمنٹ کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع لاہور میں 24 ویٹرنری ہسپتال ہیں اور ان میں 24 ویٹرنری ڈاکٹرز فل ٹائم جاب پر ہیں اور ان ہسپتالوں میں روزانہ اوسط 360 بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ تمام ہسپتالوں کا سالانہ بجٹ برائے سال 2003-04 مبلغ 1,10,62,300/- روپے ہے۔

(ب) کسی وینرنری ہسپتال میں ملازم ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی اجازت بخوار محمدانہ نوٹیفکیشن نمبر ایس۔ او۔ آر۔ 4 (ایس اینڈ جی اے ڈی) 1-4/88 مورخہ 23-2-89 کے تحت درج ذیل شرائط پر دی گئی ہے۔

1- دفتری یا ہسپتال کے اوقات کار کے دوران پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی سختی سے ممانعت ہو گی۔

2- پرائیویٹ پریکٹس ہسپتال یا دفتر کی حدود میں نہیں کی جائیگی۔

3- پرائیویٹ پریکٹس بذریعہ ماڈٹ کرنے کی بھی ممانعت ہو گی۔

(ج) لاہور میں قائم گوالا کالونیوں میں وینرنری ہسپتال قائم ہیں۔ جن میں جانوروں کو بروقت

حفاظتی فیکہ جات کی سہولت مہیا کی جاتی ہے اور ضرورت پڑنے پر جانوروں کا علاج بھی

کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مویشیوں میں جدید طریقہ نسل کشی کا اہتمام بھی ہے۔

جناب سپیکر، جی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سیشن میں دوسری دفعہ ڈیری ڈویلپمنٹ کے سوالات آگئے ہیں۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر پہلے بھی گزارش کی تھی کہ محکمہ لبر کے متعلق میرا خیال ہے کہ ذریعہ سال سے کوئی سوالات نہیں آئے۔

جناب سپیکر، علیم صاحب سے میری گزارش ہے کہ آپ معزز اراکین کو ایوان میں واپس لے آئیں۔

(اس مرحلے پر جناب عبدالعظیم خان نوکن واک آؤٹ کرنے والے معزز اراکین

کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں نے درخواست یہ کی ہے کہ اس محکمے کے سوالات دوسری دفعہ آگئے ہیں لیکن محکمہ لبر کے متعلق سوالات غالباً ذریعہ سال سے نہیں آئے۔ میں نے اس سے پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر یہ گزارش کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر، چلیں اچھے سیشن میں آجائیں گے۔ آپ کا اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کریں۔
 سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کے دو حصے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ پرائیویٹ
 پرنکس کرنے والے ویزری ڈاکٹروں کے لئے جو شرائط طے کی گئی ہیں وہ ان شرائط پر عمل نہ
 کریں تو ان کے خلاف کیا انضباطی کارروائی کی جاتی ہے؟ اور اب تک کتنے افراد کے خلاف اس طرح
 کی کارروائی کی گئی ہے؟ دوسرا اسی کا حصہ یہ ہے کہ گوالا کالونیوں میں ویزری ہسپتال میں مختلف
 بیماریوں کے ویزری کے سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ، سید ہارون احمد سلطان صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، شکریہ۔ جناب سپیکر! پہلے تو میں ان کو یہ بتاتا
 چلوں کہ جو بھی کوئی محکمے کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو قواعد و ضوابط کے
 تحت سزا دی جاتی ہے اور ابھی تک کوئی بھی ایسا کیس سامنے نہیں آیا جس سے پتا چلے کہ اس نے
 پرائیویٹ پرنکس office timing کے دوران کی ہے۔ دوسرا یہ جو گوالا کالونی کی بات کر رہے ہیں
 اس کالونی میں دو سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہمیشہ موجود رہتے ہیں اور وہاں جو بھی نئے ڈاکٹرز آتے ہیں تو یہ
 سپیشلسٹ ڈاکٹرز انہیں ہر ابھی اور ایڈوانس ٹیکنالوجی بتاتے ہیں اور اگر ان کو کوئی بیماری آتی ہے
 تو اس کو وہ cure کرتے ہیں۔ شکریہ

(اس مرحلے پر معزز اراکین جناب نوید عامر اور

جناب پرویز رفیق ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب! ضمنی سوال۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ گوالا کالونیوں میں جانوروں کو شہر
 سے نکال کر وہاں بھیج دیا گیا تو یہ ہسپتال جن کی تعداد یہاں پر لکھی ہے کہ 21 ویزری ہسپتال
 ہیں تو ان میں سے کتنے ہسپتال گوالا کالونی میں منتقل کر دینے گئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، سید ہارون احمد سلطان صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! دو گوالا کالونیاں ہیں اور ہر کالونی میں ایک ایک ہسپتال ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں وزیر محترم کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ گزشتہ دنوں رکھ چند رائے کی گوالا کالونی میں جانوروں میں شدید بیماری پھیلی رہی ہے اور وہاں پر کوئی ڈاکٹر available نہیں تھا۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس چیز کا اہتمام کریں کہ یہ بڑی گوالا کالونی ہے اور اس میں دس ہزار کے قریب وہاں جانور موجود ہیں تو وہاں پر ڈاکٹر موجود نہ ہو تو بیماری پھیلے گی۔ سو ڈیزہ سو کے قریب وہاں پر بمینسٹریس مر گئیں ہیں۔ اس کے لئے میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس چیز کا اہتمام کریں کہ ان گوالا کالونیوں میں ویزرنری ڈاکٹر جو بیس کھنٹے موجود رہا کریں۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! ان کی بات ٹھیک ہے۔ وہاں پر دس ہزار نہیں بلکہ اٹھارہ ہزار جانور ہیں۔ ابھی تک میرے سامنے تو اس قسم کی کوئی رپورٹ نہیں ہے لیکن میں پھر بھی چیک کر لیتا ہوں اگر اس قسم کا کوئی بھی واقعہ ہوا تو اس پر ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4268 میں۔ مجتبیٰ شجاع الرحمن صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 4268۔ (مسئز رکن نے میں مجتبیٰ شجاع الرحمن کے ایاد پر

دریافت کیا)

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور، تعمیر، شعبہ جات

ریسرچ اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4268، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟
(ب) اس وقت مذکورہ یونیورسٹی کے کس کس شعبے میں کن کن بیماریوں پر ریسرچ کی جا رہی ہے؟

(ج) مذکورہ یونیورسٹی میں جانوروں کی کن کن بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) مذکورہ یونیورسٹی کی سال 2002 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کو اس کے رقبہ 54 ایکڑ پر مورخہ 8- جون 2002 کو یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کا درجہ دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے معرض وجود میں آنے کے بعد مورخہ 27-11-02 کو گورنمنٹ آف پنجاب نے مندرجہ ذیل تحقیقاتی ادارے یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کر دیئے تھے۔

- | | |
|---|---------------------|
| 1- لائیو سٹاک ایکسپرٹس عیاشن بمونگی ضلع قصور | رقبہ 811 ایکڑ |
| 2- ان سردی ٹریننگ و ٹیکنالوجی سٹر بمونگی ضلع قصور | رقبہ 35512 سکواڈرنٹ |
| 3- ذیری ٹریننگ و ٹیکنالوجی سٹر بمونگی ضلع قصور | رقبہ 28928 سکواڈرنٹ |
| 4- ملت پولٹری فارم 'فیرڈز پور روڈ لاہور | رقبہ 109 کنال و سرد |

(ب) یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تحقیق کی جا رہی ہے۔

- | | |
|----------------------|--|
| 1- فریالوجی | 2- فارماکالوجی اینڈ ٹاکسالوجی |
| 3- پتھالوجی | 4- مائیکروبیالوجی |
| 5- جراثیمی ٹالوجی | 6- تھیراپی و جنالوجی (اینیمل ری پروڈکشن) |
| 7- میڈیسن اینڈ سرجری | 8- اینیمل نیوٹریشن |
| 9- پولٹری پروڈکشن | 10- P.V.M اور پبلک ہیلتھ |

یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل امراض پر تحقیق کی جا رہی ہے۔

1- مویشیوں کے متعدی امراض مثلاً۔

منہ کھر کی بیماری

کرمی امراض

مویشیوں میں واٹرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف حفظ ماتقدم
بھینسوں میں سوزش رحم میں جینٹامائین سین اور ایزوفلو کاسن کے اثرات
خرگوش میں وٹامن ای کے چکنائی پر اثرات
غذا کی کمی سے پیدا ہونے والے امراض

2- مویشیوں میں زہر خورانی

3- مرغیوں کے متعدی و غیر متعدی امراض مثلاً

انفیکشن برسل ڈیڈ

آب قب

انفیکشن بروٹا نہیں

مرغیوں میں واٹرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف حفظ ماتقدم شبہ کینیٹل
میڈین اینڈ سرجری فیکلٹی آف ویٹرنری سائنسز، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل
سائنسز لاہور میں مندرجہ ذیل بیماریوں پر ریسرچ کی جا رہی ہے۔

1- بردسیوس

2- کاکیدیوس (خونی چٹن)

3- لیٹو پائسروس

4- نوزائیدہ پھڑوں کی بیماریاں

5- چنے کرم

6- بھینسوں میں چٹن (انسٹیوں کی سوزش)

7- گھوڑوں اور مویشیوں میں مپ اور پیچ

8- ہڈیوں کی سرجری

9- مھونے اور بڑے جانوروں کو سن کرنا (بے ہوش کرنا)

10- سافٹ ٹیسو سرجری

یونیورسٹی میں جانوروں کی جن بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل (ج)

ہے۔

- نمبر شمار جن بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
- نمبر شمار جن بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔
- 1- اچھارہ
- 2- مہدے کی تیزابیت
- 3- سوبی کیل کمانے والی حالت
- 4- گھوڑوں میں سور
- 5- خناق
- 6- سوکھ کی ہوا
- 7- ہوانے کی شوزش
- 8- منہ کھر
- 9- بکریوں میں ما
- 10- پھبھی
- 11- ایتھر کیس
- 12- پاندنی
- 13- مقدی سوک
- 14- عمل گھوٹو
- 15- برو سیلوس
- 16- جوڑ ڈنریز
- 17- تپ دق
- 18- پھکار
- 19- سانپ کا کانا
- 20- باڈرہن
- 21- پیسا
- 22- رت سوترا
- 23- تھیروسیس
- 24- گول کرم
- 25- چھپے کرم
- 26- کدو دان
- 27- واریل ٹللی
- 28- غیر ہموار ڈانریں
- 29- مختلف قسم کے زخم
- 30- بڑی ٹوٹا
- 31- سینگ کا ٹوٹا
- 32- ہرنیا
- 33- مہوڑے اور گز
- 34- پاؤں کی بیماریاں
- 35- کلز ہوتا
- 36- نکسیر
- 37- ٹینڈن اور نکانت کا کھچاؤ
- 38- سوزش
- 39- ہیماٹوما خون کا انجماد
- 40- ہوانہ اور قسن کا عمل جراثی
- 41- عمل جراثی سے خون کا بند ہونا
- 42- غذا کی ٹللی میں رکاوٹ
- 43- ڈسلیبر
- 44- پاروہ
- 45- بچھڑیوں کا تار
- 46- زخموں کے کیزے
- 47- بچھڑی
- 48- حفاشی ٹیکے
- 49- جلد کی بیماریاں
- 50- کان کی سوزش
- 51- بچھڑ
- 52- جوڑوں میں پانی بھر جانا (کھٹنے میں پانی بھر جانا)

- 53- مختلف کرم
54- دم کا عمل جراثی سے کاٹنا
55- کان کا جراثی سے کاٹنا
56- بجر کی سوزش
57- بیوں میں ڈمبر
58- بیوں کی آستوں کی بچس

(د) مالی سال 2002-03 کی آمدن و اخراجات کی تفصیلی درج ذیل ہے۔

نمبر شد آمدن	نمبر شد	اخراجات
1- کراٹ ازہائو کمیشن اسلام آباد 23.362 ملین	1- سٹوڈنٹس	22.802 ملین
2- کراٹ از پنجاب گورنٹ 19.976 ملین	2- مردہ الاؤنسز	9.027 ملین
3- یونیورسٹی آمدن 13.657 ملین	3- دیگر غیر ترقیاتی اخراجات	25.159 ملین
ٹوٹل 56.99 ملین	ٹوٹل	56.99 ملین

پنجاب گورنٹ نے مالی سال 2002-03 میں A.D.P کے تحت 64.123 ملین برانے ترقیاتی اخراجات منظور کئے تھے جو کہ نئی عمارات کی تعمیر، پرانی عمارات کی مرمت، لیبارٹری، مشینری، کمپیوٹر، کیمیکل، فرنیچر، ٹرانسپورٹ کی مد میں خرچ کئے گئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری، یہ اس کا صرف جز (ب) پڑھ دیں۔

جناب سیکرٹری، جی، سید ہارون احمد سلطان صاحب! سوال کے جواب کا جز (ب) پڑھ دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری، جن شعبوں میں تحقیقات کی جاتی ہے یہ اس کے متعلق ہے۔ میرے خیال میں اس کو اگر پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

معزز ممبران حزب اختلاف، پڑھ دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(ب) یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں تحقیق کی جا رہی ہے۔

1- فریالوجی 2- فارما کالوجی اینڈ۔۔۔

3- ہتھالوجی 4- مائیکرو بیالوجی

5- میر اسائن ٹالوجی۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف، غلط پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر، نہیں، پیر اسٹی نالوجی انھوں نے ٹھیک پڑھا ہے۔۔۔ نہیں، نہیں۔ ٹھیک پڑھا ہے۔
پیر اسٹی نالوجی پڑھ رہے ہیں، ٹھیک پڑھا ہے۔ جی، پڑھیں، شاہ صاحب! آپ پڑھیں۔ (قطع کلامیں)
رانا صاحب! دیکھیں، سیریل نمبر 5 رانا صاحب! پیر اسٹی نالوجی انھوں نے پڑھا ہے۔ یہ لفظ
ٹھیک پڑھا ہے۔ جی، شاہ صاحب! آگے چلیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

- 6- تھیر و جانولی (اینٹیل ری پروڈکشن) 7- میڈیسن اینڈ سرجری
8- اینٹیل یوزریشن 9- پولٹری پروڈکشن
10- PVM اور پبلک ہیلتھ

یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل امراض پر تحقیقات کی جا رہی ہے۔ (قطع کلامیں)

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، ابھی آپ نے سہی نہیں ہے میں پڑھتا کیا؟
جناب سپیکر، جی، آگے ہے کہ یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل امراض پر تحقیق کی جا رہی ہے۔ اس سے
آگے چلیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انھوں نے نمبر 6 نہیں پڑھا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! پڑھ رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میں ایک بات آپ کے توسط سے
کسنا چاہوں گا کہ میں نے ایم۔ بی۔ اے کیا ہوا ہے۔ میں نے اینیمیزس ڈاکٹر یا کوئی پی۔ ایچ۔ ڈی
نہیں کی ہوئی۔ اس کے اندر جو کچھ ہے میں نے وہ ساری ٹیکنیکل چیزیں سامنے رکھی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ انھوں نے گورنر صاحب کا بیان نہیں پڑھا۔

انھوں نے کہا ہے کہ ہم اس گریجویٹ اسمبلی کو لانے کے باوجود We are not satisfied

with the performance ان کے گورنر کی بات ہے، میری تو نہیں ہے۔ اگر یہ پڑھ نہیں سکتے

ہیں تو پھر یہ جواب کیا دیں گے؟

جناب سپیکر، نہیں ٹھیک پڑھ رہے ہیں۔ شاہ صاحب! ٹھیک پڑھ رہے ہیں۔ جی، شاہ صاحب! آگے چلیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، گلگتہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر، جی، یونیورسٹی میں مندرجہ ذیل امراض پر تحقیق کی جا رہی ہے۔ اس سے آگے چلیں۔ آرڈر پلیز۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ ان کو رعلتی پاس کر دیں۔

جناب سپیکر، نہیں، نہیں۔ ٹھیک پڑھ رہے ہیں۔ جی، شاہ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

۱۔ مویشیوں کے متعدی امراض مثلاً۔۔

منہ کھر کی بیماری

کرمی امراض

مویشیوں میں دائرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف، حفظ ماہم بمینسوں

میں سوزش رحم میں جینٹلمانی سین۔۔۔ اور ایڑو فلو کاس کے اثرات۔۔۔

خراگوشوں میں وٹامن ای کے چکنائی پر اثرات۔

غذا کی کمی سے پیدا ہونے والے امراض۔۔۔

جناب سپیکر! یہ کافی لمبا جواب ہے۔ اب تو میرے خیال میں میں نے کافی پڑھ دیا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں تو میں پھر بھی پڑھ دیتا ہوں۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میں ایک بات کہوں گا کہ ابھی

یہاں برادھر سے ایک معزز ممبر کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

معزز ممبر ان حزب اختلاف، آپ پڑھ دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، چلیں۔

2۔ مویشیوں میں زہر خورانی

3۔ مرغیوں کے متعدی و غیر متعدی امراض مثلاً

انفیکشنس برسل ڈیزیز

آب قلب

انفیکشنس بروکائٹس

مرغیوں میں وائرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف حفظ ماتقدم شعبہ کلیکل میڈیسن اینڈ سرجری ٹیکنی آف ویترنری سائنسز، یونیورسٹی آف ویترنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں مندرجہ ذیل بیماریوں پر ریسرچ کی جارہی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان جناب سپیکر ایچ ایم نے ان کی اہلیت کا اندازہ لگایا ہے۔ ہم اپنا prerogative withdraw کرتے ہیں۔ ان سے لکھا ہوا جواب تو پڑھا نہیں جا رہا یہ ضمنی سوال کا کیا جواب دیں گے؟ میں اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں کرتا۔

ملک محمد اقبال چٹڑ۔ جناب سپیکر امیرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یونیورسٹی آف ویترنری اینڈ اینیمل سائنسز میں کتنے experts تعینات ہیں، ان کا عہدہ اور گریڈ کیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: معزز رکن اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: محمد اقبال چٹڑ صاحب ذرا اپنا سوال دہرا دیں۔

ملک محمد اقبال چٹڑ: جناب والا! یونیورسٹی آف ویترنری اینڈ اینیمل سائنسز میں کتنے experts تعینات ہیں، ان کا گریڈ اور عہدہ کیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: یہ fresh question بنتا ہے۔

ملک محمد اقبال چٹڑ: جناب سپیکر! انھوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ 1811 ایکڑ زمین لائیو سٹاک ایکسپریمینٹ سٹیشن بمونگی ضلع قصور کے پاس ہے۔ تو اس زمین کو کون کاشت کرتا ہے اور اس کی سالانہ آمدنی کیا ہے؟ اگر اس زمین کو محکمہ کاشت نہیں کرتا تو پھر کون کاشت کرتا

ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ جناب سپیکر، معزز رکن اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ 1811 ایکڑ زمین کون کاشت کرتا ہے اور اس کی آمدن کس کے پاس جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ زمین ان کو ریسرچ کے لئے دی گئی ہے اور اس کی جو بھی آمدنی آنے لگی وہ حکومت پنجاب کو جانے لگی۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! جواب میں انھوں نے "منہ کھر" کی بیماری کا ذکر کیا ہے تو وزیر موصوف "منہ کھر" اور "disease" میں فرق بیان کر دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! وزیر صاحب وینرنری ڈاکٹر تو نہیں ہیں کہ بیماریوں کے بارے میں ان سے پوچھنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اب تھوڑی دیر میں یہ "رت موٹا" کے بارے میں پوچھ لیں گے کہ یہ کیا ہوتا ہے۔ ایسی چیز کے بارے میں پوچھیں جو سمجھ نہ آ رہی ہو۔ (جزب) انھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا تو وزیر صاحب نے اسے پڑھ دیا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں نے تو بڑا simple سا سوال پوچھا ہے کہ "منہ کھر" اور "disease" کے بارے میں define کر دیں یہ کیا ہے؟ جناب والا! میرے معلقے میں یہ بیماری سب جانوروں کو ہے۔

جناب سپیکر! شاہ صاحب ماشاء اللہ زمیندار آدمی ہیں ان کو پتا ہے کہ "منہ کھر" بیماری کئی وجہ سے ایک تو جانور چل نہیں سکتا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! یہ تو آپ انھیں بتا رہے ہیں۔ انھیں خود جواب دینے دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! اگر میرے معزز ممبر کو اتنا ہی شوق ہے تو میں ان کے پاس ایک ڈاکٹر بھیج دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ انھیں کچھ ہی عرصہ میں full trained کر دے گا۔

جناب سپیکر: نہیں وہ خود ہی جانتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بھی کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز کن کن
پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے؟ وزیر صاحب ذرا وضاحت فرمادیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! لاہور کے اندر یہ یونیورسٹی 51 ایکڑ
پر ابھی حال ہی میں بنائی گئی ہے۔ یہ یونیورسٹی اس وقت پاکستان کی واحد یونیورسٹی ہے۔ ہم نے
اس کی ریسرچ proper کرنے کے لئے پارٹنریٹائی ادارے یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کر دیئے ہیں۔
جن میں لائیو سٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن، بھونیکل ضلع قصور ہے جس کا رقبہ 1811 ایکڑ ہے۔ دوسرا ان
سروس ٹریننگ و ٹیکنالوجی سٹر بھونیکل ضلع قصور جس کا رقبہ 35512 سکوائر فٹ ہے۔ اسی طرح
ڈیری ٹریننگ و ٹیکنالوجی سٹر بھونیکل ضلع قصور میں 28928 سکوائر فٹ رقبہ دیا ہے اور ملٹ پولٹری
فارم، فیروز پور لاہور میں 109 کنال کا رقبہ دیا ہے۔ اس میں ریسرچ کی جاتی ہے۔ میں یہ بھی بتانا
چاہتا ہوں کہ ہمارا پی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کے طالب علم پڑھا بھی رہے ہیں اور جو پرائیویٹ لوگ ان سے
ریسرچ کروانا چاہتے ہیں وہ اس بابت ریسرچ بھی کر رہے ہیں۔ اس کا بھی حکومت پنجاب کو
قائدہ جو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

جناب طاہر اختر ملک: سوال نمبر 4397۔ جناب والا! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔ (معزز رکن
نے جناب ارشد محمود بگو کے ایام پر دریافت کیا)۔
جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی۔ پی۔ 122 سیالکوٹ۔ ویٹرنری یونٹس / ہسپتالوں

اور عملہ کی تفصیل

*4397، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی۔ پی۔ 122 سیالکوٹ میں کل کتنے ویٹرنری یونٹ ہیں؟

(ب) اس میں عمدہ کی تعداد کیا ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں ان یونٹ / ہسپتال کی حالت بہتر بنانے اور ضروری آلات فراہم

کرنے کا حکومت نے کوئی اقدام کیا۔ اگر ایسا نہ ہے تو کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،

اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) حلقہ پی پی 122 سیالکوٹ میں ایک سول ویٹرنری ہسپتال ہے اور ایک ڈسٹرکٹ

Diagnostic Laboratory ہے۔

(ب) عمدہ کی تعداد 12 ہے۔

(ج) حلقہ پی پی 122 سیالکوٹ میں گزشتہ پانچ سالوں میں ان یونٹ / ہسپتال کی حالت بہتر

بنانے کے لئے ضلعی حکومت کے تحت محکمہ بڈنگ سیالکوٹ نے مرمت و سفیدی کا کام

کیا ہے جب کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ان یونٹ / ہسپتال کو مبلغ 24,6831 روپے کی

مشینری / آلات فراہم کئے گئے ہیں۔

جناب طاہر اختر ملک: جناب سیکرٹری (ب) میں انھوں نے لکھا ہے کہ عمدہ کی تعداد 12 ہے۔

اس کا ذرا break up بتادیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سیکرٹری، عمدہ ہر یونٹ پر ایک ایک ہوتا

ہے لیکن ہم نے موبائل نیز بھی شروع کی ہیں تو جہاں پر ضرورت پڑتی ہے وہاں پر موبائل نیم بیج

دیتے ہیں۔

جناب طاہر اختر ملک: جناب سیکرٹری! میرا سوال یہ ہے کہ انھوں نے عمدہ کی تعداد 12 بتائی ہے۔ تو

اس میں ویٹرنری ڈاکٹرز کتنے ہیں اور junior سٹاف کتنا ہے؟ اس کا break up بتادیں۔ سوال

گندم جواب چنا والی بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ نے عد کی تعداد 12 لکھی ہے۔ اس میں ڈاکٹرز کتنے ہیں، ڈسپنری یا clerical staff کتنا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے 12 ڈاکٹرز کی تعداد دی ہے۔

جناب طاہر اختر ملک: کیا وہاں عد کوئی نہیں ہے 12 کے 12 ڈاکٹرز ہی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس میں ایک ویزیری اکیسیر ہوتا ہے، دو ویزیری اسسٹنٹ ہوتے ہیں، دو ایب ٹیکنیشنرز ہوتے ہیں، تین ایب اسسٹنٹ ہوتے ہیں اور دو چوکیدار ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! سوال نمبر 4424۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ امور پرورش حیوانات میں پی۔ ایچ ڈی ماہرین

اور شعبہ جات کی تفصیل

*4424. سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات کے خصوصی ماہرین جنہوں نے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ان کی تفصیل نیز ان کے شعبہ جات، مختص (Speciality) کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) پرورش حیوانات کے ماہرین کی غیر ملکی اداروں میں مزید تربیت اور تعلیم کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ فی الوقت کتنے افراد حکومت کے تعاون اور امداد سے غیر ملکی اعلیٰ تحقیقاتی اداروں میں تعلیم اور تحقیق کی تربیت حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) محکمہ نے اپنے ماہرین کی اعلیٰ تربیت کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟ کیا ترقیاتی دی جا رہی ہیں اور پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والے ماہرین کو کیا خصوصی الاؤنس ادا کئے جاتے ہیں؟ وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات کے خصوصی ماہرین جنہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں ان کی تعداد 30 ہے، اپنی ایچ ڈی حاصل کرنے والوں کے نام اور ان کے مختص شدہ شعبہ جات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرورش حیوانات کے ماہرین کی غیر ملکی اداروں میں مزید تربیت اور تعلیم کے لئے محکمہ وفاقی حکومت کے تعاون سے فنی و مالی امداد کرنے والے بین الاقوامی اداروں سے اپنے اہل افسران کو برائے تربیت بھجواتا رہتا ہے۔ 5 افراد حکومت کے تعاون اور امداد سے غیر ملکی اعلیٰ تحقیقاتی اداروں میں تعلیم اور تحقیق کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) محکمہ نے اپنے ماہرین کی اعلیٰ تربیت کے لئے یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ محکمہ سائنسدانوں کے لئے اعلیٰ تعلیم کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور اس کے لئے مختلف ترقیاتی کاموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ محکمہ پالیسی کے مطابق اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے متعلقہ اہل افسران کو پوری تنخواہ کے ساتھ Study leave دی جاتی ہے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والوں کو 5,000 روپے خصوصی الاؤنس دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نہایت مختصر سے دو معمولی معمولی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جڑ (الف) کے جواب کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ 30 کے قریب ماہرہ اللہ پی ایچ ڈی اس محکمے میں موجود ہیں۔ تو انہوں نے جس چیز میں specialization کی ہوئی ہے، ان کی اس specialization سے محکمے نے لوگوں کے لئے فائدہ اٹھانے کا کیا اہتمام کیا ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ یہ پانچ افراد حکومت کے تعاون اور امداد سے غیر ملکی اعلیٰ

تحقیقی اداروں میں تعلیم اور تحقیق کے لئے Ph.D کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ یہ پانچ افراد کتنے عرصے کے دوران گئے ہیں۔ ایک سال کے عرصے میں گئے ہیں دو سال یا پانچ سال میں گئے ہیں؟

جناب سینیٹر، جناب سید ہارون احمد نعتان صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، شکریہ جناب سینیٹر! ایک تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے 30 ڈاکٹروں نے Ph.D کی ہے۔ وہ جس جس چیز میں specialize کرتے ہیں ہم انہیں اسی طرف بھیج کر ریسرچ شروع کروا دیتے ہیں، جیسے میں نے پہلے جواب دیا تھا کہ اس سے حکومت پنجاب کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پرائیویٹ لوگ بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں اور لائیو سٹاک کے لئے بھی بہت زیادہ سود مند ہے۔ پہلے ہی ہمارے لوگ باہر گئے ہیں لیکن پچھلے پانچ سالوں سے جانا شروع ہونے لگی ہے۔ شکریہ۔

جناب سینیٹر، ان کا دوسرا سوال تھا کہ آپ نے جو پانچ ڈاکٹر بیرون ملک بھیجے ہیں وہ کتنے عرصے سے بیرون ملک گئے ہونے لگیے ہیں؟

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Fresh question, Sir.

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سینیٹر! اس میں کوئی شک نہیں اور وہاں سے آواز بھی آئی ہے کہ اگر اسے proper دیکھا جائے تو یہ ایک نیا سوال بنتا ہے۔۔۔ جناب سینیٹر، آرڈر پلیز۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، لیکن Ph.D کے دورانیے کے مطابق اسے study leave دی جاتی ہے۔ یہ سارا جواب میں موجود ہے اور اگر کہیں تو میں پڑھ کر بھی سادیتا ہوں۔

آوازیں، شاہ صاحب گھبرا گئے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، میں گھبراتا نہیں ہوں۔

جناب سینیٹر، آرڈر پلیز۔ شاہ صاحب پلیز آپ پڑھیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، محکمہ اپنے ماہرین کی اعلیٰ تربیت کے لئے یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ ایٹیل سائنسز لاہور کا قیام عمل میں لایا ہے۔ اور سائنسدانوں کی اعلیٰ تعلیم کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے جس کے لئے مختلف ترغیبات کا اعلان کیا گیا ہے۔ محکمہ پالیسی کے مطابق اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے متعلقہ اہل افسران کو پوری تنخواہ کے ساتھ study leave دی جاتی ہے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے والوں کو -/5,000 روپے خصوصی الاؤنس بھی دیا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ الاؤنس کب دیا جاتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، ایک ہی دفعہ سالانہ دیا جاتا ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری میں پوچھنا چاہوں گی یہ پانچ ہزار روپے ملانے دیتے ہیں سالانہ دیتے ہیں یا صرف ایک ہی دفعہ دیتے ہیں؟

جناب سیکرٹری، جی، شاہ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری! یہ ملانے دیتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، بی بی املانہ دیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! آپ ریکارڈنگ چلا کر دیکھ لیں کہ ابھی انہوں نے کہا تھا کہ one time دیتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! انہوں نے ابھی غلط سنیشن دی تھی۔ انہوں نے پہلے یہ سنیشن دی تھی کہ ہم صرف ایک دفعہ پانچ ہزار روپیہ دیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، وزیر صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری! انہیں کہیں کہ گیدی سے پوچھ کر بتادیں کہ ایک دفعہ دیتے ہیں سالانہ دیتے ہیں یا ملانے دیتے ہیں؟

جناب سیکرٹری، شاہ صاحب! ذرا واضح کر دیں کہ یہ الاؤنس ملانے ہوتا ہے یا سالانہ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ، جناب سیکرٹری! میں واضح کر دیتا ہوں کہ یہ الاؤنس ملانے دیا جاتا ہے۔ پہلے میں یہ بتا رہا تھا کہ جب وہ study leave پر جاتے ہیں تو ہم پہلے پانچ ہزار روپیہ دے دیتے ہیں۔ تو میں سمجھا کہ یہ وہ پوچھ رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری، جی شکریہ۔ اگلا سوال رانا سرفراز احمد خان صاحب!

چودھری اعجاز احمد سہاں، جناب سیکرٹری! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سیکرٹری، سہاں صاحب! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ جی جناب رانا سرفراز احمد خان صاحب!

رانا سرفراز احمد خان، سوال نمبر 4442۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سیکرٹری، جی! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولٹری فارمز اور برڈفلو

پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

*4442، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کتنے پولٹری فارمز برائے گوشت اڈے اور breeding کے لئے کہاں کہاں موجود ہیں اور ان کی کیا گنجائش ہے۔

(ب) ملک میں حالیہ طوفان برڈفلو سے صوبہ پنجاب میں اس صنعت کو کتنا نقصان ہوا ہے اور حکومت پنجاب نے اس نقصان کی تلافی کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔

(ج) کیا حکومت اس صنعت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے تیار ہے تو کیا اقدامات بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ اس صنعت سے وابستہ لاکھوں افراد بے روزگار ہو گئے

ہیں!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 14861 پولٹری فارم برائے گوشت، انڈے اور بریڈنگ کے لئے ہیں اور ان کی گنجائش 266.643 ملین پرندے ہیں۔ یہ فارم جہاں جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں برڈ فلوس سے کوئی پولٹری فارم متاثر نہ ہوا ہے۔

(ج) حکومت پولٹری کی صنعت کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے۔

1- دیہی مغربی کی ترقی کے لئے ایک سکیم "سیلکٹن اینڈ بریڈنگ آف اینڈینس پولٹری

بریڈز ان پنجاب" شروع کی گئی ہے۔ جس سے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

2- مغربی میں کلڈوباری جدت پیدا کرنے کے لئے Turkey اور Duck فارمگ کو

متعارف کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا سرفراز احمد خان، جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ ملک میں حالیہ برڈ

فلوسے صوبہ پنجاب میں پولٹری کی صنعت کو کتنا نقصان ہوا ہے اور حکومت پنجاب نے اس نقصان

کی تلافی کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ اس کے دیئے گئے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ لہذا

وزیر موصوف ذرا اس بارے میں تفصیل بتائیں۔

جناب سپیکر، جی، جناب شاہ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستان کے

اندہر کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔ آرڈر بیگز۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میں on the floor of the

House آپ سے یہ بات commit کر رہا ہوں کہ پاکستان اور صوبہ پنجاب میں پولٹری میں کسی قسم

کی کوئی بیماری نہیں آئی۔ یہاں پورے صوبے کو proper طریقے سے case سے دیا گیا تھا اور ہر

جگہ جا کر random چیک کئے گئے تھے اور یہاں پر کسی قسم کا کوئی infection نہیں آیا۔ شکر یہ جناب سینیگر، شکر یہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سینیگر!

جناب سینیگر، جی، جناب ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سینیگر! جو محکمے نے جواب لکھ کر دے دیا وہی شاہ صاحب نے یہاں پڑھ کر سنا دیا لیکن یہ سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی rumour اتنی spread ہوئی کہ جو لوگ مرغیوں کا کاروبار کرتے ہیں ان کے کروڑوں روپے ڈوب گئے اور اس حوالے سے ان کو بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ اس قسم کی کوئی بیماری نہیں تھی تو پھر یہ تسلیم کریں کہ ان کا محکمہ اس rumour کے اثرات کو روکنے میں بری طرح ناکام ہوا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ افواہ پھیلی تو محکمے نے اس افواہ کے سدباب کے حوالے سے عوام کو مطلع کرنے کے لئے اس وقت کیا اقدامات کئے تھے؟

جناب سینیگر، جی، جناب شاہ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سینیگر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میڈیا میں اس کو کافی اچھلا گیا لیکن میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ باہر کے ملکوں میں international tycoons پنٹھے ہوئے تھے ان کا ایک stunt تھا جس کی وجہ سے Third World Countries میں اثر ہوا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سینیگر، سماں صاحب! تشریف رکھیں منسٹر صاحب کو فلور دیا ہوا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب والا! پاکستان پولٹری کے میدان میں خود کفیل ہے۔ اس کی بہت بڑی انڈسٹری ہے انھوں نے یہاں اپنی جگہ بنانے کے لئے media stunt use کیا اور اس کا اثر پاکستان پر بھی آیا۔ جب ایک خبر spread ہو جاتی ہے تو اس کو ختم کرنے کے لئے کچھ نام درکار ہوتا ہے۔ ہم نے اس کے لئے بہت سارے سیمینار کئے۔ ہر جگہ پر

باقاعدہ ڈاکٹرز کی ٹیمیں تشکیل دی گئیں، ہر ڈسٹرکٹ میں یونین کونسل یول پر کمیٹی بنیں اور ہماری ریسرچ ونگ کے تمام ڈاکٹرز نے جا کر پورے نیٹ کئے اور پھر باقاعدہ لیبارٹریز میں ٹیسٹ ہونے لیکن کسی قسم کا کوئی infection ثابت نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جو یہ rumour spread ہوئی تھی اس کے نتیجے میں انڈیا نے اس کو exploit کیا اور گھف میں جہاں ہماری مرغیاں جاتی تھیں ہمارے ان سے contracts منسوخ ہو گئے۔ میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ گھف سٹیٹ کے جو ملک ہماری مرغیاں منگوا کر تھے ان سے contract revival کرنے کے لئے انھوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، جناب سید ہارون احمد سلطان صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! میں یہ بات مانتا ہوں کہ جب شروع شروع میں یہ چیز spread ہوئی تو اس سے کافی دھچکا لگا لیکن اب سب کچھ normal ہو گیا اور تمام contract survive ہو گئے ہیں اور اب وہاں پر سب کچھ open ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکر۔

صاحبزادہ مزل الرشید عباسی، جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ (بج) میں جواب دیا گیا ہے کہ مرضیانی میں کاروباری جدت پیدا کرنے کے لئے نرکی اور ڈک فارمنگ کو متعارف کیا جا رہا ہے تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ نرکی اور ڈک فارمنگ کے سنٹر کہاں قائم کئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، جناب سید ہارون احمد سلطان صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ، جناب سپیکر! ہم ایک vision لے کر آ رہے ہیں جس کے تحت ہمارا یہ پروگرام ہے بلکہ میں تو یہی چاہتا تھا کہ اگر آج on the floor of the House اس پر بات ہو جائے اور کچھ فاضل ممبران اپنی تجاویز دینا چاہیں کہ یہ ہونا چاہیے یا نہیں ہونا چاہیے تو مجھے خوشی ہوتی۔ ہم راولپنڈی سائیڈ پر دو جگہ پر کر رہے ہیں اور اگر یہ feasible ہو تو انشاء اللہ

تعالیٰ اسے مکمل کریں گے۔

جناب سپیکر، عنقریب۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب اصغر علی قیصر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر، سوال نمبر 5146 گورنمنٹ کے ریونیو کے متعلقہ ہے لہذا میری گزارش ہے کہ

اسے out of turn لے لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موشیوں کے تجرباتی فارمز کی اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیل

اور حکومتی اقدامات

*5146: ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں واقع محکمہ ہذا کے موشیوں کے تجرباتی کارموں کی 396

ایکڑ اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) ان ناجائز قابضین کی تفصیل فارم و انٹرفراہم کی جانے؟

(ج) ان ناجائز قابضین سے مذکورہ اراضی و اگر ان کو روانے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا

ہے؟

(د) اراضی کے ناجائز قبضہ سے محکمہ ہذا کو سالانہ کتنا نقصان ہو رہا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ

- (الف) یہ درست ہے کہ صوبہ میں واقع محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور کے مویشیوں کے تجرباتی فارموں کی 396 ایکڑ اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔
- (ب) ان ناجائز قابضین کی تفصیل فارم وائر ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے تمام تر ممکنہ اقدامات کئے ہیں۔ جن میں بورڈ آف ریونیو پنجاب، ضلعی انتظامیہ اور پولیس حکام سے رابطہ شامل ہے۔

(د) اراضی کے ناجائز قبضہ سے محکمہ لائیو سٹاک کو پانچ لاکھ روپے کا سالانہ نقصان ہو رہا ہے۔

جناب سیکرٹری، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک اصغر علی قیصر، جناب سیکرٹری! محکمہ نے اس سوال کے جواب میں خود admit کیا ہے کہ فارموں کی 396 ایکڑ اراضی پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے جس سے محکمہ کو سالانہ 5 لاکھ روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ تو کیا وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ کب تک اس زمین کو واکرار کروائیں گے؟

جناب سیکرٹری، وزیر امور پرورش حیوانات!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب سیکرٹری! اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنمنٹ کو اس میں 5 لاکھ روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں نے اپنے محکمے کا چارج سنبھالتے ہی ضلع گورنمنٹ اور وہاں کی ضلع پولیس کو request کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی پوری try کر رہے ہیں کہ ان کو جلد سے جلد وہاں سے فارغ کر دیا جائے۔ جناب والا وہ لوگ کافی عرصے سے وہاں پر قابض ہیں۔ اس لئے ان کو فارغ کروانے میں تھوڑا سا وقت اور عرصہ لگے گا۔ شکریہ۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب والا! وزیر موصوف کی statement سے مجھے لگتا ہے کہ یہ مجبوری کا اہمارا کر رہے ہیں حالانکہ دو سال گورنمنٹ کو بنے ہوئے ہو گئے ہیں اور قبضہ خالی کروانے کے لئے یہ

کہتے ہیں کہ وہ بڑی دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر گورنمنٹ اس کام کو کرنا چاہتی ہے تو اس میں جھکے کا revenue involve ہے۔ جھکے کا ملا ہے تو میرا خیال ہے کہ bold step لے کر اس کو تو دونوں میں وا گزار کروالینا چاہیے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کو اندازہ ہے کہ کب تک یہ زمین وا گزار ہو جائے گی؟ وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ، جناب والا! میرے معزز رکن ہائل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں ان سے agree کرتا ہوں لیکن اس کے اندر بہت ساری problems department کو face کرنی پڑتی ہیں۔ عدالت کے معاملات ہیں کئی لوگ stay لے آتے ہیں کئی کچھ کرتے ہیں اس پر ٹائم لگتا ہے۔ اگر یہ کاشت کار بھلتی ہوں تو انہیں اس بات کا بھی اندازہ ہو کہ جب زمین پر ایک دفعہ کوئی بندہ آجاتا ہے تو وہ اس زمین کو اپنی ماں تصور کر لیتا ہے اور اس کے لئے وہ اپنے سر دھڑکی بازی لگا دیتا ہے۔ اس لئے جھکے کو اس قبضے کو چھڑوانے کے لئے کچھ وقت ضرور لگے گا۔ شکریہ۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب والا! میں نے معزز وزیر صاحب سے سوال کیا تھا اور انہوں نے اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ کہ duck اور turkey کی پولٹری کو totally --- جناب سپیکر، ہم نے اس کے بعد دوسرا سوال take up کر لیا تھا۔ وہ سوال ختم ہو گیا ہے۔ صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب والا! وہ تو out of turn question تھا۔ جناب سپیکر، لیکن وہ سوال تو گزر گیا ہے۔

جناب منزل الرشید عباسی، جناب والا! مہربانی فرمائیں یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے اور بڑا important issue ہے۔ kindly آپ اس کو دیکھیں totally یہ trend change کرنا ہوگا۔ duck اور turkey جو ہیں۔

جناب سپیکر، آپ وزیر موصوف کو چیئرمین مل لیں اور ان کو اس کی details بتادیں۔ اب تو ہم نے اگلا سوال take up کر لیا ہے۔ اگلا سوال جناب رانا سر فراز احمد خان صاحب۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سوال نمبر 4461 on his behalf -

جناب سیکر، رانا صاحب تو خود تشریف رکھتے تھے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، تشریف رکھتے تھے لیکن اس وقت وہ اللہ کرپاہر چلے گئے ہیں۔

جناب سیکر، جناب رانا سرفراز احمد خان۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا on his behalf -

جناب سیکر، آپ نمبر پکاریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سوال نمبر 4461 (معزز رکن نے رانا سرفراز احمد خان کے ایاد پر دریافت

کی)

جناب سیکر، سوال نمبر 4461 جواب پڑھا، ہوا تصور کر لیا جانے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جی نہیں میری محترمہ سے یہی گزارش ہے کہ یہ جواب پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سیکر، جی، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ۔ محترمہ اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔

صوبہ میں آبادی کو کنٹرول کرنے کے منصوبہ جات اخراجات

اور اغراض و مقاصد کی تفصیل

*4461، رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ ہذا نے صوبہ بھر میں آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات

اور سکیس شروع کر رکھی ہیں؟

(ب) محکمہ ہذا ان منصوبوں پر سالانہ کتنی رقم صرف کر رہا ہے۔ گزشتہ سالوں کی تفصیلات

میا کی جائیں؟

(ج) محکمہ کے زیر غور مزید کتنی ایسی سکیس ہیں۔ جن پر عمل کرنے کا منصوبہ ہے اور کیا

محکمہ آج تک اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب ہوا ہے۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) پاکستان ان ممالک میں شامل ہے۔ جن کی آبادی میں اضافہ کی رفتار بہت زیادہ ہے۔ موجودہ شرح افزائش 1.96 فیصد سالانہ ہے جو کہ معاشی اور ماحولیاتی مسائل کا باعث ہے۔ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ پنجاب، حکومت پاکستان منسٹری آف پاپولیشن ویلفیئر کی ہدایت کے مطابق عوام کی عمومی تعلق کے لئے کم افراد پر مشتمل گھرانہ، ماں اور بچہ کی اچھی صحت، بہتر تعلیم و تربیت اور خوشحال معاشرہ اور تونیدی صحت کی بہتری کے لئے شعور اجاگر کرتا ہے اور خواہش مند موزوں جوڑوں کو مانع عمل طریقے فراہم کرنے کے لئے محکمہ نے پنجاب میں مختلف منصوبہ جات اور سکیمیں شروع کر رکھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(1) فلاحی مراکز،

محکمہ بہبود آبادی پنجاب میں 990 فلاحی مراکز پیلے سے کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں اس سال 70 نئے فلاحی مراکز کو موجودہ فیلڈ سٹاف کے ذریعے فعال کیا گیا ہے۔ ان مراکز میں عورت اور بچوں کی صحت کے بارے میں اور خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق مشورے، عام ادویات مفت اور درج ذیل مانع عمل ادویات رعایتی قیمت پر دی جاتی ہیں۔ ہر فلاحی مرکز قرب و جوار کی آبادی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے اپنے قریبی دیہاتوں میں ملہڈ 3 تا 4 سیٹلائٹ کیمپ لگاتا ہے جو لوگوں کو خاندانی منصوبہ بندی کی افادیت اور صحت کے بارے میں سوویت مہیا کرتے ہیں۔

(2) موبائل سروس یونٹ (MSU)؛

اس وقت صوبہ بھر میں 70 موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں اس سال 12 نئے MSU تحصیل کی سطح پر کھولے جائیں گے جن میں میڈیکل آفسیروں کو تعینات کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے دور دراز علاقوں میں جا

کر خانہ آبی منصوبہ بندی کے متعلق مشورے، مانع عمل اور عام ادویات مؤثر طریقہ سے مہیا کی جاتی ہیں ہر MSU کو جدید سولتوں سے آراستہ ایک موبائل کلینک دیا جائے گا۔

(3) مرکز تولیدی صحت (RIIS-A Centre)

پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے زیر انتظام اس وقت 51 مراکز (50 برائے خواتین اور ایک برائے مرد حضرات) تولیدی صحت کام کر رہے ہیں۔ ان مراکز میں مانع عمل آپریشن کی سہولیت میسر ہیں۔ اس میں مانع عمل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔ خواتین کے مراکز میں مردانہ سرجری کیپ بھی لگائے جاتے ہیں۔ آپریشن کروانے والے افراد (خواتین و مرد) کو مفت آپریشن کی سہولیت، ادویات اور درج ذیل اعزاز یہ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

(4) میل موبلائزر (Male Mobilizer)

اس وقت صوبہ پنجاب میں 312 میل موبلائزر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعیناتی یونین کونسل لیول پر ہوتی ہے جو مرد حضرات کو رابطہ میں رکھتے ہیں۔ ان کو فی پلاننگ کی ترغیب، مانع عمل اور عام ادویات مہیا کرتے ہیں۔ مزید اس سال کے دور ان میل موبلائزر کی تعداد 1000 تک بڑھانے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ 6373 میڈیکل پریکٹیشنرز، 4000 عملہ، 3621 ہومیوپیتھ اور محکمہ صحت کے 3792 ڈاکٹر لوگوں کو خانہ آبی منصوبہ بندی کے متعلق مشورہ جات، مانع عمل ادویات مہیا کرتے ہیں۔

(ب) محکمہ بہبود آبادی پنجاب کو شرح آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے مرکزی حکومت

فد مہیا کرتی ہے جس میں سہولیت فراہم کرنے والے سروس آؤٹ لٹ کے پچھلے تین سال کے سالانہ اخراجات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	پر اجیت کا نام	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04
1-	لائی مراکز (FWC)	205,467	233,932	287,694	198,745
2-	موبائل سروس یونٹ	16,591	20,934	25,257	13,182
3-	مراکز توییدی صحت	54,900	80,590	87,774	40,988
4-	میل موبلائز	169,714	97,702	40,061	26,059
5-	HOHD/PLDs	-	-	0,510	-
6-	آر ایم پی اے حکیم ابو یوسف	-	0,250	0,278	0,017
7-	کیونٹی گیشن	11,578	4,556	4,495	0,340

(ج) محکمہ بہبود آبائی پنجاب اپنے نیت ورک کے ذریعے جس کی تفصیل اوپر جواب (الف) میں دی گئی ہے آبائی میں اخلاف کی شرح کم کرنے کے منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے اور شرح افزائش جو کہ 2000-01 میں 2.3 فیصد سالانہ تھی اس وقت کم کر کے 2002-03 میں 1.9 فیصد سالانہ ہے۔ مانع حل ادویات کے استعمال کنندگان کی پیمائش تین سال کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	پر اجیت کا نام	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04
1-	لائی مراکز	598,900	749,000	776,900	459,609
2-	موبائل سروس یونٹ	112,200	138,400	137,900	86,300
3-	مراکز توییدی صحت	80,300	98,800	101,600	70,291
4-	مراکز توییدی صحت (بی)	20,000	19,000	17,600	12,689
5-	آر ایم پی اے	24,700	43,300	56,100	30,259
6-	ڈیجیٹل مراکز / میل موبلائز	213,100	71,400	27,000	15,890
7-	حکیم ابو یوسف	3,600	5,300	4,500	3,117
8-	HOHD/PLDs	7,600	8,600	4,300	1,409
	میزن	1,060,700	1,113,800	1,126,100	679,645

جناب سپیکر، ضمنی سوال جناب سمیع اللہ خان----

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! یہ اس طرح لگ رہا تھا کہ ٹی وی پر تصویر کسی اور کی ہے اور آواز کسی اور کی ہے۔ کیونکہ پیچھے سے آواز کوئی اور دے رہا تھا۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری (ج: الف) میں فرمایا گیا ہے کہ خواہش مند موزوں جوزوں کو مانع عمل طریقے فراہم کرنے کے لئے محکمہ نے پنجاب میں مختلف منصوبہ جات اور سکیمیں شروع کر دی ہیں۔ موزوں جوزوں سے کیا مراد ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی، جناب سیکرٹری! جن کے پاس اولاد زیادہ ہے اور وسائل کم ہیں ان کے لئے ہم لوگوں نے ایک خاص طور پر موبائل سروس شروع کی ہے جہاں پر وہ جاتے ہیں اور ایک ایک گھر میں یہ جا کر دیکھتے ہیں کہ کتنے افراد ہیں ان کے گھرانے کے نمبر ٹیلیفون نمبر تمام کو آف نوٹ کر لیتے ہیں اور جہاں پر ادویات کی ضرورت ہے تو ہم وہاں پر میا کر دیتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ اگلا سوال اللہ شکیل الرحمن کا ہے۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 4805

جناب سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

محکمہ بہبود آبادی کے اغراض و مقاصد، 2001 تا حال،

گرائنڈس کی تفصیل

*4805، اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ۔

(الف) بہبود آبادی کا محکمہ قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) سال 2001 سے آج تک اس محکمہ کو کتنی گرانٹ کس کس مد میں سال وار حکومت کی طرف سے موصول ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس محکمہ کو حکومت پاکستان کی طرف سے کتنی گرانٹ 'این۔جی۔' اور غیر ممالک سے کتنی امداد ملی؟

(د) اس محکمہ نے ان سالوں کے دوران آبادی میں اضافے کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) پاکستان کی شرح اضافہ آبادی اتہائی زیادہ تھی جس کی وجہ سے ملکی ترقی کے لئے کی جانے والی کوششوں کے مطلوبہ نتائج برآمد نہ ہوئے۔ اس طرح نہ صرف اقتصادی ترقی کی رفتار کم رہی بلکہ عوام کی بنیادی ضروریات زندہ گی یعنی صحت عامہ، تعلیم اور رہائش کی سہولتیں مہیا نہ کی جاسکیں اور غربت و بے روزگاری جیسے مسائل پیدا ہوئے۔ محکمہ بہبود آبادی کو قائم کرنے کا مقصد لوگوں کو تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل سے آگاہ کرنا اور پھولنے کینے کی افادیت اور اس سے مل اور بچے کی صحت پر ہونے والے اثرات اور پرورش میں آسانی کے فوائد کے بارے میں روشناس کرانا تھا۔ اس آگاہی کے نتیجے میں جو شادی شدہ جوڑے اولاد میں وقفہ کی سہولیت حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کو اتہائی ارزوں اور اہمی کوانٹی کی مانع حل ادویات و آپریشن کی سہولیت محکمہ کے سروس مہیا کرنے والے مراکز سے فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) محکمہ بہبود آبادی پنجاب کو فنڈز وفاقی حکومت کے پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (PSDP) سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ محکمے کو رقوم کی فراہمی تنخواہوں کی ادائیگی، انتظامی اخراجات، طبیسی، ادویات، مشینری اور ایکویپمنٹ و فرنیچر وغیرہ کی خریداری و مرمت کے لئے کی جاتی ہے۔ مختلف مدوں میں سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تختوں کے اخراجات	کنسرکشن پر کورمنٹ	دیگر انتظامی اور بشمول پینشن	کل میزاج (ملین روپوں میں)
2001-02	32545600	829513	2917696	530196612
2002-03	350479287	2844405	39032578	561763866
2003-04	398799242	1202663	8923734	701218884
	107472413	4876581	131574008	1793179362

(ج) غیر مالک یا این۔جی۔اوز سے محکمہ کو براہ راست کوئی امداد یا فنڈ مہیا نہیں کئے جاتے۔
جواب نمبر (ب) میں حکومت پاکستان کی طرف سے مہیا کی جانے والی رقم و اخراجات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

(د) محکمہ بہبود آبادی پنجاب کی کوششوں سے صوبہ پنجاب کی شرح افزائش آبادی 2001 میں 2.2 فیصد سالانہ سے کم ہو کر 2004 میں 1.85 فیصد سالانہ ہو گئی ہے۔ لوگوں میں آبادی میں اضافہ کے منفی اثرات کے بارے میں شعور کی بیداری اور مجموعے کی بچنے کی افادیت سے آگاہی کے نتیجے میں نواہشمند جوزوں کو مانع عمل ادویات و آپریٹس کی سولیات مہیا کی گئیں۔ ان سولیات کے نتیجے میں گزشتہ چار سالوں میں ایک کروڑ چالیس لاکھ اور 80 ہزار جوزوں کو سالانہ پیدائش سے تحفظ (CYP) Couple Year Protection مہیا کیا گیا۔ ان سولیات کی فراہمی کے لئے صوبہ پنجاب میں محکمہ کے 57 مراکز تولیدی صحت، 1225 علاجی مراکز اور 100 موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں۔

للاہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب والا! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت نے کیا measures adopt کئے ہیں؟ کیا محکمہ بہبود آبادی کو قائم کرنے کا مقصد پورا ہوا ہے؟

جناب سیکرٹری، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی، جناب والا! بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے ہم نے اپنے مختلف سٹریٹجز قائم کر رکھے ہیں اور علاجی مراکز 5 ہزار سے لے کر 8 ہزار کی آبادی کے لئے بنایا جاتا ہے۔ تو اس حساب سے

پنجاب میں ۱۵ سو تھائی مراکز پائین ہیں جبکہ ہمارے پاس ایک ہزار 60 تھائی مراکز اس وقت موجود ہیں اور ہم اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ سنرز لوگوں کو سہولیات دینے کے لئے 15 افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور جن کی انچارج ایف ڈیو ڈیو گریڈ 8 کی ہوتی ہے اور جناب سیکرٹری تھائی مرکز کی انچارج تھائی مرکز سے 5 کو میٹر کے اندر ہفتہ میں دو دفعہ مزدکی آبادیوں میں جا کر کیمپ منڈھ کرتی ہے اور وہاں پر بنیادی صحت اور فیمیلی پلاننگ کی سہولیات door step پر مہیا کرتی ہے اور اس کو satellite camp کہتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، شکرہ۔ رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ growth of population بڑا alarming sign ہے۔ محترم وزیر صاحبہ یہ بتائیں گی کہ growth of population کو انہوں نے کس حد تک کنٹرول کیا ہے یا growth بڑھ گئی ہے یا کتنے فیصد actual target سے کم ہو گئی ہے؟ جناب سیکرٹری، جی، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی، جی، میں جانتی ہوں۔ جناب سیکرٹری! یہ fresh question ہے۔

جناب سیکرٹری، سوال کا جواب پڑھ لیں اس میں لکھا ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! یہ سب سے relevant سوال ہے کہ پاکستان میں جو سب سے بڑا problem ہے That is a population explosion اور یہ ٹھکے ہی اس لئے جا ہے۔ ہم یہ نہیں پوچھتے کہ What are the measures adopted اس میں آپ کیا دے رہے ہیں health camp کیا کہہ رہا ہے یا پانی پروگرام کیا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ growth of population ہو رہی تو کتنے فیصد کم ہو رہی ہے اور اگر بڑھ رہی ہے تو کس تناسب سے بڑھ رہی ہے؟ جناب سیکرٹری، جی، محترمہ!

وزیر بہبود آبادی، پہلے جناب 21 تھی اور کم ہو کر اب 196 ہے۔

جناب سیکرٹری، شکرہ۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں محترمہ وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ بہبود آبادی کے مراکز کو ادویات اور جو کچھ بھی فراہم کیا جاتا ہے وہ تمام مارکیٹ میں فروخت کر دیتے ہیں موبائل سروس یونٹ کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہے۔ اس کا پٹرول ڈیزل جو کچھ بھی خرچ ہوتا ہے وہ نکلنے کے لوگ کھا جاتے ہیں۔ اسی طور پر اس نکلنے کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! موبائل سروس یونٹ کو ہم ایم ایس یو کہتے ہیں اور اس کی انچارج فیڈ ٹیکنیکل افسیسر کھلتی ہیں جو کہ گریڈ سوڈ کی ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ڈبجو ڈبجو گریڈ آٹھ کی ہوتی ہے جو کہ ایف ٹی او کی مدد کرتی ہے اور ہر ایک تحصیل میں ایک ایم ایس یو گاڑی ہوگی۔ نئی تجویز وفاقی حکومت کو دے دی گئی ہے کیونکہ ہمارا بجٹ وہاں سے ہی آتا ہے۔ اس کے مطابق بڑی گاڑی انہیں دی جائے گی اور اس کی انچارج ڈاکٹر ایم بی بی ایس ہوگی اور ایف ٹی او اس کی مدد کرے گی۔ ہر قسم کی دوئیاں اس میں موجود ہوں گی اور یہ ان علاقوں میں جانے گی جہاں گورنمنٹ کا کوئی سٹر نہ ہوگا۔ یہ نیم ایک ماہ میں علاقے کے دس سے بارہ دورے کرے گی۔ چونکہ یہ ایک سخت ڈیوٹی ہے اور اس بات کو ڈاکٹر ذرا دھیان سے سنیں، چونکہ یہ ڈیوٹی بڑی سخت ہوگی لہذا 30 ہزار روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ اس وقت آبادی ایک بہت بڑا burning question چکا ہے تو اس کو ہمیں ہر حال میں روکنے کے لئے یہ کام کرنا ہوگا۔ پنجاب کا موسم چونکہ گرم ہے اس لئے یہ گاڑی اینٹرکنٹین ہوگی اور برتھریل کی سطح پہ گاڑیاں مہیا کرے گی اور اس حساب سے محکمہ کی طرف سے ہمیں 117 گاڑیاں مہیا کرنی ہوں گی۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! شکر ہے۔ میں محترمہ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے ان سے کیا سوال کیا تھا۔ جواب میں انہوں نے گاڑیوں کی لسٹ بتائی ہے اور پٹرول کی تفصیل

بتائی ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے سوال کیا تھا کہ محکمہ بہبود آبادی ڈاکٹروں یا یونٹس کو جو سلمان مہیا کرتا ہے۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ اپنا question repeat کر دیں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی تھی کہ احسان اللہ وقاص صاحب نے ان سے کیا سوال کیا تھا۔ جواب میں انہوں نے کاغذوں کی لسٹ بتائی ہے اور پٹرول کی تفصیل بتائی ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب نے سوال کیا تھا کہ محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے غریب کو مفت یا بہت کم قیمت پر دینے کے لئے ڈاکٹروں یا یونٹس کو جو سلمان مہیا کیا جاتا ہے وہ سلمان مارکیٹ میں فروخت ہو جاتا ہے تو وہ اس کی روک تھام کے لئے کیا کر رہی ہیں۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ایک جیب ہے اور اس کا پٹرول ہے اور ڈاکٹر کی 30 ہزار روپے تنخواہ ہے۔ میں کہتی ہوں سوال گندم، جو اب چننا یا پھر ان کی عمر کا تقاضا ہے یا پھر انہوں نے سوال دہیلان سے سنا نہیں ہے۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ نسیم نودھی صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! موبائل سروس یونٹ کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو میں نے بتایا ہے یہ محترمہ نے شاید سنا نہیں اور جو بات محترمہ دو انیوں کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہیں اس بات کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ اس کے اوپر not for sale لکھا ہوتا ہے اور ہمارے علم کے مطابق ایسی بات کوئی نہیں ہے۔ اگر محترمہ کو اس بارے میں کوئی علم ہے تو ہمیں بتائیں انشاء اللہ اس کا سدباب کریں گے۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں پولیس ویلفئر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ پچھلے دنوں بڑی serious بات ہوئی ہے کہ پاپولیشن کنٹرول کی aid کے لئے ہر ڈسٹرکٹ سے each model district بتایا گیا اور پھر وہاں پر پاپولیشن ویلفئر ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے جس طرح ان کے انٹرویوز کئے اور جس شرم ناک اینگل سے ان لوگوں کی تصاویر لی ہیں

اور جس طرح ان سے behave کیا ہے وہ ٹام کو روتی ہوئی دفتروں سے نکلی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ جس ڈیپارٹمنٹ کی ایک وزیر خاتون ہو اس ڈیپارٹمنٹ کے مرد حضرات خواتین کی جو sexual harrasment کر رہے ہیں۔ اس کے حوالے سے نہ صرف اس محکمے میں بلکہ تمام محکموں میں اس چیز کا موثر کنٹرول ہونا چاہیے۔ راجہ صاحب نے اس دن کہا تھا کہ سٹین میں کوئی شخص ڈانس وغیرہ نہیں ہونے بہت سی چیزیں اخبارات میں نہیں ہوتیں لیکن on ground وہ ہوتی ہوتی ہیں اور حقیقت سے ان کا تعلق ہوتا ہے تو میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ان افسران کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہیں اور کیا موثر اقدامات اٹھا رہی ہیں کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں؟ شکریہ جناب سپیکر، جی، محترمہ نسیم لودھی!

وزیر بہبود آبادی، جناب سپیکر! مجھے اس بات کا علم تو نہیں ہے کہ اس طرح ہوا ہے لیکن مجھے کسی طرح سے اس بات کا پتا چلا تھا لیکن جب میں نے انکوٹری کی تو وہاں پر کوئی ایسی بات نہ پائی گئی اور اس وقت ڈی جی رانا مقبول تھے اور اب وہ وہاں پر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال جناب ملک محمد اقبال چتر صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، سوال نمبر 4811۔

محکمہ بہبود آبادی، 2003 تا حال

بھرتی کسی تفصیل

*4811 ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بین فرمائیں گے کہ، (الف) محکمہ بہبود آبادی میں جن افراد کو یکم جون 2003 سے آج تک روزگار فراہم کیا گیا، ان افراد کے نام، ودیت، پتاجات، ذومیائل، تعلیمی قابلیت اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو ان اعداد کے نام، نقل مع تاریخ کی تفصیل اگر بھرتی اشتہار کے بغیر کی گئی تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

(ج) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ تشکیل دینے والے افسران کے نام، عمدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے افراد کو قواعد میں نرمی کرنے بھرتی کیا گیا؟ قواعد میں نرمی کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) محکمہ بہبود آبادی میں جن افراد کو یکم جون 2003 سے آج تک روزگار فراہم کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ اشتہارات کی نقول جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ میرٹ بنانے کا طریق کار میرٹ تشکیل دینے والے افسران کے نام، عمدہ، گریڈ کی تفصیل اور بھرتی کے لئے جو ریکروٹمنٹ تشکیل دی گئی ان کے ممبران کی تفصیل جدول (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کسی فرد کو بھی قواعد میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب S&G A.I.D کی وضع کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت بھرتیاں کی گئیں اور یہ

بھرتیاں حکومتی پالیسی کے مطابق contract بنیادوں پر 2 سال کے لئے ہیں۔

جناب سینیٹر، کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چتر، جناب سینیٹر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس عرصے میں بہاولپور میں گریڈ ایک سے پندرہ تک کے ملازمین بھرتی ہوئے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوئے ہیں تو ان کی تعداد کیا ہے؟

جناب سینیٹر، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی، جناب سینیٹر! جب سے میں منسٹر ہوں وہاں پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی حتیٰ کہ

وہاں پر ایک چیز اسی بھی بھرتی نہیں ہو۔

جناب سپیکر، شکر یہ جی۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں ذکر کیا ہے کہ سوائے بہاولپور ڈسٹرکٹ کے ہر ڈسٹرکٹ سے انہوں نے بندے بھرتی کئے ہیں۔ یہ جواب میرے سامنے ہے۔ جناب سپیکر، کون سا جڑ ہے؟

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب سپیکر! انہوں نے یہ detail دی ہے۔ نمبر شمار نام اسمی۔ یہ پے سکیل نمبر 5 ہے، نام محمد حفیظ ہے، ولادت محمد یعقوب ہے۔

جناب سپیکر، محترم! اس کے جڑ (ب) میں تو لکھا ہوا ہے کہ ان افراد کو باقاعدہ اخبار میں اشتہار کے بند بھرتی کیا گیا۔ اشتہارات کی نقول جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھی دی گئی ہیں۔ وزیر بہبود آبادی، یہ جو تمام بھرتیاں ہوئی ہیں۔ وہ انڈیکس پہ آگئی ہیں۔ ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب سپیکر! یہ جواب تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر، recruitment کی لسٹ تو انہوں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ اس لسٹ کے علاوہ وہ کہہ رہی ہیں کہ کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب سپیکر! یہ ان کا اخبار میں اشتہار ہے۔ جس کے تحت انہوں نے ملازمین بھرتی کئے ہیں۔ ان کے باقاعدہ سکیل نمبر اور نام دینے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور وقفہ نماز ہوتا ہے اور ایوان 20 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر بہبود آبادی، میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

(اس مرحلے پر نماز عصر کے لئے وقفہ کیا گیا)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور، محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر،

اخراجات اور گرانٹس کی تفصیل

*4810 بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بین فرمائیں گے کہ،

(الف) لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 2001 سے آج تک کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت لاہور میں محکمہ بڈا کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو سال 2001 سے آج تک کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) محکمہ بڈا کے تحت کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز لاہور میں کام کر رہی ہیں اور ان کو حکومت کی طرف سے کون کون سے ذیوی سوبہنی گنی ہے؟

وزیر بہبود آبادی:

(الف) لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کی تفصیل:-

1- دفتر سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ بہبود آبادی

6-8، لنک شادمان روڈ لاہور

2- دفتر ڈائریکٹر جنرل بہبود آبادی

14- بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور

3- دفتر ریجنل ڈائریکٹر محکمہ بہبود آبادی لاہور

14- بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور

4- دفتر ضلعی آفیسر بہبود آبادی لاہور

11-30 ماڈل ٹاؤن لاہور

5- دفتر تحصیل آفیسر بہبود آبادی لاہور

مکان نمبر 3 سٹریٹ 11/8 مٹری اکاؤنٹس کالونی مصطفیٰ آباد لاہور

(ب) محکمہ بہبودی کو تمام فنڈز ترقیاتی مد میں وفاقی حکومت پبلک سیکر ڈیپٹمنٹ پروگرام کے

تحت فراہم کرتی۔ مذکورہ دفاتر کے 3 سالہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال صوبائی دفتر ریجنل ڈائریکٹر ضلعی دفتر تحصیل دفتر کل میزان

(ملین روپوں میں)

2001-02	28373	204	2155	0415	31147
2002-03	20890	800	2426	165	24281
2003-04	27866	1696	3159	258	42979
	87129	2700	7740	838	98407

(ج) اس وقت لاہور میں محکمہ ہذا کے 8 مراکز تونیدی صحت (ہسپتال) 3 موبائل سروس یونٹ

اور 70 غلامی مراکز (ڈسپنسریاں) کام کر رہے ہیں۔ ان سب کے نام اور چتے جدول (الف)

اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ بہبود آبادی کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریاں کے اخراجات کی تفصیل درج ہے۔

سال ہسپتال موبائل سروس یونٹ ڈسپنسریاں کل میزان

(ملین روپوں میں)

2001-02	19978	920	16807	37705
2002-03	21748	991	21003	43742
2003-04	23519	964	24370	48863
	65255	2875	62180	130310

(ہ) محکمہ ہذا کے تحت کوئی بھی میڈی ہسپتال ورکر کام نہیں کر رہی۔ یہ ورکرز محکمہ صحت کے

تحت کام رہی ہیں۔

RHS(A) CRNTRES تفصیل مراکز تولیدی صحت

- 1- مرکز تولیدی صحت / ماسٹر ٹریننگ سنٹر لیدی ونگٹن ہسپتال، لاہور
- 2- مرکز تولیدی صحت / ٹریننگ سنٹر سرو سز ہسپتال، لاہور
- 3- مرکز تولیدی صحت / ٹریننگ سنٹر لاہور جنرل ہسپتال
- 4- مرکز تولیدی صحت، کاظمہ میموریل ہسپتال
- 5- مرکز تولیدی صحت، لیدی ایچی سن ہسپتال
- 6- مرکز تولیدی صحت، گلگارا ام ہسپتال، لاہور
- 7- مرکز تولیدی صحت، جناح ہسپتال، لاہور
- 8- مرکز تولیدی صحت (مردانہ)، میو ہسپتال، لاہور

تفصیل موبائل سروس یونٹس

- 1- موبائل سروس یونٹ ماڈل ناؤن،
کیو بلاک ایل ڈی اے کلیش ماڈل ناؤن لاہور
- 2- موبائل سروس یونٹس دھرم پورہ
مکان نمبر 3 جلی نمبر 8-11، مٹری اکاؤنٹس کالونی
انٹرنی روٹ مصطفیٰ آباد لاہور
- 3- موبائل سروس یونٹ علامہ اقبال ناؤن
مکان نمبر 1 جلی نمبر 912 نزد حبیب بینک کی ٹھنڈی سمن آباد لاہور

ضلع گوجرانوالہ 2003 تا حال سوسائٹی برائے انسداد

بے رحمی حیوانات کے چالانوں اور جرمانے کی تفصیلات

* 4951 چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ،

ضلع گوجرانوالہ میں سوسائٹی برائے انداد بے رمی حیوانات نے سال 2003 سے اب تک کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ وصول کیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیپری ڈویلمنٹ

ضلع گوجرانوالہ میں سوسائٹی برائے انداد بے رمی حیوانات نے جولائی 2003 سے اگست 2004 تک 3128 چالان کئے اور 150400 روپے جرمانہ وصول کیا۔

گوجرانوالہ، 2003 تا حال، محکمہ بہبود آبادی

میں بھرتی کی تفصیل

- *4962 چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ بہبود آبادی ضلع گوجرانوالہ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجود جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی جوبت بیان فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) یکم جنوری 2003 سے ضلع گوجرانواد میں مندرجہ ذیل بھرتیاں کی گئی ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) امیدواروں کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے اور میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ریکرومنٹ کمیشن کے نام درج ذیل ہیں۔

1- مس سرفراز غورشید

• چیئرمین، راجنٹل ڈائریکٹر، گوجرانواد

2- اعجاز احمد، ڈی پی ڈپو گوجرانواد (ممبر)

3- ڈاکٹر عائشہ قریشی

ڈپٹی سیکرٹری (ٹیکنیکل) سیکرٹری آفس لاہور (ممبر)

4- شہزاد خرم

ڈپٹی سیکرٹری S&G.A.D سول سیکرٹری لاہور (ممبر)

(د) اشتہار برائے بھرتی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ه) کسی فرد کو بھی رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

محکمہ بہبود آبادی کے ٹینڈر برائے

بس گرافکس کی تمام تر تفصیلات

*5088 چودھری محمد شوکت، کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بہبود آبادی نے ٹینڈر برائے bus graphics بذریعہ حوالہ

نمبری PWD/DIR(IFC&T)04/05 مورخہ 8 مئی 2004 کو جاری کئے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک فرم میڈیا سروس کمیونیکیشن کا ٹینڈر سب سے lowest تھا۔ مگر انہیں ٹینڈر award نہ کیا گیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ فرم کا ٹینڈر lowest ہونے کے باوجود محکمہ کے افسران کی مہیجکت کی وجہ سے منظور نہ ہوا؟
- (د) اگر جڑ ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت lowest ٹینڈر منظور نہ کرنے کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھنے کو تیار ہے نیز ان پر عنوان افسروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔ جو اس بے قاعدگی میں ملوث تھے؟
- وزیر بہبود آبادی:

(الف) یہ بڑو درست ہے کہ حوالہ نمبری PWI/DIR(IFC&TY)04/05 مورخہ 22-04-04 کو (نہ کہ 8 مئی 2004) کو فرم میڈیا سروس کو جاری کئے جانے والی ٹینڈر ڈاکومنٹ کا حوالہ ہے یہ ٹینڈر ڈاکومنٹ محکمہ بہبود آبادی کے اشتہار مورخہ 6-اپریل 2004 جس کی تاریخ میں توسیع بذریعہ اخبار 14-اپریل 2004 سے بڑھا کر 24-اپریل 2004 کی گئی تھی کے ضمن میں جاری کیا گیا تھا۔

(ب) درست نہیں کہ فرم میڈیا سروس کمیونیکیشن کا ٹینڈر سب سے lowest تھا اصل صورتحال یوں ہے۔

1۔ فرم میڈیا سروس کمیونیکیشن نے اپنا ٹینڈر 22-04-04 جو خریدنا جو کہ 24-04-04 کو جمع کرایا گیا لیکن 2 فیصد earnest money کا C.D.R ساتھ جمع نہ کرایا گیا تھا جو کہ بعد ازاں مورخہ 04-05-04 کو بنک میں جمع کرایا گیا اور 08-05-04 کو محکمہ میں جمع کرایا گیا۔ محکمہ پنجاب کے purchase manual کو 18 & 19 clause کی رو سے نامکمل ٹینڈر منظور نہیں کئے جا سکتے۔

2- مزید جن بس کمپنیوں میں میڈیا سروس کمیونیکیشن نے lowest ریٹ فراہم کئے اور تمام شرائط ٹینڈر پورا نہ کر سکے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- لاہور سٹی بس سروس 2- نیو فلان میٹرو
- 3- ڈائیو بس سٹی 4- گوجرانوالہ بس سٹی سروس
- 5- واران نورز بس سٹی سروس 6- کے بی ٹرانسپورٹ کمپنی
- 7- بشیر اینڈ سنز فیصل آباد

ان تمام بس کمپنیوں پر تاحال کسی بھر فرم کو کام جاری نہیں کیا گیا اور ان کا ری ٹینڈر مورخہ 31- مئی 2004 کو بذریعہ اخبار کر دیا گیا تھا تاکہ codal formalities کو مکمل کرنے کے بعد ان بس کمپنیوں پر کام award کیا جاسکے۔

3- مزید برآں جن سات بس کمپنیوں پر ایک فرم کو کام award کیا گیا ہے۔ ان میں سے کسی بھی میڈیا سروس کمیونیکیشن نے lowest ریٹ فراہم نہ کئے تھے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کیونکہ محکمہ نے قانون کو مد نظر رکھتے ہوئے نامکمل ٹینڈر فارم ہونے کی وجہ سے متذکرہ فرم کو کام award نہ کیا اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات اہم ہیں۔

1- ٹینڈر تمام فرموں کے نمائندوں کو موجودگی میں کھوئے گئے اور ہر فرم اس بات سے آگاہ تھی کہ کسی نے کیا ریٹ دیا ہے اور آیا ٹینڈر فارم مکمل ہیں یا نامکمل۔

2- پریچیز کمیٹی کے ممبران کی موجودگی میں ٹینڈر کھوئے گئے۔

3- Negotiation میلنگ میں صرف ان فرموں کو بلایا گیا جن کے ٹینڈر فارم کے ساتھ earnest money کے C.D.R مفروضہ تاریخ تک موصول ہوتے تھے۔

1- میڈیا سوریس کمیونیکیشن کا ٹینڈر منظور نہ ہونے کی وجہ سے coal
formalites کا نامکمل ہونا تھا۔

(د) تمام جزو ہانے بالا کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں پریز کمیٹی جو کہ سینئر پریز
آفیسر، پریز آفیسر اور ممبران کمیٹی پر مشتمل ہے نے ہر ممکن پڑتال کے بعد کہیں
چیف پریز آفیسر کو بھیجا جنہوں نے اصولی فیصلہ کیا اور اس کے مطابق عملدرآمد ہوا۔

محکمہ بہبود آبادی ٹوبہ ٹیک سنگھ سنٹرز

اور ملازمین کی بھرتی کی تفصیل

*5109 چودھری اعظم ندیم، کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرماتیں گے کہ،
(الف) رواں سال کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مذکورہ محکمہ میں جن لوگوں کو نوکریاں دی
گئی ان کے نام کیا ہیں اور تحصیل گوجرہ میں کتنے لوگوں کو رکھا گیا ہے؟

(ب) گوجرہ میں مذکورہ محکمہ کے سنٹروں کی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر بہبود آبادی،

(الف) رواں مالی سال 2003-04 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 19 لوگوں کو ملازم رکھا گیا جن کی
تفصیل درج دیں ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تفصیل
1-	صباح یسین	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) ایم اے
2-	روینہ تبسم	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) بی اے
3-	مدد ظیف	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) بی اے
4-	ہما نورین	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) بی اے بی ایڈ
5-	طاہرہ رحید	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) ایف اے
6-	رشادہ دلدار	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) بی اے
7-	منزہ عاتقون	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) ایف اے
8-	سدیہ مدد	فعلی ڈیپٹی اسسٹنٹ	(f) ایف اے

بی اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (F)	رضوانہ افتخار	9-
ایم اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	عبدالجبار	10-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	مہراں حسین	11-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	محمد عاطف بخار	12-
ایف ایس سی	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	مہلقہ شوکت رحمان	13-
بی اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	محمد ندیم انور	14-
میٹرک فرسٹ ڈویژن	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	سہیل احمد	15-
میٹرک	آیا دانی	ہنس النساء	16-
مڈل	آیا دانی	کشور موبائز	17-
پرائمری	چوکیدار	محمد حسین	18-
پرائمری	نائب قاصد	محمد فاروق	19-

تحصیل گوجرہ میں درج ذیل لوگوں کو ملازم رکھا گیا۔

تعلیم	عہدہ	نام	نمبر شدہ
بی اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (F)	روبینہ تبسم	1-
بی اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (F)	صدف لطیف	2-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (F)	ظاہرہ رحید	3-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (F)	سعدیہ صدف	4-
بی اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (F)	رضوانہ افتخار	5-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	مہراں حسین	6-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	محمد عاطف بخار	7-
ایف اے	فہمی ویٹینر اسسٹنٹ (M)	محمد ندیم انور	8-
میٹرک	آیا دانی	ہنس النساء	9-
مڈل	آیا دانی	کشور موبائز	10-

(ب) تحصیل گوجرہ میں علاجی مراکز کی تعداد 9 ہے جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔

- 1- علاجی مرکز محمد شریف پورہ گوجرہ سٹی
- 2- علاجی مرکز کوٹ امان اللہ گوجرہ سٹی
- 3- علاجی مرکز بخش محمود کالونی گوجرہ سٹی
- 4- علاجی مرکز چیک نمبر 279 ج ب گوجرہ
- 5- علاجی مرکز چیک نمبر 281 ج ب گوجرہ

- 6- لاجی مرکز چیک نمبر 354 ج ب گجرہ
- 7- لاجی مرکز چیک نمبر 357 ج ب گجرہ
- 8- لاجی مرکز چیک نمبر 370 ج ب گجرہ
- 9- لاجی مرکز چیک نمبر 160 گ ب گجرہ
- 10- موبائل سروس یونٹ طارق آباد گجرہ سنی

موشیوں کے تجرباتی فارمز کی اراضی کی الاٹمنٹس کی تفصیل

*5145 ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

- (الف) کیا درست ہے کہ محکمہ ہذا کے صوبہ میں واقع موشیوں کے تجرباتی فارمز کی 20308 ایکڑ اراضی لوگوں کو مختلف سکیموں کے تحت الاٹ کی گئی ہے؟
- (ب) فارم وائر اور سکیم وائر کردہ اراضی 'الٹی کاناام' ولدیت اور اس کو جتنے ایکڑ اراضی الاٹ کی گئی ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا یہ اراضی جن سکیموں کے تحت الاٹ کی گئی ہے، انہی مفاد کے لئے استعمال ہو رہی ہے؟

(د) جو الٹی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس اراضی پر فصلیں وغیرہ کاشت کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویپمنٹ،

- (الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کے صوبہ میں واقع موشیوں کے تجرباتی فارمز کی 20308 ایکڑ اراضی لوگوں کو مختلف سکیموں کے تحت الاٹ کی گئی ہے۔
- (ب) کسی کو کوئی زمین الاٹ نہ کی گئی۔
- (ج) کسی بھی سکیم کے تحت کوئی زمین الاٹ نہ کی گئی ہے۔
- (د) زمین الاٹ نہ کی گئی ہے۔

راولپنڈی، ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی تعداد؛

فراہم کردہ گرانٹس اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5159 محترمہ ثمنینہ جہون (ایڈووکیٹ)؛ کیا یہود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،
(الف) راولپنڈی ضلع میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس مقام پر کام کر رہی
ہیں؟

(ب) 2001 سے آج تک مذکورہ ویٹرنری مشنوں کو فراہم کردہ گرانٹ کی تفصیل بتائیں؛

(ج) کتنے مشنوں میں DVM ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان مشنوں میں منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار فراہم
کی جائے؟

(ه) کیا یہ مشن اس ضلع کے جانوروں کی تعداد کے لئے کافی ہیں۔ اگر نہیں تو مزید کتنے
مشن کس کس جگہ حکومت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ؛

(الف) راولپنڈی ضلع میں کل 13 ویٹرنری ہسپتال اور 25 ڈسپنسریاں حسب ذیل مقامات پر
کام کر رہی ہیں۔

ہسپتال؛

1۔ راولپنڈی 2۔ پوٹرہ 3۔ سال 4۔ بسالی 5۔ گوجران 6۔ مندرہ 7۔ دوٹنڈ 8۔ مری

9۔ ٹیکسلا 10۔ کونٹی ستیاں 11۔ کوٹہ 12۔ کھرسیدان اور 13۔ جھال

ڈسپنسریاں؛

1۔ ڈھوک گجران 2۔ چک بیلی خان 3۔ پنجاز 4۔ تڑہ 5۔ بھلا گڑ 6۔ بیول 7۔ کوٹریہ

8۔ منور 9۔ دیوی 10۔ کرمب الیاس 11۔ نزالی 12۔ بن 13۔ گوہرہ 14۔ ڈھانڈہ

15۔ دیامی 16۔ کمال آباد 17۔ پنڈ نوشہرہ 18۔ بھوٹھو 19۔ اترار 20۔ کروڑ

21۔ ملوت سبٹان 22۔ دھمن 23۔ قاضیاں 24۔ سال کھنگڑ اور 25۔ تارا

(ب) ویٹرنری سنٹروں کو عیحدہ سے کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی جاتی۔ سالانہ بجٹ مجموعی طور پر ضمنی بیل پر ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر، راولپنڈی کو مختص کیا جاتا ہے۔ ادویات اور ویکسین ضلع سے فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) ویٹرنری ہسپتال اور 8 ڈسپنسریوں میں D.V.M ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ان سنٹروں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار

نمبر شمار	نام آفیسر	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
1-	ویٹرنری آفیسر	17	29	10
2-	ویٹرنری اسسٹنٹ	6	38	-
3-	چوکیدار	1	18	3
4-	بستی	1	35	1
5-	ستری ورکر	1	38	7

رحیم یار خان 2002 تا حال محکمہ امور پرورش حیوانات

میں بھرتی کی تفصیلات

* 5411 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذوی سائل اور پتاجلت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ه) جن افراد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع روز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؛
وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ضلع رحیم یار خان میں جتنے افراد بھرتی ہوئے ہیں، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، قابلیت، ذوی مسائل اور پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے اور میرٹ بنانے کا طریق کار بروئے نونیکیشن ازاں سروسز جنرل اینڈ منسٹرین نمبر SOR-III-II-15/2003 مورخہ 5 مئی 2003 اختیار کیا گیا ہے۔ تاہم دو افراد کو فونگی کونا کے تحت بھرتی کیا گیا ہے کیونکہ ان کے والدین دوران ملازمت فوت ہو گئے تھے۔ میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورڈمنٹ کمیٹی میں افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جانے تعیناتی درج ذیل ہیں۔

میرٹ بنانے والے اور ریکورڈمنٹ کمیٹی میں شامل افسران	گریڈ	عمدہ	موجودہ تعیناتی
محمد عزیز یار	19	ای ڈی او (زراعت)	رحیم یار خان، منڈی گنڈی
محمد اکرم چودھری	19	ای ڈی او (کالمنڈی پانچ)	رحیم یار خان، منڈی گنڈی
محمد سعید احمد	18	ڈسٹرکٹ انچارج کوآرڈینیشن	رحیم یار خان، منڈی گنڈی
ڈاکٹر محمد اقبال	19	ڈسٹرکٹ انچارج	گھانڈا ناٹانہ (ممبر)
ڈاکٹر محمد صدیقی	18	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر	دی آر آئی، لاہور
ڈاکٹر محمد صدیقی	18	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر	ممبر (سیکرٹری)

(د) بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی، یہ جن اخبارات میں شائع ہوا ہے ان کے نام، تاریخ نقل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام اخبار	تاریخ	تفصیل
1-	روزنامہ خبریں ملتان	26-11-03	ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2-	روزنامہ خبریں ملتان	22-12-03	ایضاً۔
3-	روزنامہ نوائے وقت ملتان	23-12-03	ایضاً۔

(ہ) کسی فرد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔ تمام بھرتیاں بمطابق روز کی گئی ہیں۔

ضلع ملتان، ویٹرنری ہسپتالوں، فراہم کردہ فنڈز ادویات

اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

*5537 ملک محمد ارشد راج، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے کتے ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسری اور سنٹر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو سال 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو مزکورہ عرصہ کے دوران کتنی اور کون کون سی ادویات فراہم کی گئی؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران اس ضلع میں کتنے ملازمین بھرتی ہوئے؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کا محکمہ ہذا کا خرچ اور آمدن کی اس ضلع کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے 14 ویٹرنری ہسپتال 23 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 11 سنٹرز

ہیں۔ یہ جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع ملتان میں وینٹری ہسپتالوں اور سنٹروں کو سال 2003-04 میں 72,16,793/- روپے کی رقم برائے ادویات و اوزارات فراہم کی گئی۔
- (ج) ان وینٹری ہسپتالوں اور سنٹروں کو جتنی اور جو ادویات فراہم کی گئی ان کی تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) سال 2003-04 کے دوران ضلع ملتان میں ایک ملازم بھرتی کیا گیا۔
- (ه) سال 2003-04 کے دوران ضلع ملتان میں 2,04,23,884/- روپے خرچ اور 19,28,342/- روپے آمد ہوئی۔

ضلع ملتان، محکمہ امور پرورش حیوانات میں منظور شدہ

اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*5538 ملک محمد ارشد رال، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات ضلع ملتان میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل، گریڈ اور اسامی وار فراہم کی جائے؟

(ب) وینٹری ڈاکٹروں کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ہسپتال کی تفصیل اور ڈسپنری وار فراہم کی جائے؟

(ج) وینٹری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی کا عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز کب تک خالی وینٹری ڈاکٹرز کی اسامیوں پر کرنی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات ضلع ملتان میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل، گریڈ اور اسامی وار ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

- (ب) ویزنری ڈاکٹرز کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ویزنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ویزنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب لاہور ہے۔ جن کا گریڈ BS-20 ہے۔ ویزنری ڈاکٹر کی خالی اسامیوں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی تلاش پر یہ کی جاسکتی ہیں۔

صادق آباد ویزنری ہسپتالوں، فنڈز

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*5541 شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ کے کتے ویزنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور ستر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان ہسپتالوں اور سٹروں کو سال 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان ویزنری ہسپتالوں اور سٹروں کو مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی اور کون کون سی ادویات فراہم فرام کی گئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران اس تحصیل میں کتنے ملازمین بھرتی ہوئے؟

(ه) مذکورہ عرصہ میں محکمہ ہذا کے خرچ اور آمدن کی اس تحصیل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ لائیو سٹاک کے 7 ویزنری ہسپتال، 12 ڈسپنسریاں اور 17

ستر کام کر رہے ہیں۔ یہ ہسپتال، ڈسپنسریاں اور ستر جس جگہ واقع ہیں اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کو علیحدہ سے کوئی رقم فراہم نہیں کی جاتی البتہ ضلع رحیم یار خان سے ہی انہیں ادویات اور دوسری ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو جتنی ادویات فراہم کی گئیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 6 ویٹرنری اسٹنٹ اور 2 اے آئی ٹیکنیشن کی تعیناتی تحصیل آباد میں کی گئی۔

(ہ) سال 2003-04 میں -23557621/ روپے خرچ اور -19757251/ روپے آمدن ہوئی۔

تحصیل صادق آباد محکمہ امور پرورش حیوانات

کے سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*5542 شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں
مے کہ

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات تحصیل صادق آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل،
گریڈ اور اسامی ویٹرنری سنٹر وار فراہم کی جائے؟

(ب) ویٹرنری ڈاکٹروں اور ویٹرنری اسٹنٹ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل
ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار فراہم کی جائے؟

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں اور ویٹرنری اسٹنٹ کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اٹھادی کا
عدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل نیز کب تک خالی ویٹرنری ڈاکٹروں اور ویٹرنری
اسٹنٹ کی اسامیوں پر کر لی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ،

- (الف) محکمہ امور پرورش حیوانات تحصیل صادق آباد میں منظور شدہ غالی اسمیوں کی تفصیل گریڈ 1، اسمی اور ویترنری سنٹر وار کی تفصیل ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ویترنری ڈاکٹروں اور ویترنری اسسٹنٹ کی منظور شدہ اور غالی اسمیوں کی تفصیل ویترنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار ضمیرہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ویترنری ڈاکٹروں کی غالی اسمیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (گریڈ 20) ہے جب کہ ویترنری اسسٹنٹ کی غالی اسمیوں پر تقرری متعلقہ ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر (گریڈ 18) ہے۔ ویترنری ڈاکٹروں اور ویترنری اسسٹنٹ کی غالی اسمیوں پر تقرری حسب ضابطہ و پالیسی کر دی جانے گی۔

تحصیل قبائلی علاقہ ڈی۔ جی۔ خان، بھیڑ، بکریوں کی فارمنگ

پر پابندی، عوامی تحفظات اور حکومتی اقدامات

*5659 سردار فتح محمد خان بزدار، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) تحصیل قبائلی علاقہ ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کا ذریعہ معاش اور آمدنی زیادہ تر بھیڑ، بکریوں پر ہے لیکن اس علاقہ کے لوگوں سے یہ سوت چھین لی گئی ہے۔ اس اقدام سے لوگوں کو کیا نائدہ حاصل ہوگا؟

(ب) کیا حکومت اس پر نظر مانی کر رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل قبائلی علاقہ ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کا ذریعہ معاش بھیڑ بکریوں پر ہے۔ تاہم یہ درست نہ ہے کہ علاقہ ہذا کے لوگوں سے یہ سوت چھین لی گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس علاقہ کی بھیڑ بکریوں کے لئے آئندہ کے تقاضوں کو مد نظر

رکھتے ہوئے زیادہ موثر اور بہتر انداز میں سوتیں مہیا کرنے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ اس پروگرام کے تحت افزائش نسل، زیادہ موثر ہیلتھ پروگرام، ٹرانسفر آف ٹیکنالوجی، قابل فروخت جانوروں اور اون کی مارکیٹنگ اور مینٹنری فیزنگ کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام مختلف مراحل سے گزر کر پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ لہذا اس میں کسی قسم کی نظر ثانی زیر غور نہ ہے۔

تحصیل تونہ و قبائلی علاقہ، ڈی۔ جی۔ خان، محکمہ امور پرورش

حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

Sodhi سردار فتح محمد خان بزدار، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ فوڈز بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذیرہ غازی خان، تحصیل تونہ اور تحصیل قبائلی علاقہ میں بھیڑ بکریوں کی افزائش و ترقی اور حفاظت کے لئے موجود محکمہ کو ختم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں جملہ اسامیوں اور دفاتر کو منتان shift کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب آجبات میں ہے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ذیرہ غازی خان تحصیل تونہ اور تحصیل قبائلی علاقہ میں بھیڑ بکریوں

کی افزائش و ترقی اور حفاظت کے لئے موجود محکمہ ختم کر دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

اس شعبے میں توسیع کر کے اس کو ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دے دیا گیا ہے جو کہ بھیڑ

بکریوں کے شعبے سے متعلق مسائل اور ان کے بہتری کے لئے مزید سیکس بنانے میں

زیادہ موثر ثابت ہو گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) چونکہ جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔ لہذا وجوہات درکار نہ ہیں۔

شیخوپورہ، لائیو سٹاک کے پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

*5685 جناب نوید عامر، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے کوٹ فاضل اور فیروز ونواں گاؤں کے قریب دودھ ٹھنڈا کرنے اور مانع نامتروجن گیس کے پلانٹ چالو ہونے سے پہلے ہی ناکارہ ہو گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ پلانٹس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنے عرصے میں مکمل ہونے اور ان کی تعمیر / مشینری کی تنصیب پر جو افسران / اہلکاران نگرانی پر تعینات تھے ان کی تنخواہوں کی اسے اڈی۔ اسے اور سرکاری گاڑیوں پر پٹرول اور مرمت پر جو اخراجات ہوئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ پلانٹس کی مشینری کہاں کہاں سے خریدی گئی۔ اگر مینڈر طلب کئے گئے تو جن اداروں / افراد نے حصہ لیا ان کے نام و پتاجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) اگر مذکورہ پلانٹس کے ناکارہ ہونے کی انکوائری کروائی گئی، تو رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔ کن کن افراد کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور سرکاری خزانے کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے کوٹ فاضل اور فیروز ونواں کے قریب مانع نامتروجن گیس کا پلانٹ چالو ہونے سے پہلے ہی ناکارہ ہو گیا ہے جبکہ دودھ ٹھنڈا کرنے کے پلانٹس فیروز ونواں اور کوٹ فاضل (تھیکلی) میں قائم کئے گئے ہیں۔

- (ب) فیروز وٹوال اور کوٹ فاضل (تھکی) میں دودھ ٹھنڈا کرنے والے پلانٹس عالمی ادارہ خوراک و زراعت کی طرف سے لاہور ملک پلانٹ لاہور ملک بورڈ کو بطور امداد بلا قیمت مہیا کئے گئے۔
- (ج) دودھ ٹھنڈا کرنے کے مذکورہ پلانٹس عالمی ادارہ خوراک و زراعت کی طرف سے لاہور ملک پلانٹ لاہور میں بورڈ کو بطور امداد بلا قیمت مہیا کئے گئے۔ ہذا محکمہ نے ان کے خریدے گئے مینڈر طلب نہ کئے گئے تھے۔
- (د) دودھ ٹھنڈا کرنے والے پلانٹس کے ضمن میں کوئی بے صلاحیتی نہ پائی گئی۔ ہذا کوئی انکوٹری نہ کرائی گئی۔

محکمہ لائیو سٹاک میں مانع نائٹروجن گیس

کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*5686 جناب نوید عامر، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ذیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ افزائش نسل کے لئے مادہ تولید کو محفوظ کرنے کے لئے مانع

نائٹروجن گیس اپن مارکیٹ سے حاصل کی جا رہی ہے، کس ادارے افرم، کن شرائط پر، کتنے عرصہ، کتنی مقدار اور کتنی مائیت کی خرید کی گئی، تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) اگر مذکورہ گیس خریدنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تو نقل فراہم کریں نیز جن افراد اور فرموں نے مینڈر دیئے، ان کے نام اور پتاجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں افزائش نسل کے لئے کتنا مادہ تولید محفوظ کیا گیا اور جن اقسام کی افزائش نسل کی گئی ان کے نام و اقسام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) افزائش نسل کن کن فارموں پر کی جا رہی ہے اور ان کی دیکھ بھال پر سالانہ کتنے اخراجات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) افزائش نسل کے لئے مادہ تولید کو محفوظ کرنے کے لئے مانع نائٹروجن گیس اویجن مارکیٹ سے حاصل کی جا رہی ہے۔ مانع نائٹروجن گیس جس ادارے (فرم جن شرائط، نئے عرصے، جتنی مالیت کی خریدی گئی ہے۔ تفصیل ضمیرہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مانع نائٹروجن گیس خریدنے کا اہتمام روزنامہ "جنگ" مورخ 10-05-03 میں دیا گیا ہے۔ کاپی ضمیرہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن فرموں نے ٹینڈر دیئے ان کے نام و پتہ جات درج ذیل ہیں،

1- فائن گیس کمپنی لمیٹڈ 130 انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھت لاہور

2- B.C.O گیسز پاکستان لمیٹڈ، شالہار لنک روڈ لاہور

(ج) گزشتہ تین سالوں میں افزائش کے لئے جو مادہ تولید محفوظ کیا گیا اور جن اقسام کی افزائش نسل کی گئی ان کی تفصیل ضمیرہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں افزائش نسل کے یکے چار فارموں پر تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیل اخراجات برائے سال 2003-04 پر درج ذیل ہے۔

1- سین پروڈکشن یونٹ قادر آباد، ضلع ساہیوال	2,18,81,000	روپے
2- سین پروڈکشن یونٹ، کھور کوٹ ضلع بھکر	60,91,000	روپے
3- سین پروڈکشن یونٹ، کرانی والا ضلع بہاولپور	77,89,000	روپے
4- سین پروڈکشن یونٹ، کھیری مورت ضلع انک	4,49,000	روپے
نوٹل	4,02,51,000	روپے

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ضلع بھکر، ویٹرنری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں،

سنٹرز برائے نسل کشی اور مویشی پال فارمز کی تفصیلات

277 جناب حفیظ اللہ خان، کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) سال 2003 تا 2004 ضلع بھکر میں سوسائٹی برائے انداد بے رمی حیوانات نے کل کتنے پالان اور کتنا جرمنہ وصول کیا؟

(ب) ضلع بھکر میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے۔ ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے؟

(ج) ضلع بھکر میں ویٹرنری سنٹر برائے نسل کشی کی تعداد کتنی ہے۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) ضلع بھکر میں کتنے مویشی پال فارمز ہیں۔ ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے۔ یہ نفع میں چل رہے ہیں یا نقصان میں، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ،

(الف) ضلع بھکر میں سوسائٹی برائے انداد بے رمی حیوانات کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع بھکر میں 9 ویٹرنری ہسپتال اور 52 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ ان کا سالانہ بجٹ 1,72,19,000/- روپے ہے۔

(ج) ضلع بھکر میں ویٹرنری سنٹرز برائے نسل کشی کی تعداد 18 ہے۔

(د) ضلع بھکر میں چار مویشی پال فارمز ہیں جن کے نام اور سالانہ بجٹ درج ذیل ہے۔

بجٹ برائے سال 2003-04

نام فارم

3-465250/- روپے

1- گورنمنٹ لائیو سٹاک فارم رکھ ماہی

26844550/- روپے

2- تجرباتی فارم مویشیاں رکھ غلاماں

14745034/- روپے

3- تجرباتی فارم مویشیاں بھور کوٹ

3721388/- روپے

1- تجرباتی فارم مویشیاں 205/T/D A ضلع بھکر

یہ مویشی پال مارمز عوام کو سوت مہیا کر رہے ہیں البتہ بجٹ کے لحاظ سے خسارے میں ہیں۔

(وقفہ برائے غار عصر کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین خزاری
5 بج کر 20 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

توجہ دلاف نوٹس

ڈاکٹر پرویز اعوان کے قاتلوں کی گرفتاری

جناب ڈپٹی سپیکر، بِنِیْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اب Call Attention Notice کو لیا جاتا ہے۔
سب سے پہلے سید احسان اللہ وقاص صاحب کا Call Attention Notice نمبر 242 ہے۔
سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ۔

(الف) مورخہ 21-9-04 کو ایک اخبار کے مطابق معروف ڈاکٹر پرویز اعوان کے قتل کے نامزد ملزمان کو تامل گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر پرویز اعوان کی اہلیہ نے پریس کانفرنس میں یہ الزام لگایا ہے کہ پولیس جان بوجھ کر نامزد ملزمان کو گرفتار کرنے سے انکاری ہے۔

(ج) ملزمان کب تک گرفتار ہوں گے، کیس میں کیا پیش رفت ہے۔ پولیس مقتول کے ورماہ کی تسی کے مطابق کیوں تفتیش آگے بڑھانے سے انکاری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر!

(الف) ڈاکٹر پرویز اعوان کے قتل ہونے پر مقدمہ نمبر 381-2004 مجرم 302/109 ت پ تھانہ چوہنگ لاہور درج ہو کر دوران تفتیش نامزد ملزمان ڈاکٹر محمد اظہر ریحانز ایم ایس سرور سبز ہسپتال لاہور، ڈاکٹر شفقت علی ایم ایس منشی ہسپتال لاہور اور ڈاکٹر محمد ایاز پیف کیپٹل ایگزامینر لاہور کو حسب ضابطہ شامل تفتیش کیا گیا جنہوں نے خود کو بے گناہ بیان کیا جب کہ مدعی مقدمہ کو بار بار یاد دہانی کروانی گئی ہے کہ ملزمان کے خلاف

ثبوت فراہم کرے اور چشم دید گواہ سردار محمد اکرم باویہ کو بیان تحریر کروانے کے لئے شامل تفتیش کروانے لیکن مدعی مقدمہ نامزد ملزمان کے خلاف تا حال کوئی ثبوت یا شہادت پیش نہ کر سکا۔ مورخہ 20-9-2004 کو چشم دید گواہ اسے ایس پی انوسٹی گیشن چوبنگ جو تفتیشی ٹیم کے سربراہ ہیں، کے پاس آیا مگر اس نے کوئی زبانی یا تحریری بیان نہ دیا۔ ملزمان نامزد کے خلاف تا حال کوئی قابل گرفتاری ثبوت نہ آنے کی وجہ سے ملزمان کی گرفتاری اتواء میں رکھی گئی ہے۔

(ب) اس میں حقیقت نہ ہے کہ پولیس نامزد ملزمان کو گرفتار کرنے سے انکاری ہے جیسے ہی مدعی مقدمہ اور چشم دید گواہ شامل تفتیش ہو کر بیان تحریر کروائیں گے ملزمان کو شامل تفتیش کر کے مقدمہ ہذا کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(ج) مقدمہ ہذا کی تفتیش کے لئے اسے ایس پی انوسٹی گیشن چوبنگ کی سربراہی میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے دیگر ممبران میں انسپکٹر اعجاز انچارج مانگا منڈی، ذلیل احمد سب انسپکٹر، اعجاز احمد اسے ایس آئی اور چھ ملازمین شامل ہیں۔ تفتیشی ٹیم دن رات تفتیش کر رہی ہے اور مدعی مقدمہ سے مسلسل رابطہ رکھے ہوئے ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں ابتدائی طور پر جو ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے ان تمام ملزمان کو پولیس نے شامل تفتیش کیا ہے اور ان سے ہم نے انوسٹی گیشن کی ہے لیکن بار بار ہم مدعی فریق سے بھی استدعا کر رہے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں ملزمان کے خلاف پولیس کی معاونت کرے اور کوئی ایسا ناقابل تردید ثبوت سامنے لانے تاکہ ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی جاسکے۔ لیکن اس وقت تک مدعی فریق پولیس کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا اور بار بار اسی بات پر اصرار کر رہا ہے کہ یہی ہمارے نامزد ملزمان ہیں۔ اس سلسلے میں میری گزارش بھی ہے کہ اس مقدمہ کے حقائق اس طرح سے نہیں ہیں جس طرح ایف۔آئی۔آر میں درج کروائے گئے ہیں۔ اس وقت تک پولیس کے پاس جو ریکارڈ ہے جس میں اس واقعہ کی 15 کو اطلاع دی گئی اس وقت وائزس کے messages ہیں یہ حقائق بالکل مختلف ہیں۔ اس لئے میں معزز رکن سے بھی یہ گزارش کروں گا اس سے پہلے بھی انہوں نے Call Attention Notice دیا تھا اور میں نے استدعا کی تھی کہ یہ مدعی فریق کو میرے پاس بھیجیں میں خود اس

معاملے کو ذاتی طور پر دیکھنے کے لئے تیار ہوں اور میں نے پھر اسی صرح کیا اور جناب والا! اس مقدمہ میں بھی میں معزز رکن سے یہ استدعا کروں گا کہ مدعی فریق کو وہ ساتھ لائیں میں خود تفتیشی ٹیموں کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو آگے بڑھانے کی کوشش کروں گا اور ہماری کوشش یہ ہے کہ اصل طرمان کا چالان کیا جائے نہ کہ وہ طرمان جن کو غلط فہمی کی بنیاد پر نافرذ کیا گیا ہے۔ اس لئے میری استدعا ہوگی کہ اگر ہمارے ساتھ تعاون کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس مقدمہ کو حقائق پر یکسو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

جناب ذہنی سپیکر، وقاص صاحب! ٹھیک ہے آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے جناب سپیکر!

جناب ذہنی سپیکر، ٹھیک ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا Call Attention Note No 243 چودھری زاہد پرویز صاحب اور لاد شکیل الرحمن صاحب کا ہے۔ یہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ یہ تحریک ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق پیش ہو چکی تھی لیکن میں نے آج کے لئے pending کروانی تھی مگر ابھی اس کا جواب نہیں آیا لہذا برائے مہربانی اسے کر لیا جائے۔

جناب ذہنی سپیکر، جی، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ٹھیک ہے جناب سپیکر! ہمیں پوری توقع ہے کہ حکومت کو ہاؤس کے ممبرز کے استحقاق اور عزت کا پورا خیال ہے ہم ایسا نہیں سمجھتے کہ ان کو خیال نہیں ہوگا۔ جناب ذہنی سپیکر، ٹھیک ہے اسے اگلے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، چتر صاحب!

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! ہم دو سال سے ایم پی اسے ہاسٹل میں رہ رہے ہیں لیکن اس کی حالت زار یہ ہے کہ اس کی لفت چار ماہ سے خراب ہے اور اس کے کمرے جیل خانہ جات سے بھی اتریں۔ جناب والا! جو ہاسٹل کے انچارج ہیں یا حکومت اس کو درست کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ایم۔ پی۔ ایز کو وہاں رہنے کی بنیادی سولتیں کب تک نکلیں ہوں گی، جناب والا! آپ نے بھی پچھلے سال وزٹ کیا تھا تو میری گزارش ہے کہ آپ میری دعوت پر گل تشریف لائیں ہم چائے بھی اگلے ہتھیں گے اور آپ دیکھ لیں کہ وہاں کی حالت زار کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جہاں تک میری معلومات ہے وہاں کی لفت میفل طور پر چل رہی ہے یہ پہلے خراب تھی لیکن اب چل رہی ہے۔ اس کو مزید ٹھیک کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ انتہائی اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میں آپ کو ابھی موقع دیتا ہوں میں اس تحریک کو ذرا take up کر لوں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 759 محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری تحریک التوائے کار move کر سکتی ہے؟

رپورٹ (توسع)

تحریک استحقاق نمبر 49 کے بارے میں مجلس استحقاقات

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں۔ نذر فرید کھوکھر صاحب تحریک استحقاق نمبر 49 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ تحریک پیش کی جائے۔

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"تحریک استحقاق نمبر 49 بابت سال 2004 کے بارے میں مجلس استحقاقات

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-دسمبر 2004 تک

توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"تحریک استحقاق نمبر 49 بابت سال 2004 کے بارے میں مجلس استحقاقات

کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-دسمبر 2004 تک

توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک التوائے کار

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ کیا آپ اس

تحریک نمبر 759 کو آؤٹ آف نرن لینا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی یہ آؤٹ آف ٹرن ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ 759 ہے اگر آپ اس سے پہلے جو ہیں ان کو لے لیں اگر وقت ختم ہو گیا تو پھر ہم out of turn کی بات کریں گے اگر اس کو پہلے ہی out of turn لے لیں گے تو پھر یہ صحیح نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے پاس آئی ہی 759 ہے اور تو کوئی نہیں آئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! پھر یہ out of turn نہیں ہے۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ کہیں آپ اس کو out of turn تو نہیں لے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے پہلے 743 ہے۔ پہلے اس کو لیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس وقت پنجاب میں سب سے اہم مسئلہ that is regarding the land developer ہے۔ اس دن بحریہ ٹاؤن کی بات ہوئی ہے اب آپ دیکھیں کہ "ٹیز" میں ابھی یہ لکھا ہے کہ Land for Developer may be notified، آپ دیکھیں کہ de-notify کریں۔ اس میں 2900 کنال ایک پرائیویٹ ڈویلپر کے لئے notify ہوا ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ راجہ صاحب اس کو oppose نہ کریں۔ میرا اور سمیع اللہ صاحب کا اس کو move کرنے کا صرف مقصد یہ ہے کہ ہم اس کو پڑھ دیتے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے نوٹس میں آجانے گی۔ اس کے بعد آپ اس کو بے شک pending کر دیں۔ ہمیں پڑھ لینے دیں تاکہ ہم نے جو چیزیں highlight کی ہیں وہ ختم نہ ہو جائیں۔ آج یہ پیش ہو گی۔ اس کے بعد یہ اگلے سیشن میں پیش نہیں ہو سکے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس میں بہت سارے stake holders ہیں۔ اس میں کسی پرائیویٹ گروپ آف

کمپنی یا کسی پرائیویٹ ڈومیسٹک کی credibility at stake ہو تو فلاں پڑھ دینے سے نہیں بکے پڑھنے کے بعد اس پر دوسری طرف سے موقف آنا بھی ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج رانا صاحب اسے پڑھ دیں گے اور میں اس کا جواب نہیں دے سکوں گا تو یہ جو درمیانی وقفہ گزرے گا اس میں محتف قسم کی آراء اس ایک تحریک اتوانے کار کے متعلق قائم کرنی جائیں گی۔ (قطع کلامی)

میں عرض کرتا ہوں۔ یہ میری پوری بات سن لیں۔ وہ اس کو out of turn لینا چاہتے ہیں۔ ان کے پیش نظر اس بات کا مدعا ہے کہ شاید اجلاس آج ختم ہو جانے کا اور پھر ان کی یہ تحریک اتوانے کار پیش نہیں ہو سکے گی۔ اس کے لئے میں اس کا عمل آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو جس طرح محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ بھی اپنی تحریک اتوانے کار out of turn لینا چاہتی ہیں، رانا آفتاب احمد خان صاحب بھی اپنی تحریک اتوانے کار کو out of turn لینا چاہتے ہیں تو آپ بجائے اس کے کہ اس کو out of turn لیں، آپ یہ حکم فرمادیں کہ یہ تحریک اتوانے کار lapse نہیں ہوں گی، یہ اس طرح on record رہیں گی۔ جب بھی ان کی باری آنے گی تو یہ take up ہو جائیں گی۔ میں صرف اتنی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ جب میرے پاس ایک چیز کا جواب نہ ہو، ایک طرف سے اس کا پورا موقف آجانے اور میں اس کو defend بھی نہ کر سکوں یا کوئی اور معزز رکن اس سلسلے میں بات نہ کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی 'ایک فرد ہے'، گروپ ہے یا گروہ ہے، جو بھی ہے، چاہے individual ہے، چاہے collective ہے، ان کے متعلق بات ہو گی تو جب تک ان کا موقف سامنے نہ آنے میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہو گی۔ اس لئے پہلے بھی ایک بار نہیں یہ دو تین دفعہ بات ہو چکی ہے، اس سے پہلے جب بات ہوئی تھی تو میں نے کہا تھا کہ اس سلسلے میں گورنمنٹ اپنا point of view دینا چاہتی ہے۔ پھر گورنمنٹ کی طرف سے ہم نے اپنا point of view دیا اور اسی کے نتیجے میں اب ہم legislation بھی لے کر آرہے ہیں۔ آپ نے کل کے اخبارات میں دیکھا ہو گا کہ ابھی کل ہماری ایک میٹنگ ہوئی ہے، ایک آنے والے کل میں ہو رہی ہے کہ جس میں ہم legislation کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ ٹریڈنگ پلاننگ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ، لوکل گورنمنٹ اور سارے ڈیپارٹمنٹس اپنی legislation کی proposals کل لے کر آرہے ہیں۔ انشاء اللہ تملیٰ ایک دو دنوں میں وہ finalize ہو جائیں گی۔ cabinet کے سامنے جائیں گی اور

اس کے لئے اگر اجلاس جلدی بلانا پڑا تو ہم legislation لے کر آئیں گے۔ رانا صاحب جو بات کرنا چاہتے ہیں، مجھے معلوم ہے، گورنمنٹ اس بات سے آگاہ ہے اور میں ایک دفعہ ماہر اپنے بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے نزدیک کسی ایک individual کا مفاد زیادہ عزیز نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک collective مفاد زیادہ عزیز ہے اور ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے بھی اس کا تحفظ کیا ہے۔ آئندہ کے لئے بھی کریں گے اور کسی بھی ایک individual جو عام آدمی ہے اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ زیادتی نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! راجہ صاحب کی بات صحیح ہے۔ اس میں میری apprehension یہ ہے کہ Land Acquisition Act 1894 کے تحت سیکشن (4) notify ہو گیا ہے، 600 کنال ان کے پاس زمین ہے، 'They required 2900 canals' میرا موقف یہ ہے کہ اگر یہ de-notify نہیں ہو گی تو اس دوران وہ kill ہو جانے کا وہاں پر لوگ اکتھے ہو جائیں گے اور یہ basis on facts میں کہہ رہا ہوں۔ اس گورنمنٹ کے نوٹس سے This is going to be a pressure on the people living around that زمین لینے کے بعد یہ اس کو de-notify کر دیں گے۔ جس طرح یہ بحریہ ماؤنڈ کا بہت بڑا scam آیا، اس طرح یہ آرہے ہیں۔ یہ بہت اچھا ہے کہ گورنمنٹ اس کے لئے legislation لا رہی ہے۔ ہمارا صرف یہ ہے کہ آپ اس کو پڑھ لیں۔ اگر وہ غلط چیز ہو گی تو He can just clarify کہ ہم غلط کہہ رہے ہیں، 'Now there is a law on this paper also' کہ یہ کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میری گزارش یہ ہے کہ پڑھنے سے damage کنٹرول نہیں ہو گا، جو damage ہو گا اس کو کنٹرول کیسے کیا جانے گا؟ جب تک کہ ہمیں اپنی پوزیشن وضاحت کرنے یا اپنا موقف بیان کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

جناب سیکرٹری! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح پہلے میرے بھائیوں نے اس کو point out کیا تھا تو ہم نے پورے خلوص نیت کے ساتھ ان سے اتفاق کیا تھا اور آئندہ کے لئے بھی میں اپنے بھائیوں سے کہہ رہا ہوں اور پھر میں اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ہمیں ایک عام شہری اور ایک عام آدمی کا مفاد زیادہ عزیز ہے۔ اس کی بہتری کے لئے ہم نے کام کرنا ہے اور پھر میرے بھائی جو تحریک پیش کرنا چاہ رہے ہیں یہ ویسے بھی

sub-judice ہے۔ یہ معاملہ عدالت میں چل رہا ہے اور یہ ساری باتیں دیکھ کر ہمیں جواب دینا پڑے۔ اب یہ تحریک اٹوانے کا انہوں نے دے دی ہے۔ آپ اس پر رولنگ فرمادیں کہ یہ lapse نہ ہو، ریکارڈ پر رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جب اس کی باری آنے گی تو ہم take up کر لیں گے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میں اس کا mover ہوں۔ مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری آپ رولنگ فرمادیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری یہ بڑا ایک اہم مسئلہ ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب سیکرٹری میں راجہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے جب بحریہ ناؤں کی نشاندہی ہوئی تو میں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ حکومت کا رویہ بحریہ ناؤں کے حوالے سے بھی positive تھا۔ آج ہم ایک دوسرے issue کو move کر کے نشاندہی کرنا چاہتے تھے یہ جو بھی ڈیپٹی گروپ ہے، ایڈن سنی یا اس کا کوئی اور نام ہے، اس کے حوالے سے جو بے حساسی ہوئی ہے، ہم ان کے نوٹس میں لانا چاہتے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، لاڈ منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ چونکہ آج ان کے پاس نہ information ہے اور نہ ہی وہ اس کا جواب دے سکتے ہیں لیکن

Principally he agrees with your point

MR SAMI ULLAH KHAN:- Yes, yes

جناب ڈپٹی سیکرٹری، He agrees with your point لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس کو ابھی

move نہ کریں۔ یہ lapse نہیں ہوگی۔ It will be taken up in the next session یا جو بھی ہو، It is not being lapsed یہ آپ ان کو دے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان، ٹھیک ہے، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اب تحریک اتوانے کار نمبر 743 چودھری زاہد پرویز صاحب! --- یا چودھری محمد اشرف کمبوہ صاحب! --- موجود نہیں ہیں۔ 'disposed of'۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 745 سید احسان اللہ وقاص!

شیخوپورہ میں پولیس تشدد سے سینٹری ورکر کی ہلاکت سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخ 21-8-2004 کی خبر کے مطابق تحصیل شیخوپورہ کے نوجوان سینٹری ورکر ناصر مسیح کی پولیس تشدد سے ہلاکت پر سینکڑوں مسیحوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور ٹریفک بلاک کر دی۔ پولیس نے مظاہرین پر لالچی چارج کیا۔ پولیس پر ہتھیار اور لالچی چارج کے نتیجے میں خواتین سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

پولیس کی بڑھتی ہوئی لاقانونیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے قانون کی دھجیاں اڑانے کا عزم کر رکھا ہے۔ پولیس کی اس سزا کا کارروائی سے عوام میں غم و غصہ کے جذبات پانے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ درست نہ ہے کہ ناصر مسیح کی ہلاکت بذریعہ پولیس تشدد ہوئی۔ کسی پولیس اہلکار نے اس پر تشدد نہ کیا ہے۔ ناصر مسیح متوفی مورخ 16-8-04 کو محلہ معراج پورہ میں ایک گھر میں چوری کرنے کی خاطر داخل ہوا تو وہاں کے لوگوں نے اسے موقع پر پکڑ لیا اور مذکورہ نے مزاحمت کی اور مضروب ہوا۔ بعد ازاں وہاں کے لوگوں نے مقامی پولیس تھانہ صدر شیخوپورہ کو مطلع کیا اور مضروب کو بھی مضروب حالت میں پولیس کے حوالے کیا۔ اس کے خلاف مقدمہ نمبر 704/2004 مورخ 16-8-2004 بجرم 380/511 (ت پ) تھانہ صدر شیخوپورہ درج کیا گیا جس کو رات تقریباً ڈیڑھ بجے ہسپتال لے جایا گیا اور میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی

حاصل کیا گیا چنانچہ اگلے روز صبح اسے حسب ضابطہ جوڈیشل ریٹائرڈ پر ڈسٹریکٹ جیل شیخوپورہ بھجوا دیا گیا جو جیل میں میڈیکل آفیسر کی زیر نگرانی زیر علاج رہا لیکن مذکورہ کی خراب حالت کے پیش نظر جیل اتھارٹی نے میڈیکل آفسر کی رائے کے مطابق 19-8-2004 کو بذریعہ پولیس اس کو سول ہسپتال شیخوپورہ میں برائے علاج معالجہ بھجوا دیا جو ہسپتال پہنچ کر جاں بحق ہو گیا۔ ناصر میسج کی موت کے بارے میں ابتدائی انکوائری زیر دفعہ 174 ضابطہ فوجداری بذریعہ علاقہ مجسٹریٹ صاحب بھی عمل میں لائی گئی تاہم میسجوں نے ناصر میسج کی مرگ پر احتجاجی مظاہرہ کیا، فائرنگ کی اور توڑ پھوڑ کے ساتھ ساتھ سڑک بھی بلاک کر دی تو پولیس نے امن عامہ کو بحال رکھنے کے لئے اس خلاف قانون مجمع کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس کا استعمال کیا۔ اسی دوران مجمع میں ہی شامل کسی شخص کی فائرنگ سے ایک عورت مسماۃ نسیم اختر مصروب ہوئی۔ مندرجہ بالا حالات کے تحت ناصر میسج پر پولیس تشدد بلاک ہونا ثابت نہ ہوا ہے لہذا پولیس نے لاقانونیت کا کوئی ثبوت نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں انکوائری بھی کروائی گئی ہے اور انکوائری رپورٹ کے مطابق اس کی موت پولیس تشدد سے نہیں ہوئی۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن کی تحریک اتوانے کار نہیں بنتی ہے۔ ان کا فرمانا تھا کہ پولیس تشدد سے اس کی موت واقع ہوئی جبکہ پولیس کے تشدد سے موت واقع نہیں ہوئی۔ اس بات کی میڈیکل رپورٹ نے بھی تصدیق کی ہے اور انکوائری سے بھی یہی ثابت ہوا ہے۔ اس لئے میں معزز رکن سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اپنی تحریک اتوانے کار کو واپس نہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب کہتے ہیں کہ پولیس تشدد سے ان کی موت واقع نہیں ہوئی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ تو پولیس کا version ہے۔ ان کے درمیان کا یہ version نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق بھی پولیس تشدد سے موت واقع نہیں ہوئی۔

سید احسان اللہ وقاص: پلیس ٹھیک ہے۔ میں اپنی تحریک کو press نہیں کرتا۔

MR DEPUTY SPEAKER: It has been disposed of

اگلی تحریک 7:17 محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کی ہے۔

جناب نوید عامر جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پرویز رفیق جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سپیکر minorities کے ممبرز اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ انھیں موقع دیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: It has been disposed of I have gone to 7:47

جی، محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ! چونکہ محرک نے اپنی تحریک کو press نہیں کیا لہذا یہ disposed of ہو چکی ہے۔ اگر ان ممبران کا نام تحریک move کرنے والوں میں ہوتا تو پھر یہ بات کر سکتے تھے۔ ہاں! اگر یہ اپوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا: جناب سپیکر ان کا صرف موقع سن لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ اپوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں تو میں سن لوں گا لیکن یہ تحریک تو اب disposed of ہو چکی ہے۔

جناب نوید عامر: جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نوید عامر: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ ناصر مسیح کی موت پولیس تشدد سے نہیں ہوئی۔ جس دن اس کی موت ہوئی ہے اس روز جنازے کے بعد ہم وہاں پر گئے۔ جب اس کی نماز جنازہ ہو رہی تھی تو پولیس کے تمام ذمہ داران وہاں پر موجود تھے۔ جنازے پر باقاعدہ طور پر فائرنگ کی گئی، پولیس تشدد کیا گیا۔ ہمارے مذہبی رہنماؤں نے اپنا مذہبی لباس پہنا ہوا تھا اس لباس میں بھی ان پر تشدد کیا گیا۔ وزیر قانون صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ یہ تحریک اتوانے کار نہیں بنتی ہے۔ جبکہ وہاں پر تو مذہبی رہنماؤں کی بھی بے حرمتی کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے یہ نہیں کہا کہ یہ تحریک نہیں بنتی بلکہ انھوں نے کہا

ہے رپورٹ کے مطابق ناصر مسیح کی موت پولیس تشدد سے نہیں ہوئی۔ مزید انہوں نے یہ کہا کہ جو جلوس وہاں پر نکالا گیا اس پر قموزا سالانہی چارج ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیکل رپورٹ سے بھی یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اس کی موت پولیس تشدد سے ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن خود فرما رہے ہیں کہ وہ جنازے میں موجود تھے وہاں جنازے پر جھگڑا ہوا ہے اور جنازے پر فائرنگ کی گئی ہے۔ میں تو ناصر مسیح جس کا جنازہ تھا اس کی موت کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ اس کی موت پولیس تشدد سے نہیں ہوئی۔ میں جنازے کے متعلق نہیں کہہ رہا۔ وہ خود confuse ہو رہے ہیں۔ میں ناصر مسیح کی بات کر رہا ہوں کہ اس کی موت پولیس تشدد سے واقع نہیں ہوئی ہے۔ انکوٹری رپورٹ اور میڈیکل رپورٹ بھی یہی کہتی ہے۔ جنازے پر جھگڑا ایک علیحدہ issue ہے۔ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ پولیس نے جنازے پر ہتھیار ڈالا یا لائٹس چارج کیا ہے۔ میں تو اس بابت بات ہی نہیں کر رہا۔ میں تو ناصر مسیح کی موت کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

جناب نوید عامر: جناب سیکرٹری میں نے یہ نہیں کہا کہ ہم جنازے میں شریک تھے۔ میں نے آپ کی وساطت سے یہ عرض کیا ہے کہ ہم جنازے کے بعد وہاں پر پہنچے وہاں پر ہم نے ان لوگوں کو دیکھا کہ جن پر پولیس نے تشدد کیا تھا۔ وہاں پر ایک قانون کو گولی لگی تھی جس کی عیادت کے لئے ہم ہسپتال میں بھی گئے تھے۔ جناب والا! جب سمونیل مسیح کا واقعہ ہوا تو اس وقت بھی یہی کہا گیا کہ یہ پولیس تشدد سے نہیں ہوا۔

جناب ذہنی سیکرٹری: بات تو ناصر مسیح کی ہو رہی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ناصر مسیح کی موت پولیس تشدد سے نہیں ہوئی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سیکرٹری میں یہاں پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس واقعہ کی بابت وزیر صاحب نے کہا ہے کہ پولیس تشدد نہیں ہوا۔ جب ناصر مسیح کی پہلی دفعہ میڈیکل رپورٹ آئی تو اس میں 8 ضربات تھیں اور بعد میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ اس کی دوبارہ میڈیکل رپورٹ تیار کی جائے۔ چنانچہ دوسری میڈیکل رپورٹ میں ناصر مسیح کے جسم پر 22 ضربات پائی گئیں۔ ناصر مسیح پولیس تشدد سے ہی ہلاک ہوا ہے۔ وزیر صاحب on the floor of the House غلط

بیانی کر رہے ہیں۔ جناب والا! اس کے علاوہ ان کے ورما کو ذرا یاد دھکایا جا رہا ہے کہ اگر آپ نے اپنا کیس واپس نہ لیا تو پھر آپ کو 16 ایم پی او کے تحت پکڑ لیں گے، آپ کے خلاف پہلے ہی بغاوت اور دہشت گردی کے مقدمات درج ہیں جن کی ایف آئی آر سیل کر دی گئی ہیں۔ یہ سب کچھ پولیس نے ان لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کے لئے کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر، معزز اراکین کو اگر ناصر میسج کے ساتھ واقعی اتنی ہمدردی تھی تو یہ خود اس بات تحریک لیتے۔ ناصر میسج کے ساتھ لفظ میسج کی وجہ سے انہوں نے اپنا یہ فرض سمجھا ہے کہ اٹھ کر بات کر لیں۔ اگر ان کو واقعی ان سے ہمدردی ہوتی تو یہ اپنی طرف سے اس بات Call Attention Notice یا تحریک اتوائے کار لیتے۔ انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا نہ ہی ان کو حقائق کا علم ہے۔ ناصر میسج ایک چور تھا وہ چوری کی غرض سے کسی کے گھر میں داخل ہوا۔ وہاں سے اسے گھر والوں اور محلے داروں نے پکڑا۔ انہوں نے اس کو مارا اور مارنے کے بعد پولیس کے حوالے کیا۔ معزز رکن جن 22 ضربات کا ذکر کر رہے ہیں یہ لوگوں کے مارنے پر اس کے جسم پر آئی ہیں۔ اس کا جو duration of injuries ہے جس وقت اس کا میڈیکل examination ہوا ہے اس کے درمیان اور ضربات کے درمیان جو وقفہ ہے وہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ پولیس تشدد سے ہلاک نہیں ہوا۔ انکوٹری میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ناصر میسج پر ضربات پولیس حراست میں آنے سے پہلے کی ہیں۔

جناب ذہنی سپیکر: Ok! This is being disposed of. اب میں محترمہ صفیرہ اسلام کی تحریک 747 کو take up کرتا ہوں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! کیسے dispose of ہو گئی؟

جناب ذہنی سپیکر: یہ تحریک تو میں نے آپ کو فلور دینے سے پہلے ہی dispose of کر دی تھی۔ اگر آپ نے اس بات بحث کرنی تھی تو پھر آپ خود mover بنتے۔ آپ دونوں میں سے کوئی بھی اس کا mover نہیں ہے۔ آپ کو پاسیے تھا کہ being a Masahi آپ اس بات تحریک اتوائے کار move کرتے جبکہ آپ نے ایسا نہیں کیا ہے۔ اب میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا: جناب سپیکر! کیا move کرنے والے کے علاوہ کوئی اور فرد اس پر بات نہیں کر سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میں نے تو ان کو بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ وزیر قانون صاحب نے یہ بتایا ہے کہ وہ چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے اور محلے داروں نے اس پر تشدد کیا ہے۔ اب محلے داروں کا کیا علاج ہے؟

جناب احسان الحق احسن نولائیا: جناب سپیکر! جو آدمی تحریک move کرتا ہے کیا اس کے علاوہ کوئی اور فرد اس پر بات نہیں کر سکتا؟ آپ اس پر اپنی رونگ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر امیر سے معزز بھائی یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اس بات پر رونگ دیں کہ کیا محرک کے علاوہ کوئی دوسرا معزز رکن اس پر بات کر سکتا ہے یا نہیں؟ جناب والا میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ روز میں یہ ہے کہ اگر کوئی معزز رکن تحریک اتوانے کا کارمیش کرتا ہے تو وہ پہلے اس کو پڑھتا ہے۔ اس کے بعد Minister concerned اس کا جواب دیتا ہے۔ اس میں تو short statement بھی نہیں ہوتی جبکہ معزز رکن بحث کی بات کر رہے ہیں۔ یہ تو آپ کی مہربانی ہے کہ وہ جو دو mover حضرات بھی نہیں تھے ان کو بھی بت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ یہ سپیکر صاحب کی صوابدید ہے کہ انھوں نے اجازت دی ہے وگرنہ mover کے علاوہ کوئی دوسرا رکن بات بھی نہیں کر سکتا۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سپیکر! کافی عرصے سے اس حکومت کے اندر ایسا ہو رہا ہے کہ کسی فرد کو گرفتار کیا جاتا ہے پولیس تشدد کے ذریعے اس کی ہلاکت ہو جاتی ہے اور یہاں بیان دیا جاتا ہے کہ جی اس کی موت پولیس تشدد سے نہیں ہوئی۔ چاہیے تو یہ کہ کم از کم اس ایوان کے اندر اس کو تسلیم کیا جائے۔ ہونا کیا ہوتا ہے؟ آج تک پولیس تشدد کے ذریعے مرنے والوں کی وجہ سے کتنے پولیس والوں کو hang کیا گیا ہے؟ یہاں اس مقدس ایوان کے اندر پولیس کی زبان نہیں بولی جانی چاہیے۔ اگر فرض کریں کہ ایسا ہوا ہے تو اس پر تحقیقات ہونی چاہئیں، انکو آڑی سامنے آئی چاہیے۔ یہ تو نہ کہا جانے کہ پولیس نے کہا ہے کہ وہ کسی دیگر بیماری کی وجہ سے مر گئے ہیں اس لئے ان پر پولیس کی طرف سے کوئی تشدد

نہیں کیا گیا۔ میں پھر اسی بات پر آ رہا ہوں کہ آپ اس پر رولنگ دیں کہ جب ایک آدمی تحریک move کرتا ہے تو کیا ہاؤس کا کوئی دیگر ممبر اس پر بات کر سکتا ہے یا نہیں؟ جناب ڈپٹی سپیکر، اگر عام بحث ہو تو کر سکتا ہے۔ عام بحث نہ ہو تو نہیں کر سکتا۔ only the mover یا mover کے ساتھ جن اراکین کا نام شامل ہو وہ بول سکتے ہیں۔ آپ نے point out کیا تو میں نے ان سے کہا کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول لیں I have already disposed of. اس کے بعد حق نہیں بنتا لیکن میں نے ان کو فلور دیا ہے اور ان کا point of view لیا ہے لیکن

I am not convinced with the argument, therefore, I have disposed of.

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! روایت یہی ہے کہ اس پر تمام ہاؤس بات کرتا ہے۔ حکومتی بیجز سے بھی لوگ بات کرتے ہیں اور اپوزیشن سے بھی بات کرتے ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: It is not necessary, it is not necessary.

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! اس طرح تو آپ اس ہاؤس کی روایات کو توڑ رہے ہیں۔ اس ایوان میں جس نے تحریک move نہیں کی وہ بھی بات کرتے رہے ہیں۔ وہ حکومتی بیجز سے بھی کرتے رہے ہیں اور اپوزیشن بیجز سے بھی کرتے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جب موقع دیا جاتا ہے تو پھر سب کو دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے ان دونوں کو بولنے کا موقع دیا ہے۔ but I am not convinced with the arguments کیونکہ بنیادی چیز یہ ہے کہ اگر انھوں نے خود move کی ہوتی تو پھر اس پر ان کی بحث بھی ہو جاتی اور انھیں پوری معلومات بھی ہوتیں۔ انھوں نے تو احسان اللہ وقاص صاحب سے move کرانی ہے حالانکہ They should have moved themselves جب بات ہوئی ہے تو احسان اللہ وقاص صاحب convinced ہو گئے ہیں اور وہ چپ کر کے بیٹھ گئے ہیں اس کے بعد آپ کے کہنے پر میں نے ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ So that is the issue, nothing else کار محترمہ صنیرہ اسلام صاحبہ کی طرف سے ہے۔

بونگہ حیات (پاکپتن) میں اے ایس آئی

کے ہاتھوں ہوٹل مالک کی پٹانی

محترم صفیرہ اسلام، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت علم رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی تیزی کی جانے مستند یہ ہے کہ مورخہ 9-ستمبر 2004 کو روزنامہ "انکسپریس" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بونگہ حیات (پاکپتن) پولیس آفیسر نے کھانے کا بل مانگنے پر ہوٹل مالک کی پٹانی کر دی۔ واقعات کے مطابق پاکپتن کے تھانڈ چک بیدی کے اے ایس آئی محمد شہباز نے رات سکندر چوک کے مقامی ہوٹل میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد جب ہوٹل مالک محمد عارف نے کھانے کا بل مانگا تو جواب میں اے۔ ایس۔ آئی نے گالیاں دیں اور تمیز مارے اور بھرے چوک میں جو کہ ایک کاروباری جگہ ہے سرعام بے عزت کیا جس کی وجہ سے سکندر چوک کے عوام پولیس ملازمین کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ پولیس کو نکام ڈاؤ ورنہ ہم عوام پولیس اور حکومت کے خلاف بڑا تال کی کال دینے پر مجبور ہوں گے اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ مذکورہ اے ایس آئی کو قانون کے مطابق سزا دی جانے بلکہ اسی طرح سکندر چوک میں ہی عوام کے سامنے سزا دی جائے۔ اس خبر سے سکندر چوک اور ارد گرد کے علاقوں میں خوف طاری ہو گیا اور عوام حکومت اور پولیس کے خلاف نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحفاظہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک اتوانے کار حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ وہاں اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ ہم نے یہ تحریک اتوانے کار آنے کے بعد اس سلسلے میں ایک انکوائری بھی کرائی ہے اور اس علاقے کے جو لوگ انکوائری میں شامل ہوئے انہیں اس معاملے کے بارے میں کوئی علم ہی نہ تھا اور عام پبلک نے اس انکوائری سے لا تعلقی کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں کوئی وقوعہ رپورٹ نہیں ہوا اور نہ ہی کسی تھانڈ میں اس کی کوئی رپورٹ درج ہوئی ہے۔ نہ کوئی پرچہ کروایا گیا ہے اور

نہی کوئی تحریری درخواست دی گئی ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ شاید محترمہ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو لیکن اس کے باوجود اگر ان کے پاس اس بات کا کوئی concrete ثبوت ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہے پولیس کو کوئی درخواست دی گئی ہے لیکن پولیس نے پرچہ درج نہیں کیا یا پولیس نے ان کی شہوانی نہیں کی تو مجھے بتائیں ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن کوئی specific incident بتائیں کہ کس تاریخ کو اور کب ہوا کیونکہ یہ تو صرف ایک اخباری خبر ہے جس پر محترمہ نے تحریک دی ہے۔ لہذا اگر محترمہ مجھے حقائق بتائیں تو ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکریٹری جگہ اور پولیس ملازم کا نام لکھا ہوا ہے۔ راجہ صاحب! ویسے آپ بے جا پولیس کی favour کرتے ہیں۔ یہ پولیس والے تو جگا وصول کرتے ہیں۔ یہ تو بدعاشی کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور کھانے کے بعد مالکوں کو کالیں نکالتے ہیں۔ پولیس چاہے جتنی بد تمیزی کر لے آپ نے ہمیشہ پولیس کی پشت پناہی کی ہے کیونکہ پولیس آپ کی دست راست ہے اور موقع محل کے مطابق آپ کی مدد کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، اگلی تحریک اتوائے کار نمبر 749 جناب فیاض الحسن چوہان۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، جی فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکریٹری اس سلسلے میں میری استدعا ہے کہ یہ تحریک اتوائے کار آنے کے بعد میں نے کراچی سے شیل کے جی ایم سٹوریج کو بھی بلایا تھا جی ایم لاہور اور راولپنڈی کو بھی بلایا تھا اور ہماری ایک میٹنگ ہوئی ہے جس میں ٹی ایم اے اور ٹریفک پولیس کے لوگ بھی تھے۔ یہ ایک بڑا جائز اور genuine مسئلہ ہے۔ اس لئے ہم نے اس پر ایک کمیٹی بنائی ہے۔ لہذا میری استدعا ہو گی کہ جب تک اس کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئی اس وقت تک آپ اسے pending فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ اسے کیسے pending کریں گے۔ باقی سب کی تحریک اتوائے کار تو کینسل کر دیتے ہیں۔ جب ایک ممبر یہاں پر موجود نہیں ہے تو آپ اسے کیسے pending کر

سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اسی لئے میں تو پیش ہونے کی بات ہی نہیں کر رہا۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ محرک موجود نہیں ہے۔ انھوں نے تو پیش ہی نہیں کی۔ چونکہ یہ circulate ہوئی تھی اور circulate ہو کر ہمارے پاس آئی۔۔۔ سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ اسے dispose of کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think when the person is not present here, it should be disposed of. So, I dispose of.

اگلی تحریک اتوانے کارڈا کٹر سید وسیم اختر، چودھری محمد شوکت، محترمہ طاہرہ منیر اور چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔

پنجاب یونیورسٹی ہوسٹلز اور نیو کیمپس

کے درمیان پلوں کی مسامری (۔۔۔ جاری)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے ہوسٹلز اور نیو کیمپس کے درمیان نمرہ طلبہ و طالبات اور اساتذہ کے آنے جانے کے لئے پل تعمیر کئے گئے تھے جن کو گرا دیا گیا ہے۔ اس سے طلبہ و طالبات اور اساتذہ اور بالخصوص معذور طلبہ کو سخت تکلیف ہے۔ یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باحاطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری ظہیر صاحب نہیں ہیں؟ Minister concerned is not here. سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں بھی اس تحریک کا محرک تھا لیکن میرا نام کیوں نکال دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چونکہ چودھری صاحب نہیں ہیں اس لئے فی الحال اس کو pending کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، ٹھیک ہے جناب والا! چونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اس لئے اسے pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوائے کار نمبر 753 ملک محمد اقبال چنڑا

بہاولپور محکمہ آبپاشی کے عملے کا افسران کی ملی بھگت

سے کاشتکاروں سے رشوت وصول کرنا

ملک محمد اقبال چنڑا، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نہروں میں پانی کی قلت کی وجہ سے حکومت نہروں کو وارہ بندی کے تحت چلا رہی ہے مگر محکمہ آبپاشی کے افسران اور عملہ پانی کی قلت کی وجہ سے کاشتکاروں کو ناجائز تنگ کر کے رشوت وصول کر رہے ہیں جس کی مثال S.D.O بہاولپور محکمہ انہار بہاولپور ڈسٹری بیوٹری کی ہے جو بہاولپور ڈسٹری بیوٹری کو وارہ بندی کے علاوہ بھی اکثر بند رکھتا ہے اور اس طرح وہ کاشتکاروں کا معاشی قتل کر رہا ہے اور ضلوں کو تباہ کر رہا ہے وہ اس ڈسٹری بیوٹری کا پانی 3-L نہر میں چلا کر اس نہر کے کاشتکاروں سے مالی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کافی دفعہ اس کے خلاف شکایات بھی کی گئیں مگر کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا! اس سلسلے میں عرض ہے کہ قلت پانی کی وجہ سے تمام نہریں وارہ بندی کے تحت چلائی جا رہی ہیں۔ 3-1 بہاول کینال اور بہاول ڈسٹری بیوٹری کو بھی وارہ بندی کے تحت پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ دونوں انہار ٹیل بہاول کینال ہیڈ لال سونہارا سے نکلتی ہیں۔ یکم جون 2004 سے 130 اگست 2004 تک بہاول ڈسٹری بیوٹری کو 55 یوم کے

نے جبکہ 1-3 ہاؤس کینال کو 56 یوم کے لئے پانی فراہم کیا گیا جس کی تفصیل لف ہے۔ کسی کے ساتھ نا انسانی نہیں ہونی بلکہ جو پانی میسر ہے اسے برابر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اگر اس سلسلے میں محرک کو کوئی مسئلہ ہے تو میں انشاء اللہ وہ مسئلہ حل کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن پانی کی کمی کی وجہ سے وارہ بندی کے تحت چلایا جا رہا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سیکر!

جناب ڈپٹی سیکر، جی 'فرمائیے!

ملک محمد اقبال چنڑ، جناب سیکر! میں وزیر موصوف سے گزارش کرتا ہوں کہ پانی کی قلت کی وجہ سے باقاعدہ ایک وارہ بندی ترتیب دی گئی تھی۔ وارہ بندی کے مطابق جب بہاولپور ڈسٹرکٹ کی باری آتی ہے تو ایس۔ ڈی۔ او حمید ناصر نے کاشتکاروں کا معاشی قتل شروع کیا ہوا ہے۔ اس نے اس دن ان کے وارے کی بجائے 3۔1 کو پانی دیا ہے۔ اور جو جواب وزیر آبپاشی پڑھ رہے تھے محکمے نے جو ان کو جواب دیا ہے وہی ہاؤس میں پڑھ کر سنا دیا ہے۔ یہ جواب بالکل غلط ہے بلکہ اس ایس ڈی او نے بہاولپور ڈسٹری بیوٹری کے کاشت کاروں کا اتنا نقصان پہنچایا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ کیونکہ کانن کی فصل تھی اور اس علاقے کے تمام کاشت کاروں کا سالانہ بجٹ کانن پر منحصر ہوتا ہے۔ میری وزیر موصوف سے اس ایوان کے توسط سے گزارش ہے کہ اس ایس ڈی او کو وہاں پر تین سال ہو گئے ہیں اگر یہ مناسب سمجھیں تو اس کرپٹ ایس۔ ڈی۔ او کو جو کہ کاشت کاروں کا دشمن ہے جس کو یہ بھی نہیں پتا کہ کاشت کار بیچارہ کس طرح سے فصل کاشت کرتا ہے۔ جناب والا! ایک تو پہلے ہی پانی کی قلت ہے۔ دوسرا اس نے وارہ بندی کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ ایس۔ ای محکمہ نہر کا اپنا ایک roster ہے جو انہوں نے اپنی قسم سے جاری کیا ہوا ہے۔ ہر نہر کی اپنی ایک وارہ بندی ہے۔ جب ہماری بہاولپور ڈسٹری بیوٹری کی وارہ بندی ہوتی ہے اس دن یہ نہر بند کر کے دوسری نہروں کو پانی دیتے ہیں۔ جناب والا! اس ہاؤس کے توسط سے میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ اپنے محکمے کے ایس ای کو بلا لیں ان سے پوچھیں کہ آیا roster کی خلاف ورزی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟ اگر نہیں ہوتی تو پھر میں غلط بیانی کر رہا ہوں اگر ہوتی ہے تو پھر ان

کے ٹکے نے منسٹر صاحب کو غلط گائیڈ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا! اس سلسلے میں عرض ہے کہ وارہ بندی کا پروگرام وہیں کے عوام کے مشورے سے ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کی پوری تفسیر کروائی جاتی ہے اور وارہ بندی پروگرام کی پوری لسٹ زون میں تقسیم کی جاتی ہے اور وہیں کے کاشت کاروں کے مشورے سے یہ سلسلہ چلایا جاتا ہے۔ کیونکہ وارہ بندی کا پروگرام اسی system کے تحت ہی چل رہا ہے اور کسی ایس۔ ڈی۔ او کے پاس اختیار نہیں ہے کہ وارہ بندی پروگرام کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے۔ کیونکہ ایس۔ ڈی۔ او کے اوپر ایکشن ہے پھر ایس۔ ای ہے اور لن کے اوپر چیف انجینئر ہوتے ہیں۔ اس کا check and balance کا پورا سسٹم ہے اور ہر بندہ اس کو آسانی سے چیک کر سکتا ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسی تحریری شکایت ہے تو یہ سلسلے آئیں تو انشاء اللہ تعلق اس پر مکمل انکوائری کروا کر اس مسئلے کو resolve کروایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! جناب اقبال چتر صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے مجھے دو تین روز سے مجھے بھی اس سلسلے میں علاقے سے ٹیلی فون آنے ہیں۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ جو بھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے ٹھیک ہے اس کا ایک پورا طریقہ کار ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ نچلے level پر میل طلب کر کے وہ اس میں تبدیلی کر دیتے ہیں جس سے کچھ لوگوں کے حق کو غصب کر لیا جاتا ہے اور کچھ کو extra benefit دیا جاتا ہے۔ اس میں اتنا یہ ہے کہ ایک بات ہماری طرف سے آگنی ہے۔ اس کو وزیر موصوف اپنے طور پر check کروالیں۔ اگر واقعی کوئی ایسا سلسلہ ہو رہا ہے تو اس کے ذمہ دار اہلکاران کو سزا بھی ہونی چاہیے اور جن کا حق مارا گیا ہے ان کو ان کا حق ملنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی، جناب والا! اس کا ایک proper system اور طریقہ کار ہے۔ جس کے مطابق یہ شکایت اندراج کروائیں اور میں اس پر پوری انکوائری کرواؤں گا کیونکہ وجہ یہ ہے کہ اکثر یہ

بات ہوتی ہے اور جب انکوٹری کروائی جاتی ہے تو بات سرے سے جلت نہیں ہوتی۔ لہذا شکایت کنندہ سو روپے کے اشام پر یہ تحریر کرے کہ وہ جو بیان کر رہا ہے وہ درست ہے تاکہ اس کی انکوٹری کروائی جاسکے اور اس ایس ڈی او کے خلاف بھی محکمہ کارروائی کی جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر آبپاشی صاحب بات یہ ہے کہ اگر ایک ایم۔ پی۔ اے regarding S.D.O point out کر رہا ہے تو آپ اس کی بھی انکوٹری کروالیں۔ وہ ایس۔ ڈی۔ او اگر واقعی کوئی زیادتی کر رہا ہے تو اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ جہاں تک وارہ بندی کا سوال ہے وہ تو آپ کی بات بجا ہے۔ لیکن ایس۔ ڈی۔ او جو low level کا ایک آدمی ہے۔ اس میں انکوٹری کروا کر ان کی حوصلہ افزائی کروائیں۔
وزیر آبپاشی، آپ کی چونکہ رونگ آگئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک ایم۔ پی۔ اے کو تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ سو روپے کا اشام دے۔

وزیر آبپاشی، جناب والا! میں ایم۔ پی۔ اے کی بات نہیں کر رہا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ درخواست دہندہ جو شکایت کنندہ ہے جس کو شکایت ہے۔ کیونکہ وارہ بندی کے متعلق میں نے آپ کو پورا طریقہ کار بتا دیا ہے مگر اب آپ کی رونگ آگئی ہے تو اس کو انشاء اللہ تعالیٰ honour کریں گے اور پوری انکوٹری کروائیں گے۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تشریف رکھیں اگر مزید کوئی بات ہے تو آپ ان کو چیئرمین مل لیں۔ اب یہ تحریک اتوانے کار dispose of ہوتی ہے۔ آپ کو کوئی شکایت ہے تو چیئرمین مل لیں۔

ملک محمد اقبال چتر، میں وزیر موصوف کو اتنا جانا چاہتا ہوں کہ میں ممبر پنجاب اسمبلی ہوں اور وزیر موصوف بھی میرے دوست ہیں اور وہ بھی ممبر پنجاب اسمبلی ہیں۔ میں اس ایوان میں غلط بیانی نہیں کر سکتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

اور شیم شیم کہتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون! (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! آپ بھی تشریف رکھیں۔ غلط بات کو غلط تسلیم کرنا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور بات کریں گے۔ 'That's wrong I rule out this' میں نے اسے ریکارڈ سے بھی expunge کر دیا ہے۔ اب

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا! آپ ان کی بات سن رہے ہیں ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں ابھی آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ پہلے وزیر قانون صاحب بات کر

لیں۔ بی بی! آپ کیوں پریٹن ہو رہی ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو موقع دوں گا۔ جی، وزیر قانون!

دعا نے صحت یابی

قائد ایوان چودھری پرویز الہی کی صحت یابی کے لئے دعا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی

کچھ روایات رہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج ایک بات بہت واضح طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ

عرف نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ادھر بیٹھے ہونے دوست کا طرف کیا ہے اور ادھر

بیٹھے ہونے دوستوں کا طرف کیا ہے۔ (قطع کلامیں)

میری بات سن لیں۔ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے میری بات سن لیں۔ یعنی معزز ایوان اس

بات کا گواہ ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے میں شہباز شریف کی صحت یابی کے لئے دعا کا

کہا گیا۔ ایک معزز رکن نے بھی ادھر سے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ہمارا طرف بہت اونچا ہے۔

آپ کا طرف بہت مہمونا ہے۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اس کو بحث کے لئے نہ رکھا جائے اور دعا کی جانے کہ اللہ تعالیٰ چودھری پرویز الہی کو بھی صحت کا مدد عطا فرمائے۔

(اس مرحلے پر فریڈری بیجز اور ایوزیشن بیجز کے معزز ممبران نے کھڑے

ہو کر وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی کی صحت یابی کے لئے دعا کی)

جناب ڈپٹی سپیکر، اللہ تعالیٰ چودھری صاحب کو صحت دے اور جتنے بھی دوست یا مخالفین پیار ہیں اللہ تعالیٰ سب کو شاد دے۔۔۔ (قطع کلامیوں)

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ درحقیقت جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا، ہم قائم ایوان چودھری پرویز الہی صاحب کی صحت کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں اور اگر کسی معزز رکن سے ادھر سے یا ادھر سے الفاظ کا کچھ ہیر پھیر ہوا ہے تو میرے خیال میں راجہ صاحب کو بھی طرف بڑا کرتے ہوئے۔۔۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر! دنیا فانی ہے اور ہم کسی ایسی چیز پر قطعاً کسی قسم کی سیاست نہیں کرنا چاہتے اور اس ایوان میں چاہے ممبر بیٹھا ہے، منسٹر بیٹھا ہے، قائم ایوان یا قائم ایوزیشن اللہ سب کو اپنی آکات سے محفوظ رکھے اور یہی ایوزیشن کا موقف ہے۔ بہت شکریہ۔ (قطع کلامیوں)

جناب احسان الحق، احسن نولائیا، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! انہوں نے طرف کی بات کی ہے تو میں جتنا چاہتا ہوں کہ طرف کس کا مہمونا ہے اور کس کا بڑا ہے۔ (قطع کلامیوں)

جناب ڈپٹی سپیکر، نماز کا وقت کرنے سے پہلے محترمہ شہناز سلیم کی تحریک اتوا کار نمبر 762 ہے۔ (قطع کلامیوں)

تحاریک التوائے کار (۔۔۔ باری)

دریائے چناب پر شیر شاہ پل کی خستہ حالی

محترمہ شہناز سلیم، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پل شیر شاہ دریائے چناب جو اپنی مدت پوری کر چکا ہے انتہائی خستہ ناکارہ ہے۔ اس پر ٹریفک بلاک رہتی ہے اور ٹریفک اکثر دس دس گھنٹے رکی رہتی ہے جس سے امرجنسی کے مریض متاثر ہوتے ہیں۔ اکثر مریض بروقت نشتر ہسپتال نہیں پہنچ پاتے اور راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔ یہ سب دریائے چناب کے پل پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس پر اکثر ہیوی ٹریفک جو کہ ہزاروں ٹن وزنی ہوتی ہے اور یہ بوسیدہ پل کسی بھی وقت جان لیوا حادثات کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے فوری طور پر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی اے وزیر مواصلات موجود نہیں ہیں لہذا اسے pending کیا جاتا ہے اور آدھے گھنٹے کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر 6 بج کر 15 منٹ پر وقفہ برائے نماز مغرب ہوا)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد 7 بج کر 4 منٹ پر)

جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، بِنِیْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ آج کے اجلاس کے آغاز میں ماحولیات پر عام بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز وزیر ماحولیات کی تقریر سے ہوگا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سپیکر ایوان آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکریہ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی

اسمبلی پنجاب مصدرہ -----

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ اسپیکر، وزیر قانون تشریف لے آئیں پھر پیش کرنا۔
محترمہ مصباح کو کب (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میری تحریک 746 ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ آپ بھی تشریف رکھیں جب وزیر قانون تشریف لے آئیں گے
پھر اسے پیش کرنا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ اجلاس کافی دن چلا ہے۔ اسے چلتے ہوئے کم و بیش ایک
ماہ ہو چکا ہے۔ ایم پی ایز صاحبان اور منسٹر صاحبان نے بھی کافی وقت دیا ہے اور اسی طرح اسمبلی
سیکرٹریٹ کے جتنے بھی افسران و اہلکاران ہیں، تمام نے دن رات کام کیا وہ صبح سے آجاتے ہیں
رات گیارہ بارہ بجے تک یہاں پر ڈیوٹیاں دیتے ہیں اس لئے میری اتناں یہ ہے کہ جتنے بھی
سیکرٹریٹ کے افسران اور ملازمین ہیں ان کو کم از کم ایک مہینے کی اضافی تنخواہ دی جانی چاہیے یہ ان
کا حق بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سپیکر صاحب موجود ہیں میں ان سے discuss کروں گا۔ جی ڈاکٹر سامیہ

امجد صاحبہ!

قواعدہ کی معطلی کی تحریک

قواعدہ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کی معطلی

ڈاکٹر سامیہ امجد، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"قواعدہ انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 قاعدہ 234 کے تحت

قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے پنجاب کالج آف فیملی فریجنز کے قیام

کی بابت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، جی: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اسے oppose نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"قواعد انضباط کلر صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 قاعدہ 23.1 کے تحت

قاعدہ 32 اور 115 کو مٹل کر کے پنجاب کلج آف فیملی فزیشنز کے قیام

کی بابت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"قواعد انضباط کلر صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 قاعدہ 23.1 کے تحت

قاعدہ 32 اور 115 کو مٹل کر کے پنجاب کلج آف فیملی فزیشنز کے قیام

کی بابت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد (مہادعہ سے متعلق)

پنجاب کلج آف فیملی فزیشنز کا قیام

جناب ڈپٹی سپیکر، جی: ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کلج آف فیملی فزیشنز قائم کیا جائے"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کلج آف فیملی فزیشنز قائم کیا جائے"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب کلج آف فیملی فزیشنز قائم کیا جائے"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، محترمہ!

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکرٹری! میری تحریک التوائے کار 759 اور 760 تھی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ! وہ تو ختم ہو گئی ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ وہ lapse نہیں ہوں گی صرف pending ہوتی ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکرٹری! اس میں ایک کا جواب آیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ! اس کا وقت ختم ہو چکا ہے لیکن وہ lapse نہیں ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکرٹری! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اگر اس کو بد میں کیا جائے گا تو

پھر اس کا کیا فائدہ ہے؟ یہ بہت important مسئلہ ہے۔ اس کے بارے میں لوگ بہت پریشان

ہیں میری آپ سے اور وزیر قانون سے بھی گزارش ہے کہ اس کو move کرنے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ تو آپ کی بات بجا ہے لیکن اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہو چکا

ہے یا تو پھر آپ اس کو قرارداد میں لے آئیں میں اس کو take up کر لیتا۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سیکرٹری! میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ اس کو move کیا

جانے آپ نے کہا تھا کہ اس کے بعد اس کو لیا جائے گا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو

move کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ! اب تو وقت ختم ہو گیا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ اگر آپ کا بہت اہم

مسئلہ ہے تو آپ وزیر قانون کے نوٹس میں لائیں he will take action یہ lapse نہیں ہوتی یہ

صرف pending ہوتی ہیں لیکن اگر آپ اب اس پر ایکشن کرنا چاہتی ہیں تو وزیر قانون اس

مصلے میں آپ کی مدد کریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ جب آپ نے ان کو لاء منسٹر سے جا کر بات کرنے کی تجویز دی ہے اور لاء منسٹر نے بھی راجھاندی کا اہتمام کیا ہے کہ وہ میرے پاس آ کر بات کر لیں، پھر اس کو pending کرنے کی اور اس پر discussion کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس کا وقفہ ہی ختم ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، اب چونکہ تحریک اتوانے کا ختم ہو چکی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ فرما رہے ہیں کہ اس کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، نہیں۔ اس کو تو میں نے lapse کر دیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ This is not lapseable میں اب نہیں کہہ رہا۔ اس وقت میں نے کہا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ وہ lapse نہیں ہوتی ہیں۔ اس وقت رانا آفتاب صاحب نے بھی یہی بات کی تھی۔ وہ lapse نہیں ہوتیں۔ It can be taken up in next session.

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں محترم لیڈر آف دی ہاؤس جن کی صحت کے لئے ہم دعا گو بھی ہیں، محترم لیڈر آف دی ایجوکیشن، سپیکر صاحب، جناب والا آپ کو، تمام منسٹر صاحبان کو، تمام مرد و عواتین ایم پی ایز کو، پریس گیڈری کے معزز ارکان کو اور اسمبلی کے تمام افسران اور اہلکاران کو پشاور کے ساتھ ازرا خیل پارک میں ہمارا یکم، 2 اور 3 اکتوبر 04 کو اجتماع عام ہو رہا ہے۔ وہاں لاکھوں کا اجتماع ہو گا۔ میں آپ سب حضرات کو قاضی صاحب امیر جماعت کی طرف سے مدعو کرتا ہوں۔ آپ تشریف لائیں۔ ہم آپ کی میزبانی کریں گے اور آپ دکھیں گے کہ الحمد للہ کتنے خوبصورت طریقے سے اتنے اچھے اچھے پروگرام وہاں پر پیش ہوں گے۔ آپ کی معلومت میں بھی اضافہ ہو گا اور ایک اچھا سلسلہ ہو گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا شکریہ۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔ ہاؤس کورم میں نہیں ہے۔ گنتی کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیں بجانی جائیں۔
(اس مرحلے پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیں بجانی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، دوبارہ گنتی کی جانے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔ لہذا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No. PAP-Legis-1(89)/2004/683/dated 27th September, 2004. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly w e f September 27th 2004 on the conclusion of sitting on that day

Dated Lahore, the
25th September 2004

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL
Governor of the Punjab"

	Issue No.	Page No.
QUESTION regarding- -Public problems due to tax survey in Bahawalpur (<i>Question No 4923*</i>)	13	1713
Z		
ZAHIDA SARFRAZ, MRS DISCUSSION ON- -Tourism	13	1796
ZAHID PERVAIZ, CH ADJOURNMENT MOTION regarding- -Illegal construction of 11 stories plaza in Shah Alam market Lahore	13	1750
QUESTIONS regarding- -Cases of corruption and wheat purchase centers and godowns in Food Department (<i>Question No 1787*</i>)	11	1455
-Detail of challans and fines received by society for prevention of cruelty upon animals since 2003 in Gujranwala (<i>Question No 4951*</i>)	15	1946
-Detail of employment in Food Department in Gujranwala since 2003 (<i>Question No 4970*</i>)	11	1458
-Detail of receipt of property tax since 2002, facilities and target (<i>Question No 5002*</i>)	13	1715
-Detail of recruitments in Population Welfare Department Gujranwala since 2003 (<i>Question No 4962*</i>)	15	1947
-Detail of recruitment in Cooperative Department and subordinate institutions in District Gujranwala (<i>Question No 1960*</i>)	14	1838
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Gujranwala (<i>Question No 5053*</i>)	13	1797
ZAHOOR AHMED KHAN DABA, MR (<i>Parliamentary Secretary for Finance</i>) DISCUSSION ON- -Special Education	12	1638
ZAHID-UN-NISA QURESHI, MISS DISCUSSION ON- -Special Education	12	1641

	Issue No.	Page No.
-Detail of provision of facilities in Fort Minto and cooperation with Federation (<i>Question No 3953*</i>)	14	1813
-Detail of recruitment of Tourism officers and merit thereof (<i>Question No 3529*</i>)	14	1856
-Detail of installation of chair lift near Sagian bridge Lahore (<i>Question No 4198*</i>)	14	1859
-Information regarding P E D C (<i>Question No 4197*</i>)	14	1825
-Performance of Tourism Department in Okara (<i>Question No 1586*</i>)	14	1847
-Project of establishment of a new city to improve the tourism and reduce rush in Murree (<i>Question No. 160</i>)	14	1878
TRANSPORT DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Criterion of issuance of fitness certificate to vehicles (<i>Question No 1452*</i>)	12	1531
-Detail of issuance of new bus routes during 2001 to 2004 in Lahore (<i>Question No 1687*</i>)	12	1573
-Detail of offices and staff of Provincial Transport Authority Lahore (<i>Question No 1217*</i>)	12	1567
-Detail of offices and staff of P R T C Lahore (<i>Question No 4248*</i>)	12	1569
-Establishment of bus/wagon stands in urban areas of Lahore (<i>Question No 4855*</i>)	12	1576
-Government steps for shifting of transport stands from urban areas of Gujranwala (<i>Question No 5329*</i>)	12	1578
-Implementation upon rules and procedure for Franchise Transport in Faisalabad (<i>Question No 139</i>)	12	1582
-Monopoly of a transporter group over wagon route No 22 Lahore (<i>Question No 1961*</i>)	12	1541
-Problems of bus service Pakpattan to Bahawalnagar via Murely (<i>Question No 3443*</i>)	12	1557
-Problem of over-loading and special ladies seats in Faisalabad Urban Wagons (<i>Question No 1255*</i>)	12	1522
-Problems of transport of Sheekhupura to Halizabad (<i>Question No 4031*</i>)	12	1561
-Restoration of previous bus route from Lahore to Fort Abbas (<i>Question No 1729*</i>)	12	1574
-Shifting of bus/wagon stand from Bahawalnagar (<i>Question No 3739*</i>)	12	1598
-Start of a standard bus service from Lahore to DG Khan and other cities (<i>Question No 4193*</i>)	12	1571
-Start of public transport from new airport to Ferozepur road via Bhatta Chowk (<i>Question No 5617*</i>)	12	1580
-Unreasonable increase in fares of local transport (<i>Question No 1717*</i>)	12	1536

W

WASEEM AKHTAR, SYED, DR

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Death of 25 persons in Kot Addu and Jatoi due to poisonous drinking	12	1595
-Demise of Qun Noor Muhammad due to Police violence in Faisalabad	12	1590
-Demolishing of bridges between Punjab University hostels and New Campus	15	1985
-Murder of sixth child in Mureedkhe by murderer	11	1494
-Riot in District Jail Sargodha due to death of a prisoner	13	1746

CONDOLIENCE

-On the demise of prominent religious scholar and ex-MNA Maulana Inayat-ur-Rehman	12	1585
---	----	------

DISCUSSION ON-

-Special Education	12	1623
-Tourism	13	1788

POINT OF ORDER regarding-

-Supply of water in canals	11	1480
----------------------------	----	------

	Issue No.	Page No.
SHAKEEL UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding		
-By force participation and dance of girl students in functions of Baha-ud-Din Zakria University	13	1753
-Non-provision of funds to Union Councils of Gujranwala	13	1751
QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of Population Welfare Department and detail of grants since 2003 (<i>Question No 1805*</i>)	15	1935
-Cases of corruption and wheat purchase centers and godowns in Food Department (<i>Question No 1787*</i>)	11	1455
-Detail of expenditure and development projects under sugar cess at Gujranwala and Halizabad (<i>Question No 4558*</i>)	11	1441
-Detail of income and expenditure loan and branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Gujranwala and other Districts (<i>Question No 4572*</i>)	14	1830
-Detail of income, expenditure of staff in office of TDCP Lahore (<i>Question No 1723*</i>)	14	1836
-Detail of sugar cess and owners of sugar mills of Bahawalpur and Rahim Yar Khan (<i>Question No 4156*</i>)	11	1437
-Government steps for shifting of transport stands from urban areas of Gujranwala (<i>Question No 5329*</i>)	12	1578
-Receipt of property tax during 2003-2004 in Gujrat (<i>Question No 5049*</i>)	13	1720
-Target of property tax since 2001, recovery and staff in Gujranwala (<i>Question No 4834*</i>)	13	1726
SHOAIB AWAN, MALIK		
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1783
T		
TAHIRA MUNIR, MRS		
DISCUSSION ON-		
-Education Policy	11	1515
-Special Education	12	1642
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of loans and branches of Cooperative bank during 2002-03 in District Lahore (<i>Question No 5693*</i>)	14	1876
-Detail of warehouses of wheat, their capacity and purchase in District Lahore (<i>Question No 5695*</i>)	11	1478
TALIB HUSSAIN CH, MR		
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1793
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income from token tax and registration fee during 2003-2004 in Rawalpindi (<i>Question No 5063*</i>)	13	1731
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Jhelum (<i>Question No 5064*</i>)	13	1732
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR		
RESOLUTION regarding-		
-Start of one window operation in Government Departments	11	1505
TOURISM DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of administration, renovation and budget of Mughala Gardens Wah District Rawalpindi (<i>Question No 3902*</i>)	14	1812
-Detail of income, expenditure of staff in office of TDCP Lahore (<i>Question No 4723*</i>)	14	1836
-Detail of income from booking and expenses of decoration of stalls of festival held in Bagh-e-Jinnah (<i>Question No 1921*</i>)	14	1848

	Issue No.	Page No.
-Start of one window operation in Government Departments	11	1505
RIAZ AHMAD, RAJA		
QUESTION regarding-		
-Implementation upon rules and procedure for Franchise Transport in Faisalabad (<i>Question No 139</i>)	12	1582
S		
SAGHIRA ISLAM, MIS		
ADJOURNMENT MOTION regarding		
-Beating of hotel owner by ASI Bonga Hayat (Pakpattan)	15	1983
QUESTIONS regarding		
-Problem of smoke pollution in surroundings of Chinnab College Chinnot (<i>Question No 5079*</i>)	12	1577
-Problems of transport of Sheikhupura to Hafizabad (<i>Question No 4034*</i>)	12	1561
SAMIA AMJAD, DR		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1613
RESOLUTION regarding		
-Appreciation on the announcement to declare contract doctors as permanent	11	1510
-Establishment of Punjab College of Family Physicians	15	1995
SAMINA JADUN, MISS ADVOCATE		
QUESTIONS regarding		
-Details about Floor Mills in District Rawalpindi, their owners and quota (<i>Question No 5298*</i>)	11	1464
-Details of number of warehouses of wheat, their construction and capacity in Rawalpindi (<i>Question No 5297*</i>)	11	1462
-Detail of veterinary hospitals dispensaries of Rawalpindi, their grants and vacant posts (<i>Question No 5159*</i>)	15	1954
SAMINA NAVEED, MISS		
QUESTIONS regarding		
-All detail regarding Finance Cooperations (<i>Question No 3385*</i>)	14	1851
-Detail of number of Cooperative banks, loans and rate of interest (<i>Question No 3381*</i>)	14	1851
-Problems of bus service Pakpattan to Bahawalnagar via Marely (<i>Question No 3413*</i>)	12	1557
-Shifting of bus/wagon stand from Bahawalnagar (<i>Question No 3739*</i>)	12	1559
SAMI ULLAH KHAN, MR		
ADJOURNMENT MOTION regarding		
-Murder attack upon peaceful political workers in district Attock	12	1592
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1633
QUESTION regarding-		
-Detail of allotment at Iqbal Avenue Cooperative Housing Society Lahore (<i>Question No 5048*</i>)	14	1862
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of affectees of banned Finance Corporations and payments in District Kasur (<i>Question No 4439*</i>)	14	1857
-Detail of government action against bird flu in poultry farms of the province (<i>Question No 4442*</i>)	15	1924
-Detail of projects for population planning, expenditures and aims and objects thereof (<i>Question No 4461*</i>)	15	1931
SHAHNAZ SALEEM, MRS		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Dilapidated condition of Sher Shah bridge over river Chenab	15	1965
QUESTION regarding-		
-Start of a standard bus service from Lahore to DG Khan and other cities (<i>Question No 4493*</i>)	12	1571

	Issue No.	Page No.
-Detail of offices and staff of Provincial Transport Authority Lahore (Question No 4247*)	12	1567
-Detail of offices and staff of PRTC Lahore (Question No 4248*)	12	1569
-Establishment of bus/wagon stands in urban areas of Lahore (Question No 4855*)	12	1576
-Government steps for shifting of transport stands from urban areas of Gujranwala (Question No 5329*)	12	1578
-Implementation upon rules and procedure for Franchise Transport in Faisalabad (Question No 139)	12	1582
-Monopoly of a transporter group over wagon route No 22 Lahore (Question No 1961*)	12	1541
-Problems of bus service Pakpattan to Bahawalnagar via Marely (Question No 3443*)	12	1557
-Problem of over-loading and special ladies seats in Faisalabad Urban Wagons (Question No 1255*)	12	1522
-Problems of transport of Sheikhpura to Halizabad (Question No 4034*)	12	1561
-Restoration of previous bus route from Lahore to Fort Abbas (Question No 1729*)	12	1575
-Shifting of bus/wagon stand from Bahawalnagar (Question No 3739*)	12	1598
-Start of a standard bus service from Lahore to Digi Khan and other cities (Question No 4493*)	12	1571
-Start of public transport from new airport to Ferozepur road via Bhatta Chowk (Question No 5617*)	12	1580
-Unreasonable increase in fares of local transport (Question No 1717*)	12	1536

R

RECITATION-

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 21 st September, 2004	11	1417
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 22 nd September, 2004	12	1521
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 23 rd September, 2004	13	1687
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 24 th September, 2004	14	1803
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 27 th September, 2004	15	1901

REHANA JAMEEL, BEGUM

QUESTIONS regarding-

-Detail of expenditure and purchase of vehicles since 2003 in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore (Question No 1793*)	14	1859
-Detail of issuance of new bus routes during 2001 to 2004 in Lahore (Question No 4687*)	12	1573
-Detail of offices, expenditures and grants of Population Welfare Department, Lahore (Question No 4810*)	15	1944
-Recruitment of employees of grade 12 and above in Excise Department (Question No 1729*)	13	1723
-Sale of wmc in hotels of Lahore and income from Excise Tax (Question No 128*)	13	1688

REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-

-Inspection report regarding Faisalabad	11	1518
---	----	------

RESOLUTIONS regarding-

-Amendment in article 9 of Family Laws Ordinance 1961	11	1504
-Appreciation on the announcement to declare contract doctors as permanent	11	1510
-Establishment of Punjab College of Family Physicians	15	1995
-Facility of Computer Allowance to the non-gazetted Computer Operators	11	1501

	Issue No.	Page No.
-Detail of illegal occupants of land of research farms and action of the government over it (Question No 5146*)	15	1928
-Detail of Ph D specialists and departments in Live Stock Department (Question No 1121*)	15	1920
-Detail of plants of Live Stock Department in District Sheikhupura (Question No 5685*)	15	1963
-Detail of purchase of liquid Nitrogen Gas in Live Stock Department (Question No 5686*)	15	1961
-Detail of recruitments in Live Stock and Dairy Development Department Rahim Yar Khan since 2002 (Question No 5411*)	15	1955
-Detail of sanctioned and vacant posts of Live Stock and Dairy Development Department in Multan (Question No 5538*)	15	1958
-Detail of sanctioned and vacant posts in Live Stock and Dairy Development Department, Tehsil Sadqabad (Question No 5542*)	15	1960
-Detail of staff of veterinary units/hospitals in PP-122 Sialkot (Question No 4397*)	15	1918
-Detail of veterinary hospitals, dispensaries, breeding centres and cattle farms in district Bhakkar (Question No.277)	15	1966
-Detail of veterinary hospitals dispensaries of Rawalpindi, their grants and vacant posts (Question No 5159*)	15	1954
-Prohibition of cattle farming in Tehsil Tribal Area D.G. Khan (Question No 5659*)	15	1961
POPULATION WELFARE DEPARTMENT		
-Aims and objects of Population Welfare Department and detail of grants since 2001 (Question No 1805*)	15	1935
-Detail of centers and employees of Population Welfare Department Teba Tek Singh (Question No 5109*)	15	1951
-Detail of offices, expenditures and grants of Population Welfare Department, Lahore (Question No 4810*)	15	1944
-Detail of projects for population planning, expenditures and aims and objects thereof (Question No 4461*)	15	1931
-Detail of recruitments in Population Welfare Department Gujranwala since 2003 (Question No 4962*)	15	1947
-Detail of recruitments in Population Welfare Department since 2003 (Question No 4811*)	15	1941
-Detail of tenders for bus graphics of Population Welfare Department (Question No 5088*)	15	1948
TOURISM DEPARTMENT		
-Detail of administration, renovation and budget of Mughala Gardens Wah District Rawalpindi (Question No 3902*)	14	1812
-Detail of income, expenditure of staff in office of T D C P Lahore (Question No 4723*)	14	1836
-Detail of income from booking and expenses of decoration of stalls of festival held in Bagh-e-Jinnah (Question No 1921*)	14	1848
-Detail of provision of facilities in Fort Minn and cooperation with Federation (Question No.3953*)	14	1813
-Detail of recruitment of Tourism officers and merit thereof (Question No 3529*)	14	1956
-Detail regarding installment and chair lift near Sagian bridge Lahore (Question No 4498*)	14	1959
-Information regarding P T D C (Question No 4497*)	14	1828
-Performance of Tourism Department in Okara (Question No 1586*)	14	1947
-Project of establishment of a new city to improve the tourism and reduce rush in Murree (Question No 160)	14	1878
TRANSPORT DEPARTMENT		
-Criterion of issuance of fitness certificate to vehicles (Question No 1452*)	12	1531
-Detail of issuance of new bus routes during 2001 to 2004 in Lahore (Question No 4687*)	12	1573

	Issue No.	Page No.
-Sale of wine in hotels of Lahore and income from Excise Tax (<i>Question No 128*</i>)	13	1688
-Target of property tax since 2001, recovery and staff in Gujranwala (<i>Question No 4834*</i>)	13	1726
FOOD DEPARTMENT		
-Cases of corruption and wheat purchase centers and godowns in Food Department (<i>Question No 4787*</i>)	11	1455
-Cases of corruption in Food Department (<i>Question No 322*</i>)	11	1418
-Detail about sacks in Food Department at Faisalabad since 2002 (<i>Question No 3122*</i>)	11	1460
-Detail about sacks in Food Department at Sheikhpura since 2002 (<i>Question No 5121*</i>)	11	1459
-Detail about sacks scandle of Food Department, D.G. Khan (<i>Question No 5496*</i>)	11	1473
-Details about Flour Mills in District Rawalpindi, their owners and quota (<i>Question No 5298*</i>)	11	1464
-Detail about warehouses of wheat, capacity and other relevant details in District Rahim Yar Khan (<i>Question No 5352*</i>)	11	1469
-Detail of employment in Food Department in Gujranwala since 2003 (<i>Question No 4970*</i>)	11	1458
-Detail of expenditure and development projects under sugar cess at Gujranwala and Hafizabad (<i>Question No 4538*</i>)	11	1444
-Details of number of warehouses of wheat, their construction and capacity in Rawalpindi (<i>Question No 5297*</i>)	11	1462
-Detail of allocated budget and expenditures of Food Department Rahim Yar Khan for 2003-04 (<i>Question No 5351*</i>)	11	1468
-Detail of purchased sacks in the province and supply of wheat the flour mills of Rahim Yar Khan (<i>Question No 5337*</i>)	11	1465
-Detail of recruitments in Food Department since 2002 (<i>Question No 5547*</i>)	11	1475
-Detail of sugar cess and owners of sugar mills of Bahawalpur and Rahim Yar Khan (<i>Question No 4156*</i>)	11	1437
-Detail of warehouses of wheat, their capacity and purchase in District Lahore (<i>Question No 5695*</i>)	11	1478
-Issue of payable price of sugarcane and of payment regarding Chishtia Sugar Mills for the year 2002-04 (<i>Question No 5291*</i>)	11	1461
-Problems faced by farmers in selling of wheat (<i>Question No 2074*</i>)	11	1426
-Problems of farmer regarding prices of sugar cane at Ramzan Sugar Mills and government steps thereupon (<i>Question No 4649*</i>)	11	1447
-Relevant details about warehouses of wheat, their capacity in District Multan (<i>Question No 5436*</i>)	11	1472
LIVE STOCK AND DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT		
-Abolishment of Live Stock and Dairy Development Department in Tribal Area and Tehsil Tonsa of D.G. Khan (<i>Question No 5650*</i>)	15	1962
-Detail of allotment of land for research cattle farms (<i>Question No 5115*</i>)	15	1953
-Detail of challans and fines received by society for prevention of cruelty upon animals since 2003 in Gujranwala (<i>Question No 4951*</i>)	15	1946
-Detail of construction, departments, research and income expenditures of University of Veterinary Sciences Lahore (<i>Question No 4268*</i>)	15	1910
-Detail of doctors and annual budget of veterinary hospitals of Lahore (<i>Question No 4047*</i>)	15	1906
-Detail of funds, income and expenditures of veterinary hospitals of Sadiqabad (<i>Question No 5541*</i>)	15	1959
-Detail of funds, medicines, income and expenditures of veterinary hospitals of district Multan (<i>Question No 5537*</i>)	15	1957
-Detail of government action against bird flu in poultry farms of the province (<i>Question No 4442*</i>)	15	1924

	Issue No.	Page No.
-Increase in air pollution due to cotton factories in Bahawalpur and steps of government to control it (Question No 5475*)	12	1579
-Names of owners and factories throwing polluted water in Chenab River (Question No 4648*)	12	1572
-Performance of Punjab Provincial Environmental Protection Agency (Question No 4132*)	12	1563
-Position of air pollution in Tehsil Taxila (Question No 3901*)	12	1560
-Problem of smoke pollution in surroundings of Chinab College Chunot (Question No 5079*)	12	1577
-Steps of government to control air pollution created by brick industry in Sheikhpura (Question No 3831*)	12	1559
EXCISE AND TAXATION DEPARTMENT		
-Detail of auction of registration numbers of motor vehicles since 2002-03 in Multan (Question No 5568*)	13	1743
-Detail of auction of registration numbers of vehicles in Faisalabad (Question No 5287*)	13	1736
-Detail of income from motor vehicle token tax and registration fee during 2003-2004 in Sialkot (Question No 5065*)	13	1734
-Detail of income from registration and token fee of vehicles in Vehar (Question No 5378*)	13	1740
-Detail of income from vehicle token fee and surcharge in Sheikhpura (Question No 3689 B*)	13	1740
-Detail of income from token tax and registration fee during 2003-2004 in Rawalpindi (Question No 5063*)	13	1731
-Detail of income from property tax during 1999 to 2003 in Rawalpindi (Question No 3466*)	13	1715
-Detail of income of property tax and staff during 2003-04 in the province (Question No 5288*)	13	1738
-Detail of receipt of property tax since 2002, facilities and target (Question No 5002*)	13	1723
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Bahawalpur (Question No 5057*)	13	1728
-Detail of recovery of property tax during 2003-04 in Faisalabad (Question No 5066*)	13	1735
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Gujranwala (Question No 5053*)	13	1727
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Jhelum (Question No 5064*)	13	1732
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Multan (Question No 5058*)	13	1730
-Detail of staff and target of recovery of property tax during 2002-04 in Multan (Question No 5567*)	13	1742
-Detail of survey of property tax, staff and rates in Sheikhpura (Question No 3689 A*)	13	1708
-Detail of token fee received from Tehsil Taxila (Question No 3465*)	13	1705
-Discrimination in transfers in Excise and Taxation Department (Question No 4669*)	13	1724
-Problem of remission in property tax of retired government servants (Question No 3352*)	13	1694
-Procedure for getting permit of wine and detail of permit holders (Question No 2428*)	13	1713
-Public problems due to tax survey in Bahawalpur (Question No 4923*)	13	1720
-Receipt of property tax during 2003-2004 in Gujrat (Question No 5049*)	13	1723
-Recruitment of employees of grade 12 and above in Excise Department (Question No 129*)	13	1688

	Issue No.	Page No.
PRIVILEGE MOTIONS regarding		
-Improper words by SHO Civil Line Police Station Faisalabad against MPAs	14	1879
-Insulting behaviour of Police Officers with MPA at Multan Airport	14	1879
PROROGATION OF-		
-17 th Session commenced on 6-9-2004	15	1998
Q		
QUDUSIA LODI, MISS (Minister for Special Education)		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1671
-Tourism	13	1757
QUESTIONS regarding		
COOPERATIVE DEPARTMENT		
-All detail regarding Finance Cooperations (<i>Question No 3385*</i>)	14	1854
-All detail regarding loans and branches of Cooperative Bank in District Multan (<i>Question No 5561*</i>)	14	1871
-Detail of affectees of banned Finance Corporations and payments in District Kasur (<i>Question No 4139*</i>)	14	1857
-Detail of allotment at Iqbal Avenue Cooperative Housing Society Lahore (<i>Question No 5048*</i>)	14	1864
-Detail of branches of Cooperative Bank in District Rahim Yar Khan (<i>Question No 5418*</i>)	14	1845
-Detail of expenditure and purchase of vehicles since 2003 in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore (<i>Question No 4793*</i>)	14	1859
-Detail of income and expenditure, loan and branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Gujranwala and other Districts (<i>Question No 4572*</i>)	14	1830
-Detail of income and expenditure, loan branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Multan and other Districts (<i>Question No 4570*</i>)	14	1827
-Detail of financial aid and defaulters regarding registered cooperative societies in Rahim Yar Khan (<i>Question No 5406*</i>)	14	1840
-Detail of loans granted by Cooperative Department and other relevant details District Faisalabad (<i>Question No 3373*</i>)	14	1849
-Detail of loans and branches of Cooperative bank during 2002-03 in District Lahore (<i>Question No 5693*</i>)	14	1846
-Detail of number of Cooperative banks, loans and rate of interest (<i>Question No 3384*</i>)	14	1853
-Detail of officials, governing committee and other relevant issues of Park View Housing Society (<i>Question No 4889*</i>)	14	1861
-Detail of payments to affected persons of Cooperative Finance Corporations (<i>Question No 3365*</i>)	14	1804
-Detail of proceeding against Directors and method of payment to affectees of Cooperative Corporations (<i>Question No 3374*</i>)	14	1851
-Detail of recruitment of Tourism officers and merit thereof (<i>Question No 3529*</i>)	14	1856
-Detail of recruitment in Cooperative Department and subordinate institutions in District Gujranwala (<i>Question No 4960*</i>)	14	1838
-Detail of recruitment in Cooperative Department since 2002 (<i>Question No 4328*</i>)	14	1821
-Number of registered Cooperative Societies and other relevant details in District Faisalabad (<i>Question No 5305*</i>)	14	1866
-Registered cooperative societies in District Multan and other relevant detail (<i>Question No 5616*</i>)	14	1873
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
-Closure of pollution creating factories situated in Kaleem Shaheed Colony No 1 Faisalabad (<i>Question No 3781*</i>)	12	1550
-Detail of offices and staff of Motor Vehicle Examiners in the province (<i>Question No 4176*</i>)	12	1564

	Issue No.	Page No.
-Detail of purchase of liquid Nitrogen Gas in Live Stock Department (<i>Question No 5686*</i>)	15	1964
NAYYAR MURTAZA LONE, MRS QUESTION regarding-		
-Names of owners and factories throwing polluted water in Chenab River (<i>Question No 1648*</i>)	12	1572
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK MOTION regarding-		
-Extension of period for presentation of report of Committee on Privileges	15	1971
NAZAR HUSSAIN GONDAL, CHAUDHRY (<i>Parliamentary Secretary for Education</i>) DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1667
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS QUESTIONS regarding-		
-Detail of loans granted by Cooperative Department and other relevant details District Faisalabad (<i>Question No 3373*</i>)	14	1849
-Detail of proceeding against Directors and method of payment to affiliates of Cooperative Corporations (<i>Question No 3374*</i>)	14	1851
-Restoration of previous bus route from Lahore to Fort Abbas (<i>Question No 4729*</i>)	12	1574
NOTIFICATION regarding-		
-Prorogation of 17 th session commenced on 8-9-2004	15	1998

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE*See under Walayat Shah Khagga***PARLIAMENTARY SECRETARY FOR EDUCATION***See under Nazar Hussain Gondal, Chaudhry***PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FINANCE***See under Zahoor Ahmed Khan Dahan, Mr***PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS***See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate***PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS****DISCUSSION ON-**

-Special Education

PARVEEN SIKANDAR GILL, MS**DISCUSSION ON-**

-Special Education

POINT OF ORDER regarding-

-Supply of water in canals

POPULATION WELFARE DEPARTMENT**QUESTIONS regarding-**-Aims and objects of Population Welfare Department and detail of grants since 2001 (*Question No 1805**)-Detail of centers and employees of Population Welfare Department Iqbal Ek Singh (*Question No 5109**)-Detail of offices, expenditures and grants of Population Welfare Department, Lahore (*Question No 1810**)-Detail of projects for population planning, expenditures and aims and objects thereof (*Question No 4461**)-Detail of recruitments in Population Welfare Department Gujranwala since 2003 (*Question No 1962**)-Detail of recruitments in Population Welfare Department since 2003 (*Question No 4811**)-Detail of tenders for bus graphics of Population Welfare Department (*Question No 5088**)

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Performance of Punjab Provincial Environmental Promotion Agency (<i>Question No 1132*</i>)	12	1563
-Project of establishment of a new city to improve the tourism and reduce rush in Murree (<i>Question No 160</i>)	14	1878
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of tenders for bus graphics of Population Welfare Department (<i>Question No 5088*</i>)	15	1948
MUHAMMAD WAQAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of administration, renovation and budget of Mughala Gardens Wah District Rawalpindi (<i>Question No 3902*</i>)	14	1812
-Detail of income from property tax during 1999 to 2003 in Rawalpindi (<i>Question No 3166*</i>)	13	1710
-Detail of payments to effected person of Cooperative Finance Corporations (<i>Question No 3365*</i>)	14	1804
-Detail of token fee received from Tehsil Taxila (<i>Question No 3465*</i>)	13	1708
-Position of air pollution in Tehsil Taxila (<i>Question No 3901*</i>)	12	1560
MUFTABA SHUJA UR REHMAN, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of construction, departments, research and income expenditures of University of Veterinary Sciences Lahore (<i>Question No 4268*</i>)	15	1910
MUZAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAHIBZADA		
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1774
N		
NAJMI SALIM, MS		
QUESTION regarding-		
-Detail of offices and staff of Motor Vehicle Examiners in the province (<i>Question No 1116*</i>)	12	1564
NASIM LODHI, MISS (Minister for Population Welfare)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Offer to Medical Officers of Social Welfare Department for renewal of contract with new conditions	13	1744
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Aims and objects of Population Welfare Department and detail of grants since 2001 (<i>Question No 4805*</i>)	15	1936
-Detail of centers and employees of Population Welfare Department Toba Tek Singh (<i>Question No 5109*</i>)	15	1951
-Detail of offices, expenditures and grants of Population Welfare Department, Lahore (<i>Question No 4810*</i>)	15	1944
-Detail of projects for population planning, expenditures and aims and objects thereof (<i>Question No 4461*</i>)	15	1932
-Detail of recruitments in Population Welfare Department Gujranwala since 2003 (<i>Question No 4962*</i>)	15	1948
-Detail of recruitments in Population Welfare Department since 2003 (<i>Question No 4811*</i>)	15	1942
-Detail of tenders for bus graphics of Population Welfare Department (<i>Question No 5088*</i>)	15	1949
NAVEED AMMER, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of plants of Live Stock Department in District Shekhupura (<i>Question No 5683*</i>)	15	2033

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD NAWAZ, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitment in Cooperative Department since 2002 (<i>Question No 1328*</i>)	14	1821
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR (Minister For Excise and Taxation)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Death of 25 persons in Kot Addu and Jatoi due to poisonous drinking	12	1595
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Detail of auction of registration numbers of vehicles in Faisalabad (<i>Question No 5287*</i>)	13	1737
-Detail of auction of registration numbers of motor vehicles since 2002-03 in Multan (<i>Question No 5568*</i>)	13	1713
-Detail of income from vehicle token fee and surcharge in Sheikhpura (<i>Question No 3689 B*</i>)	13	1724
-Detail of income from motor vehicle token tax and registration fee during 2003-2004 in Stalkot (<i>Question No 5065*</i>)	13	1734
-Detail of income from property tax during 1999 to 2003 in Rawalpindi (<i>Question No 3466*</i>)	13	1710
-Detail of income from registration and token fee of vehicles in Vehari (<i>Question No 5378*</i>)	13	1741
-Detail of income from token tax and registration fee during 2003-2004 in Rawalpindi (<i>Question No 5063*</i>)	13	1732
-Detail of income of property tax and staff during 2003-04 in the province (<i>Question No 5288*</i>)	13	1739
-Detail of receipt of property tax since 2002, facilities and target (<i>Question No 5002*</i>)	13	1715
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Bahawalpur (<i>Question No 5057*</i>)	13	1729
-Detail of recovery of property tax during 2003-04 in Faisalabad (<i>Question No 5066*</i>)	13	1735
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Gujranwala (<i>Question No 5053*</i>)	13	1727
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Jhelum (<i>Question No 5061*</i>)	13	1733
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Multan (<i>Question No 5058*</i>)	13	1730
-Detail of staff and target of recovery of property tax during 2002-01 in Multan (<i>Question No 5567*</i>)	13	1742
-Detail of survey of property tax, staff and rates in Sheikhpura (<i>Question No 3689 .1*</i>)	13	1723
-Detail of token fee received from Tehsil Texila (<i>Question No 3465*</i>)	13	1708
-Discrimination in transfers in Excise and Taxation Department (<i>Question No 4669*</i>)	13	1725
-Problem of remission in property tax of retired government servants (<i>Question No 3552*</i>)	13	1706
-Procedure for getting permit of wine and detail of permit holders (<i>Question No 2428*</i>)	13	1795
-Public problems due to tax survey in Bahawalpur (<i>Question No 4973*</i>)	13	1714
-Receipt of property tax during 2003-2004 in Gujrat (<i>Question No 5049*</i>)	13	1720
-Recruitment of employees of grade 12 and above in Excise Department (<i>Question No 129*</i>)	13	1723
-Sale of wine in hotels of Lahore and income from Excise Tax (<i>Question No 128*</i>)	13	1688
-Target of property tax since 2001, recovery and staff in Gujranwala (<i>Question No 4831*</i>)	13	1726

	Issue No.	Page No.
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1787
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income and expenditure, loan branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Multan and other Districts (Question No 4570*)	14	1827
-Detail of offices and staff of PRTC Lahore (Question No 4248*)	12	1569
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Bahawalpur (Question No 5057*)	13	1728
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Multan (Question No 5058*)	13	1730
-Detail of recruitments in Population Welfare Department since 2003 (Question No 4811*)	15	1941
-Detail of sugar cess and owners of sugar mills of Bahawalpur and Rahim Yar Khan (Question No 4156*)	11	1437
-Information regarding P.T.D.C. (Question No 4497*)	14	1825
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Cases of corruption and wheat purchase centers and godowns in Food Department (Question No 4787*)	11	1456
-Cases of corruption in Food Department (Question No 322*)	11	1418
-Detail about sacks in Food Department at Faisalabad since 2002 (Question No 5122*)	11	1460
-Detail about sacks in Food Department at Sheikhpura since 2002 (Question No 5121*)	11	1459
-Detail about sacks scandale of Food Department, D.G. Khan (Question No 5496*)	11	1473
-Details about Floor Mills in District Rawalpindi, their owners and quota (Question No 5298*)	11	1465
-Detail about warehouses of wheat, capacity and other relevant details in District Rahim Yar Khan (Question No 5352*)	11	1470
-Detail of employment in Food Department in Gujranwala since 2003 (Question No 4970*)	11	1458
-Detail of expenditure and development projects under sugar cess at Gujranwala and Hafizabad (Question No 4558*)	11	1444
-Details of number of warehouses of wheat, their construction and capacity in Rawalpindi (Question No 5297*)	11	1462
-Detail of allocated budget and expenditures of Food Department Rahim Yar Khan for 2003-04 (Question No 5351*)	11	1469
-Detail of purchased sacks in the province and supply of wheat the floor mills of Rahim Yar Khan (Question No 5337*)	11	1466
-Detail of recruitments in Food Department since 2002 (Question No 5547*)	11	1475
-Detail of sugar cess and owners of sugar mills of Bahawalpur and Rahim Yar Khan (Question No 4156*)	11	1437
-Detail of warehouses of wheat, their capacity and purchase in District Lahore (Question No 5695*)	11	1478
-Issue of payable price of sugarcane and of payment regarding Chhshua Sugar Mills for the year 2002-04 (Question No 5291*)	11	1461
-Problems of farmer regarding prices of sugar cane at Ramzan Sugar Mills and government steps thereupon (Question No 1649*)	11	1448
-Problems faced by farmers in selling of wheat (Question No 2074*)	11	1427
-Relevant details about warehouses of wheat, their capacity in District Multan (Question No 5436*)	11	1472
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-insulting behaviour of Police Officers with MPA at Multan Airport	14	1879
MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1654

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN (Minister for Tourism)		
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1757
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Detail of administration, renovation and budget of Mughala Gardens Wah District Rawalpindi (Question No 3902*)	14	1812
-Detail of income, expenditure of staff in office of TDCP Lahore (Question No 1723*)	14	1837
-Detail of income from booking and expenses of decoration of stalls of festival held in Bagh-e-Jinnah (Question No 1921*)	14	1848
-Detail of provision of facilities in Fort Mirra and cooperation with Federation (Question No.3953*)	14	1814
-Detail of recruitment of Tourism officers and merit thereof (Question No 3529*)	14	1856
-Detail of installation of chair lift near Sagian bridge Lahore (Question No 4198*)	14	1859
-Information regarding P.T.D.C (Question No.4197*)	14	1826
-Performance of Tourism Department in Okara (Question No 1586*)	14	1847
-Project of establishment of a new city to improve the tourism and reduce rush in Murree (Question No.160)	14	1879
MUHAMMAD BASHIRAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answer) regarding-		
-Beating of hotel owner by ASI Bengali Hayat (Pakpattan)	15	1983
-Deaths due to roof falling inside Bhati Gate Lahore	12	1586
-Death of sanitary worker due to violence by Police in Shekhpura	15	1976
-Demise of Qari Noor Muhammad due to Police violence in Faisalabad	12	1591
-Dispute on the sewerage water of Paper Mill on Lahore Road	11	1493
-Ejection of cattle from Lahore city	13	1748
-Murder attack upon peaceful political workers in district Attock	12	1592
-Murder of sixth child in Mureedke by murderer	11	1494
-Non-provision of funds to Union Councils of Gujranwala	13	1751
-Suicide attack on Prime Minister of Pakistan due to poor management of safety	11	1488
CALL ATTENTION NOTICE (Answer) regarding-		
-Arrest of murderers of Dr Parvaiz Awan	15	1967
PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-		
-Improper words by SHO Civil Line Police Station Faisalabad against MPAs	14	1882
-Insulting behaviour of Police Officers with MPA at Mullan Airport	14	1880
REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-		
-Inspection report regarding Faisalabad	11	1518
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	13	1784
QUESTIONS regarding-		
-Detail of recruitments in Food Department since 2002 (Question No 5547*)	11	1475
-Problem of over-loading and special ladies seats in Faisalabad Urban Wagons (Question No 1255*)	12	1522
-Ejection of cattle from Lahore city	13	1717
-Unreasonable increase in fares of local transport (Question No 1717*)	12	1536
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RET'D)		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1657
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Receipt of bribery by staff of Irrigation Department Bahawalpur	15	1986

	Issue No.	Page No.
-All detail regarding loans and branches of Cooperative Bank in District Multan (Question No 5561*)	14	1871
-Detail of affectees of banned Finance Corporations and payments in District Kasur (Question No 1139*)	14	1857
-Detail of allotment at Iqbal Avenue Cooperative Housing Society Lahore (Question No 5048*)	11	1865
-Detail of branches of Cooperative Bank in District Rahim Yar Khan (Question No 5118*)	14	1845
-Detail of expenditure and purchase of vehicles since 2003 in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore (Question No 4793*)	14	1860
-Detail of financial aid and defaulters regarding registered cooperative societies in Rahim Yar Khan (Question No 5406*)	14	1841
-Detail of loans granted by Cooperative Department and other relevant details District Faisalabad (Question No 3373*)	14	1856
-Detail of income and expenditure, loan and branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Gujranwala and other Districts (Question No 4572*)	14	1830
-Detail of loans and branches of Cooperative bank during 2002-03 in District Lahore (Question No 5693*)	14	1877
-Detail of number of Cooperative banks, loans and rate of interest (Question No 3384*)	14	1853
-Detail of officials, governing committee and other relevant issues of Park View Housing Society (Question No 1889*)	14	1862
-Detail of payments to effected person of Cooperative Finance Corporations (Question No 3365*)	14	1805
-Detail of proceeding against Directors and method of payment to affectees of Cooperative Corporations (Question No 3374*)	14	1851
-Detail of recruitment in Cooperative Department and subordinate institutions in District Gujranwala (Question No 4960*)	14	1839
-Detail of recruitment in Cooperative Department since 2002 (Question No 4328*)	14	1822
-Number of registered Cooperative Societies and other relevant details in District Faisalabad (Question No 5305*)	14	1866
-Registered cooperative societies in District Multan and other relevant detail (Question No 5616*)	14	1873
MUHAMMAD ARSHAD RAN, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-All detail regarding loans and branches of cooperative Bank in District Multan (Question No 5561*)	14	1871
-Detail of auction of registration numbers of motor vehicles since 2002-03 in Multan (Question No 5568*)	13	1743
-Detail of funds, medicines, income and expenditures of veterinary hospitals of district Multan (Question No 5537*)	15	1957
-Detail of sanctioned and vacant posts of Live Stock and Dairy Development Department in Multan (Question No 5538*)	15	1958
-Detail of staff and target of recovery of property tax during 2002-04 in Multan (Question No 5567*)	13	1742
-Registered cooperative societies in District Multan and other relevant detail (Question No 5616*)	14	1873
-Relevant details about warehouses of wheat, their capacity in District Multan (Question No 5436*)	11	1472
-Start of public transport from new airport to Ferozepur road via Bhatta Chowk (Question No 5617*)	12	1580
MUHAMMAD ASHRAF KAMBOH, CH		
QUESTION regarding-		
-Establishment of bus/wagon stands in urban areas of Lahore (Question No 4855*)	12	1576

	X	
	Issue No.	Page No.
-Detail of staff of veterinary units/hospitals in PP-122 Sialkot (<i>Question No 4397*</i>)	15	1918
-Detail of veterinary hospitals, dispensaries, breeding centres and cattle farms in district Bhakkar (<i>Question No.277</i>)	15	1966
-Detail of veterinary hospitals dispensaries of Rawalpindi, their grants and vacant posts (<i>Question No 5159*</i>)	15	1954
-Prohibition of cattle farming in Tehsil Tribal Area D G Khan (<i>Question No 5659*</i>)	15	1961
LUBNA MALIK, MRS QUESTION regarding-		
-Detail about sacks scandle of Food Department, D G Khan (<i>Question No 5496*</i>)	11	1473
LUBNA TARIQ, MRS DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1619
M		
MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR (Minister for Colonies) ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Commercial use of land allocated for play ground by Pakistan Cricket Board	11	1485
MINISTER FOR COLONIES <i>See under Manazir Hussain Ranjha, Mr</i>		
MINISTER FOR COOPERATIVES <i>See under Muhammad Anwar, Col (Retd) Malik</i>		
MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION <i>See under Muhammad Shafique Dr, Chaudhry</i>		
MINISTER FOR FOOD <i>See under Muhammad Iqbal, Chaudhry</i>		
MINISTER FOR LIVE STOCK AND DAIRY DEVELOPMENT <i>See under Haroon Ahmad Sultan Bukhari, Syed</i>		
MINISTER FOR POPULATION WELFARE <i>See under Nasim Ladh, Miss</i>		
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION <i>See under Qudsia Uch, Miss</i>		
MINISTER FOR TOURISM <i>See under Muhammad Aslam Iqbal, Khan</i>		
MINISTER FOR TRANSPORT <i>See under Ghulam Mohyuddin Chishti, Mr</i>		
MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1622
RESOLUTION regarding -Amendment in article 9 of Family Laws Ordinance 1961	11	1504
MOTION regarding- -Extension of period for presentation of report of Committee on Privileges	15	1971
MUHAMMAD AHMED KIPAN, MALIK, ADVOCATE (<i>Parliamentary Secretary for Parliamentary Affairs</i>) DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1661
MUHAMMAD AJASAM SHARIEF, MR QUESTION regarding		
-Detail of income from booking and expenses of decoration of stalls of festival held in Bagh-e-Jinnah (<i>Question No 1921*</i>)	14	1848
MUHAMMAD ANWAR, COL (RETD) MALIK (Minister for Cooperatives) QUESTIONS (Answer) regarding-		
-All detail regarding Finance Cooperations (<i>Question No 3385*</i>)	14	1855

	Issue No.	Page No.
JEHANZEB RAO, MR		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1650
K		
KANWAL NASEEM, MS		
QUESTION regarding-		
-Closure of pollution creating factories situated in Kaleem Shaheed Colony No. 1 Faisalabad (<i>Question No 3781*</i>)	12	1550
KHALID MAHMOOD CHOILAN, MR		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1652
QUESTION regarding-		
-Detail of income from registration and token fee of vehicles in Vehari (<i>Question No 5378*</i>)	13	1740
KHALID MEHMOOD, MLAN		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income from vehicle token fee and surcharge in Sheikhpura (<i>Question No 3689 B*</i>)	13	1724
-Detail of survey of property tax, staff and rates in Sheikhpura (<i>Question No 3689 A*</i>)	13	1723
-Steps of government to control air pollution created by brick industry in Sheikhpura (<i>Question No 3831*</i>)	12	1550
L		
LIVE STOCK AND DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Abolishment of Live Stock and Dairy Development Department in Tribble Area and Tehsil Fonsa of D G Khan (<i>Question No 5650*</i>)	15	1962
-Detail of allotment of land for research cattle farms (<i>Question No 5145*</i>)	15	1953
-Detail of challans and fines received by society for prevention of cruelty upon animals since 2003 in Gujranwala (<i>Question No 4951*</i>)	15	1946
-Detail of construction, departments, research and income expenditures of University of Veterinary Sciences Lahore (<i>Question No 4268*</i>)	15	1910
-Detail of doctors and annual budget of veterinary hospitals of Lahore (<i>Question No 4017*</i>)	15	1906
-Detail of funds, income and expenditures of veterinary hospitals of Sadqabad (<i>Question No 5541*</i>)	15	1959
-Detail of funds, medicines, income and expenditures of veterinary hospitals of district Multan (<i>Question No 5537*</i>)	15	1957
-Detail of government action against bird flu in poultry farms of the province (<i>Question No 4442*</i>)	15	1924
-Detail of illegal occupants of land of research farms and action of the government over it (<i>Question No 5146*</i>)	15	1928
-Detail of PhD specialists and departments in Live Stock Department (<i>Question No 4424*</i>)	15	1920
-Detail of plants of Live Stock Department in District Sheikhpura (<i>Question No 5685*</i>)	15	1963
-Detail of purchase of liquid Nitrogen Gas in Live Stock Department (<i>Question No 5686*</i>)	15	1964
-Detail of recruitments in Live Stock and Dairy Development Department Rahim Yar Khan since 2002 (<i>Question No 5411*</i>)	15	1955
-Detail of sanctioned and vacant posts of Live Stock and Dairy Development Department in Multan (<i>Question No 5538*</i>)	15	1958
-Detail of sanctioned and vacant posts in Live Stock and Dairy Development Department, Tehsil Sadqabad (<i>Question No 5542*</i>)	15	1960

	Issue No.	Page No.
HASSAN MURTAZA, SYED		
QUESTIONS regarding		
-Names of owners and factories throwing polluted water in Chenab River (<i>Question No 4648*</i>)	12	1572
-Problems of farmers regarding prices of sugar cane at Ramzan Sugar Mills and government steps thereupon (<i>Question No 4649*</i>)	11	1447
I		
HISAN ULLAH WAQAS, SYED		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Deaths due to roof falling inside Bhati Gate Lahore	12	1586
-Death of sanitary worker due to violence by Police in Sheikhpura	15	1976
-Dispute on the sewerage water of Paper Mill on Lahore Road	11	1492
CALL ATTENTION NOTICE-		
-Arrest of murderers of Dr Parvaiz Awan	15	1967
DISCUSSION ON-		
-Education Policy	11	1516
-Shortage of wheat	11	1518
-Special Education	12	1647
QUESTIONS regarding		
-Cases of corruption in Food Department (<i>Question No 322*</i>)	11	1418
-Criterion of issuance of fitness certificate to vehicles (<i>Question No 1452*</i>)	12	1531
-Detail of doctors and annual budget of veterinary hospitals of Lahore (<i>Question No 4047*</i>)	15	1906
-Detail of officials, governing committee and other relevant issues of Park View Housing Society (<i>Question No 4889*</i>)	14	1861
-Detail of Recruitment in Cooperative Department since 2002 (<i>Question No 4328*</i>)	14	1821
-Detail of provision of facilities in Fort Muna and cooperation with Federation (<i>Question No 3953*</i>)	14	1813
-Detail of PhD specialists and departments in Live Stock Department (<i>Question No 1124*</i>)	15	1920
-Monopoly of a transporter group over wagon route No 22 Lahore (<i>Question No 1961*</i>)	12	1541
-Problems faced by farmers in selling of wheat (<i>Question No 2074*</i>)	11	1426
-Problem of remission in property tax of retired government servants (<i>Question No 3352*</i>)	13	1705
-Procedure for getting permit of wine and detail of permit holders (<i>Question No 2428*</i>)	13	1694
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-By force participation and dance of girl students in functions of Baha-ud-Din Zakria University	13	1753
J		
JAVAJD AHMED, CH		
QUESTION regarding-		
-Detail of purchased sacks in the province and supply of wheat the flour mills of Rahim Yar Khan (<i>Question No 5337*</i>)	11	1465
JAVED AKBAR DILLON, ENGR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of financial aid and defaulters regarding registered cooperative societies in Rahim Yar Khan (<i>Question No 5406*</i>)	14	1840
-Detail of allocated budget and expenditures of Food Department Rahim Yar Khan for 2003-04 (<i>Question No 5351*</i>)	11	1468
-Detail of recruitments in Live Stock and Dairy Development Department Rahim Yar Khan since 2002 (<i>Question No 5411*</i>)	15	1955

	Issue No.	Page No.
GULSHAN MALIK, MRS DISCUSSION ON- -Tourism	13	1796
H		
HAFEEZ UL LAH KUAN, MR DISCUSSION ON- -Tourism	13	1793
QUESTION regarding- -Detail of veterinary hospitals, dispensaries, breeding centres and cattle farms in district Bhakkar (<i>Question No 277</i>)	15	1964
HAROON AHMAD SULTAN BUKHARI, SYED (Minister for Live Stock and Dairy Development) QUESTIONS (Answers) regarding- -Abolishment of Live Stock and Dairy Development Department in Tribal Area and Tehsil Tonsa of D.G. Khan (<i>Question No 5650*</i>)	15	1962
-Detail of allotment of land for research cattle farms (<i>Question No 5145*</i>)	15	1953
-Detail of challans and fines received by society for prevention of cruelty upon animals since 2003 in Gujranwala (<i>Question No 4951*</i>)	15	1947
-Detail of construction, departments, research and income expenditures of University of Veterinary Sciences Lahore (<i>Question No. 4268*</i>)	15	1910
-Detail of doctors and annual budget of veterinary hospitals of Lahore (<i>Question No 4047*</i>)	15	1906
-Detail of funds, income and expenditures of veterinary hospitals of Sadiqabad (<i>Question No 5541*</i>)	15	1959
-Detail of funds, medicines, income and expenditures of veterinary hospitals of district Multan (<i>Question No 5537*</i>)	15	1957
-Detail of government action against bird flu in poultry farms of the province (<i>Question No 4442*</i>)	15	1925
-Detail of illegal occupants of land of research farms and action of the government over it (<i>Question No 5146*</i>)	15	1929
-Detail of Ph D specialists and departments in Live Stock Department (<i>Question No 4124*</i>)	15	1920
-Detail of plants of Live Stock Department in District Sheikhupura (<i>Question No 5685*</i>)	15	1963
-Detail of purchase of liquid Nitrogen Gas in Live Stock Department (<i>Question No 5686*</i>)	15	1965
-Detail of recruitments in Live Stock and Dairy Development Department Rahim Yar Khan since 2002 (<i>Question No 5111*</i>)	15	1956
-Detail of sanctioned and vacant posts of Live Stock and Dairy Development Department in Multan (<i>Question No 5534*</i>)	15	1958
-Detail of sanctioned and vacant posts in Live Stock and Dairy Development Department, Tehsil Sadiqabad (<i>Question No 5542*</i>)	15	1961
-Detail of staff of veterinary units/hospitals in PP-122 Stalkot (<i>Question No 4397*</i>)	15	1919
-Detail of veterinary hospitals, dispensaries, breeding centres and cattle farms in district Bhakkar (<i>Question No 277</i>)	15	1966
-Detail of veterinary hospitals dispensaries of Rawalpindi, their grants and vacant posts (<i>Question No 5159*</i>)	15	1954
-Prohibition of cattle farming in Tehsil Tribal Area D.G. Khan (<i>Question No 5659*</i>)	15	1961
HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR RESOLUTION (Answer) regarding- -Facility of Computer Allowance to the non-gazetted Computer Operators	11	1501

	Issue No.	Page No.
-Details of number of warehouses of wheat, their construction and capacity in Rawalpindi (Question No.5297*)	11	1462
-Detail of allocated budget and expenditures of Food Department Rahim Yar Khan for 2003-04 (Question No.5351*)	11	1468
-Detail of purchased of sacks in the province and supply of wheat to the flour mills of Rahim Yar Khan (Question No.5337*)	11	1465
-Detail of recruitments in Food Department since 2002 (Question No.5547*)	11	1475
-Detail of sugar cess and owners of sugar mills of Bahawalpur and Rahim Yar Khan (Question No.1156*)	11	1437
-Detail of warehouses of wheat, their capacity and purchase in District Lahore (Question No.5695*)	11	1478
-Issue of payable price of sugarcane and of payment regarding Chishtia Sugar Mills for the year 2002-04 (Question No.5291*)	11	1461
-Problems faced by farmers in selling of wheat (Question No.2071*)	11	1426
-Problems of farmer regarding prices of sugar cane at Ramzan Sugar Mills and government steps thereupon (Question No.4619*)	11	1447
-Details about warehouses of wheat, their capacity in District Multan (Question No.5436*)	11	1472

G

GHULAM AHMED KHAN GADI, SARDAR**QUESTION regarding-**

-Issue of payable price of sugarcane and of payment regarding Chishtia Sugar Mills for the year 2002-04 (Question No.5291*)	11	1461
---	----	------

GHULAM MOHYUDDIN CHISHTI, MR (Minister for Transport)**QUESTIONS (Answers) regarding-**

-Criterion of issuance of fitness certificate to vehicles (Question No.1452*)	12	1531
-Detail of issuance of new bus routes during 2001 to 2004 in Lahore (Question No.4687*)	12	1594
-Detail of offices and staff of Motor Vehicle Examiners in the province (Question No.4176*)	12	1565
-Detail of offices and staff of Provincial Transport Authority Lahore (Question No.4217*)	12	1567
-Detail of offices and staff of PRTC Lahore (Question No.4248*)	12	1570
-Establishment of bus/wagon stands in urban areas of Lahore (Question No.4835*)	12	1577
-Government steps for shifting of transport stands from urban areas of Gujranwala (Question No.5329*)	12	1579
-Implementation upon rules and procedure for Franchise Transport in Faisalabad (Question No.139)	12	1582
-Monopoly of a transporter group over wagon route No. 22 Lahore (Question No.1961*)	12	1542
-Problems of bus service Pakpattan to Bahawalnagar via Marelly (Question No.3143*)	12	1558
-Problem of over-loading and special ladies seats in Faisalabad Urban Wagons (Question No.1255*)	12	1522
-Problems of transport of Sheikhpura to Hafizabad (Question No.4031*)	12	1561
-Restoration of previous bus route from Lahore to Fort Abbas (Question No.4729*)	12	1575
-Shifting of bus/wagon stand from Bahawalnagar (Question No.3739*)	12	1559
-Start of a standard bus service from Lahore to DG Khan and other cities (Question No.4493*)	12	1572
-Start of public transport from new airport to Ferozepur road via Bhatta Chowk (Question No.5617*)	12	1581
-Unreasonable increase in fares of local transport (Question No.1717*)	12	1537

	Issue No.	Page No.
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Bahawalpur (Question No 5057*)	13	1728
-Detail of recovery of property tax during 2003-04 in Faisalabad (Question No 5066*)	13	1735
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Gujranwala (Question No 5053*)	13	1729
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Jhelum (Question No 5064*)	13	1732
-Detail of recovery of property tax during 2003-2004 in Multan (Question No 5058*)	13	1730
-Detail of staff and target of recovery of property tax during 2002-04 in Multan (Question No 5567*)	13	1742
-Detail of survey of property tax, staff and rates in Sheikhpura (Question No 3689 A*)	13	1723
-Detail of token fee received from Tehsil Textila (Question No 3465*)	13	1708
-Discrimination in transfers in Excise and Taxation Department (Question No 4669*)	13	1724
-Problem of remission in property tax of retired government servants (Question No 3352*)	13	1705
-Procedure for getting permit of wine and detail of permit holders (Question No 2428*)	13	1694
-Public problems due to tax survey in Bahawalpur (Question No 4923*)	13	1713
-Receipt of property tax during 2003-2004 in Gujrat (Question No 5049*)	13	1720
-Recruitment of employees of grade 12 and above in Excise Department (Question No 129*)	13	1723
-Sale of wine in hotels of Lahore and income from Excise Tax (Question No 128*)	13	1688
-Target of property tax since 2001, recovery and staff in Gujranwala (Question No 4834*)	13	1726

F

FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR

QUESTIONS regarding-

-Abolishment of Live Stock and Dairy Development Department in Tribal Area and Tehsil Tonsa of D G Khan (Question No 5650*)	15	1962
-Prohibition of cattle farming in Tehsil Tribal Area D G Khan (Question No 5659*)	15	1961

FOOD DEPARTMENT

QUESTIONS regarding-

-Cases of corruption and wheat purchase centers and godowns in Food Department (Question No 1787*)	11	1455
-Cases of corruption in Food Department (Question No 322*)	11	1418
-Detail about sacks in Food Department at Faisalabad since 2002 (Question No 5122*)	11	1460
-Detail about sacks in Food Department at Sheikhpura since 2002 (Question No 5121*)	11	1459
-Detail about sacks scandle of Food Department, D G Khan (Question No 5196*)	11	1473
-Details about Floor Mills in District Rawalpindi, their owners and quota (Question No 5298*)	11	1464
-Detail of employment in Food Department in Gujranwala since 2003 (Question No 4970*)	11	1458
-Detail about warehouses of wheat, capacity and other relevant details in District Rahim Yar Khan (Question No 5352*)	11	1469
-Detail of expenditure and development projects under sugar cess at Gujranwala and Hafizabad (Question No 4558*)	11	1444

	Issue No.	Page No.
-Detail of proceeding against directors and method of payment to affecteds of Cooperative Corporations (Question No 3374*)	14	1831
-Detail of recruitment in Cooperative Department and subordinate institutions in District Gujranwala since 2003 (Question No 3960*)	14	1836
-Detail of recruitment in Cooperative Department since 2002 (Question No 4328*)	14	1821
-Number of registered Cooperative Societies and other relevant details in District Faisalabad (Question No 5305*)	14	1869
-Registered cooperative societies in District Multan and other relevant detail (Question No 5616*)	14	1873
D		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1604
-Tourism	13	1757, 1797
E		
EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOULATIA, MIR		
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1776
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Closure of pollution creating factories situated in Kaleem Shaheed Colony No 1 Faisalabad (Question No 3781*)	12	1550
-Detail of offices and staff of Motor Vehicle Examiners in the province (Question No 4176*)	12	1564
-Increase in air pollution due to cotton factories in Bahawalpur and steps of government to control it (Question No 5473*)	12	1579
-Names of owners and factories throwing polluted water in Chenab River (Question No 4648*)	12	1572
-Performance of Punjab Provincial Environmental Protection Agency (Question No 4132*)	12	1563
-Position of air pollution in Tehsil Taxila (Question No 3901*)	12	1560
-Problem of smoke pollution in surroundings of Chinab College Chinot (Question No 5079*)	12	1577
-Steps of government to control air pollution created by brick industry in Sheikhpura (Question No 3831*)	12	1559
EXCISE AND TAXATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of auction of registration numbers of motor vehicles since 2002-03 in Multan (Question No 5568*)	13	1743
-Detail of auction of registration numbers of vehicles in Faisalabad (Question No 5287*)	13	1736
-Detail of income from motor vehicle token tax and registration fee during 2003-2004 in Sialkot (Question No 5065*)	13	1734
-Detail of income from registration and token fee of vehicles in Vehari (Question No 5378*)	13	1740
-Detail of income from vehicle token fee and surcharge in Sheikhpura (Question No 3689 B*)	13	1724
-Detail of income from token tax and registration fee during 2003-2004 in Rawalpindi (Question No 5063*)	13	1731
-Detail of income from property tax during 1999 to 2003 in Rawalpindi (Question No 3466*)	13	1710
-Detail of income of property tax and staff during 2003-04 in the province (Question No 5288*)	13	1738
-Detail of receipt of property tax since 2002, facilities and target (Question No 5002*)	13	1715

	Issue No.	Page No.
-Steps of government to control air pollution created by brick industry in Sheikhpura (<i>Question No 3831*</i>)	12	1560
AZIAR NADEEM, CII		
QUESTION regarding-		
-Detail of centers and employees of Population Welfare Department Ioba Fek Singh (<i>Question No 5109*</i>)	15	1951
AZIZ ASLAM, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of branches of Cooperative Bank in District Rahim Yar Khan (<i>Question No 5118*</i>)	14	1845
-Detail about warehouses of wheat, capacity and other relevant details in District Rahim Yar Khan (<i>Question No 5352*</i>)	11	1469
-Detail of funds, income and expenditures of veterinary hospitals of Sadqabad (<i>Question No 5511*</i>)	15	1959
-Detail of sanctioned and vacant posts in Live Stock and Dairy Development Department, Tehsil Sadqabad (<i>Question No 5542*</i>)	15	1960
AZMA ZAHID BOKHARI, MS		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1610
C		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Arrest of murderers of Dr Parvaiz Awan	15	1967
CONDOLENCE		
-On the demise of prominent religious scholar and ex-MNA Maulana Inayat-ur-Rehman	12	1584
COOPERATIVE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-All detail regarding Finance Cooperations (<i>Question No 3385*</i>)	14	1854
-All detail regarding loans and branches of Cooperative Bank in District Multan (<i>Question No 5561*</i>)	14	1871
-Branches of Punjab Provincial Cooperative Bank and other relevant detail in district Faisalabad (<i>Question No 5306*</i>)	14	1869
-Detail of affectees of banned Finance Corporations and payments in district Kasur (<i>Question No 4439*</i>)	14	1857
-Detail of allotment at Iqbal Avenue Cooperative Housing Society Lahore (<i>Question No 5048*</i>)	14	1864
-Detail of branches of Cooperative Bank in District Rahim Yar Khan (<i>Question No 5118*</i>)	14	1845
-Detail of expenditure and purchase of vehicles since 2003 in Punjab Provincial Cooperative Bank Lahore (<i>Question No 4793*</i>)	14	1859
-Detail of financial aid and defaulters regarding registered cooperative societies in Rahim Yar Khan (<i>Question No 5406*</i>)	14	1840
-Detail of loans granted by Cooperative Department and other relevant details in District Faisalabad (<i>Question No 3373*</i>)	14	1849
-Detail of income and expenditure, loan and branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Gujranwala and other Districts (<i>Question No 4572*</i>)	14	1830
-Detail of income and expenditure, loan branches of Punjab Provincial Cooperative Bank in Multan and other Districts (<i>Question No 4570*</i>)	14	1827
-Detail of loans and branches of Cooperative bank during 2002-03 in District Lahore (<i>Question No 5693*</i>)	14	1876
-Detail of number of Cooperative banks, loans and rate of interest (<i>Question No 3381*</i>)	14	1853
-Detail of officials governing committee and other relevant issues of Park View Housing Society (<i>Question No 4889*</i>)	14	1861
-Detail of payments to effected person of Cooperative Finance Corporations (<i>Question No 3365*</i>)	14	1804

	Issue No.	Page No.
ARIF MEHMOOD GILL, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON-		
-Tourism	13	1779
ARSHAD MAHMOOD, RAJA		
QUESTION regarding-		
-Detail of installation of chair lift near Sagun bridge Lahore (<i>Question No 498*</i>)	14	1859
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR		
-Leave of absence		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of income from motor vehicle token tax and registration fee during 2003-2004 in Sialkot (<i>Question No 5065*</i>)	13	1734
-Detail of recovery of property tax during 2003-04 in Faisalabad (<i>Question No 5066*</i>)	13	1735
-Detail of staff of veterinary units/hospitals in PP-122 Sialkot (<i>Question No 1397*</i>)	15	1918
ASAD MUAZZAM, DR		
DISCUSSION ON-		
-Special Education	12	1626
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Closure of Muhark canal and illegal Waza Bandi of Qadirabad canal in district Rajanpur	12	1588
-Suicide attack on Prime Minister of Pakistan due to poor safety arrangements	11	1488
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Branches of Punjab Provincial Cooperative Bank and other relevant detail District Faisalabad (<i>Question No 5306*</i>)	14	1869
-Detail about sacks in Food Department at Faisalabad since 2002 (<i>Question No 5122*</i>)	11	1460
-Detail about sacks in Food Department at Shekhupura since 2002 (<i>Question No 5121*</i>)	11	1459
-Detail of allotment of land for research cattle farms (<i>Question No 5115*</i>)	15	1953
-Detail of auction of registration numbers of vehicles in Faisalabad (<i>Question No 5287*</i>)	13	1737
-Detail of income of property tax and staff during 2003-04 in the province (<i>Question No 5288*</i>)	13	1738
-Detail of illegal occupants of land of research farms and action of the government over it (<i>Question No 5116*</i>)	15	1928
-Number of registered Cooperative Societies and other relevant details in District Faisalabad (<i>Question No 5305*</i>)	14	1866
ASHFAQ AHMAD, MAKHDOOM (Minister for Environment Protection)		
QUESTIONS (Answers) regarding-		
-Closure of pollution creating factories situated in Kaleem Shaheed Colony No. 1 Faisalabad (<i>Question No 3781*</i>)	12	1551
-Increase in air pollution due to cotton factories in Bahawalpur and steps of government to control it (<i>Question No 5475*</i>)	12	1580
-Names of owners and factories throwing polluted water in Chenab River (<i>Question No 1648*</i>)	12	1573
-Performance of Punjab Provincial Environmental Protection Agency (<i>Question No 4132*</i>)	12	1564
-Position of air pollution in Tehsil Taxila (<i>Question No 3901*</i>)	12	1561
-Problem of smoke pollution in surroundings of Chinab College Chiniot (<i>Question No 5079*</i>)	12	1578

INDEX

	Issue No.	Page No.
A		
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY (Minister for Irrigation)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Receipt of bribery by staff of Irrigation Department Bahawalpur	15	1986
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Supply of water in canals	11	1480
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Beating of hotel owner by ASI in Bonga Hayat (Pakpattan)	15	1983
-By force participation and dance of girl students in functions of Baha-ud-Din Zakria University	13	1753
-Closure of Mubark canal and illegal Wara Bandi of Qadirabad canal in district Rajanpur	12	1588
-Commercial use of land allocated for play ground by Pakistan Cricket Board	11	1485
-Death of 25 persons in Kot Addu and Jatoi due to poisonous drinking	12	1595
-Death of sanitary worker due to violence by Police in Sheikhpura	15	1976
-Deaths due to roof falling inside Bhati Gate Lahore	12	1586
-Demise of Qan Noor Muhammad due to Police violence in Faisalabad	12	1590
-Demolishing of bridges between Punjab University hostels and New Campus	15	1985
-Dilapidated condition of Sher Shah bridge over river Chenab	15	1963
-Dispute on the sewerage water of Paper Mill on Lahore Road	11	1492
-Ejection of cattle from Lahore city	13	1747
-Illegal construction of 11 stores plaza in Shah Alam market Lahore	13	1750
-Murder attack upon peaceful political workers in district Attock	12	1592
-Murder of sixth child in Morceulle by murderer	11	1491
-Non-provision of funds to Union Councils of Gujranwala	13	1751
-Offer to Medical Officers of Social Welfare Department for renewal of contract with new conditions	13	1744
-Protest at District Jail Sargodha for expiry of prisoner	14	1880
-Receipt of bribery by staff of Irrigation Department Bahawalpur	15	1986
-Riot in District Jail Sargodha due to death of a prisoner	13	1746
-Suicide attack on Prime Minister of Pakistan due to poor security arrangements	11	1488
-Unfair construction of 11 storey plaza at Shah Alam Market, Lahore	14	1894
-Unfair occupation on the urban land of Jhang by police	14	1888
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Commercial use of land allocated for play ground by Pakistan Cricket Board	11	1485
QUESTIONS regarding-		
-Detail of recruitment of Tourism officers and merit thereof (Question No 3529*)	14	1856
-Discrimination in transfers in Excise and Taxation Department (Question No 1669*)	13	1724
AGENDA-		
-For the session held on 21 st September, 2004	11	1415
-For the session held on 22 nd September, 2004	12	1519
-For the session held on 23 rd September, 2004	13	1685
-For the session held on 24 th September, 2004	14	1801
-For the session held on 27 th September, 2004	15	1899
AHMED SAEED KHAN, MALIK, ADVOCATE		
DISCUSSION		
-Special Education	12	1655
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTION regarding-		
-Performance of Tourism Department in Okara (Question No 1586*)	14	1847